فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

مدلل و مکمل

اضافہ جدیدہ

دارالافتاؤں میں رائج الوقت نسخوں کے مطابق تخریج کے ساتھ جدید کمپیوٹر ایڈیشن

جلد دہم

کتابُ الطلاق (نصف آخر)

افادات: مفتی اعظم عارف باللہ حضرت مولانا مفتی عزیز الرحمٰن صاحب عثمانیؒ
(مفتی اوّل دارالعلوم دیوبند)

حسب ہدایت: حکیم الاسلام حضرت مولانا محمد طیّب صاحب مہتمم دارالعلوم دیوبند

مرتب: مولانا محمد ظفیر الدّین صاحب شعبۂ ترتیب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

اضافہ تخریج جدید
مولانا مفتی محمد صالح کاروڑی رفیق دارالافتاء جامع علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی

دارالاشاعت
اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 2213768

فہرست مضامین فتاوی دار العلوم دیوبند مدلل ومکمل جلد دہم

باب پنجم
تفویض طلاق اور اس سے متعلق احکام ومسائل ۳۱

باب ششم
طلاق معلق کے احکام ومسائل ۳۶

باب نہم

خلع سے متعلق احکام و مسائل

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند مدلل و مکمل جلد دہم

الحمد للہ و کفی و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ

فتاویٰ دارالعلوم دیوبند کی پہلی جلد خاکسار مرتب و محشی نے ۱۳۸۲ھ میں پیش کی تھی، اس کے بعد تھوڑے تھوڑے وقفہ سے اس کی بعد والی جلدیں حاضر کرتا رہا اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ انعام واحسان ہے کہ آج اس کی دسویں جلد پیش ہو رہی ہے اس موقع سے خاکسار مرتب و محشی کا دل حمد و شکر خداوندی سے لبریز اپنے رب بے نیاز کے آگے سجدہ ریز ہے، جس کی توفیق سے یہ خدمت انجام پذیر ہوئی۔ اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہوگی۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اپنے فضل و کرم سے یہ خدمت قبول فرمالے اور اپنے شکر گذار بندوں میں اس حقیر کا نام بھی درج کردے۔

یہ سب دراصل دارالعلوم دیوبند کا فیض ہے، جو ایک سو چودہ سال سے مسلسل کتاب و سنت اور ملک و ملت کی ہمہ گیر خدمات میں منہمک ہے، خدا کرے تاقیامت اس کا یہ بحر بے کراں موجزن رہے، اور کائنات انسانی اس سے مستفید ہوتی رہے۔

یہاں پہنچ کر بے ساختہ زبان قلم پر اپنے مرشد و مربی حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب دامت برکاتھم کا نام نامی آرہا ہے۔ جنہوں نے اولاً اس خدمت گرامی کے لئے خاکسار کا انتخاب فرمایا، اور اعتماد کا اظہار کیا، اللہ تعالیٰ صحت و سلامتی اور درازی عمر کی دولت سے نوازے، اور آپ کے حسن ظن کی لاج رکھے، اور فتاویٰ کا جو حصہ باقی رہ گیا ہے، اسے بھی حسن و خوبی مرتب کرنے کی توفیق عطا فرمادے، وما ذلک علی اللہ بعزیز۔

فتاویٰ کے اہم اور پھیلے ہوئے حصہ کی اس جلد پر تکمیل ہو گئی، کیونکہ عام مسلمانوں کو جو دلچسپی اور جیسی ضرورت طہارت، نماز روزہ، حج، زکوٰۃ اور نکاح و طلاق سے متعلق مسائل و احکام کی ہوا کرتی ہے، دوسرے ابواب سے متعلق مسائل و احکام سے نہیں ہوتی۔

ظاہر ہے کہ طلاق کے مسائل اپنے اندر بڑی نزاکت رکھتے ہیں، اور ان کے نتائج دور رس ہوتے ہیں، اس لئے مسلمانوں کا فرض ہے کہ وہ طلاق کے استعمال میں پوری احتیاط اور بیدار دماغی سے کام لیں، ذرا ذرا سی بات اور خفگی پر اس لفظ یا اس کے ہم معنی الفاظ زبان پر لانے سے پرہیز رکھیں۔

نکاح اس لئے نہیں منعقد ہوتا ہے کہ اس کو توڑا جائے بلکہ اس کا مقصد باہم محبت و مودت اور طمانیت و سکینت قلبی ہے، ارشاد ربانی ہے۔

ومن اٰیته ان خلق لکم من انفسکم ازواجاً لتسکنوآ الیها وجعل بینکم مودة ورحمة۔ (سورۃالروم۔ ۳۔)

اور اس کی نشانیوں سے یہ، کہ بنادئے تم کو تمہاری قسم سے جوڑے، کہ چین پکڑوں ان کے پاس، اور رکھا تمہارے درمیان پیار اور محبت۔

لیکن یہ بھی درست ہے کہ کبھی مزاجوں کی ناموافقت کی وجہ سے حالات ناسازگار ہو جاتے ہیں اور بظاہر نباہ مشکل محسوس ہونے لگتا ہے۔ ادھر یہ حقیقت بھی اپنی جگہ مسلم ہے کہ اسلام نہ تو طلاق کو پسند کرتا ہے اور نہ طلاق دینے والے کی حوصلہ افزائی کرتا ہے، بلکہ اس عمل کو مبغوض قرار دیتا ہے، اور رشتہ ازدواج کو شکست و ریخت سے بچانے کے لئے ایسی تدبیروں پر عمل کی تاکید کرتا ہے جن سے باہمی غلط فہمیاں دور ہو کر آپس کے تعلقات استوار ہو جائیں۔

زن و شوہر کی ملی جلی زندگی میں صدر کی حیثیت اسلام نے مرد کو دی ہے، چنانچہ اختلاف کے وقت میں شوہروں کو ہدایت ربانی ہے۔

والّتی تخافون نشوزهن فعظو هن واهجرو هن فی المضا جع واضر بوهن فان اطعنکم فلا تبغو علیهن سبیلاً۔ (سورۃالنساء۔ ۲)

تم اپنی جن بیویوں سے نافرمانی کا خطرہ محسوس کرو، انہیں زبانی سمجھاؤ، اگر باز نہ آئیں تو ان کے ساتھ ہم بستری ترک کردو، اگر اس کا بھی اثر قبول نہ کرے تو ان کو پیٹو، اگر فرمانبردار بن جائیں تو پھر ان کے خلاف کوئی الزام نہ تلاش کرو۔

پہلے مرحلے میں نفع و نقصان اور معاملات کے نشیب و فراز سمجھانے کی سعی کی جائے، اور رفیقہ حیات کو راہ راست پر گامزن رکھنے کی مخلصانہ جدو جہد کی جائے، اس سعی میں اس بات کا پورا لحاظ رکھا جائے کہ اس کے جذبات واحساسات کو ٹھیس نہ لگنے پائے۔

دوسرے مرحلے میں شوہر اپنی دلی اذیت اور دل شکنی کو اس طرح ظاہر کرے کہ اپنا بستر الگ کرلے، تاکہ شریک زندگی اپنی زیادتی اور بے جا ضد محسوس کرنے پر مجبور ہو۔

اخیر مرحلے میں شوہر کو معمولی سرزنش کا اختیار دیا گیا ہے، عموماً انسانی طبائع کے یہی تین درجے ہوتے ہیں، ان میں سے جس مرحلہ میں بات بن جائے اور صلح صفائی ہو جائے خدا کا شکر ادا کرے، اور اس قیمتی رشتہ کو ہرگز مجروح نہ ہونے دے جو اسلام کے نام پر قائم ہوا ہے۔

اگر شوہر ذاتی طور پر اپنی تدبیروں میں ناکام ہو جائے، تو ان دونوں کے مخلصوں اور بہی خواہوں کا فرض ہے کہ وہ مل کر بذریعہ خداترس پنچ ان کے معاملات کو درست کرنے کی سعی بلیغ کریں۔

وان خفتم شقاق بینهما فابعثوا حکماً من اهله وحکماً من اهلها ان یرید آ اصلا حاً یوفق الله بینهما ان الله کان علیما خبیرا۔ (سورۃالنساء ۲)

اگر تم لوپر والوں کو ان دونوں میاں بیوی کے درمیاں کشاکشی کا اندیشہ ہو، توتم لوگ ایک آدمی جو تصفیہ کرنے کی لیاقت رکھتا ہو مرد کے خاندان سے اور ایک آدمی لائق تصفیہ عورت کے خاندان سے بھیجو، اگر ان دونوں کو اصلاح منظور ہوگی تو اللہ تعالیٰ ان دونوں میں اتفاق پیدا کردیں گے، اللہ علم والے خبر والے ہیں۔

مختصر یہ کہ ہر طرح کوشش کی جائے کہ جو رشتہ قائم ہوچکا ہے وہ ٹوٹنے نہ پائے، عورتوں کے سلسلہ میں اس ارشاد نبوی کو بھی سامنے رکھا جائے جس میں عورتوں کی مزاجی کیفیت کی نشاندہی کی گئی ہے، رحمت عالم ﷺ نے فرمایا۔

استوصوابالنساء خیرا فانھن خلقن من ضلع وانه اعوج شئی فی الضلع اعلاہ فان ذھبت تقیمه کسرته وان ترکته لم یزل اعوج فاستو صوابالنساء (بخاری باب الوصاۃ بالنساء).

عورتوں کے ساتھ بہتر سلوک کی بات قبول کرو کیونکہ وہ پسلی سے پیدا کی گئی ہیں اور سب سے زیادہ ٹیڑھاپن لوپر کی پسلی میں ہوتی ہے، اگر تم اس کو بالکل سیدھا کرنے کی بات کروگے تو توڑ ڈالوگے اور یونہی چھوڑ دوگے تو جوں کی توں کجی باقی رہے گی، لہذا عورتوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا اختیار کرو۔

نئی تحقیقات نے بھی ثابت کر دیا ہے، کہ عورت کے عضلات مرد کے عضلات کے مقابلے میں کمزور ہیں، اور یہی تفاوت مرد و عورت کے دماغ اور عقل میں بھی ہے، پھر عورت میں انفعال اور ہیجات کا مادہ زیادہ ہے، جس کے نتیجہ میں یہ تلون مزاجی کا آسانی شکار ہو جاتی ہے، اس میں عورت کی ترکیب جسمانی کا بھی بڑا دخل ہے۔

مرد کے ہاتھ میں طلاق کی باگ دوڑ دوسرے وجوہ کے ساتھ اس وجہ سے بھی دی گئی ہے، تاکہ طلاق اور تفریق کی نوبت کم سے کم آئے۔ تفصیل کے لئے خاکسار کی کتاب "اسلام کا نظام عفت وعصمت" مطالعہ کی جائے۔

یہ ذہن نشین رہے کہ بلاوجہ طلاق دینا قابل تعزیر فعل ہے، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ نے مکروہ تحریمی تک قرار دیا ہے۔ اور علماء اسلام نے متفقہ طور پر اس کے بیجا استعمال سے سختی کے ساتھ منع کیا ہے۔

موجودہ دور میں عوام جس طرح طلاق کا استعمال کرتے ہیں، وہ سراسر غلط اور اصول شرع کے خلاف ہے، پہلے علماء سے معلوم کرنا چاہئے کہ کن حالات میں طلاق دینے کی اجازت ہے، عجلت سے ہرگز کام نہیں لینا چاہئے۔

خدانخواستہ جب کبھی طلاق دینا ناگزیر ہی ہو جائے اور اس کے علاوہ کوئی چارہ کار باقی نہ رہ جائے۔ تو اس وقت صرف ایک طلاق صریح دے کر چھوڑ دے تاآنکہ اس کی عدت گذر جائے، اور طلاق ایسے وقت میں دی جائے جب عورت ایام حیض سے نکل کر ایام طہارت میں داخل ہو چکی ہو، اور اس زمانہ طہارت میں شوہر کو اس سے ہم بستر ہونے کی نوبت نہ آئی ہو۔

فالا حسن ان یطلق الرجل امرأته تطلیقة واحدة فی طھر لم یجا معھا ویتر کھا حتی تنقضی عدتھا لان الصحابة کانوا یستحبون ان لا یزید وافی الطلاق علی واحدة حتی تنقضی العدۃ (ھدایه

ج ۲ ص ۳۳٤)۔

سب سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ مرد اپنی بیوی کو ایک طلاق دے کر چھوڑ دے اور طلاق اس طہر میں دے جس میں اس سے جماع نہ کیا ہو تا آنکہ اس کی عدت گذر جائے، اس لئے کہ صحابہ کرامؓ ایک سے زیادہ طلاق دینا پسند نہیں کرتے تھے جب تک عدت پوری نہ ہو جائے۔

اس طریقہ میں دونوں کا فائدہ ہے، عورت کا فائدہ یہ ہے کہ عدت کے دن کم ہوں گے، اور مرد کا فائدہ یہ ہے کہ دوران عدت میں اسے رجعت کا حق حاصل ہوگا، خواہ عورت راضی ہو یا نہ ہو، اور عدت پوری ہو جانے کے بعد عورت کی رضامندی سے وہ نکاح جدید کر سکتا ہے۔

حالت حیض میں طلاق دینے سے روکا گیا ہے اور اسے گناہ اور بدعت قرار دیا گیا ہے۔ اسی طرح تین طلاق دینے کو بھی معصیت کہا گیا ہے، اور اس سے منع کیا گیا ہے عہد نبوی میں جب ایک شخص نے اپنی بیوی کو تین طلاق دی اور اس کی اطلاع سرور کائنات ﷺ کو ہوئی تو سخت غضب ناک ہوئے اور فرمایا۔

ایلعب بکتاب اللہ و انا بین اظھر کم (دار قطنی)

کیا وہ میرے موجود ہوتے ہوئے کتاب اللہ سے کھیل کرتا ہے۔

مجھے پوری توقع ہے کہ شریعت کی یہ بات عوام تک پہنچائی جائے گی، اور عوام اس باب میں پوری احتیاط خدا ترسی اور دور اندیشی سے کام لیں گے۔

یہ عرض کرنا بھی ضروری سمجھتا ہوں کہ انسانی بھول چوک سے اگر کوئی غلطی رہ گئی ہو تو قارئین بلا تردد اس سے مطلع کریں، تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اس کی اصلاح کر دی جائے۔ اخیر میں اپنے اساتذہ کرام، سرپرست شعبہ اور اراکین۔ مجلس شوریٰ دامت برکاتہم کی خدمت عالیہ میں ہدیہ امتنان و تشکر پیش کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں جن کی توجہات، دعاؤں اور تعاون سے یہ خدمت انجام پا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ حقیر خدمت قبول فرمائے اور خاکسار مرتب کے لئے زاد آخرت بنائے۔ ربنا تقبل منا انك انت السميع العليم O ۔

طالب دعا

محمد ظفیر الدین غفرلہ،

مرتب فتاویٰ دارالعلوم دیوبند

۱۱ / محرم سن ۱۳۹۷ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العلمین والصلوٰۃ والسلام علی سید المرسلین
وعلیٰ الہ وصحبہ اجمعین۔

باب پنجم

تفویض کا بیان اور اس سے متعلق احکام و مسائل

تفویض طلاق

(سوال ۶۰۷) عبداللہ نے ہندہ سے بشرائط مندرجہ کابین نامہ نکاح کیا، اور یہ بھی لکھ دیا کہ اگر میں ان شرائط کے خلاف کروں گا تو ہندہ کو اختیار تین طلاق کا ہے، چنانچہ بعد نکاح کے عبداللہ نے چند شرطوں کا خلاف کیا، اس بناء پر ہندہ نے اپنے نفس کو تین طلاق دے دیں، اور بعد عدت زید کے نکاح کر لیا یہ نکاح جائز ہے یا نہیں؟
اور شوہر اول ہندہ کا اور چند آدمی کہتے ہیں کہ کابین نامہ جھوٹ بنالیا ہے۔ اور ہندہ اور ہندہ کا باپ کہتا ہے کہ کابین نامہ صحیح ہے اور زید کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟ اور زید پر کچھ گناہ ہے یا نہیں؟
(الجواب) اگر دو گواہ عادل علاوہ ہندہ اور ہندہ کے باپ کے شرائط کابین نامہ کے ہیں تو تین طلاق ہندہ پر واقع ہو گئیں، (۱) اور دوسرا نکاح زید سے درست ہے اور زید کے پیچھے نماز درست ہے اور زید پر کچھ گناہ نہیں۔

اگر اتنے دنوں خبر گیری نہ کروں تو تم کو طلاق واقع کرنے کا اختیار ہے اس شرط پر نکاح کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۶۰۸) زید نے ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر میں چھ مہینہ تم سے جدا رہوں اور اس اثناء میں تمہاری خبر گیری یعنی خورد و نوش ادا نہ کروں تو تم کو تین طلاق کا اختیار ہے ، لہذا بعد وجود شرط اگر تمہاری مرضی ہو تو تم اپنے آپ مطلقہ ہو کر دوسرے کے نکاح میں جاسکتی ہو، اس صورت میں عورت کے اختیار طلاق کا ہوگا یا نہیں، یہ شرط عورت کی جانب سے تھی، اگر اس شرط کی ابتداء زوج کی طرف سے ہو تو کیا حکم ہے۔
(الجواب) اس صورت میں تحقیق شرط کے بعد عورت کو اختیار طلاق لینے کا ہے، اور دونوں صورتیں برابر ہیں، در مختار میں ہے قال لها اختاری او امرك بيدك ينوى تفويض الطلاق الخ او طلقى نفسك فلها ان تطلق فى مجلس علمها به مشافهة او اخباراً الخ. (۲)

اگر تمہاری اجازت کے بغیر نکاح کروں تو تم کو اختیار ہے اس اختیار کے بعد عورت کی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۰۹) ایک شخص نے بوقت تزوج زوجہ کو یہ اختیار دیا کہ اگر میں بلااذن تمہارے دوسرے نکاح کروں تو

....

(۱) اقول وظاهر ان التعليق كالتنجيز فى وقت تحقق الشرط (رد المحتار باب الامر باليد ج ۲ ص ٦٦٦ وما سوى من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين سواء كان الحق مالا او غير مال مثل النكاح والطلاق والوكالة والوصية ونحو ذلك (هدايه كتاب الشهادة ج۳ ص۱۲۲) ظفير ج ۳ ص ۱۵۲۔)
(۲) الدر المختار (على هامش رد المحتار باب تفويض الطلاق ج ۳ ص ۳۱۵.) ظفير. ج ۲ ص ۶۶۳)

اس حالت میں تم کو اختیار ہوگا کہ اس دوسری بی بی کو طلاق بائن دے کر میرے عقد سے دور کردو، اس صورت میں اس عورت کو طلاق کا اختیار دینا صحیح ہے یا نہیں، اور اس کو اختیار ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کو اختیار دینا درست ہے۔ اور اگر وہ اس وقت طلاق دے گی تو واقع ہو جاوے گی (۱)

کابین نامہ کے بموجب مدت مذکورہ کے بعد عورت خود کو طلاق دے سکتی ہے

(سوال ۶۱۰) ایک عورت کا خاوند چھ سات سال سے مفقود الخبر ہے اور وہ نکاح کے وقت اپنی زوجہ کو ایک کابین نامہ بریں مضمون لکھ دیا تھا کہ اگر میں نامرد ہو جاؤں یا مفقود الخبر یا قید، یا پردیس رہ کر تمہارے پاس آمد و رفت نہ رکھوں، اور خبر گیری نان و پارچہ کی نہ کروں تو دو سال میرا انتظار کر کے مجھے طلاق دینے کا جو حق اور اختیار ہے وہ تمہیں سپرد کرتا ہوں تم تین طلاق دے کر دوسرے شخص سے نکاح کر لینا، اس صورت میں موافق شرط کابین نامہ عورت طلاق لے کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بعد تحقق شرط عورت کو تین طلاق لینے کا اختیار ہے، لیکن یہ شرط ہے کہ جس مجلس میں وہ مدت پوری ہو جس کے بعد شوہر نے اختیار طلاق کا دیا ہے، یعنی دو برس کی مدت، اسی وقت اور اسی مجلس میں عورت اگر اپنے نفس کو تین طلاق دے کر شوہر کی زوجیت سے علیحدہ ہو جاوے تو ہو سکتی ہے قال لها اختاری (الی ان قال) او طلقی نفسك فلها ان تطلق فی مجلس علمها به مشافهةً او اخباراً وان طال یوماً او اکثر مالم یوقته ويمضی الوقت قبل علمها (۲) (در مختار) قوله مالم یوقته فلو قال جعلت لها ان تطلق نفسها الیوم اعتبر مجلس علمها فی هذا الیوم فلو مضی الیوم ثم علمت خرج الا مر عن یدها وكذا كل وقت قید التفویض به الخ (۳) شامی ج ۲ ص ۵۷۵. اقول وظاهر ان التعلیق کا لتنجیز فی وقت تحقق الشرط قال فی الشامی والتنجیز بمنزلة التعلیق (۴) ج ۳ ص ۴۸۴. وفی الدر المختار لکن فی البحر عن القنیه ظاهر الروایة ان المعلق کالمنجز (۵) ج ۲ ص ۴۸۴. وفی الدر المختار (ایضاً ومن الا لفاظ المستعملة الطلاق یلزمنی والحرام یلزمنی وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلا نیة للعرف الخ (۶) ج ۲ ص ۴۳۲ شامی وفیه تفصیل حققه فی الشامی.

اختیار سونپنے کے مطابق عورت اپنے کو طلاق دے سکتی ہے

(سوال ۶۱۱) زاہد علی ولد عابد علی کا نکاح مسماۃ کریمابنت عبداللہ کے ساتھ بہ اقرار امر بالید منعقد ہو کر نکاح نامہ لکھا گیا جس میں یہ الفاظ تحریر ہیں، مسماۃ کریما موصوفہ کو برضامندی خود بلا اجبار و اکراہ احدی مضمون امر بالید با پر مختار کر دیا، یعنی مسماۃ کریما ممدوحہ جب چاہیں اپنی ذات کو میرے عقد نکاح سے خارج کر کے آزاد کر لیں مجھ کو کبھی کسی طرح اپنے نکاح قائم رہنے کا دعویٰ نہ ہو سکے گا، کیونکہ بموجب اختیار مضمون امر بالید با اس وقت قطعاً یقیناً وہ میرے عقد نکاح سے خارج ہو جائیں گی، اب محمد زاہد علی کے افعال ناشائستہ کی وجہ سے مسماۃ کریما

---

(۱) ذکر ما یوقعه غیره باذنه وانواعه ثلاثة تفویض وتوکیل ورسالة الخ واما فی طلقی ضرتك فیصح رجوعه ولم یقید بالمجلس لا نه توكيل محض (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التفویض ج ۲ ص ۶۵۳ ط.س ج ۳ ص ۳۱۵ ظفیر.
(۲) ایضاً ظفیر (۳) رد المحتار كتاب الطلاق باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۳ و ج ۲، ۶۵۴-۱۲ ط.س ص ۳۱۵ ظفیر
(۴) رد المحتار باب الا مر بالید ج ۲ ص ۶۶۶-۱۲ ط.س ج ۳ ص ۳۲۹ ظفیر. (۵) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الامر بالید ج ۲ ص ۶۶۶-۱۲ ج ۳ ص ۳۲۹ ظفیر. (۶) ایضاً کتاب الطلاق باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴-۱۲ ظفیر

زاہد علی کے نکاح سے علیحدہ ہو کر عقد ثانی کرنا چاہتی ہے، پس مسماۃ کریما کن الفاظ اردو سے مضمون طلاق کو روبرو چند گواہوں کے اپنی زبان سے ادا کرے کہ طلاق واقع ہو جائے، اور اپنی ذات کو اس کے عقد سے آزاد کر لیوے۔

(الجواب) اس صورت میں کریما کو اختیار ہے کہ وہ جب چاہے اپنا نکاح فسخ کرے، اور وہ یہ الفاظ کہہ لیوے کہ میں نے اپنے نفس کو طلاق بائنہ دی اور اپنے شوہر زاہد علی کے نکاح سے اپنے نفس کو خارج کر دیا، تو اس حالت میں کریما پر طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی، اور وہ زاہد علی کے نکاح سے خارج ہو جاوے گی، بعد عدت کے اس کو درست ہے کہ دوسرے مرد سے نکاح کر لیوے مگر یہ شرط ہے کہ شوہر نے الفاظ امر بالید بہ نیت طلاق کہے ہوں۔ کما في الدر المختار قال لها اختاری و امرك بیدك ینوی تفویض الطلاق لانهما كناية فلا يعملان بلانية الخ فلها ان تطلق الخ(۱)

نکاح سے پہلے تفویض نامہ صحیح نہیں، ہاں بطور تعلیق ہو تو درست ہے

(سوال ۶۱۲) ایک شخص قبل از عقد نکاح اپنی عورت کو جس سے وہ نکاح کرنا چاہتا ہے تفویض طلاق کا اختیار دیتا ہے یعنی جس وقت عورت چاہے مرد سے اپنی ذات کو بذریعہ طلاق جدا کر لے اور مطلقہ ہو جاوے، یہ تفویض قبل از نکاح درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح سے پہلے تفویض طلاق نہیں ہو سکتی لیکن اگر بطریق تعلیق و اضافہ کہے اس طرح کہ جب تجھ سے نکاح کروں تو تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے یا یہ کہے کہ بعد نکاح کے تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے تو اس طرح تفویض صحیح ہے۔(۲)

اقرار نامہ کے مطابق عورت طلاق لے سکتی ہے

(سوال ۶۱۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا تھا کہ مسماۃ کو کسی طرح کی تکلیف نہ ہو گی، اگر ہو تو مسماۃ کو اختیار ہے کہ وہ اپنا فیصلہ کرے۔ اس کے بعد عورت نے شوہر کی مرضی کے خلاف کام کیا جس کی وجہ سے شوہر نے عورت کو مارا۔ عورت فرار ہو کر والدین کے گھر چلی گئی اور عدالت میں دعویٰ کیا، عدالت نے اقرار نامہ کی وجہ سے حکم طلاق کا دے دیا، اس حالت میں عورت اپنا نکاح دوسری جگہ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ شوہر نے ایسا اقرار نامہ لکھ دیا تھا اس کے موافق شرط کے پائے جانے پر عورت کو اختیار طلاق لینے کا ہے(۳) اور بعد عدت کے دوسری جگہ اس کا نکاح ہو سکتا ہے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب تفويض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۳ ط. س ج۳ ۳۱۵ ظفير
(۲) شرطه الملك كقوله لمنكوحته ان ذهبت فانت طالق او الا ضافة اليه اى الملك الخ كان نكحتك فانت طالق الخ فلغا قوله لا جنبية ان زرت زيد افانت طالق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ ط س ج۳ ۳۴۴) ظفير (۳) والثانی تعليق التفويض بالشرط وله اقسام احدها التفويض بالغيبة الخ ان فلا نا جعل امر امراء ة فلانة بيدها معلقا بشرط انه متى غاب عنها من مذكورة كذا او من مكان كذا الخ ولم يعد اليها فی هذه المدة فانها تطلق نفسها بعد ذلك متى شاءت الخ القسم الثانی التعليق التفويض بترك نقد المعجل الى وقت كذا الخ القسم الثالث تعليق التفويض بشرط قساره او بشربه الخمر او ضربه ضربا موجعا الخ (عالمگیری كتاب الشروط فصل ثالث ج ۶ ص ۲۲۲ وج ۶ ص ۲۲۳) ظفير

کابین نامہ کی شرط جب نہیں پائی گئی تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ٦١٤) مولوی زید نے اپنی لڑکی خالدہ کا نکاح بکر سے کر دیا۔ ایک کابین نامہ چند شرائط لکھوایا منجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر میں دائم المریض یا دائم الحبس یا مفقود الخبر ہو جاؤں یا طاقت جماع نہ رہے تو تین سال انتظار کے بعد خالدہ کو اختیار ہوگا کہ اپنے کو مطلقہ کر کے دوسرے شخص سے نکاح کر لیوے۔ چند روز بعد خسر داماد میں ناچاقی ہوئی، بکر نے میل جول اپنی زوجہ سے قطع کر دیا، مولوی نے فتویٰ دیا کہ بعد وجود شرط طلاق واقع ہو گئی، اس پر زید نے اپنی دختر خالدہ کا نکاح ثانی کر دیا، شوہر نے اس سے وطی بھی کر لی، اس صورت میں جس نے فتویٰ دیا اور شوہر ثانی کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ شرط کابین نامہ محقق نہیں ہوئی تو عورت کو اختیار طلاق لینے کا نہیں ہے اور نکاح ثانی اس کا صحیح نہیں ہوا، باقی **شوہر** ثانی نے جب کہ بر بناء فتویٰ نکاح اور وطی کی ہے تو وہ مواخذہ سے بری ہے، گناہ فتویٰ دینے والے پر ہے۔

حلالہ میں یہ شرط لگانا باطل ہے کہ جب میں چاہوں گی طلاق دے کر آزاد ہو جاؤں گی

(سوال ٦١٥) زید اگر اپنی زوجہ مطلقہ سے حلالہ اس شرط سے کرائے کہ خود زوجہ مطلقہ زید وقت نکاح ثانی یہ شرط لگائے کہ میں جب چاہوں گی، شوہر ثانی سے طلاق بائنہ لے کر آزاد ہو جاؤں گی تو کیا اس صورت میں حلالہ درست ہو جائے گا یا نہیں۔

(الجواب) شوہر ثانی جس وقت بعد وطی کے اس کو طلاق دے گا تو عدت کے بعد وہ عورت شوہر اول کے لئے حلال ہے، اور عورت کا یہ شرط کرنا قبل از نکاح باطل ہے اس سے عورت کو خود اختیار طلاق کا حاصل نہ ہوگا۔ البتہ اگر یہ شرط کہ بعد نکاح میں جس وقت چاہوں گی طلاق لے لوں گی، اور شوہر ثانی اس کو منظور کر لے کہ بعد نکاح کے تجھ کو اختیار طلاق لینے کا ہے تو عورت جب چاہے اپنے نفس کو طلاق دے سکتی ہے (۱) اور وطی شوہر ثانی کی حلالہ میں ضروری ہے۔

بہ نیت تین طلاق بیوی سے کہا طلقی نفسک تو کتنی طلاق واقع ہوگی

(سوال ٦١٦) اگر زید نے بہ نیت سہ طلاق اپنی بیوی سے کہا **طلقی نفسک** اس سے تین طلاق پڑیں گی یا ایک رجعی۔

(الجواب) اگر وہ تین طلاق اپنے نفس پر واقع کرے گی تین طلاق واقع ہو جاویں گی اور اگر ایک طلاق دے گی تو ایک واقع ہوگی۔ (۲)

---

(۱) شهدوا ان فلانا جعل امر امرأته فلانة بيدها على ان تطلق نفسها ما شائت ومتى شائت ابدا وانها قبلت منه هذا الامر (عالمگیری مصری ج ٦ ص ٢٢٢) قال لها طلقي نفسك فلها ان تطلق في مجلس علمها به مشافهة او خبر او ان طال يوما او اكثر مالم يوقته (الدر والمختار على هامش رد المحتار باب تفويض الطلاق ج ٢ ص ٦٥٣ ط س ج ٣ ص ٣١٥ ظفير) (٢) قال لها طلقي نفسك فلها ان تطلق نفسها (در مختار) هذا تفويض بالصريح ولا يحتاج الى نية والواقع به رجعي وتصح فيه نية الثلاث كما سيذكره المصنف اول فصل المشية (رد المحتار باب التفويض ج ٢ ص ٦٥٣ ط س ج ٣ ص ٣١٥) ظفير.

طلقی نفسک کہہ کر سال بھر خاموش رہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۷) زید اپنی بیوی کو طلقی نفسک کہہ کر ایک سال تک خاموش رہا، اس صورت میں زید کی نیت تین طلاق کی سمجھی جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) نہیں۔(۱)

طلاق سے جب جاہلوں کے عرف میں تین طلاق مراد ہو تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۸) جاہلوں کے عرف میں طلاق کا لفظ بمعنی طلاق مغلظ ہے، اس عرف کا کچھ اعتبار ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس عرف کا اعتبار نہیں ہے۔(۲)

---

(۱) او طلقي نفسك فلها ان تطلق (در مختار ط. س ج۳ص ۳۱۵) هذا تفويض بالصريح ولا يحتاج الى نية والواقع به رجعي (در مختار باب التفويض ج ۲ ص ۶۵۴ ط. س ج۳ص ۳۱۵) بغیر شوہر کی نیت کے صرف مدت دراز ہونے سے کچھ نہیں ہوتا قال لها طلقي نفسك ولم ينو او نوى واحدة فطلقت وقعت رجعية وان طلقت ثلاثا ونواه وقعن (ايضاً ج ۲ ص ۶۶۸) ظفير.
(۲) والطلاق يقع بعد دقرن به لا به (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الطلاق غير المد خول بها ج ۲ ص ۶۲۷ ط س ج۳ص ۲۸۲) ظفير.

باب ششم

طلاق معلق کے احکام و مسائل

مرد نے کہا اگر فلاں جگہ جاؤں تو مجھے تین طلاق، کیا حکم ہے

(سوال ۶۱۹) زید نے بحالت غصہ سخت اپنی ہمشیرہ کے ساتھ جھگڑا کرتے ہوئے کہا کہ اگر میں عاق بارے چلہ میں جاؤں تو مجھے تین طلاق ہیں، ان الفاظ سے کیا ثابت ہوگا، کیا یہ الفاظ معلق بالشرط ٹھہریں گے، اور ان الفاظ سے کون سی طلاق ہوگی۔

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق شرط مذکور پر معلق ہوں گی، اگر اس فعل کو کرے گا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی، اور بدون حلالہ کے اس کی زوجہ اس کے لئے حلال نہ ہوگی قال فی الدر المختار ومن الالفاظ المستعملة الطلاق يلزمني والحرام يلزمني وعلى الطلاق وعلى الحرام فيقع بلا نية الخ (۱) والتفصيل في الشامي. (۲)

جس کے انکار پر طلاق کو معلق کیا، اس نے انکار کر دیا تو طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۲۰) زید می گوید کہ وقتے کہ ہمراہ عمر فساد و نیاوتی کردہ بودم آں وقت خالد مرا زدو کوب ساخت، شخصے جوابش داد کہ خالد ہر گز یا تو زدو کوب نہ کردہ است، پس زید گفت کہ اگر خالد مرا زدو کوب نہ کردہ باشد و حلفاً منکر می شود، پس زوجہ مرا سہ طلاق است بعد ازاں خالد بروئے جماعت مسلمین حلف شرعی نمود کہ ہر گز کدام کونہ با زید زدو کوب نہ کردہ ام، دریں صورت زید راچہ حکم است، سہ طلاق واقع شود یا نہ۔

(الجواب) ہر گاہ زید مد قول مقر است و می گوید کہ خالد مرا زدو کوب کردہ است طلاق بر زوجہ اش واقع نخواہد شد۔ (۳)

اگر بچہ فلاں جگہ ہوا تو طلاق یہ جملہ کہے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۲۱) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تیرے بچہ تیری ماں کے گھر ہوا تو تجھ پر طلاق ہے، چنانچہ بچہ اس کی ماں کے گھر پیدا ہوا تو طلاق ہوئی یا نہیں۔ زوجہ نے خود قرآن شریف ہاتھ میں لے کر میرے سامنے حلف سے بیان کیا اور ورثاء زوجہ سب کا یہی بیان ہے، اس کے زوج سے دریافت کیا تو اس نے جامع مسجد میں قرآن شریف ہاتھ میں لے کر حلف کیا کہ میں نے طلاق نہیں دی، ایک خط زوج کا لکھا ہوا زوجہ کے نام میرے پاس تھا، اس میں لکھا تھا کہ اگر تیری ذات کو مجھ سے دھبہ لگتا ہے تو میں نے قطع تعلق کیا، افسوس صد افسوس کیا خیال تھا کیا ہو رہا ہے۔ اس خط کو دکھلایا تو اقرار کیا کہ میرا ہی ہے مگر میری یہ نیت نہیں تھی، اس صورت میں اس کا قول معتبر ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نے واقعی ایسا کہا یا لکھا کہ اگر بچہ تیری ماں کے گھر ہوا تو تجھ پر طلاق ہے اور پھر بچہ ماں کے گھر

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س ج۳ ص ۲۵۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔
(۲) دیکھئے رد المحتار للشامي باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س ج۳ ص ۲۵۲ ۔ ۱۲ ظفیر۔
(۳) وان اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۴۴۰ ط.س ج۱ ص ۴۲۰) اور یہاں شرط نہیں پائی گئی۔ ظفیر۔

ہو اتو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی (۱) لیکن اگر شوہر اس تحریر و تقریر تعلیق سے انکار کرے، اور کوئی ثبوت اس کا با قاعدہ شرعیہ نہ ہو تو حکم طلاق کا نہ ہوگا۔ کیونکہ اس بارے میں قول شوہر کا معتبر ہوتا ہے، اور قطع تعلق کے لفظ میں نیت کا اعتبار ہے، اگر شوہر نیت طلاق کا تسلیم نہ کرے تو اس لفظ سے شرعاً طلاق واقع نہ ہوگی لیکن اگر عورت کو یقین طلاق کا ہو مثلاً یہ کہ اس نے خود طلاق کا لفظ سنا ہے یا اس کی تحریر میں دیکھا ہے تو اگر وہ اپنے آپ کو بچا سکے اور علیحدہ رہ سکے تو علیحدہ رہے اور مجبوری گناہ شوہر کے ذمہ ہوگا عورت پر مواخذہ نہیں ہے۔ (۲)

طلاق معلق میں شک ہو تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(**سوال ۶۲۲**) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں نے عمر کی شکایت کی ہو تو میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے، کچھ دنوں کے بعد اس کو یاد آیا کہ میں نے اس قسم کھانے سے فلاں شخص سے جو عمر کی شکایتوں سے واقف تھا مثلاً کلکتہ میں یہ کہا تھا کہ جب بنارس جاؤ تو عمر کی شکایت فلاں شخص سے کرنا، بنارس جا کر اس نے شکایت بھی کردی تھی، مگر اس قسم میں زید کو یہ شبہ ہے کہ قسم کھاتے وقت کسی جگہ اور مکان کی تخصیص کی تھی یا نہیں، مثلاً اس طرح کہا تھا کہ اگر میں نے عمر کی شکایت بنارس میں کسی سے کی ہو تو میری بیوی پر طلاق مغلظہ ہے یا یہ کہ مطلق کسی جگہ وغیرہ کی تخصیص نہیں کی تھی۔ اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

(**الجواب**) شک سے طلاق واقع نہیں ہوتی، پس جب کہ صورت مسئولہ میں اس کو تعمیم و تخصیص مکان میں شک ہے، تو تحقق شرط سے طلاق واقع نہ ہوگی، **علم انه حلف ولم يدر بطلاق او غيره لغا كما لو شك اطلق ام لا الخ در مختار**۔ (۳)

طلاق کو بیوی کے کسی کام پر صیغہ استقبال کے ساتھ معلق کرنے سے طلاق واقع نہیں ہوگی

(**سوال ۶۲۳**) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کلمہ کہے کہ اگر تو نے فلاں کام کیا تو تجھ کو طلاق دے دوں گا، اگر عورت غلطی سے وہ کام کرے، اور مرد عورت پر کلمہ مذکور کا استعمال نہ کرے تو پہلے ہی کلمہ سے کیا عورت پر طلاق واقع ہو جائے گی یا نہیں۔

(**الجواب**) اگر وہ عورت اس کام کو کرے گی تو اس پر طلاق واقع نہ ہوگی، البتہ اگر شوہر طلاق دے دے گا تو طلاق واقع ہوگی بدون طلاق دیئے اس پہلے کلمہ سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ (۴)

---

(۱) فاذا اضافه اى الطلاق الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقاً (عالمگيرى كشورى باب التعليق ج ۲ ص ٤٤٠ ط س ج ۱ ص ٤٢٠) ظفير.

(۲) والمرأة كالقاضى اذا سمعته او اخبرها عدل لا يحل لها تمكينه الخ انها ترفع الى للقاضى فان حلف ولا بينة لها فالاثم عليه (رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ج ۲ ص ٥٩٤ ط س ج ۳ ص ۲۵۱) ظفير

(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق باب الصريح ج ۲ ص ٦٢٣ س ج ۳ ص ۲۸۳ ۱۲ ظفير

(٤) انا اطلق نفسى لم يقع لانه وعد (در مختار) وعبارة الجوهرة وان قال طلقى نفسك فقالت انا اطلق لم يقع قياسا واستحسانا (رد المحتار باب تفويض الطلاق ج ۲ ص ٦٥٨ ط س ج ۳ ص ۳۱۹) ظفير.

ساتھ روانہ کردو، ورنہ طلاق دیتا ہوں یہ کہا اور بیوی روانہ نہیں کی گئی تو طلاق ہو گئی

(سوال ۶۲۴) زید اپنی سسرال میں واسطے لینے اپنی اہلیہ کے گیا، بعد گفت و شنید بسیار کے اس نے بحالت غصہ اپنی اہلیہ کی نسبت لوگوں سے یہ کہا کہ میری بیوی کو میرے ساتھ روانہ کردو، ورنہ میں طلاق دیتا ہوں یا دے دوں گا لو طلاقنامہ لکھوالو، اور یہ الفاظ مختلف مجلسوں میں پندرہ بیس مرتبہ ادا کئے، ان الفاظ کی خبر لوگوں نے بہفتہ عشرہ تک زید کے خسر اور اس کی اہلیہ کو نہیں کی، اور زید کی اہلیہ کو اس کے ہمراہ روانہ نہیں کیا اور وہ بے نیل مرام واپس چلا گیا، اب اس واقعہ کو پندرہ بیس روز کا عرصہ گذر گیا تو زید کی بیوی کو طلاق ہو گئی یا نہیں، ایک ہوئی یا تین۔

(الجواب) (لفظ ورنہ میں طلاق دیتا ہوں) سے بوقت تحقق شرط طلاق واقع ہو جاوے گی، اور "دے دوں گا" میں طلاق واقع نہ ہو گی لا نہ وعد کذافی الشامی(۱)، اور لفظ "لو طلاق نامہ لکھوالو" سے بھی طلاق واقع نہ ہو گی اور اگر قائل کو شک ہے کہ "طلاق دیتا ہوں" کہا ہے یا "طلاق دے دوں گا" تو صورت شک میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور جس صورت میں طلاق واقع ہو گی ایک طلاق واقع ہو گی، اور متعدد مجلسوں میں نقل کرنے سے اگر غرض اس کی اخبار از طلاق اول ہے تو اس تکرار سے جدید طلاق واقع نہ ہو گی في الدر المختار علم انه حلف ولم يدر بطلاق او غيره لغا كما لو شك اطلق ام لا و لو شك اطلق واحدةً اواكثر بنى على الاقل الخ .(۲)

طلاق کو امر محال پر معلق کرنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۲۵) زید بالغ کا نکاح ہندہ بالغہ کے ساتھ ہوا، زید نے کسی رنجش سے یہ قسم کھائی کہ جب میں نکاح اپنی زوجہ ہندہ سے کروں تو وہ مجھ پر حرام ہے، لیکن قسم سے طلاق کی نیت نہ تھی بلکہ یہ سمجھتا تھا کہ اس قسم میں شرط لغو ہے نکاح تو ہو چکا، اب ایسی قسم کا اثر نکاح پر نہ ہو گا، البتہ قبل نکاح یہ قسم کھاتا تو ہندہ سے نکاح ہو سکتا، اس صورت میں زید پر ہندہ حرام ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) درمختار باب التعلیق میں ہے وشرط صحته كون الشرط معدوماً على خطر الوجود فالمحقق كان كان السماء فوقنا تنجيز و المستحيل كان دخل الجمل في سم الخياط لغو (در مختار) قوله لغوفلا يقع اصلا لان غرضه منه تحقيق النفي حيث علقه بامر محال وهذا يرجع الى قولهما امكان البرشرط انعقاد اليمين الخ شامي جلد ۲(۳)۔ اس سے معلوم ہوا کہ اگر امر مستحیل پر طلاق کو معلق کرے گا تو وہ لغو ہے، پس صورت مسئول میں ظاہر ہے کہ متزوجہ سے جب تک وہ اس کی زوجہ ہے نکاح نہیں ہو سکتا اور منکوحہ محل نکاح نہیں ہے، پس جب کہ یہ کلام لغو ہوا، تو اگر بعد طلاق کے پھر اس سے نکاح کرے گا تب بھی اس پر طلاق واقع نہ ہو گی، پس بحالت موجودہ جب کہ وہ عورت اس کے نکاح میں پہلے سے ہے اس پر بسبب تعلیق مذکور کے طلاق واقع نہ ہو گی۔

---

(۱) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار للشامي ج. ۲ ص ۶۵۷ ط.س. ج۳ص ۳۱۹. ۱۲ ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج. ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ص ۲۸۳ ۱۲ ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج. ۲ ص ۶۷۹ ط.س ج۳ص ۳۴۲. ۱۲ ظفیر

طلاق کو روپیہ دینے پر معلق کیا ہے تو بغیر روپیہ دیئے طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۶۲۶) زید کو یہ کہا گیا کہ ہندہ جو تیری منکوحہ ہے اس کو طلاق دے دے ہم تیرا دوسرا نکاح پڑھا دیں گے اور اس قدر روپیہ بھی دیں گے۔ اس پر زید نے طلاقنامہ بھی لکھ دیا، مگر طرف ثانی سے اب تک کوئی معاہدہ پورا نہیں ہوا نہ روپیہ دیا نہ نکاح کرایا، اور زید نے صرف یہ طلاق نامہ لکھا زبانی طلاق نہیں دی، آیا یہ عورت زید کے گھر میں رہ سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ طلاق نامہ لکھوانا روپیہ دینے پر تھا اور روپیہ نہیں دیا گیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔

بیوی سے کہا آٹھ دن تک کھانا کھائے تو تجھ پر طلاق، تین دن بعد بیوی نے کھالیا کیا حکم ہے

(سوال ۶۲۷) ایک شخص نے موجودگی والدہ و ہمشیرہ کے اپنی زوجہ کو غصہ میں یہ کہا اگر تو آٹھ روز تک کھانا کھاوے تو تجھ پر طلاق ہے، زوجہ مذکورہ نے دو تین روز تک کھانا نہ کھایا زوجہ کے بھائی نے باصرار اس کو کھانا کھلا دیا معیاد کے اندر، اور شوہر الفاظ مذکورہ کے کہنے سے انکار کرتا ہے، عورت مذکورہ کہتی ہے کہ بے شک کہے ہیں. تو طلاق ہوئی یا نہیں، بعد چھ ماہ کے زبردستی شوہر زوجہ کو اپنے گھر لے آیا۔

(الجواب) جب کہ شوہر منکر ان الفاظ کے کہنے کا ہے اور دو گواہ عادل و معتبر موجود نہیں ہیں تو قضاءً شوہر کا قول معتبر ہوتا ہے اور طلاق ثابت نہیں ہوتی، [1] لیکن جب کہ عورت کو یقیناً معلوم ہے کہ شوہر نے یہ الفاظ کہے ہیں اور بوجہ محقق ہونے شرط کے طلاق واقع ہوگئی ہے تو عورت کو حتی الوسع اس سے علیحدہ رہنا چاہئے اور مجبوری گناہ شوہر پر ہے، [2] اور چونکہ اس صورت میں موافق بیان زوجہ کے ایک طلاق رجعی واقع ہوتی ہے اور عدت کے اندر رجعت نہیں ہوئی جیسا کہ واقعہ سوال سے معلوم ہوتا ہے، تو اب حلال ہونے کی صورت عند القدیہ ہے کہ شوہر کو اس پر راضی کیا جاوے کہ تجدید نکاح کر لیا جاوے یعنی دو آدمیوں کے سامنے پھر ایجاب و قبول کر لیں، اور تین چار روپیہ مہر کے مقرر کر لیں۔ [3]

جب طلاق دیتے وقت اس کو کسی کام پر معلق نہیں کیا تو بعد میں کہنے سے کچھ نہیں ہوتا طلاق ہوگئی

(سوال ۶۲۸) ہندہ کو اس کے شوہر زید نے اثناء گفتگو میں یہ الفاظ کہے کہ شرک کرنا تمہارا ثابت ہوا، میں نے تجھ کو طلاق دی میں نے تجھ کو طلاق دی، میں نے تجھ کو طلاق دی، بعد چند روز کے عدت پوری نہ ہوئی تھی کہ ہندہ کو اپنے گھر لے جا کر رکھا اور اب تک اس کے پاس ہے، اب ہندہ کہتی ہے کہ میں نے شرک کروانے کی نیت نہیں کی تھی، اور زید کہتا ہے کہ میں نے اسی شرط پر طلاق دی ہے کہ اگر شرک ثابت ہوگا تو میں تجھ کو طلاق دیدوں گا، لہذا شرک ثابت نہیں ہوا اس وجہ سے میں نے رجوع کر لیا، جائز ہے یا نہ۔

(۱) فان اختلفا فی وجود الشرط فالقول له مع الیمین لانکاره الطلاق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج. ۲ ص ۶۹۰ ط. س. ج۳ ص ۳۵۶) ظفیر (۲) اذا سمعت المرأة الطلاق ولم تسمع الاستثناء لا يسعها ان تمكنه من الوطئ (رد المحتار للشامي باب التعليق ج. ۲ ص ۷۰۳ ط. س. ج۳ ص ۳۶۹) ظفیر.
(۳) وينكح مبانة بما دون الثلث (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج. ۲ ص ۷۳۸. ط. س. ج۳ ص ۴۵۹) ظفیر

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی، اب بدون حلالہ کے زید کی زوجہ زید کے لئے حلال نہیں ہے، اور رجوع کرنا اور نکاح جدید کرنا اس سے بدون حلالہ کے درست نہیں ہے، کیونکہ زید کے اخیر الفاظ یہ ہیں کہ شرک کرنا تمہارا ثابت ہوا میں نے تجھ کو طلاق دی الخ پس اس میں طلاق کسی شرط پر معلق نہیں کی بلکہ بلا کسی شرط کے طلاق دی ہے، اور صریح الفاظ میں نیت ضروری نہیں ہے اور حالت غصہ میں بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور حالت جنون ثابت نہیں ہے، حدیث شریف میں ہے ثلث جدھن جد وھزلھن جد الحدیث۔(۱)

زبان سے طلاق دی اور دل میں تعلیق کا ارادہ کیا تو زبان کا اعتبار ہوگا

(سوال ۶۲۹) ایک طالب علم نے آپ کے فتویٰ کو دیکھ کر یہ شبہ ظاہر کیا ہے کہ سائل نے طلاق دل میں دی ہے زبان سے کچھ نہیں کہا، حالانکہ شوہر نے طلاق کا لفظ تین بار زبان سے کہا، لہذا اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے، جب کہ تعلیق طلاق دل میں ہو، زبان سے نہ کی جاوے اور طلاق زبان سے دی جاوے تو طلاق فی الحال واقع ہو جاتی ہے، صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق یہ امر صحیح ہے کہ اگر تعلیق زبان سے نہ کی جاوے بلکہ دل میں ہو، اور طلاق زبان سے دی جاوے تو طلاق فی الحال واقع ہو جاتی ہے، احقر نے جو جواب پہلے لکھا تھا وہ غالباً اس وقت اس بناء پر تھا کہ تعلیق یعنی الفاظ شرط اور لفظ طلاق دونوں زبان سے کہے ہیں، کیونکہ پہلا سوال جو یہاں رجسٹر میں منقول ہے اس کے سیاق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس عورت کے بیان کو سچ خیال کر کے یہ کہا کہ اگر ہندہ کا بیان سچا ہے تو میں نے تین طلاق دے دیا ہے اور پھر وہ بیان غلط ثابت ہوا، تو چونکہ شرط طلاق نہ پائی گئی، اس لئے جواب یہ لکھا گیا کہ طلاق واقع نہیں ہوئی، پس اگر واقعہ یہ ہے کہ شوہر نے زبان سے شرط کو ظاہر نہیں کیا، صرف دل میں خیال کیا اور طلاق زبان سے دی کہ اس میں کوئی شرط زبان سے ادا نہیں کی تو طلاق فوراً واقع ہو گئی، کما ذکرہ فی الدر المختار۔(۲)

یہ کام نہ کرنا ورنہ طلاق دے دوں گا یہ جملہ تعلیق نہیں ہے

(سوال ۶۳۰) زید نے اپنی بیوی سے یہ کہا تم فلاں بات کسی سے نہ کہنا بلکہ کوئی بات گھر کی کسی سے نہ کہنا اور بغیر میرے حکم کے گھر سے باہر قدم نہ رکھنا نہیں تو طلاق دے دوں گا، اور اس کے بعد زید نے اپنی ماں سے یہ کہا میں نے بیوی کو شرطیہ طلاق دے دی، اب زید اس طلاق کو واپس لے کر زوجہ کو ان امور کا اختیار دے دے جن امور سے منع کیا تھا اور جن امور پر طلاق کو معلق کیا تھا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) در حقیقت زید نے جو الفاظ کہے تھے وہ شرطیہ طلاق نہ تھی بلکہ ایک وعدہ اور اظہار ارادہ کا تھا کہ اگر تو فلاں کام کرے گی تو طلاق دے دوں گا، تو اس سے تعلیق طلاق نہیں ہوئی بلکہ یہ وعدہ طلاق کا تھا۔(۳) اس کو اختیار

(۱) مشکوۃ باب الطلاق ج ۲ ص ۲۸۴ ط.س ج۳ ص ۲۴۷، ۱۲ ظفیر

(۲) صریحہ مالم یستعمل الا فیہ الخ یقع بھا ای بھذہ الالفاظ وما بمعنا ھا من الصریح الخ واحدۃ رجعیۃ الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س ج ۳ ص ۲۴۷) ظفیر

(۳) انا اطلق نفسی لم یقع لانہ وعد (در مختار) وعبارۃ الجوھرۃ وان قال طلقی نفسک فقالت انا اطلق لم یقع قیاسا واستحسانا (رد المحتار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۶۵۸ ط.س ج۳ ص ۳۱۹) ظفیر

خالہ کی بیٹی اور داماد گواہ موجود ہیں، ان گواہوں نے بعینہ تین طلاق کی گواہی دی، اس بنا پر مولوی صاحب نے تین طلاق کا حکم کیا، بعد اس کے اصغر علی نے واپس آ کر زوجہ کے مطلقہ ہونے کا شہرہ سنا، اور اصغر علی نے چند لوگوں کے سامنے بقسم کہا کہ میں نے اپنی بی بی کو طلاق نہیں دی، ہاں بوقت فساد اتنا کہا تھا کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گی تو تم کو طلاق دے دوں گا، اور بی بی سے بھی پوچھا گیا وہ بھی یہی کہتی ہے کہ ہم کو ساتھ جانے کو بلوایا تھا، ہم نے انکار کیا، تب اس نے کہا کہ اگر نہ جاؤ گی تو طلاق دوں گا۔

اس حالت میں پیش امام مذکور نے گواہوں سے پوچھا کہ تم لوگوں نے پہلی مرتبہ تین طلاق دینے کی گواہی دی تھی، اب کیوں جھوٹ بولتے ہو، گواہوں نے جواب دیا کہ ہم لوگوں کو سکینہ بی بی کے ایک رشتہ دار نے یہ کہا کہ تم تین طلاق دینا بیان کرنا، اس رشتہ دار سے دریافت کیا وہ بھی اقرار کرتا ہے کہ میں نے بغرض دوسری شادی کرنے کے ایسا کہا تھا، صورت مسئولہ میں طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اصغر علی نے جو الفاظ بیان کئے ہیں کہ تم میرے ساتھ نہ جاؤ گی تو تم کو طلاق دوں گا، ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ کیونکہ اس میں وعدہ طلاق کا ہے۔ ایقاع طلاق نہیں ہے اور وعدہ طلاق سے طلاق نہیں پڑتی **کما صرح به الفقهاء**(۱) اور طلاق کے گواہوں نے جب کہ اپنے بیان کی تغلیط کی اور ان ہی الفاظ کا اقرار کیا جو شوہر نے بیان کیا تو ان کی گواہی غیر معتبر اور ساقط ہو گئی، البتہ قضاء قاضی کے بعد گواہوں کا رجوع مبطل حکم طلاق نہیں ہے۔ مگر مولوی صاحب جنہوں نے حکم طلاق کیا نہ قاضی ہیں نہ محکم **فان رجعا قبل الحكم بها سقطت الخ وبعده لم يفسخ الحكم مطلقاً لترجحه بالقضاء الخ**۔(۲) در مختار۔ الحاصل صورت مذکورہ میں تین طلاق ثابت نہیں ہوئی، سکینہ بی بی بدستور اصغر علی کی زوجہ ہے۔

تعلیق غیر متعین کی صورت میں بوقت موت طلاق واقع ہو گی

(سوال ٦٣٤) ایک شخص اور اس کی زوجہ میں جھگڑا ہوا، شوہر نے زوجہ کی ہمراہی عورتوں سے یہ کہا کہ اگر میں تم کو جہلم تک نہ پہنچادوں تو میری عورت پر تین طلاق ہیں، تعلیق غیر متعین کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں تعلیق بالطلاق ہو گئی، اگر شوہر شرط کو پورا نہ کرے گا یعنی جہلم تک ان عورتوں کو نہ پہنچاوے گا تو تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جائیں گی۔ مگر چونکہ وقت اس کا متعین نہیں کیا، اس لئے آخر عمر تک انتظار کیا جاوے گا، بوقت موت تین طلاق واقع ہوں گی۔ **قال في الشامي بخلاف ما اذا كان شرط الحنث امراً عدمياً مثل ان لم اكلم زيداً او ان لم ادخل فانها لا تبطل بفوت المحل بل يتحقق به الحنث للياس من شرط البر وهذا اذا لم يكن شرط البر مستحيلاً الخ**۔(۳)

---

(۱) انا اطلق نفسي لم يقع لانها وعد (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التفويض ج ۲ ص ٦٥٧ ط.س. ج۳ص ۳۱۹) ظفیر

(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجوع عن الشهادة ج ٤ ص ٥٤٩ ظفیر

(۳) دیکھئے رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ٦٥٨ مطلب في مسئلة الكوز ط.س. ج۳ص ۳٤۹ ظفیر

تعلیق میں شرائط کے وجود سے طلاق ہو جاتا ہے

(سوال ۶۳۵) ایک شخص نے موافق رسم قبیلہ کے وقت نکاح کے یہ لکھ دیا کہ اگر میں زوجہ کو گھر سے نکالوں یا سخت گالیاں دوں یا ماروں یا نفقہ میں تنگی کروں تو میری طرف سے اس عورت کو تین طلاق ہیں، مجمع عام میں ان شرائط کا اقرار کیا۔ بعد نکاح کے امور مذکورہ میں سے کوئی امر وقوع میں آ گیا تو موافق شرط کے اس زوجہ پر تین طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر نکاح سے پہلے یہ شرط لکھی ہے تو وہ لغو ہے اس کا کچھ اثر بعد نکاح کے نہ ہوگا جیسا کہ کتب فقہ میں ہے شرطه الملك حقيقة او الا ضافة اليه درمختار۔(۱) اور اگر بعد نکاح کے یہ شرط لکھی ہیں تو بوقت وجود شرط تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی۔

اگر اتنے دن خرچہ نہ دوں تو حق شوہری نہیں طلاق کی نیت سے کوئی کہے تو شرط پائے جانے کی صورت میں طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۳۶) شوہر اور زوجہ میں تکرار ہوا، بعدہ شوہر نے یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ میں اگر چھ ماہ تک خرچ نہ دوں تو اس عورت پر میرا خاوندی کا حق نہیں بلکہ یہ اپنی خوشی سے جہاں جی چاہے نکاح کر لے، اس صورت میں کیا حکم ہے، آیا عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نے یہ الفاظ کہ اس عورت پر میرا خاوندی کا حق نہیں ہے بہ نیت طلاق کہے ہیں تو در صورت پائے جانے شرط طلاق کے اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو گئی۔(۲) عدت کے بعد دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

طلاق کو مہر کی معافی کی شرط پر معلق کیا تو جب تک مہر معاف نہ کرے گی طلاق واقع نہیں ہوگی

(سوال ۶۳۷) زوجہ کا اپنے شوہر سے یہ معاہدہ ہوا کہ شوہر مجھ کو طلاق دے دے اور میں مہر معاف کر دوں، چنانچہ شوہر نے بدیں الفاظ طلاق دی کہ اگر زوجہ نے مہر معاف کر دیا، تو میری طرف سے طلاق ہے لیکن زوجہ بعد حصول طلاق فیصلہ مذکور کی پابند نہ رہی اور مہر کا دعویٰ قائم کر دیا، چونکہ شوہر نے طلاق باشرط دی تھی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ طلاق معلق تھی زوجہ کی طرف سے مہر معاف ہونے پر تو اگر زوجہ نے مہر معاف نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی، هذا حكم التعليقات كذا في المعتبرات۔(۳)

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ ط.س. ج۳ص۳۴۴ ۱۲ ظفير
(۲) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة ايضا ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ص۳۵۲) ظفير.
(۳) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ ص ۳۵۲) ظفير.

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۶۳۸) زید اور اس کی منکوحہ میں کچھ تکرار ہو رہی تھی، اس کی زوجہ نے مغلوب الغضب ہو کر گھر سے باہر نکلنے کا ارادہ کیا، چونکہ دن کا وقت تھا بے پردگی اور رسوائی کا سبب تھا، زید نے غصہ میں آ کر اپنی زوجہ سے کہا کہ یاد رکھ جیتے جی گھر سے باہر نکلی تجھ کو طلاق ہے، اس کی زوجہ ڈر گئی، اور اپنے اس قصد سے باز رہی رات کو پھر کچھ چھیڑ چھاڑ ہوئی اور اب زید مغلوب الغضب ہو کر زوجہ کو دھمکانے کی غرض سے باہر چلا، اس وقت چونکہ بے پردگی وغیرہ کا کچھ احتمال بھی نہ تھا اور یہ خیال کر کے کہ زید کہیں چلا نہ جاوے، اس کی زوجہ بھی ساتھ ہولی، بعد دہلیز باہر نکل آئی، اس صورت میں اس پر طلاق ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی کما ھو مذکور فی کتب الفقه فی یمین الفور۔(۱)

اگر قرآن نہ پڑھے گی تو طلاق دے دوں گا کہا تو نہ طلاق دینا لازم نہ کفارہ

(سوال ۶۳۹) زید نے اپنی زوجہ سے تہدیداً قسم کھا کر کہا کہ تو قرآن شریف نہ پڑھے گی تو میں تجھ کو طلاق دے دوں گا، اب اس کی زوجہ نے چھ پارے قرآن پاک کے ختم کئے۔ اور ابھی گاہ گاہ قرآن پاک کا سبق پڑھتی بھی ہے۔ درصورت نہ ختم ہونے قرآن شریف کے زید کو طلاق دینا لازم آوے گا یا قسم کا کفارہ۔

(الجواب) اس صورت میں نہ طلاق دینا لازم ہے اور نہ کفارہ قسم واجب ہے۔

اگر لکھا کہ اتنے دن نفقہ نہ دوں تو اس کے بعد تم مطلقہ بسہ طلاق ہو کر شادی کر سکو گی کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۰) ایک شخص نے اپنی بیوی کو لکھ دیا کہ اگر میں تمہارا نفقہ شش ماہ نہ دوں یا بے اجازت تمہاری دوسری شادی کروں تو تم باختیار خود مطلقہ سہ طلاق ہو کر بعد عدت دوسری شادی کر سکو گی، بعدہ شوہر سے بعض افعال صادر ہوئے اور زوجہ معلوم ہونے پر خاموش رہی، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اختیار کے لفظ میں عدم تبدیل مجلس شرط ہے، اگر مجلس بدل گئی اختیار ساقط ہے کذا فی الدر المختار (۲)

اگر اس صحن میں روزہ رکھوں تو بیوی پر طلاق یہ کہا تو دوسری جگہ رہ کر روزہ رکھے

(سوال ۶۴۱) میں نے غصہ کی حالت میں روزہ کے بارے میں یہ کہا کہ جو کوئی اس صحن میں روزہ رکھے گا اس پر زن طلاق ہے، یہ جملہ میں نے اپنے حق میں کہا ہے، اب مجھ کو کیا کرنا چاہئے روزہ رکھوں یا نہ رکھوں، روزہ رکھنے سے نکاح میں کچھ نقصان آوے گا یا نہیں۔

(الجواب) یہ تو ظاہر ہے کہ روزہ رمضان شریف کے رکھنے چاہئیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ موافق شرط کے روزہ رکھنے سے طلاق پڑ جاوے گی، پس اس طرح کرنا چاہئے کہ اس صحن میں روزہ نہ رکھے جاویں، یعنی روزہ نہیں اور

(۱) وشرط للحنث فی قوله ان خرجت مثلاً فانت طالق لمريد الخروج فعله فورا لان قصده المنع عن ذلك الفعل عرفا و مدار الايمان عليه الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار مطلب يمين الفور ج ۳ ص ۱۱۵ ط.س. ج۳ص ۷۶۱) ظفير
(۲) فلها ان تطلق فی مجلس علمها به الخ لا تطلق بعده ای المجلس (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التفويض ج ۲ ص ۶۵۵ ط.س. ج۳ص ۳۱۵) ظفير

جاکر اور رہ کر رکھنا چاہئے بحالت روزہ اس صحن میں جس کی نسبت شرط کی ہے نہ جاوے۔

میری بیوی کو فلاں تاریخ تک نہ بھیجو گے تو طلاق ہو جائے گی یہ جملہ لکھا کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کے باپ کو خط لکھا کہ میری عورت فلاں تاریخ تک میرے پاس بھیج دو تو بہتر ورنہ طلاق ہو جائے گی، یعنی مطلقہ سمجھی جائے گی، عورت کے باپ نے خوشامد کر کے شوہر کو راضی کر لیا کہ تاریخ مذکور تک تمہاری زوجہ نہیں آسکتی صد میں بھیجوں گا اس صورت میں عورت مطلقہ ہوگی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں اگر اس عورت کا باپ تاریخ معین پر اس عورت کو خاوند کے پاس نہ بھیجے گا عورت مطلقہ ہو جاوے گی بوجہ تحقق شرط طلاق کے، (۱) مرد کا راضی ہو جانا اس تعلیق سابق کو باطل نہیں کرتا۔ (۲)

بیوی سے کہا صورت دکھاؤ گی تو تین طلاق ہے کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۳) ایک شخص نے حالت ناراضی اپنی زوجہ کو کہا کہ ابھی میرے مکان سے چلی جاؤ، اگر صورت دکھاؤ گی تو تین طلاق ہے ایسا کہنے سے رجعی واقع ہوگی یا بائن، طلاق بائن میں تجدید نکاح کی ضرورت ہوتی ہے یا حلالہ کی۔

(الجواب) اس لفظ سے کہ ابھی میرے مکان سے چلی جا اگر نیت طلاق کی ہے طلاق بائنہ واقع ہوگی (۱) اور اگر ان الفاظ سے کہ اگر صورت دکھاؤ گی تو تین طلاق ہے، اگر زوجہ نے اس کے بعد صورت دکھائی طلاق رجعی واقع ہوگی (۲) اور اگر پہلے لفظ میں نیت طلاق تھی جس کی وجہ سے طلاق بائنہ واقع ہوئی تو دوسرے لفظ سے بھی طلاق بائنہ ہوگی اس صورت میں دو طلاق بائنہ واقع ہوگی، اس میں تجدید نکاح کی ضرورت ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے۔

اگر اس احاطہ میں بود و باش کروں تو میری بیوی پر طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۴۴) مافول العلماء الذین وارث الا نبیاء ایدھم اللہ تعالیٰ بمزید الا تقاء والنقاء کہ ایک شخص بتنازع والدین کہتا ہے کہ اگر میں اس احاطہ میں سکونت کروں جس میں آپ رہتے ہیں تو میری منکوحہ مجھ پر سہ طلاق ہے، اب معروض تحریر امر ہے کہ آیا وہ اس میں بود و باش کرے حانث ہوگا یا مطلقا خواہ اس میں اقامت کرے خواہ عیادت کے طور پر داخل ہو تو حانث ہو جاوے گا، علاوہ ازیں قائل قول معروض بالا خدمت والا میں بیان کرتا ہے کہ میں نے عند التلفظ بود و باش کا قصد کیا تھا یعنی میرا یہ ارادہ تھا کہ اگر میں یہاں رہوں تو میری بیوی پر تین طلاق ہیں ورنہ نہیں، چنانچہ حالف نے اسی احاطہ میں سے ایک مکان کا دروازہ جو اسی احاطہ کے اندر کی طرف تھا وہ بند کر کے اس کا دوسرا دروازہ دوسرے احاطہ میں نکال کر مقیم ہے تو کیا اب حانث ہوا یا نہیں؟

(الجواب) بود و باش کرنے سے حانث ہوگا صرف داخل ہونے سے نہیں، مکان چونکہ اس احاطہ میں ہے جس میں داخل ہونے کی قسم کھائی ہے اس لئے اس میں سکونت کرنے سے حانث ہو جائے گا اگرچہ دروازہ بدل دیا ہے۔

---

(۱) فالکنایات لا تطلق بھا الا بنیة او دلالة الحال الخ فنحو اخرجی واذھبی وقومی الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الکنایات ج ۲ ص ۶۳۵ ط س ج ۳ ص ۲۹۶) ظفیر

(۲) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط (ایضا باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط س ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر

فلاں سے بات کروں تو میری بیوی نکاح سے باہر ہو جائے اور بغیر حلالہ نکاح میں نہ آوے تعلیق ہے

(سوال ٦٤٥) ایک شخص نے قسم کھائی کہ اگر میں نے جھوٹی قسم کھائی یا فلاں شخص سے کلام کی تو میری زوجہ نکاح سے باہر ہو جاوے اور بغیر حلالہ کے میرے نکاح میں نہ آوے بوقت تحقق شرط کے کون سی طلاق واقع ہوگی۔ اور اگر دوبارہ شرط پائی جاوے تو پھر بھی طلاق واقع ہوگی یا نہ؟

(الجواب) اگر شرط پائی گئی تو طلاق مغلظہ واقع ہوگی اور حلالہ کے بعد اگر شوہر اول کے نکاح میں وہ مطلقہ آوے گی اور دوبارہ شرط پائی جاوے تو دوبارہ طلاق واقع نہ ہوگی۔ اوقال نویت البینونة الکبری الخ (در مختار وفی الدر المختار باب التعلیق وفیها کلها تنحل الیمین الخ اذا وجد الشرط مرۃ الخ لا فی کلما الخ فلا یقع ان نکحها بعد زوج آخر الخ۔(۱)

یہ کہنا میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق

(سوال ٦٤٦) چند آدمی طلاق کی گفتگو کر رہے تھے، ایک شخص نے کہا کہ میں جتنی شادی کروں گا تین طلاق، اس صورت میں وہ شخص اگر شادی کرے گا تو کیا اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوں گی تو اس کو کہتے وقت یہ مسئلہ معلوم نہ تھا۔

(الجواب) اس طرح کہنے سے جیسا کہ سوال میں مذکور ہے واقعی جب وہ نکاح کرے گا تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاویں گی، کیونکہ ذکر اسی مسئلہ کا تھا، اور تذکرہ منکوحہ پر طلاق واقع ہونے کا تھا یہی مراد قائل کی سمجھی جاوے گی اور جہل عذر نہیں ہے۔(۲)

یہ کہنا کہ میں اپنے پچاس جبراً نہ لوں تو میری بیوی کو تین طلاق

(سوال ٦٤٧) ایک شخص نے اپنے چچا کو کہا کہ اگر میں پچاس روپیہ جو میرے تم پر ہیں جبراً نہ لوں تو میری زوجہ بسہ طلاق حرام ہے، اب اگر یہ چچا مرضی سے روپیہ دے دے تو کیا حکم ہے اور اگر مرضی سے نہ دے اور وہ جبراً نہ لے سکے تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر چچا رضاء سے روپیہ دے دے تو یمین ساقط ہوئی، وہ شخص حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، وکذا لو حلف ان یجره الی باب القاضی ویحلفه فاعترف الخصم او ظهر شهود سقط الیمین لتقیده من جهة المعنی بحال انکاره در مختار۔(۳) اور اگر وہ رضاء سے نہ دے اور یہ جبراً وصول نہ کر سکے تو چونکہ یمین مطلقہ ہے اس لئے آخر حیات میں حانث ہوگا اور اس کی زوجہ مطلقہ ہوگی، اگر وہ اس وقت تک

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ٦٨٨ ط س ج۳ ص ۳۵۲ ۱۲ ظفیر
(۲) او الا ضافة الیه کان نکحت امرأة او ان نکحت امرأة وکذا کل امرأة ویکفی معنی الشرط الا فی المعینه باسم او نسب او اشارة فلو قال المرأة التی اتزوجها طالق تطلق بتزوجها (در مختار باب التعلیق ج ۲ ص ٦٨٠ ط س ج۳ ص ۳٤٤)
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لا یفارقنی ج۳ ص ١٤٦ ط س ج۳ ص ۷۹۷ ظفیر

زندہ رہی، کذا فی الدر المختار والشامی۔(۱)

نابالغ شوہر کا اقرار معتبر نہیں

(سوال ۶۴۸) ایک شخص نے اپنی لڑکی کا نکاح دوسرے شخص کے لڑکے سے اس اقرار پر کیا کہ اتنی مدت تک لڑکا بلا اجازت کہیں نہ جاوے ورنہ بلا طلاق زوجہ اس پر حرام۔ لڑکے نے یہ اقرار لکھ دیا، اور پھر خلاف شرط بلا اجازت بھاگ گیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) نابالغ کا اقرار اور عہد کچھ معتبر نہیں ہے، اس صورت میں اس لڑکے کے بھاگ جانے سے طلاق واقع نہیں ہوئی اور شرط لغو ہے۔

اگر کہا کہ فلاں کے سواء دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق اس صورت میں کیا حیلہ کرے

(سوال ۶۴۹) خالد نے کہا کہ اگر میں سلمہ کے سوا دوسری عورت سے نکاح کروں تو اس کو طلاق ہے تو اب کس حیلہ سے نکاح کر سکتا ہے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق اس منکوحہ پر واقع ہو جاوے گی اور حیلہ اس کا فقہاء نے نکاح بذریعہ فضولی کے لکھا ہے فلیراجع۔(۲)

تعلیق ایک مرتبہ میں ختم ہو جاتی ہے دوبارہ نکاح میں طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۶۵۰) عمر نے قسم کھائی کہ میں زبیدہ سے نکاح نہ کروں گا اگر کروں تو زبیدہ کو طلاق ہے، اب اگر ایک مرتبہ نکاح میں لاوے گا تو طلاق پڑ جاوے گی، پھر دوبارہ نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی، دوبارہ نکاح زبیدہ سے کر سکتا ہے **وفیھا کلھا تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرۃ الخ**(۳)

یہ کہا مہر کے بدلہ اپنی بیوی کو حرام کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۱) شخصے در غیبت زوجہ خود گفت کہ نفس مسماۃ فلانہ کہ زوجہ من است در بدل مہر کہ بذمہ من واجب بیک طلاق بائن حرام کردم و مطلقہ گردانیدم، زوجہ مذکور شنیدہ گفت کہ ہر گز شوہر خود را از مہر خود بری الذمہ نمی کنم

---

(۱) حلف لیا تینہ فھو ان یاتی منزلہ او حانوتہ لقیہ او لا فلولم یاتہ حتی مات احد ھما حنث فی آخر حیاتہ و کذا کل یمین مطلقۃ (در مختار ای لا خصوصیۃ للاتیان بل کل فعل حلف ان یفعلہ فی المستقبل واطلقہ ولم یقیدہ بوقت لم یحنث حتی یقع الیاس عن البر الخ وتحقق الیاس عن البر یکون بموت احد ھما (ر د المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لا یحرج الی مکۃ ج ۳ ص ۱۱۱ ط. س. ج۳ص۷۵۷) ظفیر

(۲) والحیلۃ فیہ مافی البحر من انہ یزوجہ فضولی ویجیز با لفعل کسوق الواجب الیھا (رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۱ ط.س. ج۳ص۳۴۵) حلف لا یتزوج فزوجہ فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل لا یحنث بہ یفتی خانیہ و کل امراۃ تد خل فی نکاحی فکذا فاجاز نکاح فضولی بالفعل لا یحنث (الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب کل امراۃ تدخل فی نکاحی ج ۳ ص ۱۸۸ ط.س. ج۳ص۸۳۷) ظفیر (۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ص۳۵۲) ظفیر

دریں صورت طلاق شود یا نہ۔

(الجواب) کما لو قال طلقتک علی الف درهم لا یقع مالم تقبل (۱) شامی۔ پس معلوم شد کہ دریں صورت طلاق واقع نہ شود۔

اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق

(سوال ۶۵۲) زید عمر کے یہاں سے حقیقتاً ایک قلیل قیمت چیز اٹھالایا، عمر نے زید سے کہا کہ لو اگر میں نے تمہاری چیز لی ہو تو میری زوجہ پر طلاق ہے۔ زید نے کہا کہ تمہاری چیز لی ہو تو طلاق۔ یہ الفاظ جو کہا بابت زید کے تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر یہ لفظ کہ اگر تمہاری چیز لی ہو تو طلاق کسی دوسری عورت کا خیال کر کے زید نے کہا تھا اپنی زوجہ کا دل میں خیال نہ تھا اور اس کی طرف نسبت کرنا طلاق کا نیت میں نہ تھا تو زید کی زوجہ پر طلاق کسی قسم کی واقع نہیں ہوئی۔ (۲)

اگر علیحدہ نہ کروں تو میری بیوی کو طلاق ایک ماہ بعد علیحدہ کر لیا کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۳) ایک بھائی نے دوسرے بھائی کو کہا کہ تم شرکت میں کام اچھا نہیں کرتے۔ اگر میں تم سے مال علیحدہ نہ کروں تو میری زوجہ مطلقہ ہے۔ اس نے ایک ماہ بعد مال علیحدہ کیا۔ اس پر بعض علماء نے کہا کہ طلاق واقع ہوئی اور بعض کہتے ہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اب اس صورت میں کس کا قول صحیح ہے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔ اس صورت میں عدم وقوع طلاق کا فتویٰ صحیح ہے۔ (۳) (اس لئے کہ اس نے مال علیحدہ کر لیا جو طلاق کی شرط پائی نہیں گئی۔ ظفیر)

قبل نکاح کی تعلیق لغو ہے

(سوال ۶۵۴) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے کر دیا اس شرط پر کہ اگر بکر زید کے مکان پر رہ کر امداد کاروبار میں نہ کرے تو بندہ پر طلاق ہے۔ اب اگر بکر عہد شکنی کرے تو یہ عہد شکنی طلاق سمجھی جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) اگر قبل از نکاح زید نے بکر سے تحریر یا و تقریر یا تعلیق مذکور کرائی تھی تو وہ لغو ہے۔ طلاق واقع نہ ہوگی۔ فلغا قوله لا جنبية ان زرت زيدا فانت طالق فنكحها فزارت الخ (۴) (در مختار) اور اگر بعد از نکاح بکر نے یہ شرط کی ہے تو اس صورت میں پورا نہ کرنے شرط کے بندہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ شرطه الملك كقوله المنكوحة او معتدته ان ذهبت فانت طالق او الاضافة اليه الخ (۵) (در مختار)

(۱) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۸ ط س ج ۳ ص ۴۴۲ ظفیر
(۲) ویؤیده ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق اه رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۱ ط س ج ۳ ص ۲۴۸ ظفیر (۳) واذا اضافه الی الشرط (هدایه ج ۲ ص ۳۶۴ باب الایمان فی الطلاق) ظفیر
(۴) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۶۸۱ ط س ج ۳ ص ۳۴۵ ۱۲ ظفیر
(۵) ایضاً ج ۲ ص ۶۸۰ ط س ج ۳ ص ۳۴۴ ۱۲ ظفیر

امید وفا پر طلاق کی تعلیق

(سوال ٦٥٥) ایک شخص نے قسم کھائی کہ میں نے فلاں شخص سے کسی قسم کی امید وفا نہیں رکھی، اگر رکھی ہو تو میری زوجہ پر طلاق ہے، دو مرتبہ یہی الفاظ کہے اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) قسم کھانے والے سے دریافت کرنا چاہئے کہ امید وفاء کی اس کو تھی یا نہیں اگر تھی تو دو دفعہ میں دو طلاق رجعی واقع ہوئی اور اگر امید وفانہ تھی۔ تو طلاق واقع نہیں ہوئی۔(١)

بلا اجازت جانے پر طلاق کی تعلیق اور اس کا حکم

(سوال ٦٥٦) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ اگر تو بلا اجازت اپنے باپ کے گھر گئی تو تجھ کو طلاق ہے. چنانچہ زوجہ بلا اجازت چلی گئی تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں شرعاً طلاق واقع ہو گئی کذا فی الدر المختار (٢) اور طلاق رجعی ہوئی عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جائز ہے اور بعد عدت کے نکاح بلا حلالہ صحیح ہوگا۔(٣)

یہ کہنا کہ جب میں نکاح کروں طلاق مغلظہ

(سوال ٦٥٧) ایک شخص بیگانی عورت کو اغواء کر کے لے گیا، اس سے کسی عالم نے یوں طلاق دلائی کہ یہ عورت جب میں نکاح کروں اور جس حیلہ سے کر کے دی جائے اور جب حیلہ کیا جائے تو مجھ پر یہ عورت طلاق مغلظہ ہے، اب کوئی صورت جواز نکاح کی ہو سکتی ہے یا کیا؟

(الجواب) اقول وبالله التوفيق قال في الدر المختار كل امرأة تدخل في نكاحي الخ فكذا فاجاز نكاح فضولي بالفعل لا يحنث الخ و مثله ان تزوجت امرأة بنفسي او بوكيل او فضولي او دخلت في نكاحي بوجه ما الخ وانما ينسد باب فضولي لو زاد واجزت نكاح فضولي ولو بالفعل فلا مخلص له الخ (٤) وقال الشامي وقال الفقيه ابو جعفر وصاحب الفصول حيلته ان يزوجه فضولي بلاامر هما فيجيزه هو فيحنث قبل اجازة المرأة لا الى جزاء لعدم الملك ثم تجيزه هي فاجازتها لاتعمل فيجدد ان العقد فيجوز اذا ليمين انعقدت على تزوج واحد الخ شامي.(٥)

تحقق شرط کے بعد طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ٦٥٨) عبدالرحمٰن کا عبدالرزاق کی بیٹی کے ساتھ نکاح ہوا، قبل از ایجاب و قبول یا بعد ازاں عبدالرزاق نے اپنے داماد عبدالرحمٰن سے کہا کہ اگر تو اس شہر سے منتقل ہو کر کسی اور شہر میں گیا (یعنی مع اہل و عیال برائے

---

(١) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری ج ٢ ص ٤٤٠. ط.س. ج١ص ٤٢٠) ظفير

(٢) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة الخ (الدرالمختار على هامش رد المحتار ج ٢ ص ٦٩٠. ط.س. ج٣ص ٣٥٢) ظفير

(٣) واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض الخ (هدايه ج ٢ ص ٣٧٣) ظفير.

(٤) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان مطلب كل امراة تدخل في نكاحي ج ٣ ص ١٨٩. ط.س. ج٣ص٨٤٦ ١٢ ظفير

(٥) رد المحتار كتاب الايمان مطلب ايضا ج ٣ ص ١٨٩ ط.س. ج٣ص٨٤٧. ١٢ ظفير.

حلوت کلیہ) تو میں اپنی لڑکی کو تمہارے ساتھ نہ جانے دوں گا، سو معافی عبدالرحمن نے اقرار کیا۔ ہاں اگر میں منتقل ہوا تو ہمارا تمہاری لڑکی یعنی اپنی زوجہ سے کوئی تعلق اور واسطہ نہ رہا یا اگر میں نے ایسا کیا تو ہماری زوجہ مجھ پر حرام، یا اس کو طلاق، یا اپنی زوجہ سے خطاب کر کے کہا کہ اگر تم کو میں مثلاً ابو ہر سے ملتان میں رہنے کو نے گیا تو ہمارا تمہارا کوئی تعلق نہ رہا یا تو مجھ پر حرام، یا تجھے طلاق۔ تو بوقت ایجاب شرط مذکورہ اس کی منکوحہ مطلقہ ہو جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) طلاق معلق بالشرط بوقت تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، پس اگر طلاق صریح کو معلق کیا تھا تو بلا نیت بعد تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، اور اگر بلفظ کنایہ تعلیق کی ہے تو اگر نیت طلاق سے وہ الفاظ کہے ہیں تو بعد تحقق شرط طلاق واقع ہو جاتی ہے در مختار میں ہے وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملک طلقت[1] الخ وفی باب الکنایات منه ففی حالة الرضا تتوقف الا قسام الثلثة علی نیة الخ۔[2]

کہا کہ پچاس روپیہ دے کر ایسا نہ کروں تو میری بیوی پر طلاق اور دیا صرف بیس روپے کیا حکم ہے

(سوال ۶۵۹) فتو شاہ اور کرم شاہ دونوں شادی شدہ ہیں، دونوں نے لڑکیوں کے والدین کو یہ شرط تحریر کر دی کہ اگر ہم ۲۰ / ماہ بیساکھ کو مبلغ پچاس روپیہ دے کر اپنی زوجات کو اپنے گھر نہ لے جائیں یعنی اگر پچاس روپیہ ادا نہ کریں اور تاریخ پر نہ آئیں تو ہماری زوجات تین طلاق کے ساتھ ہمارے نفس پر حرام ہیں۔

اب فتو شاہ تاریخ مقررہ پر حاضر ہوا مگر نقدی صرف بیس روپے لایا اور کرم شاہ حاضر نہ ہوا، اس صورت میں فتو شاہ اور کرم شاہ کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ شرط طلاق کی پائی گئی طلاق واقع ہو گئی، کیونکہ طلاق معلق بوقت تحقق شرط واقع ہو جاتی ہے، پس جب کہ پچاس روپیہ اس تاریخ معین پر دونوں نے ادا نہ کئے اور ایک حاضر بھی نہیں ہوا تو دونوں کی عورتوں پر تین تین طلاق واقع ہو گئی۔[3]

جس جگہ جانے پر طلاق کو معلق کیا تھا وہاں کسی طرح بھی جانے سے طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۶۶۰) زید نے عورت کو معلق طلاق دی کہ اگر میں فلاں چک کے قطعہ زمین میں جاؤں تو میری زوجہ پر طلاق۔ اب اگر وہ شخص اس قطعہ یا اس چک میں زمین اپنی خرید کر چلا جاوے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں، کیونکہ زید کی طلاق معلق تھی کہ یار کے چک فلاں میں اگر جاؤں تو زوجہ میری پر طلاق ہے، اب وہ اس چک سے زمین خرید کر اپنی ملکیت میں جانا چاہتا ہے، کیا اس صورت میں اس کی گنجائش جانے کی ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) مسئلہ کا جواب یہ ہے کہ چونکہ مبنی ایمان کا الفاظ ہیں نہ اغراض، جیسا کہ در مختار میں ہے الا یمان مبنیة

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط س ج ۳ ص ۳۵۲ ظفیر (۲) ایضا باب الکنایات ج ۲ ص ۶۴۰ ط س ج ۳ ص ۳۰۰ ظفیر۔
(۳) وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملک طلقت (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط س ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر۔

علی الا لفاظ لا علی الا غراض(۱) الخ صورت مسئولہ میں بوجہ عموم لفظ اگر زید اس چک میں سے کوئی قطعہ زمین خرید کر اس میں جاوے گا تو زوجہ اس کی مطلقہ ہو جاوے گی کما ھو حکم التعالیق۔

تعلیق کی صورت مذکورہ میں طلاق واقع ہوگئی

(سوال ۶۶۱) عبدالعزیز نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ میری بیوی حلیمہ اور میرے میں کچھ روز سے تنازع تھا، اس میں آج پنچوں کے سامنے یہ طے ہوا کہ میں اقرار کرتا ہوں کہ میں اپنی بیوی کو اچھی طرح سے رکھوں گا اور دوسرا عقد نہ کروں گا جب تک وہ میری زوجیت میں رہے گی، اگر خلاف اقرار ہذا کے کروں یعنی دوسرا نکاح کروں تو میری بیوی کو اختیار ہوگا کہ بذریعہ عدالت یا برادری کے طلاق لے لیوے، اگر میں طلاق نہ دوں تو یہی اقرار نامہ طلاق نامہ سمجھا جاوے۔ جب حلیمہ کے باپ نے حلیمہ کو رخصت نہ کیا تو عبدالعزیز نے دوسرا نکاح کر لیا اس صورت میں مسماۃ مذکورہ پر طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں یعنی جب کہ شوہر نے دوسرا نکاح کر لیا تو اس کی زوجہ اولیٰ پر طلاق ہوگئی۔(۲)

زیور اور روپے پر تین طلاق معلق لکھوائی تو شرط پائے جانے سے اس کی بیوی مطلقہ ہو جائے گی۔

(سوال ۶۶۲) زید نے اپنے خسر کو پانچ آدمیوں کی روبرو اس مضمون کا خط لکھوایا کہ اگر ہمارا زیور جو تمہاری لڑکی کے پاس ہے دے دو اور مہر معاف کردو اور پانسو روپیہ زیادہ دو تو تمہاری لڑکی کو تین طلاق ہیں۔ سسرال خبر پہنچنے کے بعد اب زید انکار کرتا ہے اور پانچ آدمی اس امر کی گواہی دے رہے ہیں کہ ہمارے سامنے یہ خط لکھوایا ہے، اس صورت میں وہ اشخاص صادق مانے جائیں گے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ تحریر زید کی موجود ہے اور اس کے لکھنے والے بھی پانچ شخص مسلمان عاقل بالغ ثقہ عادل موجود ہیں تو اگر واقع میں زید نے ان گواہوں کے سامنے یہ الفاظ کہے ہیں تو تعلیق ثابت ہوگئی اور بصورت پائے جانے شرط کے اس پر طلاق مغلظہ واقع ہو جاوے گی اور پھر بدون حلالہ کے شوہر اول کے لئے حلال نہ ہوگی۔(۳)

شوہر نے کہا کہ اگر باپ کے گھر گئی تو طلاق اب اگر باپ کے مرنے کے بعد جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۶۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو یہ کہا کہ اگر تو اپنے باپ کے گھر جائے گی تو تجھ پر طلاق، پس ہندہ اپنے باپ کے مرنے کے بعد گئی تو اس صورت میں اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی، کیونکہ باپ کا گھر باپ کے مرنے کے بعد بھی باپ کا گھر ہی عرفاً کہلاتا ہے۔ شامی میں ہے اذا علمت ذلک ظھر لک ان قاعدۃ بناء الا یمان علی العرف معناھا ان المعتبر ھو المعنی المقصود فی العرف من اللفظ المسمی الخ(۴) وفیہ ایضاً اعلم انہ اذا حلف ید خل

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الا یمان مطلب الا یمان مبنیۃ علی الا لفاظ ج ۳ ص ۹۹ ط.س.ج ۳ ص ۷۴۳ ظفیر۔ (۲) وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر۔ (۳) بان اختلفا فی وجود الشرط فالقول لہ مع الیمین لا نکارہ الطلاق الخ لیکن یہاں گواہ موجود ہیں اس لئے شرط ثابت مانی جائے گی ط.س. ج ۳ ص ۳۵۱ ظفیر۔
(۴) ردالمحتار للشامی کتاب الا یمان مطلب الایمان مبنیۃ علی الا لفاظ ج ۳ ص ظفیر

دار زید فدار د مطلقا دار یسکنها الخ۔(۱)

شرائط کے لکھنے کے بعد عمل نہ کرے تو اس کی بیوی مطلقہ ہوگی یا نہیں

(سوال ۶۶۴) ایک شخص نے حسب ذیل شرائط روبرو گواہان عادل لکھ دیئے ہیں اور پھر ان پر کاربند نہیں رہا تو بوجہ عدم تعمیل شرط اول وسادس یا مجموعہ شرائط موجب شریعت محمدیہ ﷺ عورت منکوحہ مطلقہ بائنہ ہو سکتی ہے یا نہیں اگر ہو سکتی ہے تو کس طرح یعنی خود بخود آپ کو مطلقہ تصور کرے یا حاکم وقت اور قاضی شہر کی اجازت درکار ہے اور عدت کب سے شروع ہوگی۔ تفصیل شرائط۔

(۱) زوجہ خود کو خوشی و خرمی بخانہ خود آباد رکھوں گا یعنی نان و نفقہ حسب توفیق خود برابر دیتا رہوں گا، نیز کسی امر کی تکلیف بھی نہیں دوں گا، اور زوجہ خود کو بخانہ خود واقع موضع جستر وال تحصیل اجنالہ ضلع امرتسر میں آباد رکھوں گا، علاوہ ازیں کسی دوسری جگہ بلا اجازت خسر م یا زوجہ خود نہ لے جاؤں گا۔

(۲) زوجہ خود کو والدین اور اس کے قریبی رشتہ داروں کے آنے جانے سے مانع نہ ہوں گا یعنی اس کو رخصت ہونے میری اجازت سے والدین یا لواحقین خود کے کسی غمی اور شادی کے موقع پر آیا جایا کرے۔

(۳) اگر برخلاف نمبر او نمبر ۲ زوجہ خود کو کسی قسم کی تکلیف دوں اور آباد نہ کروں یعنی نان و نفقہ نہ دوں تو مبلغ ۱۰ (دس روپیہ) بابت نان و نفقہ جہاں چاہے میری جائداد ذات اور میری ہر قسم کی جائداد سے مع خرچہ وہ جو وصول کرے مجھے کوئی عذر نہ ہوگا۔

(۴) اگر آج سے بعد کوئی ایسا فعل خسر م یا زوجہ خود کروں جو قانوناً خلاف ہو یا کسی قسم کا خسرم اور زوجہ خود کو بہتان لگاؤں تو روبرو حکام وقت یہ تحریر ہذا کاذب ہوں گا بلکہ مرتکب مواخذہ فوجداری ہوں گا۔

(۵) جو زیورات میں نے زوجہ خود کو بوقت نکاح ڈالا ہے یا آئندہ ڈالوں اس تمام زیورات کے علاوہ مہر ین معجل اور غیر معجل زوجہ خود مالک ہوگی میرا اور میرے کسی لواحق کا حق نہ ہوگا۔

(۶) بصورت عدم ادائیگی نان و نفقہ شرح الصدر متواتر تا عرصہ چھ ماہ یعنی بموجب نمبر ۳ اگر متواتر تا عرصہ چھ ماہ مبلغ دس روپیہ بابت نان و نفقہ نہ دوں نیز نمبر ۴ اگر مواخذہ فوجداری کا بھی مرتکب ہوں تو زوجہ خود سے دست بردار ہوں گا اور بموجب تحریر ہذا طلاق بائنہ تصور ہوگی۔ آیا عورت مطلقہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر نکاح کے بعد شرائط مذکورہ لکھی گئی ہیں اور شوہر نے بعد نکاح کے ان شروط کو تسلیم کیا ہے تو بموجب شرط سادس بصورت خلاف ورزی کل شرائط اس کی زوجہ مطلقہ بائنہ ہو جائے گی کما هو حکم التعالیق قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ شامی ج ۲ ص ۵۰۲۔(۲) فقط۔

کہا اگر فلاں نے یہ کام نہ کیا ہو تو طلاق اس کا حکم کیا ہے

(سوال ۶۶۵) اگر یمین غموس طلاق کے ساتھ اٹھائی جاوے تو طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں۔

(۱) ایضاً مطلب لا یصح قدمه فی دار فلان ط س ج ۳ ص ۷۶۱ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط س ج ۳ ص ۳۵۲ ظفیر

(الجواب) اگر کسی شخص نے اس طرح کہا کہ اگر اس نے فلاں کام زمانہ ماضی میں نہ کیا ہو تو اس کی زوجہ مطلقہ ہے، اور در حقیقت اس نے وہ کام نہ کیا تھا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی۔(۱)

اگر کسی نے طلاق مغلظہ کی شرط پر بغیر سنے دستخط یا انگوٹھا لگایا تو کیا حکم ہے

(سوال ٦٦٦) ایک مسجد کا امام مرزائی خیالات ہونے کے علاوہ شریر اور اہل اسلام میں نفاق واختلاف ڈالتا رہتا ہے، اکثر مسلمان اس کے پیچھے نماز پڑھتے تھے اور بعض اس کے طرفدار وحمایتی پڑھ لیتے تھے، وہاں کے باشندگان نے باتفاق ایک دیگر عالم کو کہا کہ آپ ہماری مسجد کی آبادی وبہتری اور اہل اسلام میں اتفاق کے لئے جو کچھ تجویز کریں گے ہم سب اس کو منظور کر لیں گے، عالم نے کہا کہ مجھ کو ایک شرط لکھ دو اور انگوٹھے لگادو تاکہ تم میرے فیصلہ کو باتفاق تسلیم کر لو، انہوں نے کہا آپ جو شرط چاہتے ہیں لکھ لیویں ہم سب انگوٹھے لگادیویں گے اور دستخط کر دیں گے۔ چنانچہ اس عالم نے یہ شرط لکھی کہ ہم سب اقرار کرتے ہیں کہ کوئی ایک بھی ہم میں سے اس فیصلہ کے خلاف کرے گا تو اس وقت ہماری عورتوں کو ہماری طرف سے تین تین طلاق شرعاً ہو جاویں اور ہماری بیویاں ہم پر ابد الآباد تک مطلقہ ثلثہ سے موصوف ہو جاوے گی اور ہم پر مطلقاً حرام ہوں گی۔ اس کے بعد مولوی صاحب مذکور نے ہر ایک کو کہا کہ دیکھو یہ شرط بہت سخت ہے آپ کو منظور ہے تو انگوٹھے لگاؤ، چنانچہ ہر ایک نے بغیر سنے اس شرط کے تحریر شدہ شرط کے نیچے یکے بعد دیگرے انگوٹھے ودستخط کر دیئے، اس کے بعد مولوی صاحب نے فیصلہ لکھا کہ اس امام کو نکال دو اور مسجد کا امام پندرہ روز تک اور تجویز کرو تو اہل اسلام میں اتفاق ہوگا ورنہ نہیں، پھر وہ شرط اور فیصلہ دونوں سب باشندگان گاؤں کو سنادیا گیا تو انہوں نے کہا کہ ہمارے سر ماتھے پر، اور بعض خاموش ہو رہے، اب عملی طور پر بعض آدمی اس امام کو نہیں نکالتے حالانکہ ایک ماہ فیصلہ کو ہو گیا ہے تو کیا اب اس صورت میں ان بعض کی عورتیں مطلقہ ثلثہ ہوں گی یا سب کی عورتوں پر تین تین طلاق پڑ جائے گی یا کہ جو لوگ اس کو وہاں رکھنے پر رضامند ہیں صرف ان کی عورتوں پر طلاق پڑے گی اس شرط میں یہ بھی تحریر تھا کہ ہم میں سے جس کی بیوی نہیں ہے وہ فیصلہ کو نہ ماننے کی صورت میں مدرسہ نعمانیہ لاہور کو دو سو ۲۰۰ روپیہ نقد دے گا تو جو ایسے مسلمان فیصلہ کو تسلیم نہیں کرتے اور ملا کو نہیں نکالتے ان کو دو سو ۲۰۰ روپے مدرسہ نعمانیہ کو دینا ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) جو لوگ اس شرط اور فیصلہ کو سن کر کہا ہمارے سر ماتھے پر، ان کی زوجات پر بصورت خلاف کرنے کے طلاق ہو جاوے گی اور جنہوں نے سکوت کیا ان کی زوجات مطلقہ نہ ہوں گی اور چونکہ پہلے سب کا انگوٹھا لگانا بدون سنے شرط کے تھا اس لئے وہ معتبر نہیں ہے اور جو لوگ مخالفت فیصلہ کرنے والوں میں سے متزوج نہیں ہیں ان کے ذمہ جو جرمانہ دو سو روپیہ کا رکھا گیا ہے وہ باطل اور لغو ہے ان کو دو سو روپیہ مدرسہ نعمانیہ میں داخل کرنا ضروری نہ ہوگا قال فی الدر المختار لا باخذ المال فی المذهب (۲) الخ وفی الحدیث الا لا یحل مال امرء مسلم الا بطیب نفس منه الحدیث. (۳)

(۱) ویتحلل الیمین بعد وجود الشرط مطلقاً (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعزیر مطلب فی التعزیر با خذ المال ج ۳ ص ط.س ج ٤ ص ٦١ ظفیر (۳) مشکوة المصابیح ص ظفیر

نکاح ثانی پر طلاق کو معلق کیا ہے تو نکاح ثانی کے بعد طلاق ہو جائے گی

(سوال ٦٦٧) زید مسماۃ کریمہ نکاح کرد، اولیائے کریمہ از زید یک قطعہ کابین نامہ گرفتہ بود و دراں چند شرائط مرقوم بود۔ از شرائط شرطے مرقوم بود کہ اگر بلا اذن کریمہ نکاح ثانی کند پس بر ہر دو منکوحہ طلاق ثلاثہ خواہد شد۔ بعد چند سال زید بلا اذن کریمہ نکاح ثانی مسماۃ حلیمہ کرد، پس اندریں صورت حکم شرع چیست۔

(الجواب) اگر زید بعد نکاح مسماۃ کریمہ کابین نامہ مذکور نوشتہ است یا اقرار آں کردہ است یا شرط مذکور را زبانی تسلیم کردہ است پس مفتی را رواست کہ بصورت تحقق شرط حکم طلاق بدہد و کار مفتی ہمیں است کہ بدیں طور جواب دہد کہ اگر شوہر شرط مذکور تسلیم کردہ است تحریراً یا تقریراً و آں شرط محقق شدہ است طلاق واقع است کما هو حكم التعاليق۔(١)

نکاح کی طرف اضافت کر کے تعلیق کی گئی ہے تو شرط پائے جانے سے عورت کو طلاق کا حق ہوگا

(سوال ٦٦٨) زید نے ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر بلا رضا ہندہ مدت معلومہ تک زید اسے چھوڑ کر چلا جائے تو ہندہ کو اختیار ہے کہ اگر چاہے تو وہ خود مطلقہ ہو جائے گی یا دوسرا نکاح کرنے پر اس کو یا جدیدہ کو طلاق۔ اب بر تقدیر وقوع شرط اس کی جزا مرتب ہوگی یا کیا، اگر ہو تو اس پر یہ خدشہ پیدا ہوتا ہے کہ قواعد کلیہ اور بعض فقہاء کے قول سے معلوم ہوتا ہے کہ نکاح معلق بالشرط الفاسد ہونے سے نکاح صحیح اور شرط بلا ثمرہ رہ جائے اگر ہو تو پھر شرط فاسد ہونے کے کیا معنی؟

(الجواب) یہ صورت تعلیق طلاق کی ہے اگر بعد نکاح کے یہ تعلیق کی گئی ہے یا قبل نکاح بطریق اضافت الی النکاح تعلیق مذکور پائی گئی ہے تو شرط محقق ہونے پر جزا مرتب ہوگی اور طلاق باختیار عورت کا جو کچھ معلق کیا ہے وہ ثابت ہوگا اور اگر شرط مذکور قبل نکاح و بلا اضافۃ الی النکاح ذکر کی گئی ہے تو خود شرط باطل اور لغو ہے اور نکاح صحیح ہے۔(٢)

کہا کہ اس کے بعد جو عورت نکاح میں ہے یا آئے گی اس پر تین طلاق کیا حکم ہے

(سوال ٦٦٩) ایک شخص گناہ کبیرہ کرنے کے بعد تائب ہوتا ہے اور بوقت توبہ یہ بھی کہہ دیتا ہے کہ اگر اس کے بعد پھر یہ کبیرہ گناہ مجھ سے صادر ہوا اور میں نے اس کا ارتکاب کیا تو اب سے بعد جو عورت میرے نکاح میں ہے یا جو عورت میں نکاح کروں گا وہ تین طلاقوں سے ہر بار مطلقہ ہوگی تو ایسے شخص کو منکوحہ سابقہ یا جو آنے والی ہے ان الفاظ مذکورہ کے کہنے سے کیا حال ہوگا۔

(الجواب) اس صورت میں اگر شرط پائی جاوے گی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی اور اگر یہ کہا ہے کہ جو عورت میں نکاح میں لاؤں وہ مطلقہ ثلثہ ہے تو جس عورت سے وہ نکاح کرے گا اس پر سہ طلاق واقع ہو جاویں گی

(١) وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ٣ ص ٦٩٠ ط س ج٣ ص ٣٥٢) ظفير. (٢) وشرطه الملك حقيقة كقوله لمنكوحته او معتدته ان ذهبت فانت طالق والا ضافة اليه اى الملك الحقيقى الحكمى كان نكحتك فانت طالق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ٢ ص ٦٨٠ ط س ج٣ ص ٤[illegible]) ظفير

كما في الدر المختار وفيها كلها تنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة الا في كلما فانه ينحل بعد الثلث الخ ۔(۱)

لکھا کہ سسرال میں نہ رہوں تو بیوی کو طلاق کا اختیار ہے اس صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۰) ایک شخص محمد خان نے اپنی زوجہ کے متعلق یہ تحریر لکھی کہ دو ماہ کے بعد استعفاء منظور ہونے پر میں آکر سسرال میں رہوں گا، اگر میں آکر سسرال میں نہ رہوں تو دولت خان کی لڑکی کو اختیار ہے کہ خود طلاق پختہ کر سکتی ہے اور دوسرا نکاح کر سکتی ہے تو اس تحریر کے بموجب لڑکی کو اختیار نکاح کا حاصل ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر کے تحریر میں طلاق کے متعلق یہ الفاظ ہیں، اگر سسرال میں نہ رہوں تو دولت خان کی دختر کو اختیار ہے کہ خود طلاق پختہ کر سکتی ہے، پس یہ تعلیق اختیار ہے سسرال میں نہ رہنے پر سو اگر بعد دو ماہ کے استعفاء منظور ہونے کے بعد محمد خان مذکور سسرال میں آکر نہ رہا تو اس کی زوجہ کو اختیار ہے کہ وہ طلاق لے لیوے، اگر اس وقت اس نے طلاق لے لی تو طلاق اس پر واقع ہوئی عدت کے بعد دوسرا نکاح اس کا درست ہے اور اگر اس عورت نے اس وقت طلاق نہ لی تو طلاق واقع نہ ہوئی۔(۱)

کہا کہ اگر مسجد کا کام کروں تو بیوی پر طلاق اب اگر کام کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۱) مسجد کے ملا سے اور زید سے مسجد میں کسی بات پر تکرار ہوا، ملا نے غصہ میں آکر کہا کہ اب اگر مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہے۔ لفظ طلاق یاد نہیں کہ ایک مرتبہ کہا یا دو مرتبہ کہا اس سے بھی زیادہ۔ ایسی صورت میں اگر ملا مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہو جاوے گی یا نہیں۔

(الجواب) اس قسم کی تعلیقات میں الفاظ اور عرف کا اعتبار ہوتا ہے پس چونکہ اس نے مطلقاً کہا ہے کہ اب اگر مسجد کا کام کرے تو اس کی بیوی پر طلاق ہے، اور مراد اپنی ذات ہے، لہذا اس کے بعد اگر وہ مسجد کا کام کرے گا تو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، اور جس صورت میں یہ یاد نہ ہو کہ ایک طلاق دی یا دو یا زیادہ تو یہ دیکھے کہ غالب گمان کیا ہے جو کچھ گمان غالب ہو اس پر عمل کرے اور شامی نے خانیہ سے نقل کیا ہے کہ اگر کوئی جانب مرجح نہ ہو تو احتیاط یہ ہے کہ زیادہ کو لیوے ولعله لانه يعمل بالاحتياط خصوصاً في باب الفروج الخ شامی جلد ثانی۔(۳)

صورت مذکورہ میں کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۲) زید در حالت غضب عمر را مخاطب ساختہ می گفت چیزا شخص یا چیکو شخص یا ہر کس کہ بہ برادر من بکر خویش دارو پس زنی طلاق کہ من بانکس ہرگز خویشے ندارم یا ایں الفاظ ترجمہ من است یا کلماو غیرہ وبر تقدیر وقوع طلاق بخویش داشتن یک کس مع برادر مذکور حالف منحل شود یا بثلاث انجامد و ایں تعلیق خاص بحالت تعلق است و یا باہل و عیال حالف، نیز در کدام حالت یعنی در حالت اجتماعی و انفرادی مع برادر خود بخویشے داشتن ہر کس

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ ص ۳۵۲. ظفير
(۲) وشرط للحنث في قوله ان خرجت فانت طالق الخ فعله فورا لان قصده المنع عن ذلك الفعل عرفا و مدارالايمان عليه وهذه تسمى يمين الفور الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الايمان مطلب في يمين الفور ط.س ج ۳ ص ۷۶۱) ظفير
(۳) رد المحتار باب الصريح قبيل باب طلاق غير المدخول بها ج ۲ ص ۶۲۴ ظفير

طلاق واقع شود پس آں کدام حیلہ است کہ در صورت مذکور در حالت اجتماعی بہر کس بہ مذکور طلاق واقع نہ شود۔
(الجواب) ایں الفاظ ترجمہ کل من یفعل هذا الفعل است، پس حالت ایں کہ ہر کس بہ برادر حالف خویش کردہ حالف یا عکس خویش کردہ زن او مطلقہ گرددالی ان ینتهی الی ثلث طلقات وایں تعلیق خاص بذات حالف مخصوص است اگر اہل وعیال او یا عکس کہ بہ برادر حالف خویش کردہ خویشے کنند بر زوجہ حالف طلاق واقع نہ شود، قال فی الدر المختار وفیها کلها تنحل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرة الا فی کلما فانه ینحل بعد الثلث لا قتضائها عموم الا فعال کاقتضاء کل عموم الا سماء الخ (در مختار)(۱) قال فی الشامی ولو قال المصنف الا فی کل و کلما لکان اولی الخ (۲) وحیلہ کہ بصورت وجود شرط طلاق واقع نہ شود بندہ را معلوم نیست۔

بیوی کی بلا اجازت اگر نکاح کروں تو اس پر طلاق اس کے بعد اگر نکاح کیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۳) زید نے ہندہ سے نکاح اور کابین نامہ میں یہ شرط کی بانوء موصوفہ کی روح قالب میں رہنے تک اس کی بلا اجازت دوسری شادی یا نکاح نہ کر سکوں گا۔ اگر دوسری شادی کی ضرورت ہو تو بی بی موصوفہ کا کل مہر ادا کر کے دوسرا امکان ہنا کر بی بی مسطورہ سے ایک حکم نامہ رجسٹری شدہ دے کر کر دے گا اور ماہواری چھ روپیہ کر کے بابت خورو پوش کے کروں گا ماسوائے اس کے اگر بغیر حکمت سے یا خفیہ دوسری بیوی کو اپنی زوجیت میں لاؤں تو منکوحہ ثانیہ پر تین طلاق، اتفاقاً بحکم خدا زوجہ اولیٰ سخت بیماری میں مبتلا ہو کر مثل مجنوں کے ہو گئی، قابل خدمت کے نہ رہی۔ اس لئے مجبوراً اس کو تین طلاق دے کر دوسری بی بی کو زوجیت میں لایا، اب منکوحہ ثانیہ مطلقہ ہوئی یا نہ۔
(الجواب) اقول و بالله التوفیق رد المحتار جلد ثالث ص ۱۳۶ باب الیمین فی الضرب والقتل وغیر ذلک میں ہے وعلی هذا قال لا مرأته کل امرءة اتزوجها بغیر اذنک فطالق فطلق امرأته طلاقاً بائناً او ثلاثا ثم تزوج بغیر اذنها فطلقت لانه لم تتقید یمینه ببقاء النکاح الخ ۔(۳) پس اس روایت سے صراحۃ اس جزئیہ خاص کا حکم معلوم ہو گیا اور مطلقہ ہونا زوجہ ثانیہ کا ثابت ہوا۔

کابین نامہ کے خلاف ہوا تو طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۶۷۴) بنگال میں کابین نامہ نکاح میں چند شرائط لکھنے کے بعد لکھتے ہیں کہ اگر ان میں سے کوئی شرط فوت ہو جاوے تو منکوحہ پر تین طلاق ہے اگر اس کابین نامہ کو عند النکاح یا بعد النکاح ناکح کو سنا کر یا دکھلا کر دستخط کرا لئے اور زبان سے ناکح نے کچھ نہیں کہا تو اس صورت میں اگر شرائط مذکورہ میں سے کوئی شرط فوت ہو گئی۔ تو منکوحہ پر تین طلاق ہو گی یا نہیں۔
(الجواب) نکاح کے بعد یہ تعلیق صحیح ہو سکتی ہے اور بصورت پائے جانے شرط کے طلاق ہو جاوے گی۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ ص ۳۵۲ ظفیر
(۲) رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ ص ۳۵۲ ظفیر
(۳) رد المحتار باب الیمین فی الضرب والقتل ج ۳ ص ۱۸۸ ۔ ظفیر۔

ایک ماہ تک نہ آئی تو طلاق اس کہنے کے بعد شوہر انتقال کر گیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۵) ایک شخص کی بیوی بھاگ گئی، شوہر نے نوٹس دیا کہ اگر تم ایک ماہ تک نہ آئی تو میں تم کو طلاق دے چکا وہ شخص انتقال کر گیا، اب اس کی ملکیت میں حصہ کی دعویدار ہو سکتی یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہ عورت ایک ماہ تک نہ آئی تو بموجب شرط کے اس پر طلاق ہو گئی۔(۱) اور وہ وارث شوہر کی نہ ہوئی اور شوہر کے ترکہ سے حصہ نہ پاوے گی، البتہ مہر اپنا ترکہ شوہر ہی سے لے سکتی ہے، اور اگر یہ تعلیق وغیرہ مرض شوہر میں ہوئی اور پھر عدت مطلقہ کے اندر شوہر مر گیا تو عورت وارث شوہر کی ہو گی۔ والتفصیل فی کتب الفقه

اگر فلاں تاریخ کو اتنے روپے ہر ماہ منی آرڈر نہ کروں تو بیوی کو طلاق اب اگر روپیہ کسی اور ذریعہ پہنچائے تو طلاق نہیں ہو گی۔

(سوال ۶۷۶) زید سے یہ تحریر کرالیا کہ میں اپنی منکوحہ کو مبلغ چار روپیہ بذریعہ منی آڈر بھیجتا رہوں گا اگر کسی ماہ کی ۲۸ تاریخ کو روانہ کروں تو یہ اقرار نامہ مثل طلاق نامہ کے تصور کیا جاوے اگر اور کسی طور پر یہ چار روپیہ پہنچاؤں تو اس کو باطل خیال کیا جاوے، اس صورت میں اگر زید روپیہ منی آرڈر نہ کرے بلکہ اور طریق سے روپیہ پہنچاوے تو طلاق پڑے گی یا نہیں۔

(الجواب) منی آرڈر کرنے کی ضرورت نہیں ہے اگر دوسرے طریق سے بھی چار روپیہ پہنچاتا رہے تو طلاق واقع نہ ہو گی۔(۲)

اگر میرے گھر سے باہر گئی تو مجھ پر حرام ہے یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۷) اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو کہے کہ اگر تو میرے گھر سے باہر کسی جگہ حتیٰ کہ اپنے والدین کے گھر گئی تو مجھ پر حرام ہے، اس صورت میں کیا فتویٰ ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اگر عورت اپنے باپ کے گھر جاوے گی تو شوہر پر حرام ہو جاوے گی یعنی طلاق بائنہ اس پر واقع ہو جاوے گی(۳)، پس بعد اس کے کہ عورت کہیں باہر والدین کے گھر چلی جاوے تو اس مرد کو اس سے دوبارہ نکاح کرنا چاہئے مہر جدید کے ساتھ۔

بیوی کے اس کہنے سے کہ فلاں تاریخ تک مہر نہ ادا کرو گے تو زوجیت سے علیحدہ ہو جاؤں گی کچھ نہیں ہوتا

(سوال ۶۷۸) عورت شوہر کو ذریعہ تحریر مقید کرتی ہے کہ اگر فلاں عرصہ تک تم مہر ادا نہ کرو گے تو میں تمہاری زوجیت سے اپنے آپ کو علیحدہ سمجھ کر عقد ثانی کر لوں گی تو بعد میعاد مطلقہ ہو گی یا نہ۔

---

(۱) وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س ج۳ص ۳۵۲) ظفیر

(۲) مقصد روپیہ پہنچانا ہے ذریعہ خواہ کچھ ہو۔ ظفیر

(۳) اذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا مثل ان یقول ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۹۷ ط.س ج۱ ص ۴۲۰) ظفیر

(الجواب) عورت کی ایسی تحریر سے وہ مطلقہ نہیں ہو سکتی۔(۱)

کہا اگر ایسا نہ کروں تو بیوی کو اختیار ہے کہ وہ دوسرا طریقہ اختیار کرے کیا حکم ہے

(سوال ۶۷۹) زید نے ہندہ سے بایں شرط نکاح کیا کہ اگر میں تین سال تک ہندہ کو خرچ نہ دوں اور خبر گیری نہ کروں تو اختیار ہے کہ وہ اپنی گذران اور جوانی کی امنگوں کو پورا کرنے کا دوسرا طریقہ اختیار کرلے۔ اب ہندہ ان شروط کے پائے جانے پر مختار دوسرا طریقہ اختیار کرنے پر ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اگر زید کی نیت الفاظ مذکورہ سے طلاق کی ہو تو بوقت پائے جانے شرط کے ہندہ کو اختیار طلاق لینے کا اور دوسرا عقد کرنے کا ہے۔(۲)

مذکورہ صورت کا کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۰) ایک شخص نے بوقت نکاح منجملہ دیگر شرائط کے ایک شرط یہ بھی تحریر کی تھی کہ اگر چھ ماہ کے اندر زیور مقرر کی ادائیگی سے قاصر رہوں تو جو کچھ میرا اب خرچ ہوا ہے یا آئندہ ہوگا اس سے دست بردار اور لادعویٰ ہوں گا اور یہ نکاح مع اسقاط اور کالعدم متصور ہوگا، اور تاایفاء وعدہ کوئی حق زن و شوہر مجھ کو حاصل نہ ہوگا۔ اور زیور دینے کے بعد کل حقوق مجھ کو حاصل ہوں گے اس مدت میں چھ ماہ تک برابر پردہ رہا اور کوئی حق زن و شوہر کا حاصل نہ ہوا، لیکن شوہر نے چھ ماہ گذرنے کے بعد آج تک اپنا وعدہ پورا نہیں کیا جس کو عرصہ ۴ سال ۴ ماہ کا ہوتا ہے یہ نکاح قائم رہا یا نہیں، اور مہر مقررہ مبلغ ایک ہزار اس سے وصول کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور مہر موجل کا مطالبہ قبل طلاق یا موت کے نہیں ہو سکتا، اور شرط دست برداری لغو ہے۔

کسی کو مجبور کر کے قسم لے لے کہ اگر وہ راز ظاہر کرے گا تو جس سے شادی کرے اس پر طلاق کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۱) اگر کوئی شخص کسی کو جبراً یہ قسم دیوے کہ اگر تم میرا فلاں راز کسی سے کہو تو جب تم شادی کرو تمہاری بیوی پر طلاق پڑے۔ اور شخص مجبوراً یہ قسم کھا بھی لیوے پھر وہ اس راز کو ظاہر بھی کر دیوے تو اس کے لئے بعد نکاح کیا حکم ہے اور نکاح صحیح ہوگا یا نہیں اگر طلاق پڑ جائے تو رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کی زوجہ پر بعد نکاح کے طلاق واقع ہو جاوے گی اور عدت میں اس کو رجوع کر سکتا ہے کیونکہ معلق طلاق واحد ہے، اور اگر عدت میں رجوع نہ کیا تو اگر بعد عدت کے پھر اس سے نکاح کرے گا تو پھر طلاق واقع ہوگی۔

(۱) طلاق کی مالک عورت نہیں شوہر ہوتا ہے۔ ظفیر۔

(۲) ذکر مایوقعه غیره باذنه وانواعه ثلاثة تفویض وتوکیل ورسالة والفاظ التفویض ثلاثة تخییر وامر بید ومشیة قال لها اختاری او امرك بیدك ینوی التفویض الطلاق لانهما کنایة فلا یعملان بلانیة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۶۵۳ ط.س ج ۳ ص ۳۱۵) ظفیر

شرط معلق واپس نہیں ہو سکتی

(سوال ۶۸۲) ایک شخص کو کسی دوست نے مجبور کرکے اور یہ کہہ کر کہ یہ نکاح صحیح نہیں ہے طلاق معلق لکھ کر دستخط کرائے۔ اب یہ شرط واپس ہو سکتی ہے یا نہ؟

(الجواب) شرط مذکور واپس نہیں ہو سکتی لقوله عليه السلام ثلث جدهن جد و هزلهن جد الحديث۔(۱)

دھوکہ دے کر کہلوایا کہ بیوی کو اپنے نفس پر حرام کی تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۳) فدوی کا عقد ہوا اس کے بعد میرے مخالفوں نے مجھے بھکا کر اور دھوکہ دے کر مجھ سے یہ الفاظ کہلا دیئے کہ مسماۃ فلاں کو میں نے اپنے نفس پر حرام کی یعنی چھوڑ دی، اس صورت میں نکاح رہا یا فسخ ہو گیا۔ اب کیا کرنا چاہیے۔

(الجواب) اس صورت میں پہلا نکاح فسخ ہو گیا دوبارہ نکاح ہونا چاہیے۔

آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق نہیں پھر شوہر نے آئینہ دکھا دیا کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۴) مرد کی زبان سے بے ساختہ اور بھولے سے نکلا کہ تم کو طلاق ہے اگر آئینہ دیکھو، اگر آئینہ نہ دیکھو گی تو تم پر طلاق نہیں پڑے گی، مرد نے آئینہ اٹھا کر عورت کو دکھا دیا تو طلاق پڑی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق نہیں پڑی۔

تحریر کیا کہ اگر چھ ماہ میں جائداد ان کے نام منتقل نہ کر دوں تو نکاح منسوخ و باطل کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۵) ایک شخص نے ایک عورت کو نکاح کرنے سے ایک گھنٹہ پہلے یہ معاہدہ اپنے قلم سے تحریر کر دیا کہ میں اس عورت کے نام جس کی ساتھ میں اب اس وقت نکاح کرنے والا ہوں اپنی فلاں جائداد اندر چھ ماہ کے منتقل کر دوں گا۔ اگر چھ ماہ تک اپنی فلاں جائداد اس عورت کے نام منتقل نہ کر دوں تو بعد گذرنے چھ ماہ کے یہ نکاح منسوخ و باطل ہو گا، اب چھ ماہ گذر گئے اس شخص نے منکوحہ کے نام جائداد منتقل نہیں کی۔ آیا وہ نکاح باطل ہو گیا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر لفظ مذکور شوہر نے بہ نیت طلاق کہا ہو تو اس کی زوجہ پر بصورت معاہدہ پورا نہ کرنے کے ایک طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور نیت کا حال شوہر سے دریافت کر لیا جاوے جیسا کہ شامی میں ہے ومثله قوله لم اتزوجك اولم يكن بيننا نكاح اولا حاجة لي فيك الى ان قال ونفي النكاح في الحال يكون طلاقاً اذا نوى الخ۔(۲)

کوئی اپنے بھائی کو طلاق کا مالک بنا دے اور وہ اس کی بیوی کو طلاق دے دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۶) اسمٰعیل نے اپنے بڑے بھائی آدم کو اختیار دیا کہ میری عورت خدیجہ کو طلاق دینا نہ دینا تمہارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ آدم نے کہا کہ میں نے اپنے بھائی کی عورت خدیجہ کو طلاق دے دی، آیا یہ طلاق واقع ہوئی یا

(۱) مشکوۃ کتاب الطلاق باب الخلع ص ۲۸۴ ولیس للزوج ان یرجع فی ذلک (عالمگیری کشوری باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۷۵) ظفیر (۲) رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۲۳ ط. س ج۳ ص ۲۸۳ ظفیر
س ج ۳ ص ۲۸۲

نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں خدیجہ پر طلاق واقع ہو گئی کذا فی کتب الفقہ۔(۱)

اگر میں نے اس سے زنا کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جس سے شادی کروں اس پر طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۷) زید مسماۃ زینب اہلیہ عمر سے تعلق ناجائز رکھتا تھا جب عمر کو یہ معلوم و مشاہدہ ہوا تو اس نے زید کو مجلس میں بلا کر یہ کہا کہ میری اہلیہ سے تعلق ناجائز کیوں رکھتے ہو زید نے انکار کیا تو عمر نے کہا کہ یہ کہہ دو کہ اگر میں نے تمہاری اہلیہ زینب سے زنا کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جب میں شادی کروں تو میری زوجہ پر طلاق ہے۔ زید نے بوجہ ناواقفی بعینہ یہی الفاظ کہہ دیئے اس صورت میں اگر زید نکاح کرے تو شرعاً اس کے لئے کیا حکم ہے اور زید کو دیگر ائمہ ثلاثہ امام شافعی و مالک و احمد کے مذہب پر عمل کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر در حقیقت زید نے زینب اہلیہ عمر سے ارتکاب فعل کیا ہو یا ارادہ کیا ہو تو جب وہ نکاح کرے گا اس کی منکوحہ پر عند الحنفیہ طلاق واقع ہو جاوے گی اور دیگر مذاہب پر اس بارہ میں حنفیہ کو عمل کرنا درست نہیں ہے، البتہ منکوحہ پر طلاق نہ پڑنے کا یہ حیلہ حنفیہ نے لکھا ہے کہ اس کا نکاح فضولی کرے اور وہ فعل کے ساتھ اس کو جائز رکھے مثلاً یہ کہ مہر بھیج دے تو اس منکوحہ پر طلاق واقع نہ ہو گی کما فی الدر المختار حلف لا یتزوج فزوجه فضولی فاجاز بالقول حنث وبالفعل لا الخ درمختار۔(۲) قوله وبالفعل کبعث المهر لو بعضه بشرط ان یصل الیها وقیل الوصول لیس بشرط الخ شامی۔(۳)

اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو تین طلاق یہ کہا تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو اپنے والد کے ناراض ہونے پر یہ کہا کہ اگر تمہارے لئے اس کے ہاتھ کا کھانا حرام ہے تو میں نے اس کو تین طلاق دیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ جس شرط پر اس نے طلاق کو معلق کیا ہے وہ شرط موجود نہیں ہے۔ کیونکہ کھانا اس کے ہاتھ کا حرام نہیں ہے۔

وطی حرام کروں تو مجھ کو طلاق یہ کہا تھا اور گدھے سے وطی تو کیا حکم ہے

(سوال ۶۸۹) میں نے حلف اٹھایا تھا کہ اگر میں نے زنا نے حرام اور وطی حرام اور لواطہ حرام کا ارتکاب کیا تو مجھ کو طلاق ہے، لیکن اب بوجہ نسیان حلف طلاق سے، وطی بہیمہ حمار کا مرتکب ہوا ہوں، آیا وطی حمار بھی اس حلف میں داخل ہے یا نہیں، اور یہ بھی یاد نہیں کہ میں نے حلف طلاق مغلظہ کا اٹھایا تھا یا نہ کا، اس بارے میں شرعاً کیا حکم ہوتا۔

(الجواب) وطی حمار بے شک و بلا شبہ وطی حرام میں داخل ہے اور چونکہ الفاظ تعلیق میں وطی حرام بھی مذکور ہے۔

---

(۱) ولو قال امر امراتی بید فلان شهرا فهی علی الشهر الذی یلیه ویبطل بمضیه بلا علم (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۷۹ ط س ج ۱ ص ۳۹۲) ولو قال لغیر طلق امراتی فقد جعلت ذلك الیك فهو تفویض (ایضاً ط س ج ۱ ص ۲۹۱ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لا یتزوج فزوجه فضولی ج ۳ ص ۱۸۸ ظفیر

(۳) رد المحتار کتاب الایمان مطلب ایضاً ج ۳ ص ۱۸۹ ط س ج ۳ ص ۸۴۹ ظفیر

لہذا مقتضائے وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا اى سواء وجد الشرط فى الملك اولا لكن ان وجد فى الملك طلقت الخ (۱) در مختار شامی ج ۲ ص ۵۴۴۔ وطی حمار سے طلاق واقع ہوئی ہے۔ پس اگر تعلیق اس لفظ سے کی تھی جو کہ استثناء کی ابتداء میں مذکور ہے یعنی تا مجھ کو طلاق ہے تو اس صورت میں ایک طلاق واقع ہوئی ہے۔ اور اگر سہ طلاق کے لفظ سے تعلیق کی تھی تو حرمت مغلظہ واقع ہوئی ہے۔ اور بصورت شک ایک ہی طلاق واقع ہوگی كما فى الدر المختار لو شك اطلق واحدة او اكثر على الاقل الخ۔(۲)

بکر نے صالحہ سے شادی کی تو تم کو طلاق دے دوں گا شادی کے بعد طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۹۰) زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا کہ بکر جو زید و ہندہ کا لڑکا ہے اگر صالحہ کے ساتھ جو ہندہ کی بھانجی ہے شادی کرے گا تو خدا کی قسم ہندہ کو طلاق دے دوں گا، چنانچہ بکر نے صالحہ سے نکاح کر لیا تو ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور زید پر کفارہ قسم کا واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ صورت وعدہ طلاق کی ہے طلاق نہیں ہے، اس واسطے طلاق واقع نہیں ہوئی۔ عالمگیری میں ہے وفى المحيط لو قال بالعربية اطلق لا يكون طلاقاً الا اذا غلب استعماله للحال فيكون طلاقاً(۳) اور چونکہ زید نے قسم کھائی ہے اور شرط مذکور پائی گئی اس واسطے اگر زید نے اپنی حیات میں طلاق نہ دی تو کفارہ قسم کا اس کے ذمہ لازم ہوگا، اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی شخص بری بات کی قسم کھاوے تو اس کو چاہئے کہ اس کام کو نہ کرے اور اپنی قسم کے توڑنے کا کفارہ ادا کرے۔

کہا کہ اس دروازہ سے گئی تو طلاق، اب دوسرے دروازے جائے گی تو طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۶۹۱) ایک شخص نے اپنی عورت سے ایک دروازہ کی طرف ہاتھ سے اشارہ کر کے کہا کہ اگر تو اس دروازہ سے باہر گئی تو تجھ پر تینوں طلاق ہے، چونکہ اس مکان سے باہر جانے کے کئی دروازے تھے، اس کا منشاء اس وقت محض دھمکانے کا تھا اور یہ سمجھتا تھا کہ دوسرے دروازے سے یہ باہر جا سکتی ہے اور ہمیشہ کے لئے باہر جانے سے روکنا نہ تھا وہ عورت دوسرے دروازے سے باہر جا سکتی ہے یا اگر وہ دروازہ بند کرا دیا جائے تو بھی وہ کسی دوسرے دروازہ سے باہر جا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ خاص دروازہ مکان کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اگر تو اس دروازہ سے الخ تو دوسرے دروازہ سے باہر جانے کی صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، اور اس دروازہ کو بند کر دینے کی صورت میں بھی طلاق واقع نہ ہوگی لعدم تحقق الشرط۔

کہا کہ گھر میں لاؤں تو طلاق اب عورت خود آگئی تو طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۶۹۲) زید نے تعلیق کی کہ میں اپنی عورت ہندہ کو اسی کے موضع میں نفقہ دیا کروں گا اس کو اپنے موضع اور گھر میں کبھی نہ لاؤں گا، اگر اس کو اپنے گھر لاؤں تو وہ میرے اوپر مطلقہ ثلثہ ہوگی، بعدہ ہندہ خود بلا کہنے کسی کے

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج۳ ص ۳۵۵ ظفير (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ ص ۲۸۳ ظفير (۳) عالمگیری مصری ج ص ظفیر

آگئی اور زید نے اس کو اپنے گھر میں رکھ لیا تو طلاق ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں موافق تصریح فقہاء کرام طلاق نہیں ہوئی کیونکہ تعلیق طلاق اپنے گھر لانے پر تھی، پس جب کہ شوہر اس کو نہیں لایا تو شرط نہ پائی گئی، پس جزاء بھی واقع نہ ہوگی۔ لا نه اذا فات الشرط فات المشروط درمختار میں ہے وتنحل اليمين بعد وجود الشرط(۱) مطلقاً ونظيره مافي الدر المختار ان لم تجئ بفلان او ان لم تردي ثوبي الساعة فانت طالق فجاء فلان من جانب آخر بنفسه و اخذا لثوب قبل وفقها لا يحنث الخ۔(۲)

کہا کہ اگر عمر اور اس کی اولاد کو زمین دوں تو میری بیوی پر طلاق اس کے داماد کو زمین دی کیا حکم ہے

(سوال ۶۹۳) زید نے حلف اٹھائی کہ اگر میں عمر اور اس کی اولاد کو زمین مزارعت پر دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہے۔ اب عمر کے داماد کو زمین مزارعت پر دینے سے حانث ہوگا یا نہیں۔

(الجواب) عمر کے داماد کو زمین مزارعت پر دینے سے حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی۔

سادہ کاغذ نکلنے پر طلاق معلق کی تھی مگر لکھا ہوا کاغذ نکلا کیا حکم ہے

(سوال ۶۹۴) زوجین میں باہم رنجش ہوئی زید نے زوجہ کو وطن بھیجا اور یہ کہہ دیا کہ جس وقت میرا بند خط تیرے پاس پہنچے اور اس کے اندر سادہ کاغذ نکلے تو سمجھ لینا کہ میں نے تجھ کو طلاق دے دی پھر اس کا خط آیا اس میں سادہ کاغذ نہیں نکلا بلکہ چند اشعار زوجہ کو لکھے تھے مثلاً ایک کو چھوڑ تین کو یاد کرالخ اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) چونکہ شرط نہ پائی گئی لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر کسی قسم کی طلاق واقع نہیں ہوئی۔

جس کوتاہی پر طلاق کو معلق کیا ہے اس کے پائے جانے پر طلاق واقع ہوگی

(سوال ۶۹۵) زید شوہر ہندہ نے عدالت شرع شریف میں نفقہ کی بحث پر ایک تعلیق نامہ لکھا جس میں تین شرط مندرج ہیں (۱) اگر زوجہ ام مدعیہ میری اطاعت کرے گی اور میرے پاس رہے گی تو اس حالت میں میں بحکم عدالت معرفت عدالت دو روپیہ ماہوار نفقہ میں اور تین جوڑے پارچہ حسب اندازہ نفقہ اور دو جوڑے جوتہ سالانہ ادا کرتا رہوں گا، اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جاوے تو مسماۃ زوجہ ام مدعیہ کو طلاق بائن ہے۔ (۲) اگر مسماۃ صغری زوجہ ام مدعیہ بدون اجازت و خلاف مرضی میرے مکان سے باہر قدم رکھے گی یا کسی دوسری جگہ جاوے گی یا رہے گی تو میں اپنی زوجہ کو ہرگز نفقہ نہیں دوں گا۔ (۳) اگر خدانخواستہ میں بحالت بیماری و بحالت مقیدی وغیرہ کسی آفت میں مبتلا ہو جاؤں کہ کمانہ سکوں، یا بوجہ عسرت اپنے خورونوش سے محروم ہو جاؤں تو ایسی حالت مجبورانہ میں بھی یہ لفظ طلاق غیر مستند عدالت ہوگا، بعدہ زید بوجہ بے روزگاری خود و بحالت پریشانی و بوجہ

---

(۱) الدر المختار علی رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ ط س ج ۳ ص ۳۵۵ ظفیر (۲) ايضا باب

حسرت ریاست غیر میں بتلاش روزگار چلا گیا اور ایک ماہ کا نفقہ ہندہ مدعیہ کو پیشگی ذریعہ عدالت دے گیا اور دو ماہ بعد رقم نفقہ ہندہ مدعیہ کو بذریعہ منی آرڈر بھیج دیا۔ ہندہ زوجہ زید بعد چلے جانے زید کے دوسرے ہی روز اس مکان سے جو زید نے برائے سکونت زوجہ خود کو دیا تھا چھوڑ کر دیگر مکان میں چلی گئی، اس خبر کے معلوم ہونے پر زید نے سلسلہ ارسال رقم نفقہ کو حسب شرائط نمبر ۲ روک لیا، اور پانچ ماہ گذرنے کے بعد ہندہ نے ایک درخواست عدالت میں پیش کی کہ مجھ کو پانچ ماہ کا نفقہ میرے شوہر سے وصول نہیں ہوا۔ چنانچہ مفتیان شرع نے شرط اول کے صرف اس فقرہ پر نظر ڈال کر (اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جائے تو زوجہ ام کو طلاق بائن ہے) زوجہ زید پر حکم وقوع طلاق بائن کا کیا آیا تعلیق موثر طلاق کے لئے صرف وجود اول شرط کا کافی ہے یا دیگر شروط مذکورہ کو بھی تعلیق میں دخل ہے۔

(الجواب) شرط اول چونکہ مستقل ہے اور بوقت تکلم بشرط اول اور کوئی شرط شوہر نے ظاہر نہیں کی لہذا بعد میں جو قیود لگائی اور شرطیں کی وہ شرط اول کے ساتھ ملحق نہ ہوں گی بلکہ موافق شرط اول کے جس وقت چار ماہ کا نفقہ زوجہ کو وصول نہ ہوگا۔ اور شوہر ادا نہ کرے گا عورت مطلقہ بائنہ ہو جاوے گی۔ اور شرط اول کے اخیر کے الفاظ صرف یہ ہیں (اگر خدانخواستہ چار ماہ کا نفقہ مسلسل مجھ پر چڑھ جاوے تو مسماۃ زوجہ ام مدعیہ کو طلاق بائن ہے) پس موافق ان الفاظ کے جب چار ماہ کا نفقہ شوہر کے ذمہ مسلسل لازم ہو جاوے گا طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی، اس شرط و جزاء میں اطاعت کرنے اور پاس رہنے کی بھی قید نہیں ہے اور یہ خود مستقل کلام ہے، ما قبل و ما بعد پر موقوف نہیں ہے، لہذا فیصلہ جو عدالت نے وقوع طلاق کا کیا صحیح ہے۔(۱)

فلاں تاریخ کو گھر نہ آئی تو طلاق، اس تاریخ کو نہ آئی تو طلاق واقع ہو گئی

(سوال ۶۹۶) مسماۃ بی بی بتول زوجہ صدیق کے چچا زاد ہمشیرہ کی کسی اولاد کی شادی کی تقریب تھی، اس تقریب میں مسماۃ بتول ہمراہ اپنی والدہ و حقیقی بھائی کے اپنے میکہ رائے پور سے موضع سوریا گئی جب یہ خبر اس کے شوہر کو معلوم ہوئی تو اس کے شوہر نے حسب ذیل تحریر لکھ کر بھیجی۔ وہ تحریر یہ ہے۔

”مسماۃ بی بی بتول عرصہ ساڑھے پانچ سال سے میرے عقد میں تھی، اور بلا رضامندی ہمارے جانے نخانہ غیر میں، اس کو ساتھ اس اقرار کے طلاق دیتا ہوں کہ اگر وہ تاریخ ۱۶ / رجب سن ۱۳۳۵ھ کو بوقت بارہ ۱۲ بجے تک اپنے گھر آجاوے تو بہتر، ورنہ تاریخ مذکورہ بوقت مذکور میعاد کے بعد اپنے کو طلاق سمجھے۔“

اب عرض یہ ہے کہ مسماۃ بی بی بتول موضع سوریا سے بتاریخ ۲۰ / رجب سن ۱۳۳۵ھ کو رائے پور آئی تو موافق شرع کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اگر ہوئی تو کون سی اور اگر شوہر پھر اس کو رکھ سکتا ہے تو کیا صورت ہے۔

(الجواب) اس صورت میں مسماۃ بی بی بتول پر طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت کے اندر رجوع کرنا صحیح ہے۔ کما في عامة كتب الفقه۔(۲)

(۱) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا مثل ان يقول لا مراته ان دخلت الدار فانت طالق (عالمگیری کشوری كتاب الطلاق باب رابع فصل ثالث ج ۲ ص ٤٤٠) ظفیر۔ س ج ۱ ص ۴۲۰

(۲) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط (ايضا ج ۲ ص ٤٤٠) ظفیر۔ س ج ۱ ص ۴۲۰

جب تعلیق کے مطابق میکے نہیں گئی تو طلاق ثلثہ واقع ہوگئی

(سوال ۶۹۷) زید نے بحالت غصہ اپنی بیوی زینب سے جو حاملہ ہے یہ کہا کہ اگر تم کل تک اپنے میکہ نہ جاؤ گی تو تم پر تین طلاق بائن ہیں، اگر زینب اس روز معہودہ کو اپنے میکہ نہ جاوے بلکہ اس قریہ میں ٹھہری رہے تو ایسی صورت میں اس پر کس قسم کی طلاق ہوگی، اور رجعت کی کوئی صورت ہے یا نہ، عدت کا نان نفقہ زید کے ذمہ ہے یا نہیں، وضع حمل ہونے پر جو لڑکا یا لڑکی پیدا ہو، اس کی پرورش کا حق کس کو ہے اور نفقہ کس کے ذمہ ہے۔

(الجواب) وقت مقررہ پر میکہ نہ جانے پر عورت پر تین طلاق واقع ہوگئی، اور وہ مغلظہ بائنہ ہوگئی، رجعت صحیح نہیں ہے(۱) اور بدون حلالہ کے شوہر اول سے نکاح نہیں ہو سکتا،(۲) عدت اس کی وضع حمل ہے،(۳) تا وضع حمل نفقہ اس کا بذمہ شوہر ہے، مدت حضانت میں پرورش لڑکا لڑکی کی ان کی والدہ کا حق ہے اور خرچ بذمہ شوہر ہے۔(۴)

نکاح کے بعد کہا اگر پہلی بیوی نکلے تو اس کو طلاق، لہذا نکلنے پر طلاق ہوگی

(سوال ۶۹۸) زید نے ہندہ سے عقد کرنا چاہا اور قبل نکاح باہم یہ شرط قرار پائی کہ اگر زید کی زوجہ یا اولاد ثابت ہوئی تو یہی فیصلہ بھی طلاق ہے اور بعد نکاح کے زید نے وہی الفاظ شرط جو قبل از نکاح زبان سے کہے تھے کہ اگر میری زوجہ یا اولاد نکلے تو یہی فیصلہ بھی طلاق ہے کہے، بعد قرار داد شرط مذکور بعد از عقد تحقیق سے معلوم ہوا کہ زید کی زوجہ اول اور نیز زوجہ اول سے اولاد ہے، ایسی صورت میں زید کی زوجہ ہندہ پر طلاق پڑ گئی یا نہ۔

(الجواب) جب کہ زید نے نکاح کے بعد الفاظ مذکورہ کہے اور شرط محقق ہوئی تو ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی۔(۵)

تعلیق طلاق منظور کرنے کے بعد شرط پائی گئی تو طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۶۹۹) زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر سے اس شرط پر کیا کہ اگر بکر تین یا چار مہینہ مکان چھوڑ کر چلا جاوے یا شوہر کے گھر سے لڑکی بوجہ مخاصمت کے چلی جاوے اور تین یا چار مہینہ گذر جاویں تو زوجہ منکوحہ مذکورہ پر تین طلاق پڑ جاویں گی، بکر نے ان شرائط کو قبول کیا، بر تقدیر وقوع شرط منکوحہ مذکورہ پر طلاق پڑ جائے گی یا نہ۔

(الجواب) اگر شوہر نے بعد نکاح اس شرط کو قبول کیا اور تعلیق طلاق کو منظور کیا تو طلاق واقع ہوگی ورنہ نہیں، کیونکہ قبل نکاح اس قسم کی شرط لغو ہوتی ہے۔(۶)

---

(۱) فاذا اضافه ای الطلاق وقع عقیب الشرط (عالمگیری کشوری کتاب الطلاق باب رابع فصل ثالث ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر س- ج ۱ ص- ۲۰م

(۲) وان کان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتی تنکح زوجا غیره نکاحا صحیحا وید حل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر.

(۳) وان کانت حاملا فعدتها ان تضع حملها لقوله تعالی او لات الا حمال اجلهن ان یضعن حملهن (ایضا باب العدة ج ۲ ص ۴۰۱) ظفیر.

(۴) واذا وقعت الفرقة بین الزوجین فالام احق بالو لد الخ والنفقة علی الا ب الخ (هدایه باب حضانة الو لد ج۲ ص ۴۱۳) ظفیر.

(۵) واذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر. س- ج ۱ ص ۲۰م

(۶) وتحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا لکن ان وجد فی الملك طلقت (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰) ظفیر س- ج ۲ ص ۳۵۵

شرط پائے جانے کے بغیر عورت کو طلاق کا حق نہیں ہے

(سوال ۷۰۰) کسی شخص نے ایک عورت سے یعنی ہندہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ اگر عورت مذکورہ مجھ سے تین ماہ کے پہلے پہلے مہر طلب کرے گی تو میں اس کو مہر دے دوں گا ورنہ عورت کو اپنے نفس کا اختیار ہے کہ اپنے کو طلاق دے لے۔ اتنے میں اس شخص کی اپنے خسر سے ناموافقت ہوگئی۔ اور خسر ایک مولوی کو ہمراہ لے کر داماد کے مکان پر گیا، داماد مکان پر موجود نہیں تھا مگر اس کے خسر نے سب پڑوسیوں کو جمع کر کے اپنی لڑکی کا مہر طلب کیا، اس صورت میں عورت مذکورہ طلاق اپنے نفس کو دے سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس کے ہمراہ جو مولوی صاحب آئے تھے وہ دعوے سے کہتے ہیں کہ میں بغیر طلب مہر کے تم سے خلاصی اور رہائی کرائے دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کرا دیتا ہوں۔ یہ قول کیسا ہے۔

(الجواب) عورت طلاق اس وقت لے سکتی ہے کہ شرط پائی جائے اور شرط یہ تھی کہ تین ماہ سے پہلے اگر عورت مجھ سے مہر طلب کرے اور میں نہ دوں تو اس کو اختیار طلاق لینے کا ہے، بدون اس شرط کے پائے جانے کے عورت کو اختیار طلاق لینے کا نہیں ہے۔ اور جو مولوی صاحب یہ کہتے ہیں کہ بغیر طلب مہر کے اور بدون تحقق شرط کے عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے وہ غلطی پر ہیں، ان کا قول معتبر نہیں **كما في الدر المختار وفيها كلها تنحل اى تبطل اليمين ببطلان التعليق اذا وجد الشرط مرةً الخ۔**(۱)

جب تعلیق میں مطلق جمعہ کہا تو اس سے پہلا جمعہ مخصوص نہ ہوگا، لہذا طلاق نہ ہوگی

(سوال ۷۰۱) مدیون نے دائن سے کہا کہ اگر تمہارا دین جمعہ کو نہ دوں تو میری عورت پر تین طلاق ہے، نہ تو جمعہ کو باول یا ثانی مقید کیا اور نہ دین کو جزء یا کل مقید کیا، بعدہ کچھ دین اول جمعہ میں دیا اور کچھ دین بقیہ دوسرے جمعہ میں دیا۔ اور شہود میں سے ایک شاہد ثقہ بلفظ اشہد کہتا ہے کہ معلق نے جمعہ کو اس طور پر مقید کیا تھا کہ اگر اس جمعہ کو نہ دوں تو الخ اور تقید پورے دین کی اگرچہ معلق سے نہیں سنی مگر عرف اور قرینہ کی روش میں یہی سمجھا تھا کہ سارا دین اس آئندہ جمعہ کو دے گا، دوسرا شاہد ثقہ بلفظ اشہد کہتا ہے کہ تعیین زمان یعنی جمعہ و تعیین دین لکل دونوں میں عرف کی روش سمجھا تھا، کیونکہ اہل بازار و نخاس ایسی مطلق مواعید سے متصل آنے والا جمعہ، ہفتہ، ماہ، سال مراد لیتے ہیں، پس ایسی شہادت اور عرف عام کی رو سے مطلق جمعہ سے اول مراد ہوگا یا نہ، بر تقدیر اول جب کہ اس نے اس جمعہ میں پورا دین ادا نہ کیا تو کیا یہ تادیہ جزو دین مثل تادیہ کل دین کے متصور ہو کر موجب بر ہوگا یا کالعدم ہو کر موجب حنث ہوگا، اور معلق کی زوجہ مطلقہ ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) چونکہ جمعہ کلام حالف میں مطلق ہے اور دین بھی مطلق ہے، لہذا **بقاعدہ المطلق يجرى على اطلاقه** اور **بقاعدہ الا يمان مبنية على الا لفاظ لا على الا غراض** در مختار باب الیمین(۲) **في الدخول والخروج الخ** صورت مسئولہ میں حالف حانث نہ ہوگا اور اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی **وتحقيقه في**

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج۳ص ۳۵۵ ظفير.
(۲) دیکھئے الدر المختار على هامش ردا لمحتار باب اليمين في الدخول والخروج ج۳ ص ۹۹ ط.س. ج۳ ص۷۴۴. ظفير.

الشامی فی تحت قولہ الایمان مبنیۃ علی (۱) الالفاظ شامی ج ۳ ص ۷۲.

ولی کا کسی شرط پر طلاق کو معلق کرنا موجب وقوع طلاق نہیں

(سوال ۷۰۲) ہندہ کا نکاح بحالت نابالغی بولایت اس کے والد ہمراہ زید نابالغ بولایت ان کے نانا کے ہوا۔ بوقت نکاح شرائط مندرجہ ذیل قرار پائی۔

(۱) مہر معجل بہ تعداد دو ہزار روپیہ نقد بروقت ادا کر دیا جاوے گا۔ (۲) شہر جے پور میں دو کانات مالیت ڈھائی ہزار روپیہ جن کے کرایہ کو ہندہ علاوہ نان نفقہ کے دیگر ذاتی مصارف میں لے سکتی ہے خرید کر دی جاویں گی زید کو ان کے بیع ورہن کا اختیار نہ ہوگا۔ (۳) ایک مکان قیمتی دو ہزار روپیہ ہندہ وزید ہر دو کی بودوباش کے واسطے جے پور میں خرید کیا جاوے گا یہ بھی ملک ہندہ سمجھا جاوے گا، (۴) ہم سب لوگ مع اہل وعیال سکونت اجمیر کی ترک کر کے یہاں جے پور میں رہا کریں گے۔ چنانچہ شرط اول کا ایفاء اس طور سے ہوا کہ بجائے دو ہزار روپیہ نقد کے زیور جو بوقت نکاح دو ہزار کا بیان کیا گیا تھا بعد کو پندرہ سو کا نکلا لہٰذا یہ کہا جا کر یہ اقرار کیا گیا کہ ایک ماہ کے بعد روپیہ دے کر زیور لے لیا جاوے گا جس کا ایفاء بوجہ اس کے کہ زیور تعداد مہر سے کم تھا نہیں کیا گیا۔ باقی ہر سہ شرائط کا ایفاء بمدت ایک سال بدیں شرط کی اگر مدت معینہ میں شرائط مذکورہ بالا کا ایفاء نہ ہو تو مسماۃ کو طلاق ہے، چنانچہ اس کو دو سال گذر گئے آج تک ولی زید کی طرف سے شرائط کا ایفاء نہیں ہوا۔ اور اب ہندہ بالغہ ہے اور اپنے شوہر کے یہاں جانے سے ناراضگی ظاہر کرتی ہے۔ ایسی صورت میں ہندہ کو بوجہ نہ ہونے ایفاء شرائط طلاق ہوئی یا نہیں اور وقت بلوغ ناراضی ظاہر کرنے پر نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار لا یقع طلاق المولیٰ علی امرأۃ عبدہ لحدیث ابن ماجہ الطلاق لمن اخذ بالساق الخ والمجنون الخ والصبی ولو مراھقا الخ (۲) وفی الشامی قال ای الزملی وقد افتیت بعدم وقوعہ فیما اذا زوجہ ابوہ امرأۃ وعلق علیہ متی تزوج او تسریٰ علیہ فکذا فکبر فتزوج عالماً بالتعلیق اولاً الخ۔ (۳) اس عبارت سے واضح ہوا کہ ولی کا کسی امر پر طلاق کو معلق کرنا موجب وقوع طلاق نہیں ہے اگرچہ شرط پائی جائے، لہٰذا صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہ ہوگی اور صورت موجودہ میں زوجہ کو بعد بلوغ کے اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے

جس چیز پر تعلیق کی ہے اس کے غیر پر طلاق نہ ہوگی اور شوہر اپنے قول سے رجوع نہیں کر سکتا

(سوال ۷۰۳) زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر تم میرا بھات اپنے بھات کے ساتھ پکاؤ گی تو تم پر طلاق ہے۔ اگر زید کی بیوی زید کے لئے اور کوئی کھانا روٹی وغیرہ اپنی روٹی کے ساتھ پکاوے تو طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اور زید اس قول سے رجوع کر سکتا ہے یا نہیں۔

---

(۱) اس کے لئے دیکھئے رد المحتار باب الیمین فی الدخول والخروج ج ۳ ص ۹۹. ط.س. ج۳ص ۷۴۴. ظفیر.
(۲) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س. ج۳ص ۱۲۔۲۴۲ ظفیر
(۳) رد المحتار کتاب الطلاق تحت قولہ والصبی ج۲ ص ۵۸۶ .ط.س. ج۳ص ۱۲۲۴۳ ظفیر.

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ طلاق خاص بھات کے ساتھ بھات پکانے پر معلق تھی،(۱) اور زید اپنے قول سے رجوع نہیں کر سکتا۔

نابالغہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا ہوں دوسرا کوئی نکلے تو طلاق، دوسری بیوی ہوگی تو اس کو طلاق ہوگی

(سوال ۷۰۴) زید نے ہندہ نابالغہ سے اس شرط پر نکاح کیا کہ میں تنہا و اکیلا ہوں میرا کوئی نہیں، اگر میرا کوئی نکلے تو نکاح باطل سمجھا جائے۔ عقد ہو جانے کے بعد اگر کسی کا بھی ہونا ثابت ہوگا تو یہی فیصلہ طلاق ہے۔ اس شرط کے بعد ورثاء ہندہ نے زید کے ساتھ ہندہ کا نکاح کر دیا۔ بعد نکاح کے تحقیق کرنے سے معلوم ہوا کہ زید کی زوجہ و لڑکی موجود ہے اور ورثاء ہندہ نے ہندہ کو رخصت بھی نہیں کیا تھا، علاوہ ازیں جس وقت ہندہ بالغہ ہوئی فوراً اپنا نکاح فسخ کر دیا۔ کیا یہ نکاح صحیح ہوا زید کے قول کے مطابق ہندہ پر طلاق پڑی یا نہیں اور ہندہ کے فسخ کرنے سے نکاح فسخ ہوا یا نہیں، ہندہ رخصت کئے جانے پر رضامند نہیں کیا بالجبر رخصت کر سکتے ہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا تھا مگر موافق شرط کے ہندہ پر طلاق واقع ہو گئی(۲)۔ باقی خیار بلوغ کی وجہ سے نکاح فسخ کرنے کی جو شرائط ہیں وہ اس زمانہ میں بوجہ قاضی نہ ہونے کے متحقق نہیں ہو سکتی۔ اور جہاں قاضی شرعی ہو وہاں یہ مسئلہ جاری ہو سکتا ہے مگر اس کی ضرورت نہیں ہے، اور رخصت کرانے کے متعلق یہ جواب ہے کہ غیر مدخولہ پر طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے، پس اس میں رجعت کرنا اور رخصت کرانا درست نہیں۔

نکاح سے پہلے اقرار نامہ طلاق کے لئے معتبر نہیں ہے

(سوال ۷۰۵) اگر کوئی شخص قبل از نکاح اپنی زوجہ کے ولی کو ایک قطعہ اقرار نامہ تحریر کر دے کہ اگر میں بلا مرضی اپنی زوجہ کے اس جگہ سے دیگر جگہ چلا جاؤں اور مجھ کو وہاں پر ایک ماہ کا عرصہ منقضی ہو جاوے یا ایک ماہ کے اندر خرچ نان نفقہ کے لئے نہ پہنچے تو یہی اقرار نامہ بطور طلاق نامہ کے سمجھا جاوے گا اگر یہ شخص نکاح کرنے کے بعد بلا مرضی اپنی منکوحہ مذکورہ کے پردیس چلا جائے اور ایک ماہ سے زیادہ عرصہ منقضی ہو جائے اور میعاد مذکور کے اندر خرچ وغیرہ اس زوجہ کو نہ پہنچے، تو موافق تحریر اقرار نامہ کے طلاق پڑ جاوے گی یا نہیں۔ اگر یہ عورت اس کے گھر میں رہنا نہ چاہے تو پھر طلاق لینے کی ضرورت ہوگی یا نہیں۔(۲) عورت مہر وصول کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قبل از نکاح جو اقرار نامہ شوہر نے لکھا وہ معتبر نہیں ہے۔ اور طلاق واقع نہ ہوگی،(۳) پس اگر عورت اس سے علیحدگی چاہے تو شوہر سے طلاق لے یا خلع کرے۔(۲) اگر شوہر طلاق دے دے اور زوجہ مدخولہ ہو تو کل مہر شوہر سے لے سکتی ہے۔ بدون طلاق اور مفارقت کے مہر موجل وصول نہیں کر سکتی ہے۔(۴)

---

(۱) ففي البحرانت طالق بلا خول الدار اوبحيضتك لم تطلق حتى تد خل او تحيض رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۷ ط.س. ج۳ص۳۵۲) وفي ان حضت لا يقع برؤية الدم لا حتمال الا ستحاضة فان استمر ثلاثا وقع (ايضاً ج ۲ ص ۶۹۵ ط.س. ج۳ص۳۶۰) ظفير.

(۲) فاذا اضافه الى الشرط وقع عقيب الشرط اتفاقا (عالمگيرى كشورى فصل ثالث في تعليق الطلاق ج ۲ ص ۴۴۰) ظفير س ج ص ۴۲۰

(۳) ولا يصح اضافة الطلاق الا ان يكون الحالف مالكاً او يضيفه الى ملك . والا ضافة الى سبب الملك كالتزوج كالا ضافة الى الملك فان قال لا جنبية ان دخلت الدار فانت طالق ثم نكحها فد خلت الدار لم تطلق (عالمگيرى كشورى فصل ثالث في تعليق الطلاق ج ۲ ص ۴۴۰) ظفير. (۴) ويتا كد عند وطئ او خلوة صحت من الزوج او موت احد هما الخ (الدر المختار على هامش. ط.س. ج۳ص ۱۰۲ رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۵۴ ط س ج۱ص ۴۲۰) ظفير

تعلیق میں شرط پائے جانے کی صورت میں طلاق بائن ہوتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۰۶) طلاق تعلیق میں شرط پوری ہونے پر طلاق بائن پڑ جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر صریح طلاق معلق کی ہے تو بعد تحقق شرط رجعی طلاق واقع ہوگی اور اگر بائنہ کو معلق کیا ہے تو بائنہ واقع ہوگی، غرض جیسی طلاق معلق کی ہے بوقت تحقق ویسی ہی واقع ہوگی۔ (۱)

نکاح کے وقت جو شرط کی ہے اس کی خلاف ورزی سے طلاق واقع ہو جائے گی۔

(سوال ۷۰۷) ایک شخص نے نکاح کرتے وقت اپنی بیوی کو یہ لکھ دیا کہ اگر میں تمہارے ساتھ مثل میاں بیوی کے معاشرت نہ کروں یا ایک ماہ تک نفقہ نہ دوں تو تم تین طلاق بائنہ لے کر دوسرا نکاح کر سکو گی۔ اب تاریخ سے ایک ماہ سے زاید سے نفقہ نہیں دیا تو شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار فی باب التعلیق شرطه الملك الخ او الا ضافة اليه (۲) وفيه ايضا وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا لكن ان وجد فی الملك طلقت وعتق والا لا الخ (۳) پس اگر یہ اقرار اور تعلیق شوہر نے بعد نکاح کے کی تھی یا یہ کہا تھا کہ اگر تجھ سے نکاح کے بعد ایسا کروں الخ تو بعد تحقق شرط عورت مطلقہ ثلاثہ ہو جاوے گی۔ اور اگر نکاح سے پہلے یہ اقرار اور تعلیق کی ہے اور اضافت الی النکاح بھی نہیں کی تو یہ تعلیق لغو ہے کما مر عن الدر المختار۔ (۴)

کابین نامہ لکھا کہ اگر ایسا ہوگا تو میری طرف سے طلاق ہوگی، کیا حکم ہے

(سوال ۷۰۸) شخصے در کابین نامہ زوجہ خود نوشتہ دادہ ہم بہ زبان خود اقرار نمود کہ من بغیر توبہ زندگی خود ہیچ نکاحے نخواہم کرد۔ اگر بغایت ضرورت افتد کل مہر تو ادا نمودہ رجسٹری شدہ اجازت نامہ از تو گرفتہ نکاحے خواہم کرد بغیر ازینہا ہر گاہ ہر نکاحے کہ کنم در آں وقت بر ہر یکے ازاں زنان صاف سہ طلاق من خواہد شد۔ تعلیق طلاق بصیغہ استقبال نمود پس از چند سال شخصے مذکور بضرورت از زن خود مہر معاف کنانیدہ و اجازت نامہ از و گرفتہ نکاحے دیگر کرد۔ اما اجازت نامہ رجسٹری شدہ بجا نیاوردہ۔ پس شرعاً بعدم ایفاء شرط بر زن جدیدہ اش سہ طلاق گردیدہ یانہ۔ بعض گویند از جہت صیغہ استقبال طلاق نخواہد شد و بعض می گویند طلاق خواہد شد۔ کدام فریق بر حق اند۔

(الجواب) دریں صورت فریق ثانی بر صواب است چرا کہ صیغہ استقبال در تعالیق محمول بر وعدہ نمی شود بلکہ بعد تحقیق شرط وقوع جزاء مرتب می شود کما يظهر من الطحطاوی فی شرح قوله فی نحو طلبية واسمية الخ قوله وبلن نحو وما يفعلوا من خير فلن يكفروه . قوله وبا لتنفيس نحو ومن يرتد منكم عن دينه فسوف يأت الله بقول. ومثال ما يناسب المقام على الترتيب ان دخلت الدار فاطلقی او فانت طالق

(۱) واذا اضافه الی شرط وقع عقيب الشرط مثل ان يقول لا مرأته ان دخلت الدار فانت طالق (هدايه باب الايمان فی الطلاق ج ۲ ص ۳۶۴) الطلاق على ضربين صريح وكناية فالصريح قوله انت طالق ومطلقة وطلقتك فهذا يقع به الطلاق الرجعی الخ اذا وصف الطلاق بضرب من الزيادة والشدة كان بائنا مثل ان يقول انت طالق بائن (هدايه باب ايقاع الطلاق ج ۲ ص ۳۳۸ و ج ۲ ص ۳۳۹) ظفير (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۰ ط.س. ج۳ ص ۳۵۵ ۱۲ ظفير (۳) ايضا ج ۲ ص ۶۹۰ ۱۲ ظفير

(۴) فلغا قوله لا جنبية ان زرت زيد افانت طالق فنكحها فزارت الخ (ايضاً ج ۲ ص ۶۸۱ ط.س. ج۳ ص ۳۵۵) ظفير

او عسی ان تطلقی او فما انت لی بزوجة ناویا الطلاق او فقد طلقتك او فلن تکونی معی علی ذمتی ناویا او فسوف اطلقك والظاهر انه فی عسی وسوف لا تطلق ویحرر الخ طحطاوی باب التعلیق۔ (۱) پس استثناء عسی وسوف دلیل است بآنکہ امر در جزاء لن استقبالیہ آید جزاء مرتب خواہد شد کما مثل به او فلن تکونی معی علی ذمتی ناویا و ترجمہ اش ظاہر است کہ این است اگر تو داخل دار شدی پس ہرگز با من نخواہی ماند و در زوجہ من نخواہی بود۔ در انحالیکہ نیت طلاق باشد کہ این کنایہ است و در کنایہ نیت شرط است۔ و نیز در طحطاوی در باب تفویض الطلاق فی شرح قولہ او انا اطلق نفسی لم یقع لانه وعد قوله لانه وعد وهو غیر لازم الخ وفی البزازیه لوقال انا احج لا یلزمه شئی بخلاف مالو قال ان شفی الله مرضی فانا احج کان نذرا لان المواعید باکتساب التعالیق یصیر لازمة طحطاوی باب تفویض الطلاق۔ (۲)

اگر کہا فلاں کو قتل نہ کیا تو میری بیوی پر طلاق ہے، شرط جب پائی جائے گی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۷۰۹) زید نے اثنائے گفتگو میں کہہ دیا کہ اگر میں نے عمر کو قتل نہ کیا تو میری منکوحہ میرے اوپر تین شرائط پر طلاق ہے۔ اور یہ بھی معلوم نہیں کہ یہ تین شرط جو اس نے کہی ہیں اس کی نیت کیسی تھی۔ اب وہ عمر کے قتل پر قادر نہ ہوا۔ پس ایسی طلاق صحیح ہو سکتی ہے یا نہیں، اگر صحیح ہوتی ہے تو دوسری صورت مندرجہ ذیل میں کیا حکم ہے کہ منکوحہ زید تو مطلقہ ہوئی، اب اس کا نکاح دوسرے زوج سے ابھی نہیں ہوا تھا کہ یہ عورت مرتدہ ہو گئی، پس بار دوم ہدایت اسلام سے اس کا نکاح زوج اول سے بلا حلالہ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی یمین مطلقہ میں آخر حیات میں حانث ہوتا ہے، کیونکہ ممکن ہے کہ قبل الموت کو کر لیوے قال فی الدر المختار حلف لیا تینه الخ فلو لم یاته حتی مات احدهما حنث فی آخر حیاته وکذا کل یمین مطلقة قال فی الشامی قوله وکذا کل یمین مطلقة الخ ای لا خصوصیة للایتان بل کل فعل حلف ان یفعله فی المستقبل واطلقه ولم یقیده بوقت لم یحنث حتی یقع الیاس عن البر مثل لیضرب زیدا الخ (۳) اور دوسری صورت کا جواب یہ ہے کہ بلا حلالہ کے اس صورت میں شوہر اول سے نکاح صحیح نہیں ہے، کما فی الشامی ان الردة واللعان والسبی لم تبطل حکم الظهار واللعان کما لم تبطل حکم الطلاق الخ۔ (۴)

نکاح سے پہلے کہا کہ اگر ایسا ہو تو میری بیوی کو مطلقہ سمجھا جائے کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۰) کسی شخص نے قبل النکاح شرط کی کہ اگر میں اپنی زوجہ کو والدین کے گھر جانے سے روکوں یا نان نفقہ نہ دوں تو مطلقہ سمجھی جاوے گی۔ اب لڑکی کے والد نے دعویٰ کیا ہے تاکہ لڑکی کا نکاح دوسری جگہ کر دے، آیا یہ شرط قبل النکاح معتبر شرعاً ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) قبل النکاح بدون اضافت الی النکاح ایسی تعلیق صحیح نہیں ہے۔ لہذا زوجہ اس کی اس صورت میں بعد تحقق

(۱) طحطاوی علی الدر المختار باب التعلیق ج ۲ ص ۱۵۳ و ج ۲ ص ۱۵٤ ۔ ۱۲ ظفیر
(۲) طحطاوی علی الدر المختار باب تفویض الطلاق ج ۲ ص ۱٤۱ ۔ ۱۲ ظفیر
(۳) رد المحتار کتاب الایمان باب الیمین فی الدخول والخروج ج ۳ ص ۱۱۱ ط۔س ج ۳ ص ۷۵۷ ۱۲ ظفیر
(٤) رد المحتار ط۔س ج ۳ ص ۷۵۷

شرط مطلقہ نہ ہوگی کما فی الدر المختار باب التعلیق شرطه الملك الخ اوالا ضافة الیه كان نكحت امرأة وان نكحتك فانت طالق الخ فلغا قوله لا جنبیة ان زرت زیداً فانت طالق فنكحها فزارت الخ۔(۱)

بیوی سے کہا کہ تیری زندگی میں شادی کروں تو ایسا ایسا شوہر اگر اس کو طلاق دے کر شادی کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۱) زید نے زوجہ کے ساتھ یہ شرط کی کہ تیری زندگی میں دوسرا نکاح نہ کروں گا۔ اگر کروں تو تجھ کو پانسو روپیہ مہر اور چھ روپیہ ماہوار دے کر بعد کو تیری رضامندی سے کروں گا، ورنہ اس پر ایک طلاق دو طلاق، تین طلاق ہیں۔ اب زید نے بلا الوائے شرط بالایلیحہ زوجہ سابقہ کو طلاق دے کر دوسری عورت سے نکاح کر لیا تو اس پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں، اگر ہوگی تو کون سی۔ اور آج کل جو شرائط کابین نامہ میں لکھی جاتی ہیں ان میں سے کیا کیا شرائط معتبر ہیں۔

(الجواب) شامی ص ۱۳۲ جلد ثالث ایمان میں ہے وعلی هذا لو قال لا مرأته كل امرأة اتزوجها بغیر اذنك فطالق فطلق امرأته طلاقاً بائناً او ثلاثاً ثم تزوج بغیر اذنها طلقت لانه لم تتقید یمینه ببقاء النكاح الخ۔(۲) پس موافق اس جزئیہ مصرحہ کے صورت مسئولہ میں زوجہ ثانیہ پر طلاق ہو جاوے گی، کیونکہ شوہر نے بقاء نکاح کی قید نہیں لگائی مطلقاً زندگی زوجہ اولیٰ میں کہا ہے، اور چونکہ تین طلاق کی تعلیق کی ہے اس لئے تین طلاق واقع ہوں گی، اور شرائط کابین نامہ وہ معتبر ہوتی ہیں جو بعد نکاح کے ہوں، اور جو شرائط قبل نکاح وبلا اضافت الی النکاح کی جاویں وہ غیر معتبر ہیں۔

یہ لکھوانا جائز ہے یا نہیں کہ پہلی بیوی کی موجودگی میں شادی کروں تو اس کو تین طلاق

(سوال ۷۱۲) کابین نامہ میں جس قدر شروط لکھواتے ہیں وہ سب معتبر ہیں یا نہیں مثلاً یہ شرط لگانا کہ تیری موجودگی میں دوسرا نکاح کروں تو اس کو تین طلاق ہے، اس صورت میں طلاق ہو جاتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) کابین نامہ جو قبل از عقد لکھا جاتا ہے اور عدم ایفاء بعض شرط پر مثلاً اس کی طلاق کو معلق کیا جاتا ہے وہ معتبر نہیں ہوتی اور جو ایسا لکھا کہ تیری موجودگی اور منکوحہ ہونے اور زوجہ رہنے کی حالت میں جو دوسرا نکاح کروں تو وہ مطلقہ ہے یہ صحیح ہے۔(۳)

معافی مہر کی شرط پر طلاق دی اب طلاق کے بعد عورت مہر معاف نہیں کرتی کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۳) ہندہ نے بوساطت اپنے ورثاء کے اپنے خاوند زید سے شرطیہ طلاق چاہی کہ خاوند مجھ کو طلاق دے دے اور میں مہر معاف کردوں۔ چنانچہ زید کی جانب سے طلاق نامہ اور ہندہ کی طرف سے دست برداری زر مہر۔ ہر دو کاغذات کاتب نے تحریر کئے، ہندہ نے دستاویز دست برداری معافی مہر پر اپنا نشان انگوٹھا ثبت کیا، اسی

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۰ ط.س. ج۳ص ۳۴۴ ظفیر.
(۲) رد المحتار باب الایمان ج۳ ص ۱۸۸ ط.س. ج۳ص ۸۴۵. ۱۲ ظفیر. (۳) شرطه الملك الخ اوالا ضافة الیه الخ كان نكحت امرأة اوان نكحتك فانت طالق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۰ و ج۲ ص ۶۸۱. ط.س. ج۳ص ۳۴۴) ظفیر.

طرح زید نے طلاق نامہ پر دستخط کئے۔ بعد از تکمیل طلاق نامہ ہندہ کے ورثاء کو اور دست برداری زید کو دے دی۔ بعد حصول تحریر طلاق نامہ ہندہ نے معافی مہر سے انکار کر دیا اور بلا اتمام عدت نکاح ثانی کر لیا، اور اب مہر کا دعویٰ کرتی ہے۔ ایسی صورت میں شرعاً نکاح ثانی حلال ہے یا حرام، جب کہ طلاق مشروط بشرط معافی مہر پر معلق تھی واقع ہوئی یا نہ۔

(الجواب) (از جائے دیگر) جب کہ مہر کی معافی طلاق پر معلق اور طلاق معافی مہر پر معلق ہے تو نہ طلاق بغیر معافی مہر کے ہو سکتی ہے اور نہ معافی مہر بغیر طلاق کے ہو سکتی ہے، اگر عورت مہر معاف نہ کرے گی تو دعویٰ وقوع طلاق غلط ہوگا، اور ایسی صورت میں اول ہی خاوند کی منکوحہ رہے گی۔ ایام عدت میں نکاح حرام ہے اور اگر باوجود علم کوئی اس کو جائز بتائے وہ فاسق ہے اور جو اس کے مرتکب ہیں اگر توبہ نہ کریں تو ان سے تعلقات اسلامی ترک کر دینا نا جائز ہے۔

(الجواب) (از حضرت مفتی عزیز الرحمن صاحبؒ) جب کہ شوہر نے مضمون طلاق نامہ سن کر یا پڑھ کر اس پر دستخط کر دیئے اور عورت نے معافی مہر کے کاغذ پر نشان انگوٹھا لگا دیا یعنی اس کو تسلیم کر لیا تو معاملہ خلع کا پورا ہو گیا۔ اب نہ شوہر طلاق سے رجوع کر سکتا ہے اور نہ عورت معافی مہر سے انکار کر سکتی ہے، لہٰذا صورت مسئولہ میں طلاق بائنہ واقع ہو گئی اور مہر ساقط ہو گیا۔ اور عدت میں جو نکاح ہوا وہ باطل ہوا۔ در مختار میں ہے وشرطه الخ وصفته ماذكره بقوله هو يمين في جانبه لا نه تعليق الطلاق بقبول الحال فلا يصح رجوعه عنه قبل قبولها الخ وفي جانبها معاوضة بمال فصح رجوعها قبل قبوله الخ (۱) اس سے معلوم ہوا کہ بعد قبول شوہر کے عورت لزوم مال سے رجوع و انکار نہیں کر سکتی اور جیسا کہ دستخط شوہر کے بعد سننے اور دیکھنے مضمون طلاق نامہ کے تسلیم مافیہ ہے، اسی طرح عورت کا نشان انگوٹھا لگانا تسلیم مافیہ ہے۔ شامی میں ہے ولو استكتب من آخر كتاباً بطلاقها وقرأه على الزوج فاخذه الزوج وختمه الخ وقع ان اقر الزوج انه كتابه الخ۔ (۲)

کابین نامہ کی خلاف ورزی کی صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۷۱۴) شخصے در کابین نامہ زوجہ خود نوشتہ داد کہ اگر کابین نامہ ہذا اندرون پانزدہ روز رجسٹری کردہ نہ دہد زوجہ مطلقہ بسہ طلاق خواہد شد، و ہمچنیں اگر تابقائے نکاح بلا اجازت زن موصوفہ زن دیگر بنکاح آرد زن اولیٰ مطلقہ بسہ طلاق خواہد شد الی غیر ذلک من الشرائط، اکنوں شخص مذکور اندرون پانزدہ روز کابین نامہ زوجہ اولیٰ رجسٹری کردہ نہ داد و نیز بلا اجازت زن موصوفہ زن دیگر را بحبالہ نکاح خود آورد۔ پس زن اولیٰ مطلقہ بسہ طلاق گردید یا نہ۔ ایں جا در میان علماء اختلاف واقع شدہ۔ بعض می فرمایند کہ در تعلیقات مذکورہ در جزاء لفظ خواہد شد صیغہ مستقبل است و از صیغہ مستقبل طلاق نہ شود۔ بعض می گویند کہ دریں صورت بر زن اولیٰ طلاق واقع گردد، زیرا کہ از لفظ مستقبل اگرچہ در تنجیز طلاق واقع نہ گردد اما در صورت تعلیق از مستقبل نیز طلاق شود، دریں صورت چہ حکم است۔

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۸ ط.س.ج۳ص ۴۴۱-۴۴۲ و ج۲.ص ۷۶۹ ط.س.ج۳ص ۴۴۱-۴۴۲. ۱۲ ظفير.
(۲) رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س ج۳ص ۲۴۶. ۱۲ ظفير.

(الجواب)قال في الطحطاوی ان دخلت الدار فاطلقی او فانت طالق او فعسی ان تطلقی الخ اوفلن تکونی معی علی ذمتی ناویا اوفسوف اطلقك والظاهر انه في عسی وسوف لا تطلق الخ (۱)ج ۲ ص ۵۴ ازیں عبارت واضح شد کہ سوائے سوف وعسی در ہمہ صور تہا طلاق واقع شود وظاہر است کہ فلن تکونی معی الخ برائے استقبال است ودراں در تعلیق طلاق واقع شود اگر بہ نیت طلاق ایں لفظ گفتہ چرا کہ ایں کنایہ است ودر کنایہ نیت شرط است الحاصل بصورت مذکورہ بعد تحقق شرط سہ طلاق واقع خواہد شد۔

اس بیوی کی تازندگی دوسری شادی کروں تو اس پر طلاق مغلظہ اب شادی کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۱/ ۷۱۵)زید نے لکھا کہ تاحیات ہندہ زوجہ خود۔اگر نکاح کروں تو عورت جدید ثانیہ کو میری طرف سے طلاق مغلظہ ہے،وقت تحریر شرط ہذا زید کو یہ علم نہ تھا کہ وہ کون ہوگی،بحیات زوجہ خود زید عقد ثانی کر سکتا ہے یا نہیں۔

اس کے لئے تیسری عورت سے نکاح کا کیا حکم ہے

(سوال ۲/ ۷۱۵)بصورت بالا اگر زید نے نکاح ثانی کیا،اور اس کو طلاق مغلظہ ہوگئی تو پھر زید عورت ثالث کے ساتھ نکاح کیوں نہیں کر سکتا،اس وجہ سے کہ زید نے یہ شرط کی تھی کہ تاحیات ہندہ زوجہ خود عقد ثانی نہ کروں گا، نہ یہ کہ عقد ثالث ورابعہ بھی نہ کروں گا۔

(الجواب)(۱،۲)درمختار میں ہے وفیها کلها تنحل ای تبطل الیمین ببطلان التعلیق اذا وجد الشرط مرةً الا في کلما فانه تنحل بعد الثلث وفي الشامی وای کذلك حتی لو قال ای امرأة تزوجها فهی طالق لا یقع الا علی امرأة واحدة (۲)کما في المحیط وغیرہ اس عبارت سے واضح ہوا کہ اگر زید نے بحیات ہندہ دوسرا نکاح کیا تو اس دوسری زوجہ پر طلاق مغلظہ واقع ہوگی۔اس کے بعد اگر اور کسی عورت سے نکاح کرے گا تو اس پر طلاق نہ ہوگی۔

اگر فلاں کی اجازت کے بغیر زیدہ زوجہ فلاں سے نکاح کروں اس پر تین طلاق زیدہ کو جب پہلا شوہر طلاق دے دے تو نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۱٦)اگر زید یہ لکھ دے یا کہہ دے کہ اگر بدون اجازت بکر زیدہ سے نکاح کروں تو زیدہ پر طلاق مغلظہ واقع ہو جاوے۔زید کی تحریر کے وقت زیدہ بہ نکاح دیگر تھی بعد علیحدگی از شخص دیگر زیدہ سے زید عقد کر سکتا ہے کہ نہیں،کیونکہ زید نے یہ لفظ لکھے ہیں کہ زیدہ پر تین طلاق مغلظہ ہیں،زید کے طلاق ڈالنے سے شخص دیگر کی یعنی زیدہ پر طلاق نہیں پڑ سکتی تو پھر زید زیدہ سے کیوں نہیں نکاح کر سکتا۔

(الجواب)اس صورت میں چونکہ اضافت الی النکاح موجود ہے،اس لئے اگر بلا اجازت بکر زیدہ سے بعد علیحدگی از شوہر اول نکاح کرے گا تو زیدہ پر طلاق مغلظہ واقع ہو جاوے گی کما في الدر المختار شرطه الملك الخ اوالاضافة الیه الخ کان نکحت امرأة الخ۔(۳)

(۱)طحطاوی علی الدر المختار باب التعلیق ج ۲ ص ۱۵۴. ۱۲ ظفیر.(۲)دیکھئے رد المحتار مع هامشه باب التعلیق ج ۲ ص ٦٨٨ ط س ج ۳ ص ۳۵۵ ۱۲ ظفیر.(۳)الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ص ٦٨٠ ط س ج ۳ ص ۳٤٤ ۱۲ ظفیر

فلاں کی اجازت کے بغیر فلاں سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق، نکاح کر سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۷) زید نے کہا اور لکھا کہ بدون اجازت عمرو اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو مجھ پر طلاق ہے یا محض یہ لفظ کہ بدون اجازت عمرو اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو طلاق ہے شکل اول میں زید نے خود پر طلاق ڈالی، اور شکل ثانی میں محض لفظ طلاق کا استعمال کیا اب زبیدہ سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس لفظ سے کہ مجھ پر طلاق ہے طلاق واقع نہ ہوگی اور دوسرے لفظ سے کہ اگر زبیدہ سے نکاح کروں تو طلاق ہے زبیدہ بعد نکاح کے مطلقہ ہو جاوے گی کما فی الشامی انہ لا یلزم الا ضافة صریحة بل تکفی القرینة والعادة وعبارته کذا ویو یده ما فی البحر لو قال امرأة طالق او قال طلقت امرأة ثلاثا وقال لم اعن امرأتی یصدق اھ ویفھم منه انه لو لم یقل ذلك تطلق امرأته لان العادة ان من له امرأة انما یحلف بطلاقھا لا بطلاق غیرھا الخ۔(۱)

انشاء اللہ متصلاً کہنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۷۱۸) زید نے الفاظات سوال سوئم اور چہارم کی ہمراہ لفظ انشاء اللہ تعالیٰ بھی کہا۔ اس صورت میں زید زبیدہ سے نکاح کر سکتا ہے کہ نہیں۔

(الجواب) انشاء اللہ متصلاً کہہ دینے سے حکم طلاق ساقط ہو جاتا ہے قال لھا انت طالق انشاء اللہ تعالیٰ متصلا الخ لا یقع۔(۲)

اگر تم خالہ کے گھر جاؤ گی تو طلاق اس کے بعد کسی طرح جا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۷۱۹) زید نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تم اپنی خالہ کے گھر جاؤ گی تو تم پر طلاق ہے، تو ایسی حالت میں وہ عورت باجازت شوہر اپنی خالہ کے یہاں جا سکتی ہے یا نہیں علاوہ اس کے کوئی صورت ایسی ہے کہ بلا وقوع طلاق وہ زوجہ اپنی خالہ کے گھر جا سکتی ہے یا کسی صورت سے بھی جانا ممکن نہیں ہے۔

(الجواب) اس صورت میں تعلیق مطلق ہے، لہذا اگر وہ عورت اپنی خالہ کے گھر جاوے گی، اگرچہ باجازت جاوے طلاق واقع ہو جاوے گی۔ لیکن ایک دفعہ واقع ہو کر پھر دوبارہ وسہ بارہ وغیرہ جانے سے طلاق واقع نہ ہوگی۔ اگر شوہر نے طلاق کا لفظ کہا تھا تین طلاق نہ کہا تھا تو ایک طلاق کے بعد عدت میں رجوع کر لیوے۔

کہا کہ فلاں سے ملوں تو میرا نکاح فسخ ہے اگر ملے گا تو طلاق ہوگی یا نہیں

(سوال ۷۲۰) قد علق الرجل فسخ نکاحه علی ملاقات احد فقال ان لقیت بفلان فنکاحی فاسخ. فیا ایھا الھداة قد طلقت زوجتھا اذا وجد اللقاء المذکورام لا.

(الجواب) ان نوی الطلاق بقوله فنکاحی فاسخ یقع الطلاق البائن بعد وجود الشرط ای اللقاء کما ھو حکم التعلیق قال فی الدر المختار .اذھبی الی جھنم یقع ان نوی خلاصه وکذا اذھبی عنی

(۱) رد المحتار کتاب الطلاق باب الصریح ج۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۱ .ط.س ج۳ ص۲۴۸. ۱۲ ظفیر
(۲) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق مطلب مسائل الاستثناء والمشیة ج ۲ ص ۷۰۰ .ط.س ج۳ ص۳۶۶ ۱۲ ظفیر

والفلحی وفسخت النکاح وانت علی کالمیتة الخ۔(۱) فقط۔

کہا کہ زوجہ کو تکلیف دوں تو اس پر طلاق اور کپڑا نہیں دیا تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۲۱) ایک شخص نے نکاح کے بعد یہ اقرار کہا کہ اگر میں اپنی زوجہ کو قصداً تکلیف دوں تو میری زوجہ پر طلاق ہے، بعد ازاں زید نے اپنی منکوحہ کو یہ تکلیف پہنچائی کہ زید کی عدم موجودگی میں زید کی ماں نے زید کی منکوحہ سے کھانے کی اشیاء جبراً لے کر صندوق میں بند کر دی، مسماۃ منکوحہ نے کپڑا بدلنے کے لئے زید سے کپڑا طلب کیا زید نے کپڑا نہیں دیا۔ حالانکہ کپڑے کی سخت ضرورت تھی۔ آیا موافق اقرار نامہ کے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) زید کی والدہ کا فعل زید کی طرف منسوب نہ ہوگا۔ باقی زید کا کپڑے بدلنے کو نہ دینا اس میں یہ تفصیل ہے، در مختار میں ہے وتفرض لها الكسوة في كل نصف حول مرة لتجدد الحاجة حراً وبرداً الخ ثم قال وتزاد في الشتاء جبةً وسروالاً وما يدفع به اذى حر وبرد ولحافاً وفراشاً وحدها الخ قوله الى ان طلبته۔(۲) اور شامی میں ہے قوله في كل نصف حول مرة الا اذا تزوج وبنى بها ولم يبعث لها كسوة فتطالبه بها قبل نصف الحول والكسوة كالنفقة في انه لا يشترط مضى المدة بحر عن الخلاصة وحاصله انها تجب لها معجلة لا بعد تمام المدة واعلم انه لا يجدد لها الكسوة مالم يتخرق ما عندها او يبلغ الوقت الذى يكسوها الخ۔(۳) پس جس تفصیل سے کپڑا پہنانا شوہر کے ذمہ لازم ہے اگر اس میں اس نے کوتاہی کی ہے تو یہ بیشک تکلیف ہے اور طلاق واقع ہو جاوے گی ورنہ نہیں۔

ایک شخص نے کہا اگر بات کروں تو میری بیوی پر طلاق، دو بیوی میں سے کس پر طلاق ہوگی

(سوال ۷۲۲) شخصے گفت اگر من با تو کلام کنم بزوجہ من سہ طلاق، بعد ازاں باو کلام کرد و حالانکہ آں شخص را دو زوجہ است، پس بر ہر زن سہ طلاق باشد یا بر یک زن؟ و کدام زن؟

(الجواب) بر یک زن سہ طلاق واقع خواہد شد و اختیار تعیین مر شوہر راست ولو قال امرأتي طالق وله امرأتان او ثلث تطلق واحدة منهن وله خيار التعيين(۴) وفي الشامي لا فرق في ذلك بين المعلق والمنجز الخ۔

طلاق معلق کی اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۳) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو چند شرائط لکھ دی، منجملہ ان کے جو یہ شرط ہے کہ جب میرے خسر یا اور کوئی عزیز میری زوجہ کو رخصت کرانے آویں تو بوقت رخصت کے میں کوئی مزاحمت نہ کروں گا، اگر کوئی مزاحمت کروں تو یہی تحریر بجائے طلاق بائن سمجھی جاوے، جب زید کا خسر اپنی لڑکی کو رخصت کرانے گیا تو زید نے پس و پیش کر کے دو تین روز کے بعد رخصت کیا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہ؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الکنایات ص ۶۵۲ ط س ج۳ ص ۳۱ ۱۲ ظفیر
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۸۹۳ و ج ۲ ص ۸۹۴ و ج ۲ ص ۸۹۷ ط س ج۳ ص ۵۸۰ ۔ ۱۲ ظفیر
(۳) رد المحتار باب النفقة ص ۸۹۳ و ص ۸۹۴ ط س ج۳ ص ۳۸۰ ۔ ۱۲ ظفیر
(۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ص ۶۲۹ ط س ج۳ ص ۲۹۰ ۔ ۱۲ ظفیر

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی۔

یہ کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوئی تو تجھ پر تین طلاق پھر اس نے درج ذیل حیلہ کیا کیا حکم ہے۔

(سوال ۷۲۴) ایک شخص نے اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر تو فلاں گھر میں داخل ہوگی تو تجھ پر تین طلاق سے طلاق ہے۔ پھر اس شخص نے یہ حیلہ کیا کہ اس عورت کو طلاق بائن دے کر عدت کے اندر نکاح کر لیا اور نکاح سے پہلے اس کو گھر میں داخل کیا پھر اس سے نکاح کر لیا، اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ثلثہ تو نہ ہوگی؟

(الجواب) عدت کے اندر گھر میں داخل ہونے سے وہ عورت مطلقہ ثلثہ ہو جاوے گی۔(۱) اور نکاح مطلقہ ثلثہ سے بدون حلالہ کے صحیح نہیں۔

نان نفقہ نہ دوں تو نکاح سے باہر

(سوال ۷۲۵) ایک شخص نے کہا اگر میں اپنی زوجہ کو نان نفقہ نہ دوں تو وہ میرے نکاح سے باہر ہو جاوے گی۔ اب سات ماہ گذر چکے کہ اس نے ایک حبہ بھی نہیں دیا تو اس کی عورت پر طلاق واقع ہوئی یا نہ دوسرا نکاح اس عورت کا جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق بائنہ اس عورت پر واقع ہو گئی۔(۲)

صورت مسئولہ میں طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۶) ایک شخص نے بقر سائم غیر کو چراگاہ میں کھالیا، چند آدمی اس وقت موجود تھے، بعدہ وقت مخاصمت و مواخذہ کے بخوف تاوان و معاوضہ کے شخص مذکور نے کہا کہ یہ میرا جانور تھا اور اگر یہ میرا جانور نہیں ہے تو تین شرطوں سے میری موجودہ عورت مطلقہ ہو جاوے تین شرط بجائے تین طلاق کے ہمارے ملک میں مستعمل ہے۔ اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔ اور اگر واقع ہوئی تو کون سی طلاق ہوئی۔

(الجواب) در مختار میں ہے فان غصب وغیر المغصوب فزال اعظم منا فعه الی ان قال ضمنه وملکه بلا حل انتفاع قبل اداء ضمانه ای رضا مالکه باداء کذبح شاة ای شاة غیره الخ .(۳) اس عبارت سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ ذبح کرنے سے غاصب مالک ہو جاتا ہے، اگرچہ بلا ادائے ضمان نفع اٹھانا حرام ہے۔

لکھا اگر بیوی کو جلد نہیں بھیجا تو یہ میرا طلاق نامہ ہے۔ اس صورت میں ایک ماہ سے کم مدت میں بھیج دیا تو طلاق واقع نہیں ہوئی

(سوال ۷۲۷) ایک شخص نے اپنے سالے کے نام خط لکھا جس میں اپنے خسر کو بہت برا بھلا لکھا ہے اور بعد میں

---

(۱) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س.ج ۳ ص ۳۵۵) ظفیر.

(۲) فاذا اضافه الی الشرط وقع عقیب الشرط اتفاقا (عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۴۴۰) ظفیر. ج ۱ ص ۴۲۰م

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الغصب ج ۵ ص ۱۶۷ ط.س.ج ۶ ص ۱۹۳ . ظفیر.

یہ بھی لکھا کہ پس مناسب ہے کہ بذریعہ اس تحریر کی یہ ایک تحریر تصور کر کے جلد بڑی بیگم یعنی میری زوجہ کو میرے مکان پر روانہ کردو، اگر اس پر بھی کسی لالچ سے روانہ نہیں کی جاوے گی تو میرا طلاق نامہ ہے۔ اول تو یہ فرمایئے کہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں اگر ہوئی تو کس قسم کی۔ مضامین خط سے زوجہ قاضی کے یہاں تفریق کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال في الدر المختار الشهر و مافوقه ولو الى الموت بعيد وما دونه قريب الخ ولفظ السريع كالقريب والاجل كالبعيد الخ.[1] پس شوہر نے صورت مسئولہ میں اپنی زوجہ کے بارے میں یہ لکھا ہے کہ جلد اس کو بھیج دو اگر نہ بھیجو گے تو یہی میری طرف سے طلاق ہے، پس ایک ماہ کی مدت سے کم میں بڑی بیگم یعنی زوجہ کاتب کو نہیں بھیجا گیا تو موافق تصریح فقہاء اس پر طلاق معلق واقع ہو گئی۔ عدت کے گذرنے پر جو کہ مطلقہ کے لئے تین حیض ہیں وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے جب کہ موافق تحریر بالا عورت پر طلاق واقع ہو گئی تو اگرچہ طلاق رجعی ہو تب بھی بعد عدت کے عورت مطلقہ شوہر کے نکاح سے خارج ہو جاتی ہے، پس عدت گذرنے کے بعد عورت دعویٰ تفریق بے تامل کر سکتی ہے۔ اور وہ دعویٰ کرے یا نہ کرے خود بخود بعد عدت گذرنے کے نکاح شوہر سے خارج ہو جاوے گی۔

مشروط طلاق کا حکم

(سوال ۷۲۸) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو اس شرط پر طلاق دی کہ اگر بکر (زید کے بیٹے) نے اپنی ماں ہندہ کے روبرو زید کی توہین کی اور ہندہ نے بکر کو منع نہیں کیا تو ہندہ پر تین طلاق مگر دریافت سے معلوم ہوا کہ اس وقت ہندہ بکر کے پاس موجود نہ تھی، ہندہ کو کچھ علم بھی نہیں تھا۔ صورت ہذا میں طلاق ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) صورت مسئولہ میں اگر شرط ایقاع طلاق نہیں پائی گئی یعنی یہ کہ بکر نے اپنی والدہ ہندہ کے روبرو زید اپنے باپ کی توہین نہ کی یا کی مگر اس نے روکا اور منع کیا تو طلاق واقع نہ ہوئی، اور جب کہ ہندہ اس وقت موجود ہی نہ تھی تو وقوع طلاق کی کوئی وجہ ہی نہیں ہے، پس صورت مسئولہ میں طلاق ہندہ پر واقع نہ ہوئی۔

نکاح کر کے یہ شرط نامہ لکھ دیا کہ دوسرا نکاح کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہے۔ لہذا دوسرے نکاح کے بعد عورت کو اختیار حاصل ہو گا

(سوال ۷۲۹) ایک شخص نے ایک عورت سے نکاح کیا اور کابین نامہ لکھ دی کہ اگر میں دوسرا نکاح کروں یا نان نفقہ نہ دوں تو تم کو تین طلاق لینے کا اختیار ہے۔ اس کے بعد زید نے دوسرا نکاح کر لیا اور نان نفقہ نہیں دیا گواہ موجود ہیں۔ اب اس عورت نے کابین نامہ اپنے شہر کے قاضی کے پیش کیا اور نکاح فسخ کرا کر بعد عدت کے نکاح ثانی عمر سے کیا۔ اب ولی شوہر اول اور ان کے درمیان تنازع ہے وہ کہتے ہیں کہ یہ کابین نامہ جھوٹ ہے۔ آیا یہ نکاح درست ہے؟ یعنی عمر سے اور عمر کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں؟

(الجواب) جب کہ مرد نے شرائط کابین نامہ کو پورا نہ کیا اور بر خلاف ان شرائط کے کیا تو عورت کو اختیار طلاق لینے کا حاصل ہے، پس جب عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دی طلاق ہو گئی، اور بعد گذرنے عدت کے نکاح

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار الشهر و ما فوقه بعيد ج ۳ ص ۱۸۲. ظفير

تین حیض کے نکاح ثانی جو عمر سے کیا وہ صحیح ہے۔ اور عمر پر کچھ گناہ اور مواخذہ نہیں، امامت عمر کی بلا کراہت درست ہے۔

روٹی پڑانہ دوگے تو یہی طلاق ہے

(سوال ۷۳۰) برادری نے شوہر سے کہا کہ تم اس کو روٹی پڑا دوگے، اگر نہ دوگے تو وہ اپنی دوسری شادی کرے گی۔ شوہر نے اقرار کرلیا کہ میں روٹی پڑا دوں گا اور کہا کہ میرا یہی اقرار طلاق سمجھا جائے۔ اب وہ شوہر اس کی خبر گیری نہیں کرتا۔ آیا یہ طلاق لے کر دوسرا نکاح کرسکتی ہے؟

(الجواب) شوہر کا اگر یہ مطلب تھا کہ اگر میں روٹی پڑانہ دوں تو اقرار طلاق سمجھا جاوے تو اس صورت میں جب کہ اس نے روٹی پڑا نہیں دیا موافق اس کے اقرار کے اس کی زوجہ مطلقہ ہوگئی بعد عدت کے دوسرا نکاح کرنا اس کو درست ہے۔

ایک کو طلاق دی تو دوسری عورت پر یا پہلی پر سابق شرط کی وجہ سے طلاق واقع نہیں ہوگی

(سوال ۷۳۱) اگر کسی شخص نے ایک عورت کو طلاق دی اور بعد میں اس سے نکاح کیا تو نکاح کے بعد اس کی سابقہ طلاق پڑجائے گی یا نہیں؟ اور اگر کسی شرط کے ساتھ طلاق دے اور پھر اسی عورت سے نکاح کرلے اور نکاح کے بعد وہ شرط پائی جائے تو اس صورت میں طلاق واقع ہوگی یا نہیں؟

(الجواب) قبل از نکاح عورت پر طلاق واقع نہیں نہ منجزانہ معلقاً جب کہ تعلیق قبل از نکاح ہو اگرچہ تحقق شرط بعد نکاح ہو۔ مثل قوله لا جنبية ان دخلت الدار فانت طالق ثم نكحها فدخلت الدار فلا يقع الطلاق۔(۱)

تم سے وطی کروں تو ماں بہن سے کروں اس کہنے سے طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۷۳۲) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں اور پھر اس سے جماع کرلیا تو طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر یہ کہا کہ میں طلاق دے آیا ہوں، حالانکہ طلاق نہیں دی تھی جھوٹ بولا تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ اگر تجھ سے جماع کروں تو اپنی ماں بہن سے کروں۔ اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی مگر یہ کہنا گناہ ہے آئندہ ایسا نہ کہے اور اس سے کہ میں طلاق دے آیا ہوں اگرچہ جھوٹ کہا ہو طلاق واقع ہو جاتی ہے لو اقر بالطلاق كاذباً او هازلاً وقع قضاءً لا ديانةً شامی (۲) ج ۲ ص ۵۷۹۔

مذکورہ صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۷۳۳) دو طالب علموں میں بحث ہوئی ہدایۃ النحو کی عبارت مندرجہ ذیل کے متعلق (الجمعية ولزومها الخ) ایک کہتا ہے کہ الجمعیۃ غلط ہے الجمعیۃ ہونا چاہئے اگر الجمعیۃ غلط نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے۔ دوسرا کہتا ہے

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۱ ط.س. ج۳ص ۳۴۵ ۱۲ ظفير. (۲) رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س ج۳ص ۲۳۸ ظفير

کہ اگر الجمعیۃ کا مطلب صحیح نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے اس صورت میں کس کی بیوی پر طلاق ہوئی۔
(الجواب) صورت مسئولہ میں دونوں میں سے ایک کی بھی بیوی پر طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ہدایۃ النحو کے تمام نسخوں میں الجمعیۃ کا لفظ موجود ہے جو سیاق کلام اور ترکیب نحو کے لحاظ سے نہایت صحیح اور برمحل ہے اور مجرور بھی ہو سکتا ہے اور مرفوع بھی۔ ان دونوں صورتوں میں حاصل یہ ہوگا (وہ جمع تنہا دو سیوں کے قائم مقام ہے جن میں ایک جمعیۃ اور دوسرا اس کا لزوم ہے الخ) اور اگر للجمعیۃ ہو تو معنی جب بھی صحیح ہو جائیں گے بلکہ مفاد کے لحاظ سے) مناسب تر ہوں گے۔ یعنی جمع دو سیوں کے قائم مقام اس لئے ہے کہ اس میں جمعیت ہے اور لزوم جمعیۃ بھی، پس جب کہ دونوں عبارتوں کا حاصل اپنے اپنے موقع پر صحیح ہے تو وقوع طلاق کی کوئی وجہ نہیں۔ وجود شرط کے بغیر وقوع طلاق متصور نہیں۔(۱)
مکرر متعلقہ استفتاء
(الجواب) پہلے جواب میں یہ بات پیش نظر تھی کہ جب قائل اول یوں کہتا ہے کہ اگر الجمعیۃ کا لفظ غلط نہ ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے تو گویا وہ یوں کہہ رہا ہے کہ اگر یہ غلط نہ ہو اور الجمعیۃ غلط ہو تو میری بیوی پر طلاق ہے یعنی جس شرط پر اس نے وقوع طلاق کو معلق کیا ہے اس کے دو جزو ہیں الجمعیۃ کا صحیح ہونا اور للجمعیۃ کا غلط ہونا، پس جب کہ للجمعیۃ غلط نہیں تو شرط بتمامہ نہیں پائی گئی لہذا طلاق بھی واقع نہیں ہوئی، لیکن قائل کی مراد یہ نہیں ہے بلکہ صرف لفظ الجمعیۃ کی صحت پر طلاق کو معلق کیا ہے تو چونکہ یہ شرط متحقق ہے لہذا وقوع طلاق میں شبہ نہیں۔ بہر حال الجمعیۃ اور للجمعیۃ دونوں اپنے اپنے موقع پر صحیح ہیں۔ الجمعیۃ کو غلط کہنا جہل اور قواعد نحو سے انتہائی ناواقفیت ہے پس موجودہ صورت میں بھی اگر طلاق واقع ہوگی تو قائل اول کی بیوی پر ہوگی اور قائل ثانی بہر کیف سبکدوش ہے۔

اقرار کے خلاف ہونے کی صورت میں طلاق ہوگی

(سوال ۷۳۴) میرا عقد اس اقرار پر ہوا کہ ہماری عورت اپنے والدین کے مکان پر رہے اور ہم اس کا کھانا کپڑا برابر دیں گے چند ماہ بعد ہم اپنے مکان پر چلے آئے، اب ہم رخصتی کے طلبگار ہیں تو عورت کا والد کہتا ہے کہ ہماری لڑکی تمہارے اقرار پر بیٹھی ہے تمہارے ہمراہ نہ جاوے گی تم نے اقرار کے خلاف کیا تمہارا نکاح ٹوٹ گیا۔ آیا موافق شریعت کے ہمارا نکاح ٹوٹ گیا یا قائم ہے۔
(الجواب) اگر تم نے نکاح میں یہ شرط کی تھی کہ ہم اپنی زوجہ کو اس کے باپ کے گھر رہ کر کھانا کپڑا دیں گے اور اگر نہ دیں تو اس پر طلاق ہے اور وہ ہمارے نکاح سے خارج ہے، تو بصورت نہ دینے نان و نفقہ کے اس پر طلاق واقع ہو جاوے گی، اور وہ تمہارے نکاح سے خارج ہو جاوے گی۔ اور اگر طلاق کی تعلیق نہ تھی تو پھر اس پر طلاق واقع نہ ہوگی اور نکاح فسخ نہ ہوگا اور تم اپنی زوجہ کو رخصت کرا سکتے ہو۔ (سوال میں تعلیق کا ذکر نہیں ہے لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر)

---

(۱) وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۹۰ ط.س. ج۳ ص ۳۵۵) یہاں شرط نہیں پائی گئی لہذا طلاق واقع نہیں ہوئی۔ ظفیر۔

صورت مذکورہ میں طلاق نہیں ہوگی

(سوال ۷۳۵) ایک شخص نے بعد نکاح اپنے قلم سے تحریر کر دیا کہ اگر میں اس منکوحہ پر دوسری شادی کروں یا اس منکوحہ اور اس کی والدہ کی بلا رضامندی کسی جگہ سکونت اختیار کروں تو یہ منکوحہ میری مطلقہ بہ طلاق بائن ہوگی۔ پھر اس نے بغیر رضامندی دونوں کے ایک گاؤں میں امامت کر لی اور وہاں رہنے لگا۔ بعض ایام میں بعد نماز عشاء گھر آجاتا اور نماز فجر سے پہلے چلا جاتا ہے تو اس کی منکوحہ پر طلاق بائن واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق ظاہر یہ ہے کہ اس صورت میں اس کی منکوحہ پر طلاق بائنہ واقع نہ ہوگی کیونکہ غرض حالف کے کسی جگہ سکونت کرنے سے یہ ہے کہ مع اہل وعیال کے اس جگہ سکونت کرے کمالا یخفی پس ملازمت کے لئے کسی جگہ جانا اور بضرورۃ ملازمت وہاں رہنا اس مقام کو دائما جائے سکونت بنانا نہیں ہے قال فی رد المحتار والمساکنۃ بالا ستقرار والدوام وذلک باھلہ ومتاعہ الخ۔(۱) ج ۳ ص ۷۸۰ وقال قبیلہ وموان المساکنۃ لا تثبت الا باھل کل منھما ومتاعہ الخ(۲)

ایسا نہ ہو تو مجھ پر سہ طلاق کہنے سے نہ ہونے کی صورت میں طلاق واقع ہو جائے گی

(سوال ۷۳۶) ایک شخص نے پیشی مقدمہ کے وقت عدالت میں یہ کہا کہ اگر آج اس مقدمہ میں فتح نہ پاؤں تو مجھ کو سہ طلاق شرعی ہے۔ اور مقدمہ میں کامیابی نہ ہوئی تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) فی الدر المختار وعلی الطلاق وعلی الحرام فیقع بلانیۃ للعرف وتمام(۳) تحقیقہ فی ردالمحتار پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں تحقق شرط کی حالت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔

اس صورت میں جب شرط نہیں پائی گئی طلاق نہیں واقع ہوئی

(سوال ۷۳۷) زید اپنے باپ اور دیگر بھائیوں کے ساتھ دکان کرتا ہے، مکان سکونتی اس کا علیحدہ ہے ایک دوسرا بھائی زید کا ہے اس کے یہاں چوری ہوئی، زید نے حلف کیا کہ میرے چوری نہیں ہوئی اگر میرے ہوئی ہو تو میری عورت پر تین طلاق ہیں۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں، کیونکہ مال سب کا مشترک ہے لیکن زید کی مراد یہ تھی کہ میرے گھر چوری نہیں ہوئی۔

(الجواب) اگر زید نے یہ نیت کر کے تعلیق کی ہے کہ میرے گھر میں چوری نہیں ہوئی اور اگر ہوئی ہو تو الخ پس اس نیت سے حلف کرنے میں اس کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی، کیونکہ اس کے مکان میں چوری نہیں ہوئی۔

صورت مسئولہ میں طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۷۳۸) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا اور لکھ دیا کہ اگر میں غیر عورت سے سوائے تمہارے حرام کروں یا اس کی بابت گفتگو کروں تو بی بی خاتون جنت سے ایسا کروں والعیاذ باللہ تعالیٰ اس کے بعد اس کو ایک غیر عورت سے

---

(۱) رد المحتار کتاب الایمان مطلب حلف لا یساکن فلانا ج ۳ ص ۱۰۷ ط.س. ج۳ ص ۷۵۰ . ظفیر.
(۲) ایضاً ج ۳ ص ۱۰۷ ط.س. ج۳ ص ۷۵۰ . ظفیر. (۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۴ ط.س. ج۳ ص ۲۵۲ ۱۲ ظفیر.

گفتگو کرتے دیکھا گیا تو اس کی زوجہ اس پر حرام ہو گئی یا نہیں۔ اور اس لفظ سے کفر عائد ہوا یا نہیں ؟
(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ اس پر حرام نہیں ہوئی، اور اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی اور کفر بھی اس پر عائد نہیں ہوا۔ جو کچھ کہا اور لکھا اس سے توبہ کرے اور آئندہ ایسا نہ کہے۔

وعدہ تھا کہ ساس کے گھر بیوی کو رکھوں گا اب اگر اپنے گھر لے جائے گا تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۳۹) کمترین نے ایک عورت سے نکاح کیا اور منکوحہ کی والدہ نے قبل نکاح مجھ سے یہ معاہدہ لکھا لیا کہ میں خلاف مرضی اس کی منکوحہ کو اس کے گھر سے باہر نہیں لے جاؤں گا صرف یہی الفاظ تھے کسی قسم کی تعلیق وغیرہ نہیں تھی، اب منکوحہ کو میں اپنے گھر لے جانا چاہتا ہوں تو میرے نکاح میں کچھ فرق آوے گا یا نہیں۔
(الجواب) اس صورت میں چونکہ تعلیق نہیں ہے اس لئے اگر وہ شخص اپنی زوجہ کو بدون اجازت اپنی والدہ کے اس کے مکان سے لے جاوے تو نکاح میں کچھ خلل نہ آوے گا اور طلاق واقع نہ ہوگی، البتہ بسبب معاہدہ کے بلا ضرورت اس شخص کو خلاف معاہدہ نہ کرنا چاہئے اور اپنی زوجہ کو نہ لے جانا چاہئے اور اگر بضرورت لے جاوے تو جائز ہے اور کچھ کفارہ اس پر لازم نہیں ہے۔

قصور ظاہر کر دے ورنہ تین طلاق، قصور ظاہر کر دیا تو طلاق نہ ہوئی

(سوال ۷۴۰) زید کی بیوی حمیدہ سے کوئی قصور ہو گیا تھا، زید نے سخت غصہ میں حمیدہ سے کہا کہ اگر تو اپنا قصور ظاہر کر دے تو میں تیرا جرم معاف کر دیتا ہوں ورنہ تجھے تین مرتبہ طلاق ہے۔ زید کے اس کہنے سے پیشتر ہی حمیدہ نے زید کی بہن سے اپنے قصور کو ظاہر کر دیا تھا جو بعد میں زید پر بھی ظاہر ہو گیا، طلاق ہوئی یا نہیں۔
(الجواب) اس صورت میں چونکہ حمیدہ نے اپنا قصور ظاہر کر دیا اور زید پر بھی ظاہر ہو گیا، اس لئے حمیدہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، موافق اس قاعدہ کے **اذا فات الشرط فات المشروط۔ فقط**

بلا رضامندی لے جاؤں تو نکاح فسخ ہوگا کہا تو اب کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۱) خلاصہ سوال یہ ہے کہ شوہر نے زوجہ کو یہ لکھ دیا کہ بعد نکاح ہونے کے یہ اقرار کرتا ہوں کہ اگر منکوحہ کے بلا رضامندی دوسری جگہ لے جاؤں تو میرا نکاح فسخ ہوگا، عورت نے یہی الفاظ کہہ کر شوہر سے اقرار نامہ لکھوالیا ہے، اس صورت میں مذاکرہ طلاق ہوگا یا نہیں، اور وقوع طلاق کا کیا حکم ہوگا۔
(الجواب) فسخ نکاح کا لفظ جب کہ صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے اور عورت نے یہی لفظ کہا ہے، صراحتاً طلب طلاق نہیں کی تو مذاکرہ طلاق نہ ہوا، لہذا شوہر کی نیت کا اعتبار ہوگا، اور اگر عورت صریح الفاظ میں طلب طلاق معلق کرتی اور اس پر شوہر فسخ نکاح کا لفظ تعلیقاً کہتا تو تحقق شرط کے وقت طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی، کما فی **الدر المختار و تنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ**۔(۱)

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ ط۔س ج۳ ص ۳۵۵۔ ظفیر۔

اگر نکاح نہ کروں تو میری منکوحہ پر تین طلاق اس کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۲) زید شادی شدہ ہے۔ اور وہ حلف اٹھاتا ہے کہ اگر دیگر نکاح نہ کروں تو مجھ پر اپنی منکوحہ بطلاق ثلاثہ طلاق، اگر زید دیگر شادی نہ کرے تو زید کی منکوحہ کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) زید اگر دوسری شادی نہ کرے گا تو خواہ وہ ہندہ سے کرے یا کسی دوسری عورت سے تو اس کی پہلی منکوحہ پر طلاق ثلاثہ واقع ہو جاوے گی، لیکن ابھی اس کی منکوحہ سابقہ پر طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ اس نے ابھی کوئی وقت اپنے نکاح ثانی کا مقرر نہیں کیا، پس تمام مدت حیات اس کا وقت ہے، پس آخر حیات تک اگر زید نے دوسرا نکاح نہ کیا تو اس وقت اس کی منکوحہ سابقہ مطلقہ ثلثہ ہوگی۔

خلاف شریعت کوئی کام کروں تو تم کو طلاق کا اختیار ہوگا اب اگر قبر کو سجدہ کرے تو اختیار ہو گا یا نہیں

(سوال ۷۴۳) دولہا کی طرف سے یہ اقرار نامہ تحریر ہوا کہ اگر میں خلاف شریعت کوئی کام کروں تو دولہن کو اختیار ہوگا کہ مجھ سے علیحدگی کر کے طلاق حاصل کر لیوے جب دولہن اس کے گھر گئی تو اس نے قبروں کو سجدہ کیا ،دولہن باپ کے گھر آکر خاوند کو کہا کہ تم پابند شریعت ہو جاؤ ورنہ میرا مہر ادا کر دو، خاوند نے کچھ نہ کہا، اس بناء پر عورت نے اپنے نفس کو تین طلاق دی، یہ طلاق واقع ہوئی یا نہیں ؟

(الجواب) اس صورت میں یہ تعلیق و تفویض جو شوہر کی طرف سے اپنی زوجہ کے لئے ہوئی تھی صحیح تھی، اور عدم ایفاء شروط کی صورت میں عورت کو طلاق کا اختیار تھا لیکن یہ اختیار اسی وقت تک تھا جس وقت شوہر سے خلاف شریعت امور صادر ہوئے تھے یعنی بفور صدور اگر عورت اپنے اختیار کو استعمال کر لیتی تو طلاق واقع ہو جاتی لیکن جب کہ ایک مدت یونہی گذر گئی اور اس نے اپنے مفوضہ اختیار سے کام نہیں لیا تو بظاہر اب یہ اختیار اس کو نہیں رہا کیونکہ تفویض میں کوئی لفظ ایسا نہیں جو اختیار کے استمرار ودوام پر دلالت کرے، لہذا یہ اختیار ٹھیک عدم ایفاء شروط کے وقت تک ہی محدود رہے گا، عورت نے اتنی مدت کے بعد اپنے اختیار سے جو طلاق لی ہے وہ واقع نہیں ہوئی، شامی میں ہے **قوله امرك بيدك مثله المعلق كان دخلت الدار فامرك بيدك فان طلقت نفسها كما وضعت القدم فيها طلقت وان بعد ما مشت خطوتين لم تطلق لا نها طلقت بعد ما خرج الا مريدها بحر من المحيط** ـ(۱)

اس بیوی کی حیات میں دوسری شادی کروں تو اس دوسری کو تین طلاق، اب پہلی کو طلاق دے کر دوسری شادی کرے تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۴) مسمی علی افسر نے مسماۃ بیوی جان سے نکاح کیا اور یہ لکھ دیا کہ اگر بیوی جان کی حیات میں دوسری عورت سے نکاح کروں تو وہ مطلقہ ثلاثہ ہوگی، اور اب علی افسر نے مسماۃ بیوی جان کو طلاق دے کر دوسری عورت

---

(۱) رد المحتار باب الا مر باليد ج ۲ ص ۲۹۲ ط.س ج۳ص ۳۲۷. ظفیر.

سے نکاح کرلیا ہے تو اس عورت پر طلاق ثلثہ واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر بحیات زوجہ اولیٰ مسماۃ بیوی جان کے علی افسر دوسرا نکاح کرلیا تو دوسری زوجہ مطلقہ بطلقات ثلثہ ہوجاوے گی۔ لان الایمان مبنیة علی الا لفاظ لا علی الاغراض. در مختار وفی رد المحتار وعلی هذا ولوقال امرأته کل امرأة اتزوجها بغیر ذلك فطالق فطلق امرأ ته طلاقا بائنا او ثلاثاً ثم تزوج بغیر اذنها طلقت لا نه لم تتقید یمینه ببقاء النكاح الخ۔(۱)

طلاق نامہ لکھا مگر کہا کہ جب تک مہر کی معافی نہ لکھ دے یہ تحریر نہ دی جائے کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۵) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق تحریر کرکے اپنے عزیز کے پاس بھیج دی اور تاکید کی جب تک میری زوجہ دین مہر سے دست برداری نہ لکھ دے اس کو یہ تحریر نہ دینا، زید کی زوجہ نے دست برداری دینے سے انکار کر دیا تو طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) زید کی یہ تحریر معافی مہر پر معلق تھی جیسا کہ زید کی تصریح مابعد سے معلوم ہوتا ہے. پس اگر اس کی زوجہ نے معافی کو منظور نہیں کیا تو طلاق واقع نہیں ہوگی۔ حكم التعاليق والعبرة للمعاني.

کہا کہ آج دن سے اگر میرا بدن چھولے تو تم پر تین طلاق، رات میں چھوا تو کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو رات کے وقت غصہ میں یہ کہا کہ آج دن سے اگر تو میرا بدن چھوئے تو تجھ پر تین طلاق، بی بی گھبرا گئی اور شوہر کا ہاتھ پکڑ لیا کہ مجھے معافی دو، شوہر کے کلام میں دن کی قید ہے اور شوہر کی نیت طلاق دینے کی نہ تھی، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) حکم شرعی یہ ہے کہ صریح لفظ طلاق میں خواہ وہ معلق ہو یا منجز نیت کا اعتبار نہیں ہے بدون نیت کے بھی طلاق واقع ہوجاتی ہے کذا فی الدرالمختار اور ایسے موقع پر دن سے مراد مطلق وقت ہوتا ہے گویا مطلب یہ ہے کہ اس وقت سے اگر تو نے مجھ کو ہاتھ لگایا الخ لہذا اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہوگئی، بدون حلالہ وہ شخص اپنی زوجہ مطلقہ ثلثہ سے دوبارہ نکاح نہیں کرسکتا، كما قال الله تعالىٰ فان طلقها فلا تحل له من بعد حتى تنكح زوجاً وغيره (۲) الا یه وقال علیه الصلوٰة والسلام ثلث جدهن جدوهز لهن جد(۳) الحدیث قال فی الشامی ای لوقال یوم احکم فلا ناً فانت طالق فهو علی اللیل والنهار الخ۔(۴)

امامت و ملازمت کے سوا اگر تم کو چھوڑ کر سکونت کروں تو بیوی پر طلاق، اس کے بعد دوسرے گاؤں میں امامت کی ملازمت کرلی کیا حکم ہے

(سوال ۷۴۷) ایک عورت نے ایک مسافر کو خانہ داماد رکھا اور یہ کہا کہ اگر تم گھر میں مثل حقیقی فرزند کے سکونت رکھو تو میں اپنی دختر کا نکاح تمہارے ساتھ کردوں گی ایسا نہ ہو کہ بعد نکاح تم کسی جگہ بغیر میری رضا کے

---

(۱) الدر المختار علی هامش ردالمحتار كتاب الايمان ج ۳ ص ۱۸۸ ط.س ج۳ص ۸۴۶. ظفیر. (۲) سورة البقره ۲۹
(۳) مشکوة ج ۲ ص ۲۸۴ (۴) رد المحتار. ظفیر.

سکونت کر لو، مسافر نے کہا کہ اگر میں کسی جگہ بغیر رضا تم دونوں کے تجھ کو چھوڑ کر سکونت کروں تو منکوحہ میری تمہاری دختر مطلقہ بطلاق بائن ہو، اور امامت و ملازمت کی ممانعت اختیار تم کو نہ ہو گا اور ان دونوں سے طلاق واقع نہ ہو گی، بعد اس کے ایک دوسرے گاؤں میں بذریعہ امامت بلا منکوحہ اس نے سکونت کی، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں جب کہ مسافر مذکور نے امامت و ملازمت کی سکونت کو مستثنیٰ کر لیا تھا تو اگر امامت و ملازمت کی وجہ سے وہ کسی دوسرے موضع میں سکونت رکھے گا تو شرط حنث نہ پائی گئی، اور اس وجہ سے اس کی زوجہ مطلقہ نہ ہو گی کیونکہ انحلال یمین وجود شرط پر ہے پس جب کہ وجود شرط متحقق نہ ہو گا تو حنث بھی نہ ہو گا اور جزاء مذکور اس پر مرتب نہ ہو گی کما فی الدر المختار وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقا الخ۔(۱) پس جب کہ متحقق نہیں تو حنث یعنی وقوع طلاق بھی نہیں، البتہ اگر نفقہ کے بارے میں یہ تعلیق تھی کہ اگر مسافر مذکور اپنی زوجہ کو نفقہ نہ دے گا تو وہ مطلقہ بائنہ ہے، اور پھر نفقہ معہودہ نہ دیا تو طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی، کیونکہ وجود شرط متحقق ہے، لہذا حنث اس پر مرتب ہو گا۔

نکاح کے چھ سال بعد جو شرط لکھی گئی اس سے بھی طلاق ہو گی

(سوال ۷٤۸) سائل نے ایک عورت سے نکاح کیا اور کسی قسم کا اقرار بوقت نکاح نہیں ہوا، بعد چھ سال کے جب سر میل اور رخصتی کا مطالبہ کیا تو منکوحہ کے والدین نے کہا کہ ہم رسومات شادی اس وقت کریں گے جب ہم کو یہ اقرار تحریر کر دو کہ ناکح اپنے منکوحہ کے والدین کے گھر رہے گا، سائل نے مجبور ہو کر اقرار نامہ لکھ دیا کہ اگر جبراً منکوحہ کو اپنے والدین سے جدا کر کے لے جاوے تو نکاح فسخ سمجھا جاوے، اس صورت میں شرط کے پائے جانے پر طلاق واقع ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) سائل کا یہ عذر صحیح نہیں ہے کہ بروقت نکاح کوئی شرط نہیں ہوئی اور چھ سال کے بعد بوقت سر میل جو شرط ہوئی وہ صحیح نہیں ہے، کیونکہ شرعاً بعد نکاح کے بھی اس قسم کی شرط اور تعلیق ہے، پس اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ اقرار نامہ لکھا ہے کہ جبراً لے جانے پر نکاح فسخ سمجھا جاوے اور جبراً لے جانا ثابت ہو جاوے دو گواہان عادل سے تو عورت پر طلاق واقع ہو جاوے گی، کما فی الدر المختار شرطه الملك اوالا ضافة اليه الخ (۲) وتنحل اليمين بعد وجود الشرط مطلقاً الخ۔(۳)

تحریر کے خلاف چھپ کر بھی اس کام کے کرنے سے طلاق ہو جائے گی

(سوال ۷٤۹) عبدالرحمٰن نے ایک اقرار نامہ تحریر کیا، جس کی نقل ارسال ہے، اب عبدالرحمٰن اس کی بیوی اور اس کے ورثہ چاہتے ہیں کہ شرائط اقرار نامہ کو فسخ کر دیا جاوے، یہ جائز ہے یا نہیں اگر عبدالرحمٰن چھپ کر تاڑی پیوے اور شہادت شرعی نہ ہو تو اس کی بیوی مطلقہ ہو گی یا نہیں۔

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ٦۹۰۔ ط۔س ج۳ ص ۳۵۵۔ ظفیر۔
(۲) ایضاً ج ۲ ص ٦۸۰۔ ظفیر۔ (۳) ایضاً ج ۲ ص ٦۹۰۔ ط۔س ج۳ ص ۳٤٤۔ ظفیر۔

(الجواب) عبدالرحمٰن اور اس کے ورثا اس شرط سے پھر نہیں سکتے، اگر عبدالرحمٰن خلاف اقرار نامہ کرے گا یعنی اپنی زوجہ کو نان و نفقہ کی تکلیف دے گا یا تازی پیوے گا ظاہر یا پوشیدہ تو اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی کما قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ۔(۱)

اگر یہ مقام چھوڑ کر کہیں جائیں تو چھ ماہ بعد بیوی پر تین طلاق، اب صورت ذیل میں کیا حکم ہے

(سوال ۷۵۰) زید نے اپنی زوجہ کو یہ اقرار نامہ لکھ دیا کہ ہم گھوسی کے اندر رہیں گے اگر گھوسی چھوڑ کر کہیں چلے جائیں تو چھ مہینہ کے بعد ہماری عورت مسماۃ نظیرن کو تین طلاق بائن پڑ جائیں گی، بعد تحریر اقرار نامہ زید دو ماہ گھوسی کے اندر رہا، اس کے بعد دوسری جگہ چلا گیا، پھر چھ ماہ کے اندر ہی گھوسی آیا اور اپنی بی بی کو رخصت کرا کر لے گیا اور ایک شب اپنے گھر رکھ کر میکہ پہنچا دیا، اور کچھ دن گھوسی رہ کر دوسری جگہ چلا گیا، اب اٹھارہ مہینہ سے گھوسی نہیں آیا تو مسماۃ نظیرن پر موافق اقرار نامہ کے طلاق واقع ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر زید یہ کہے کہ میری مراد شرط مذکور سے یہ تھی کہ رخصت کرانے سے پہلے اگر میں گھوسی چھوڑ کر کہیں چلا جاؤں تو مسماۃ نظیرن پر تین طلاق ہیں تو چونکہ زید رخصت کرانے سے پہلے چھ ماہ کے لئے غائب نہیں ہوا، بلکہ چھ ماہ کے اندر گھوسی آ گیا اور اپنی زوجہ کو رخصت کرا کر لے گیا، لہٰذا شرط طلاق نہیں پائی گئی، اور تین طلاق اس کی زوجہ پر نہیں واقع ہوئی، اور جب ایک دفعہ شرط مخل ہو گئی تو دوبارہ اس شرط سے طلاق واقع نہ ہو گی، لیکن اگر زید یہ مراد اپنی بیان نہ کرے اور شرط مطلقاً رکھی جاوے کہ جس وقت بھی زید گھوسی سے چھ ماہ کے لئے غائب ہو تو اس کی زوجہ مطلقہ بطلقات ثلثہ ہو جاوے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو گئی کیونکہ شرط پائی گئی۔ قال فی الدر المختار وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ۔(۲)

مندرجہ شرط نامہ کی خلاف ورزی کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۵۱) زید نے اپنی لڑکی ہندہ کا نکاح بکر سے چند شرائط پر کیا تھا جو اسٹامپ پر بکر نے قبل نکاح خود تحریر کر دی تھیں، منجملہ ان شرائط کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ اگر کوئی شخص اس کے بہنوئی کی بے عزتی کرے گا الخ بصورت وعدہ خلافی ہندہ پر میرا حق زوجیت نہ رہے گا، اب بکر نے وعدہ خلافی کر کے زید اور اس کے بہنوئی کی ناحق بے عزتی کی تو ہندہ کا نکاح بکر سے فسخ ہو گیا یا نہ۔

(الجواب) نکاح سے پہلے جو اقرار نامہ شوہر نے لکھا اور تعلیق طلاق کی وہ شرعاً معتبر نہیں ہے، البتہ بعد نکاح کے اگر کسی شرط پر شوہر اپنی زوجہ کی طلاق کو معلق کرے تو اس شرط کے پائے جانے سے اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، بشرطیکہ صریح لفظ طلاق مذکور ہو یا کنایہ طلاق کا لفظ بہ نیت طلاق ذکر کیا جاوے اور اس صورت میں چونکہ لفظ کنایہ کا مذکور ہے اور اس میں اگر نیت طلاق کی ہو تو ایک طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے، اس لئے بدون حلالہ کے دوبارہ شوہر اول سے نکاح ہو سکتا ہے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ .ط.س ج۳ص۳۵۵ .ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰ .ط.س ج۳ص ۳۵۵ ظفیر.

باب ہفتم

طلاق کے متفرق مسائل

عورت کے جیل کاٹنے کے بعد کیا شوہر کو طلاق پر مجبور کیا جائے گا

(سوال ۷۵۲) کیا عورت کے جیل خانہ بھگت لینے پر شوہر شرعاً طلاق دینے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔
(الجواب) مجبور نہیں کیا جا سکتا۔(۱)

کیا جبراً عورت کی رخصتی کرائی جائے گی

(سوال ۷۵۳) کیا عورت بجبران حالات کے ہوتے ہوئے شوہر کے یہاں رخصت نہیں کرائی جا سکتی۔
(الجواب) عورت رخصت کرائی جانے پر شرعاً مجبور کی جاوے گی۔(۲)

قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۵٤) کیا ایسی صورت میں بلا رضامندی شوہر جیل خانہ بھگت لینے پر بھی بعد رہائی عورت حاکم شرعی مثل قاضی طلاق دے سکتا ہے اور تفریق کر سکتا ہے یا سوائے شوہر کے اور کوئی طلاق نہیں دے سکتا۔
(الجواب) صرف شوہر ہی طلاق دے سکتا ہے قاضی و حاکم تفریق نہیں کرا سکتا اور طلاق نہیں دے سکتا۔(۳)

عورت کا دعویٰ اور اس کی حیثیت

(سوال ۷۵۵) اگر عورت رہا ہونے پر فار خطی کا دعویٰ کرے اور یہ عذر کرے کہ میرا شوہر شیخ صدیقی نہیں ہے، اس لئے میں جانا نہیں چاہتی تو شرعاً ایسے عذرات پر طلاق عائد ہو سکتی ہے یا نہیں۔
(الجواب) ایسے عذرات قابل سماعت نہیں ہیں (۴) **وهذا كله من الدر المختار ورد المحتار.**

لکھا میں نے فلاں دن سے خاوند ہونے کا خیال دل سے نکال دیا، طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۵٦) اگر کسی عورت کو اس کا خاوند خط میں یہ لکھ کر بھیج دے کہ میں نے اپنے دل سے خاوند ہونے کا خیال یکم جنوری سن ۱۹۲۳ء سے نکال دیا، تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نکاح قائم ہے۔
(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور نکاح قائم ہے۔ **كذا يفهم من كتب الفقه لانه ليس بصريح ولا كناية متعينه.**

---

(۱) لا يجب على الزوج تطليق الفاجرة ولا عليها تسريح الفاجر (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى المحرمات ج۲ ص ۴۰۲. ط.س. ج۳ص ۵۰. ظفير.
(۲) وينقلها فيما دون مدته اى السفر من المصر الى القرية وبا لعكس ومن قرية الى قرية (در مختار) وقول الله تعالىٰ اسكنو هن من حيث سكنتم (ديكهيے رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۹۵ و ج ۲ ص ۴۹۶. ط.س. ج۳ص۱۴۷) ظفير.
(۳) ولا يقع طلاق المولى على امرأة عبده لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ .ط.س. ج۳ص۲۴۲) ظفير. (۴) لوز وجها برضا ها ولم يعلموا بعد م الكفاءة ثم علموا لا خيار لا حد (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكفاءة ج۲ ص ۴۳۷. ط.س. ج۳ص۸۵) ظفير.

جبراً طلاق دلانا کیسا ہے اور جبر کرنے والوں کے متعلق کیا حکم ہے

(سوال ۷۵۷) جبراً طلاق دلانا شرعاً کیسا ہے، مکرہین مجبرین علی التطلیق کے شرکاء اور معاونین کا کیا حکم ہے اور مکرہین کا بائیکاٹ کر دینے کے بعد معافی مانگنے پر ان کو معافی دیدی گئی، اس کے بعد ان کو دعوت کر کے دستر خوان سے اٹھانا کیسا ہے اور اس کے دستر خوان سے اٹھانے پر امام مسجد کا لڑکا اور بھتیجہ بھی اٹھ کھڑے ہوئے، امام مسجد نے ان کی تحسین کی، آیا امام مسجد کے پیچھے نماز درست ہے یا نہیں، اس کو معزول کر کے دوسرا امام مقرر کرنا کیسا ہے۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک طلاق مکرہ واقع ہو جاتی ہے بدلیل حدیث **ثلث جدهن جدوهزلهن جد الحدیث**(۱) باقی یہ کہ شوہر پر اکراہ کرنا تاکہ وہ طلاق دے دے، اس میں تفصیل ہے اگر شوہر حقوق زوجہ ادا نہیں کرتا اور اضرار عورت کے درپے ہے تو اگر وہ طلاق نہ دے اور نہ امساک بالمعروف کرے تو اس سے جبراً طلاق دلانا اور اکراہ کرنا درست بلکہ ضروری ہے، اور اگر بے وجہ اور بلا عذر شرعی اکراہ کیا جاوے تو معصیت اور ظلم ہے۔(۲) اور جب کہ مجرمین کو معافی دے دی گئی تو پھر ان میں کسی کو دعوت سے اٹھانا نہ چاہئے تھا، اور امام مذکور کے پیچھے نماز صحیح ہے اور بوجہ مذکور معزول کرنا امام سابق مذکور کو درست نہیں ہے، اور تفریق بین المسلمین امر مذموم و قبیح ہے۔

کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی گو رواج ہو

(سوال ۷۵۸) ایک ملک میں رواج ہے کہ طلاق دینے کے وقت صرف کنکریاں عورت کی طرف پھینکتے ہیں، زبان سے کچھ نہیں کہتے اس سے طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں

(الجواب) کنکریاں پھینکنے سے طلاق واقع نہیں ہوتی کذا فی الشامی۔(۳)

اقرار نامہ لکھا کہ اپنا حق طلاق روح نبوت کو تفویض کر دیا، اس کا کچھ اثر ہو گا یا نہیں

(سوال ۷۵۹) ایک شخص نے یہ اقرار نامہ لکھا کہ میری زوجہ فلاں بنت فلاں کے مہر مثل کے عوض میں نے اپنا طلاق کا حق حضرت محمد ﷺ کی روح کو تفویض کر دیا، اس سے طلاق پر کچھ اثر ہو گا یا نہیں۔

(الجواب) مضمون اقرار نامہ شرعاً لغو ہے، اس پر کچھ اثر طلاق وغیرہ کا مرتب نہ ہو گا۔

ثبوت طلاق کے لئے شرعی شہادت ضروری ہے

(سوال ۷۶۰) زید کا انتقال ہو گیا، اس کے بعد اس کے ورثہ یہ کہتے ہیں کہ زید نے اپنی بیوی کو تین طلاق دے دی تھی اور بعد طلاق کے پھر اپنے گھر میں رکھی، اس سے دو لڑکیاں پیدا ہوئیں، اور زوجہ زید کہتی ہے کہ مجھ کو طلاق نہیں دی بلکہ دوسری بیوی کو دی تھی اور وہ چلی گئی پھر اس کے گھر نہیں آئی اور مجھ کو پھر گھر میں رکھا مجھ کو طلاق نہیں دی، یہ لوگ مجھ کو محروم کرنے کی غرض سے ایسا کہتے ہیں، اور ایک گواہ یہ کہتا ہے کہ میں نے زید کو طلاق

---

(۱) مشکوٰۃ المصابیح باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲، ۱۲ ظفیر۔

(۲) ویجب (الطلاق) لو فات الامساك بالمعروف ويحرم لو بدعيا ومن محاسنه التخلص به من المكاره الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲. ط.س. ج۳ص۲۲۹.) ظفير. (۳) وبه ظهر ان من تشاجر مع زوجته فاعطاها ثلثة احجار ينوى الطلاق ولم يذكر لفظا لاصريحا ولا كناية لا يقع عليه (ايضا ج ۲ ص ۵۷٤ .ب.س. ج۳ ص ۲۳۰) ظفير.

دیتے ہوئے خود سنا، باقی لوگ دوسروں سے سنا ہوا بیان کرتے ہیں، اس صورت میں زید کی زوجہ مطلقہ مانی جائے گی یا نہیں اور ترکہ سے محروم ہوگی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق ثابت نہیں اور اس کی دختران کا نسب زید سے ثابت ہے اور وہ عورت اور اس کی دختر وارث زید کی ہوں گی۔(۱)

فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی

(سوال ۷۶۱) دو چار اشخاص نے اس بات کی شہادت جھوٹی دی کہ زید نے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، یہ گواہی بلا اقرار زید کے معتبر ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر زید کو اقرار طلاق کا نہ ہو اور کوئی ثبوت شرعی باضابطہ طلاق کا نہ ہو تو محض فاسقوں کی گواہی سے طلاق ثابت نہ ہوگی۔(۲)

قسم کھا کر کہا کہ نہیں بلاؤں گا اور چھ ماہ نہیں بلایا تو اس سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۶۲) زید و ہندہ باہم زن و شو ہیں، ہندہ اپنے باپ کے گھر کسی حیلہ سے چلی گئی، زید لینے گیا تو نہیں آئی، اور ہندہ کے ماں باپ بھائی وغیرہ نے تکرار کی کہ نوبت بعدالت فوجداری پہنچی، اسی کارروائی میں عرصہ دو سال کا منقضی ہو گیا، بالآخر زید نے بذریعہ عدالت دخل چاہا تو ہندہ کی جانب سے یہ عذر ہوا کہ زید نے قسم کھا کر یہ کہا نہ بلاؤں گا اور چھ ماہ تک نہیں بلایا طلاق بائن ہو گئی آیا یہ صحیح ہے کہ طلاق ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر بالفرض زید نے یہ الفاظ کہے ہوں کہ میں نہ بلاؤں گا اور پھر چھ ماہ تک بلایا بھی نہیں تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوتی۔ **لانه ليس من صريح الطلاق ولا من كناياته هكذا في كتب الفقه.**

مندرجہ ذیل صلح نامہ کی بنیاد پر طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۶۳) ہندہ زوجہ زید خوشی تین روز کے لئے اپنے میکہ گئی بعد کو آنے سے انکار کر دیا، اس پر کچھ تکرار ہوئی، عدالت میں اس شرط پر مصالحت ہو گئی کہ ہندہ اپنا دین مہر معاف کر کے (کھیت و مکان سے جو زید نے مہر میں لکھ دیا تھا) دست بردار ہو جائے اور زید اسے طلاق دے دے تحریر صلح نامہ یہ ہے کہ میں مدعا علیہ نمبرا نے مدعیہ کو طلاق دے دی اور مجھ کو مدعیہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے جہاں چاہے رہے یا نکاح ثانی کرے، لیکن زید حلفاً یہ بیان کرتا ہے کہ صلح نامہ میں نے خود نہیں لکھا اور نہ میں نے کسی سے لکھوایا بلکہ ہندہ کے وکیلوں نے اس کو خود لکھ کر جبراً مجھ سے دستخط کرا کے اور اس پر منصف صاحب نے مصالحت منظور کر لی، مگر دستخط کے وقت نہ میں نے طلاق کی نیت کی اور نہ زبان سے طلاق کا لفظ کہا ہندہ پر طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں موافق اس سوال کے ہندہ مطلقہ نہیں ہوئی۔

(۱) دو مرد یا ایک مرد اور دو عورتیں نصاب شہادت ہے، وہ یہاں پورا نہیں۔ وما سوى ذلك من الحقوق يقبل فيها شهادة رجلين او رجل وامرأتين مثل النكاح والطلاق (هدايه ج۳ ص ۱۳۹) ظفير. (۲) وشرائط الاداء عشرة عامة (در مختار) فهي الحرية والبصر والنطق والعدالة الخ (رد المحتار كتاب الشهادات ج۴ ص ۵۱۳ ط. س. ج۳ ص ۴۶۴) ظفير.

عورت بدکار نکلے اور شوہر بغیر کافی رقم لئے طلاق نہ دے تو وہ دیوث کہا جائے گا یا نہیں

(سوال ۷۶۴) جب کسی کی عورت دوسرے سے تعلق پیدا کرلے تو وہ مرد یہ چاہتا ہے کہ شوہر سابق اس کو طلاق دے دے، لیکن شوہر سابق بغیر کافی رقم لئے طلاق نہیں دیتا، وہ شوہر دیوث ہے یا نہیں، اور روپیہ لے کر طلاق دینا کیسا ہے۔

(الجواب) وہ شوہر دیوث نہ کہلاوے گا، قصور اور گناہ جو کچھ ہے عورت پر ہے، اور طلاق دینا روپیہ لے کر درست ہے جیسا کہ خلع میں ہوتا ہے۔

کیا یہ صحیح ہے کہ جس عورت کو بیس بچہ ہو جائے وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے

(سوال ۷۶۵) یہاں اس بات پر جھگڑا ہے کہ جس عورت کے بیس بچے ہو جاویں تو وہ نکاح سے باہر ہو جاتی ہے نکاح ثانی ہونا چاہئے۔

(الجواب) یہ بات غلط ہے وہ عورت بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے۔

جو عورت زنا میں مبتلا ہو جائے اس کو طلاق دینا ضروری ہے یا نہیں

(سوال ۷۶۶) ایک شخص ملازم ہو کر لام پر چلا گیا، چار سال کے بعد واپس آیا، اس کے پیچھے اسکی منکوحہ نے اس کے بھائی سے ناجائز تعلق کرلیا، زنا سے لڑکا جنا شرعاً ایسی عورت کو طلاق دے کر علیحدہ کردینا ضروری ہے یا کیا۔

(الجواب) اگر وہ عورت توبہ کرلیوے تو اس کو طلاق دینا اور چھوڑنا ضروری نہیں ہے اور نکاح قائم ہے، درمختار میں ہے وفی آخر حظر المجتبی لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرۃ الخ۔(۱)

استاذ طلاق دینے کو کہے اور باپ وغیرہ روکے تو کیا کرنا چاہئے

(سوال ۷۶۷) زید کی شادی بکر کی دختر سے ہوئی، لیکن زید کے استاذ ناراض ہیں، کیونکہ زید عالم مشہور ہے اور بکر جاہل، زید چاہتا ہے کہ جس طرح ہو، استاذ کو راضی کروں۔ لیکن استاذ کہتے ہیں کہ جب تک اپنی عورت کو طلاق نہ دوگے میں راضی نہ ہوگا، اس صورت میں زید کو کیا کرنا چاہئے، زید کا باپ چچا طلاق سے مانع ہیں۔

(الجواب) زید کے ذمہ اس صورت میں طلاق دینا اپنی زوجہ کو ضروری نہیں ہے خصوصاً جب کہ اس کے والدین و چچا وغیرہ طلاق سے منع کرتے ہیں تو طلاق دینی نہ چاہئے اور استاذ کی ناراضی اگر بلا کسی وجہ شرعی کے ہے تو اس کی کچھ پرواہ نہ کرے جس قدر اپنا کام ہے وہ کرے یعنی ان سے معافی چاہے اور قصور معاف کراوے اگر وہ معاف نہ کریں تو یہ مواخذہ اور گناہ ان کے ذمہ ہوگا، زید بری ہو جاوے گا۔

کوئی صورت ہے کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے اور طلاق ہو جائے

(سوال ۷۶۸) وہ کون سی صورتیں ہیں کہ شوہر زبان سے طلاق نہ دے خود بخود عورت مطلقہ ہو جائے۔

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المختار فصل فی المحرمات ج ۲ ص ۴۰۲. ط.س. ج۳ص ۵۰ . ظفیر.

(الجواب) وہ صورت یہ ہے کہ شوہر یا عورت معاذ اللہ مرتد ہو جاوے تو بعد ارتداد احدہما خود بخود تفریق ہو جاتی ہے والتفصیل فی کتب الفقه (یا وہ لکھ کر طلاق دے تو بھی طلاق ہو جائے گی۔ ظفیر۔)

طلاق رجعی اور بائنہ کا فرق کیا ہے اور حلالہ کب ہوتا ہے

(سوال ۷۶۹) حلالہ کی کب ضرورت ہوتی ہے بعد تین طلاق بائنہ کے یا ایک طلاق میں بھی حلالہ کی ضرورت ہوتی ہے، ایک طلاق رجعی اور طلاق بائنہ میں کیا فرق ہے۔

(الجواب) حلالہ کی ضرورت تین طلاق میں ہوتی ہے ایک یا دو طلاق بائنہ میں حلالہ کی ضرورت نہیں ہے البتہ نکاح جدید کی ضرورت ہے اور طلاق بائنہ میں رجعت صحیح نہیں ہے اگرچہ ایک ہو، اور تین طلاق رجعی نہیں ہوتی، دو طلاق تک رجعی رہتی ہے اگر تین طلاق ہو جاویں تو مطلقہ مغلظہ بائنہ ہو جاتی ہے هکذا فی کتب الفقه (۱)

مہر معجّل پر نکاح کیا گیا مہر ادانہ کر سکا تو تفریق ہو گی یا نہیں؟

(سوال ۷۷۰) ہندہ کا نکاح بولایت ولی جائز بہ تقرر مہر مبلغ پچاس ہزار روپیہ معجّل بحالت نابالغی زید سے ہو کر عرصہ آٹھ سال ہوا ہنوز رخصتی نہیں ہوئی، اور زید نے اب تک ہندہ کی رخصتی کے لئے کوئی رغبت ظاہر نہیں کی اگر مہر کی ادائیگی میں زید کوئی عذر کرے تو جبراً تفریق ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے **ولا یفرق بینهما بعجزہ عنها بانواعها الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائباً حقها الخ** (۲) اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر عورت کے حقوق مہر وغیرہ ادا نہ کرے تو طلاق واقع نہیں ہوتی اور تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ جب کہ مہر معجّل قرار پایا تھا اور شوہر نے اب تک ادا نہیں کیا تو زوجہ اپنے نفس کو شوہر کے پاس جانے سے روک سکتی ہے اور اگر مہر مؤجل قرار پایا تھا تو عورت یہ بھی نہیں کر سکتی، بہر حال بلا طلاق شوہر کے علیحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے کذا فی الدر المختار والشامی وعالمگیری۔

طلاق کے بعد دوسرے سے عورت نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۷۷۱) خلاصہ سوال یہ ہے کہ زید اپنی زوجہ ہندہ کو چھوڑ کر کہیں چلا گیا، زید کے والدین نے ہندہ کو اس کے میکہ بھیج دیئے، کئی سال کے بعد زید آیا تو زید کی خوش دامن نے اس کو سمجھایا مگر وہ نہیں مانا تو زید کی خوش دامن نے کہا کہ اگر تم اس کا خرچ نہیں اٹھا سکتے ہو تو طلاق ہی دے دو۔ زید نے کہا کہ میری طرف سے طلاق ہے، جس کے گواہ دو عورتیں موجود ہیں، ہندہ اپنا عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جب کہ ہندہ کو یقین ہے کہ زید اس کو طلاق دے کر چلا گیا تو ہندہ کو نکاح ثانی کرنا دوسرے شخص سے جائز ہے کذا فی الدر المختار۔ (۳)

---

(۱) وینکح مبانة بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع الخ لا ینکح مطلقة من نکاح صحیح نافذبها ای بالثلاث حتی یطأها غیر الخ نکاح نا فذالخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹، ۷۴۰ ط.س. ج۳ص ۴۹) ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ص ۵۹۰ ظفیر. (۳) لو قالت امرأته لرجل طلقنی زوجی وانقضت عدتی لا باس ان ینکحها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۷ ط.س. ج۳ص ۵۲۹) ظفیر۔

جس پردہ نشیں کے یہاں اجنبی مرد جائے اس سے نکاح ٹوٹتا ہے یا نہیں

(سوال ۷۷۲) جس عورت پردہ نشیں کے یہاں اجنبی مرد جاوے وہ نکاح میں رہتی ہے یا نہیں۔
(الجواب) نکاح اس کا نہیں ٹوٹا۔ وہ لڑکی اپنے شوہر کے نکاح میں ہے (مگر اجنبی کے سامنے ہونا گناہ ہے۔(۱) ظفیر)

عورت رہنا نہیں چاہتی اور شوہر طلاق نہیں دیتا، کیا صورت کی جائے

(سوال ۷۷۳) عورت خاوند سے راضی نہیں۔ طلاق طلب کرتی ہے، خاوند انکار کرتا ہے، اس مقدمہ کا کس طرح فیصلہ کیا جاوے۔
(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر کے یا بدون خلع کرنے کے تفریق نہیں ہوسکتی پنچوں کو اختیار طلاق دینے کا نہیں ہے، البتہ اگر شوہر اور عورت دونوں پنچوں کے حوالہ فیصلہ کردیویں اور وہ پنچ خلع کرادیں تو طلاق واقع ہوجاوے گی۔

طلاق کے دعویٰ پر مہر دینے سے طلاق واقع نہیں ہوتی

(سوال ۷۷٤) ایک عورت اپنے باپ کے یہاں خاوند سے فساد کرکے چلی آئی، باپ نے عدالت میں یہ ظاہر کرکے کہ میری لڑکی کو طلاق دے دی ہے لہذا عورت اپنے مہر کا دعویٰ کرتی ہے ڈگری پاتے خاوند نے مہر دینے کا وعدہ کرلیا، تو مہر کا اقرار کرنے سے طلاق ہوگئی یا نہیں۔
(الجواب) مہر کے دینے کا اقرار کرنے سے طلاق نہیں ہوتی۔

عورت کے کچھ کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۷۷۵) کوئی عورت اپنے شوہر سے بحالت غصہ یہ الفاظ کہے کہ تو آج سے میرا حقیقی بھائی ہے نہ تو میرا شوہر ہے نہ میں تیری بیوی ہوں، مجھے تجھ سے کچھ واسطہ نہیں ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔
(الجواب) عورت کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، اور نکاح میں کچھ خلل نہیں آیا اور کچھ کفارہ بھی اس میں نہیں ہے، وہ دونوں بدستور خاوند بی بی ہیں، البتہ عورت کو آئندہ ایسا لفظ نہ کہنا چاہئے۔

جس عورت پر زنا کا شبہ ہو اس کو طلاق دینا چاہئے یا نہیں

(سوال ۷۷٦) زید کے ہمسایوں نے زید سے کہا کہ تمہاری زوجہ کو تمہاری غیبت میں اپنے دیور عمر سے زنا کراتے دیکھا ہے، چنانچہ روبرو عمر کے بھی صاف صاف چشم دید تعلق بیان کردیا، مگر بوقت گذرنے شہادت مذکورہ کے ہر دو نے نہ اقرار کیا نہ انکار، بعد چلے جانے شاہدوں کے دونوں نے ان شاہدوں کو بانی شر وفساد قرار دے کر انکار زنا کرنے لگے، مگر زید کو دونوں کے طرز عمل وگفتگو سے ثبوت زنا ہوگیا تھا، اسی وجہ سے چاہتا تھا کہ

---

(۱) لا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرة ولا علیها تسریح الفاجر الا ان یخافا ان لا یقیما حدود الله فلا باس ان یتفرق (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج۲ ص ٤۰۲ ط.س. ج۳ ص ۵۰) ظفیر.

عورت کو طلاق دے دے مگر زید موافق مسئلہ شرعی ہر دو میں سے اقرار ظاہری کا منتظر تھا، اب بعد سات سال کے عمر تو بوجہ مبتلا مرض مسلک و مایوس زندگی ہو کر خود بخود اپنے قول کی حلفیہ تردید کرتے لگا اور ثبوت تعلق مذکور کرنے لگا، مگر عورت صاف طور پر اقرار زنا نہیں کرتی شرعاً کس کا قول معتبر ہے اور یہ عورت شرعاً قابل طلاق ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت مذکورہ پر زنا ثابت نہیں ہے، کیونکہ ظاہر ہے کہ جو شہادت چشم دید زنا کے لئے جس کیفیت کے ساتھ ضروری ہے وہ اس صورت میں پائی نہیں گئی اور عورت خود منکر ہے زنا سے اور عمر کا اقرار زنا اس عورت پر حجت نہیں ہو سکتا، علاوہ بریں شوہر پر زانیہ کا طلاق دینا بھی ضروری نہیں ہے، در مختار میں ہے ولا یجب علی الزوج تطلیق الفاجرہ الخ(۱) باقی اگر زید اس کو طلاق دینا چاہے تو اس کو اختیار ہے طلاق واقع ہو جاوے گی

بیوی طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار، تو کس کا قول مانا جائے گا

(سوال ۷۷۷) ہندہ زوجہ زید کا بیان ہے کہ مجھ کو میرے شوہر نے تین طلاق دی ہیں اور زید طلاق دینے سے انکار کرتا ہے، اس صورت میں کس کا قول معتبر ہے اور علاقہ زوجیت قائم ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر اگر طلاق دینے سے انکار کرتا ہے اور زوجہ کے پاس دو گواہ طلاق کے معتبر نہیں ہیں تو قول شوہر کا معتبر ہوگا اور طلاق ثابت نہ ہوگی اور علاقہ زوجیت ہندہ کا زید کے ساتھ قائم ہے، ھکذا فی الدر المختار۔(۲)

طلاق کا وکیل بنایا کیا حکم ہے

(سوال ۷۷۸) زید اپنی جماعت کے ساتھ ایک مولوی عمر نامی کے پاس آیا اور مولوی صاحب کی طرف متوجہ ہو کر کہا کہ اگر میں نے فلاں کام کیا تو مولوی صاحب میری بیوی کو طلاق دینے کے وکیل ہیں، جب کہ زید نے مولوی صاحب کا نام نہیں لیا محض مولوی صاحب کی طرف آنکھ اٹھا کر متوجہ ہو کر کہنے سے مولوی صاحب وکیل ہو چکے یا نہیں، جب کہ اس مجلس میں عمر کے سوا دوسرا کوئی مولوی بھی نہیں ہے۔

(الجواب) اس صورت میں وہ مولوی صاحب وکیل ہو گئے۔(۳)

صرف طلاق کا وکیل بنایا تھا مگر وکیل نے تین طلاق دیدی

(سوال ۷۷۹) وکیل نے شرط پوری ہونے پر زید کی بیوی کو تین طلاق دے کر مغلظہ کر دیا، اور زید نے فقط لفظ طلاق کا کہا تھا، ایک سال کے بعد زید نے کہا کہ میں نے مولوی صاحب کو ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں قول شوہر معتبر ہے ظاہر الفاظ شوہر بھی ایک طلاق رجعی کو مقتضی ہیں۔(۴)

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار فصل فی المحرمات ج۲ ص ۴۰۲. ط.س. ج۳ص ۵۰. ظفیر.

(۲) ویسال القاضی المدعی علیه عن الدعوی فیقول انه ادعی علیك كذا فما ذا تقول الخ فان اقر فبها او انكر فبرهن المدعی قضی علیه بلا طلب المدعی والا یبرهن حلفه الحاكم بعد طلبه (الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب الدعوی ج ۴ ص ۵۸۵. ط.س. ج۳ص۵۷۷) ظفیر.

(۳) واذا قال الرجل طلق امرأتی فله ان یطلقها فی المجلس وبعده وله ان یرجع لانه توكیل وانه استعانة فلا یلزم ولا یقتصر علی المجلس (هدایه باب تفویض الطلاق فصل فی المشیة ج ۲ ص ۳۶۰) ظفیر.

(۴) صریحه مالم یستعمل الا فیه كطلقتك الخ یقع بها الخ واحدة رجعیة وان نوی خلافها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۲. ط.س. ج۳ص۲۴۷) ظفیر.

شوہر کہتا ہے کہ صرف ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، تین دینے پر وکیل معزول ہوا یا نہیں

(سوال ۷۸۰) زید کہتا ہے کہ میں نے مولوی صاحب کو ایک طلاق کا وکیل بنایا تھا، جب مولوی صاحب نے تین طلاق دی تو میری مخالفت کی اور موکل کی مخالفت سے وکیل معزول ہو جاتا ہے یہ صحیح ہے یا نہیں، اور طلاق کا کیا حکم ہے آیا لغو ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ صحیح ہے کہ جب شوہر کی نیت تین طلاق کی نہ تھی تو وکیل کو اختیار تین طلاق دینے کا نہ تھا، اس میں وہ معزول ہے، لہذا تین طلاق واقع نہ ہوں گی۔(۱)

شوہر کا حکم بنانا

(سوال ۷۸۱) زید کا مولوی صاحب کے پاس آنا حکم بنانے کا حکم رکھتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) مولوی صاحب کو اس نے وکیل بنایا ہے، حکم بنانے کی صورت یہ نہیں ہے۔

ایک عبارت کا مطلب

(سوال ۷۸۲) در مختار کی اس عبارت **الاصل فی الوکالۃ الخصوص** کا کیا مطلب ہے۔

(الجواب) مطلب اس کا یہ ہے کہ اگر مؤکل توکیل میں دعویٰ خصوصیت کرے کہ میں نے فلاں خاص امر میں وکیل بنایا تھا اور وکیل دعویٰ عموم کرے تو قول مؤکل معتبر ہے کیونکہ توکیل میں یہی اصل ہے جیسا کہ در مختار میں یہ تفریع بیان کی ہے **فان باع الوکیل نسیئۃ فقال امرتک بنقد وقال اطلقت صدق الآمر**۔(۲)

عدالت کے ذریعہ طلاق دلوانا کیسا ہے

(سوال ۷۸۳) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ہندہ اور اس کے شوہر میں باہم ناموافقت ہے، اگر بذریعہ عدالت جبراً ہندہ کو اس کے شوہر سے طلاق دلا دی جاوے تو جائز ہے یا نہیں

(الجواب) در مختار میں ہے کہ عند الحنفیہ زبردستی اور جبراً اگر شوہر سے طلاق دلوائی جاوے تو طلاق واقع ہو جاتی ہے، پس اگر شوہر کو ڈرا دھمکا کر اور مجبور کر کے طلاق دلوائی جاوے یا حاکم اس کو حکم کرے کہ تو طلاق دے دے اور شوہر طلاق دے دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی،(۳) اور جب کہ زوجین میں باہم ناموافقت ہے اور خاوند اپنی عورت کو تکلیف پہنچاتا ہے تو طلاق دلوانے میں کچھ گناہ نہ ہوگا، کیونکہ شوہر کا خود یہ فرض ہے کہ وہ اپنی زوجہ کو اچھی طرح سلوک اور بھلائی کے ساتھ نہ رکھے تو اس کو لازم ہے کہ طلاق دے دے۔ **کما قال اللہ تعالیٰ فامساک بمعروف او تسریح باحسان**۔(۴)

---

(۱) لو وکله بشراء شئ بعينه غير الموكل لا يشتريه لنفسه عند غيبة حيث لم يكن مخالفا فلو اشتراه بغير النقود او بخلاف ما سمى الموكل الخ ينعزل فى ضمن المخالفة عينى (ايضاً باب الوكالة بالبيع والشراء ج ٤ ص ٥٦٠ ط.س. ج٥ ص ٥١٧) ظفير. (۲) (۳) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبدا او مكرها فان طلاقه صحيح لا اقراره بالطلاق (در مختار) فان طلاقه صحيح اى طلاقا لمكره (رد المحتار كتاب الطلاق ج ٢ ص ٥٧٩ ط.س. ج٣ ص ٢٣٥) ظفير.
(٤) سورة البقره . ٢٨ . ظفير۔

طلاق بائن کے بعد دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۷۸۴) ایک شخص نے جس کا نام سلطان ہے عرصہ ایک سال کا ہوا ایک تحریر زوجہ کے نام لکھ کر بھیجی جس میں طلاق بائن الفاظ تحریر کی ہے میں تم کو اپنے یہاں رکھنا نہیں چاہتا، اس لئے تم کو طلاق دیتا ہوں تم کو اختیار ہے جو چاہو سو کرو تمہارا امر میں دے دوں گا، اب سلطان مذکور اس عورت سے نکاح کرنا چاہتا ہے کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) موافق تحریر کے مسمی سلطان کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوئی ہے لہذا نکاح جدید مسمی سلطان اس سے کر سکتا ہے۔(۱)

جو بیوی سے زنا کرائے اس کا کیا حکم ہے

(سوال ۷۸۵) ایک شخص کی بیوی زانیہ ہے اور وہ شخص اس کو زنا سے نہیں روکتا حتی کہ اب یہ حالت ہے کہ وہ عورت خاوند کے سامنے ہی اپنے آشناؤں کو گھر میں لاتی ہے اور خاوند منع نہیں کرتا اور نہ طلاق دیتا ہے ایسے مرد وزن کا حکم کیا ہے۔

(الجواب) ایسی حالت میں اس شخص سے پھر طلاق دینے کو کہا جائے اگر اب بھی نہ مانے تو پھر مسلمانوں کو چاہئے کہ ایسے بے حیا مرد و عورت سے تمام علائق منقطع کر دیں، یہاں تسلط کفار کے سبب اس کے سوا اور کیا سزا ہو سکتی ہے کہ تمام باغیرت مسلمان عملاً ان سے بیزاری کا اظہار کریں، اور حق و قار شریعت و غیرت اسلام کسی طرح کا کوئی علاقہ نہ رکھیں، جو لوگ باوجود اس علم کے ان سے میل ملاپ رکھتے ہیں وہ بھی گنہگار ہیں۔

شراب کے کاروبار سے اس کی بیوی مطلقہ نہیں ہوئی

(سوال ۷۸۶) ایک شخص نے شراب کا ٹھیکہ لیا۔ اس نے چند ماہ کام کر کے چھوڑ دیا اور تائب ہوا، بعض علماء فرماتے ہیں اس کی زوجہ مطلقہ ہو گئی دوبارہ نکاح کرے، یہ شرعاً صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس کی زوجہ اس کے نکاح سے خارج نہیں ہوئی اور دوبارہ نکاح کرنے کی ضرورت نہیں ہے اور جب کہ اس شخص نے معصیت مذکورہ سے توبہ کر لی تو بحکم حدیث شریف التائب من الذنب کمن لا ذنب له (۲) گناہ اس کا معاف ہو گیا آئندہ۔

حاملہ عورت کہتی ہے کہ مجھے طلاق پڑ چکی ہے تو کیا حمل بعد اس کا دوسرا نکاح جائز ہے

(سوال ۷۸۷) امرأة بالغة يتحلف بتطليق زوجها ولكن ليس معها شاهدو هي حاملة فنكاحها الثاني بعد الوضع جائز ام لا ۔

(الجواب) قال في الدرالمختار و كذا لو قالت امرأة لرجل طلقني زوجي وانقضت عدتي لاباس ان ينكحها الخ وفي الشامي قوله لا باس ان ينكحها في الخانية قالت ار تد زوجي بعد النكاح

---

(۱) وينكح مبانة بما دون الثلاث في العدة وبعدها بالا جماع (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ .ط.س. ج۳ص ۴۰۹) ظفير . (۲) مشكوة .

وسعه ان يعتمد على خبر ها ويتزوجها الخ ص ٦١٦ جلد ثانى شامى۔(۱)فوضح من هذه العبارة ان نكاحها الثانى بعد الوضع معتمد اعلى قولها جائز فى الشرع.

دوبیوی والا ایک کو بلا قصور طلاق دے کر اپنے بھائی سے نکاح کرنا چاہتا ہے کیا حکم ہے

(سوال ۷۸۸)ایک شخص کے دو بیوی ہیں وہ یہ چاہتا ہے کہ ایک کو طلاق دے کر اپنے بھائی سے نکاح کر دے، اب یہ بتایئے کہ مہر دینا بھی اس کو واجب ہے کہ نہیں، دوسرے کیا بے قصور طلاق دینا ثابت ہوگا اور یہ نکاح درست ہوگا یا نہیں۔

(الجواب)قال فى الدر المختار وايقاعه مباح عند العامةالخ۔(۲) "اور واقع کرنا طلاق کا مباح ہے، اکثر کے نزدیک الخ" اور طلاق دینے پر عدت گذرنے کے بعد شوہر کے بھائی کو اس سے نکاح کرنا درست ہے، اور وہ عورت اگر مدخولہ ہے پورا مہر شوہر کو ادا کرنا ہوگا۔(۳)

جبراً طلاق دلوانا اور طلاق سے پہلے عورت کو اپنے گھر میں لے جانا کیسا ہے

(سوال ۷۸۹)ایک شخص پر جبر کر کے اس کی بیوی کو طلاق دلوانا اور اس مطلقہ کو طلاق سے پہلے اپنے گھر میں بند کر کے رکھنے والے کے واسطے کیا حکم ہے۔

(الجواب)یہ حرام ہے، اور خلوة بالاجنبیہ حرام ہے، مرتکب اس کا فاسق ہے۔(۴)

بیوی کہتی ہے کہ طلاق دے دی ہے اور شوہر انکار کرتا ہے گواہ موجود ہیں

(سوال ۷۹۰) مسمی زید کا نکاح مسماۃ خالدہ سے ہوا تھا، مگر اب مسماۃ خالدہ مذکورہ اور اس کے والدین یہ بیان کرتے ہیں کہ زید نے مسماۃ خالدہ مذکورہ کو طلاق دی، اور گواہ جو طلاق نامہ میں لکھے ہوئے ہیں پیش کئے جن کی شہادت مع نقائص درج ہیں، اور مسمی زید اور اس کی والدہ جو اس طلاق نامہ میں گواہ ہے یہ بیان کرتی ہے کہ نہ ہم نے طلاق دی اور نہ طلاق نامہ لکھا مگر اس بات کی مقر ہیں کہ نشانی انگوٹھا ان کے ہیں جو ان سے دھوکہ دے کر بنوا لئے گئے، منجملہ پانچ گواہان حاشیہ طلاق نامہ کے تین گواہ بروقت حاضر تھے، حافظ محمد شفیع صاحب پیش امام مسجد اور محمد علی خیاط و مسماۃ کلثوم مادر زید، اس مسماۃ کلثوم کا ذکر اوپر آچکا، ہر دو گواہان کا بیان ہے کہ زید نے ہم لوگوں کے سامنے باوجود بہت سمجھانے کے مسماۃ خالدہ کو طلاق دے دی، یعنی بائن طلاق دے دی اور یہ طلاق نامہ لکھوا کر ہم سے دستخط کرا کے حوالہ کر دیا، ان دونوں گواہاں کو اکثر یہاں کے علماء غیر معتبر تصور کرتے ہیں، کیونکہ حافظ محمد شفیع عرصہ بیس سال کا ہوا قید ہو گئے تھے تو اب ان کی حالت اچھی ہے اور محمد علی بازار میں بیٹھ کر پیشہ خیاطت کرتا ہے اگرچہ متشرع آدمی ہے اور ایک گواہ زبانی بھی گواہی دیتا تھا لیکن بوقت شہادت اس کی داڑھی شرعی پیمانہ سے

---

(۱) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۷ ط.س. ج۳ص۵۲۹ ظفیر. (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۱ ط.س. ج۳ص۲۴۷. ۱۲ ظفير
(۳) ومن سمى مهرا عشرة فما زاد فعليه المسمى ان دخل بها او مات عنها لانه بالدخول يتحقق تسليم المبدل وبه يتاكد البدل (هدايه باب المهر ج ۲ ص ۳۰۴) ظفير. (٤) قال رسول الله صلى الله عليه وسلم اياكم والدخول على النساء فقال رجل ارأيت الحمو قال الحمو الموت متفق عليه وقال عليه السلام لا يخلون رجل بامرأة الا كان ثالثهما الشيطان رواه الترمذى (مشكوة كتاب النكاح) ظفير.

بہت تھوڑی تھی، (۱) یہ کہ یہ طلاق ہوئی کہ نہیں (۲) یہ گواہان شرعاً معتبر ہیں کہ نہیں۔ (۳) کیا زید خالدہ پر قبضہ کر سکتا ہے یا نہیں (۴) زید کو واسطے تجدید نکاح کی ضرورت ہے کہ نہیں۔

(الجواب) طلاق بائنہ اس صورت میں شرعاً ثابت ہے، دو مرد عادل نمازی کی گواہ اس بارہ میں کافی ہے، (۱) تیسرے گواہ کی داڑھی اگر غیر مشروع ہے تو اس کی گواہی معتبر نہیں ہے، مگر کسی گواہ کا سزا یافتہ ہونا اور بعد توبہ کے نیک ہو جانا، اسی طرح بازار میں دکان خیاطت کرنا مانع عن الشہادت نہیں ہے کذافی کتب الفقه (۲) پس جب کہ ثابت ہوا کہ طلاق بائنہ اس صورت میں خالدہ پر واقع ہوگئی تو زید کا دعویٰ دخل زوجیت کا باطل ہے اگر عورت راضی ہو تو تجدید نکاح ہو سکتی ہے۔

شوہر اگر طلاق کا اقرار کرلے تو طلاق ہو جاتی ہے

(سوال ۷۹۱) ایک عورت نے بیان کیا کہ میرے خاوند نے مجھ کو بارہا طلاق زبانی دے دی ہے اور دو تین مسلمان کہتے ہیں کہ اس شخص نے ہمارے سامنے اپنی عورت کو طلاق دینے کا اقرار کیا ہے، اور عورت نے جب خاوند سے دریافت کیا تو اس نے طلاق سے انکار کیا، اس صورت میں اگر عورت کسی امام مسجد سے بعد عدت کے نکاح کر لیوے تو امام کے پیچھے نماز جائز ہے یا کیا۔

(الجواب) اقرار طلاق کا کرنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اگر دو مسلمان نمازی پرہیزگار گواہی اقرار طلاق کی دیتے ہیں تو عورت شرعاً مطلقہ ہوگئی، بعد عدت کے دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، اور انکار شوہر کا معتبر نہیں ولو قیل له طلقت امرأتك فقال نعم او بلی بالهجاء طلقت الخ (در مختار) (۳) وفیه ایضاً ولو نکحها قبل امس وقع الآن لان الا نشاء فی الما ضی انشاء فی الحال الخ پس جب کہ طلاق ہوگئی تو بعد عدت کے وہ عورت جس کسی سے نکاح کرے درست ہے اور امام مذکور پر کچھ الزام نہیں اور نماز اس کے پیچھے صحیح ہے۔

صورت مسئولہ میں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۷۹۲) زید نے اپنی لڑکی سلمہ کا جو چھ سات ماہ کی تھی بکر کے ساتھ نکاح کر دیا، بعدہ زید اور اس کی منکوحہ کے درمیان منازعت و مخالفت ہوگئی، جس پر منکوحہ زید اپنی دختر نابالغہ سلمہ کو لے کر ماں باپ کے گھر چلی گئی، سولہ سترہ برس وہاں رہی، جب سلمہ بالغہ ہوئی تو بکر نے سلمہ کے نانا سے زفاف کی خواستگاری کی تو انہوں نے نکاح کا انکار کیا تو بکر بذریعہ عدالت چارہ جو ہوا، اور نکاح کے ثبوت کی شہادتیں دلائیں اور زید نے بھی نکاح کر دینا تسلیم کیا، جس پر مجسٹریٹ نے فیصلہ بحق بکر کر دیا، بعد سلمہ نے اپیل کیا جس پر بکر نے یہ کہا کہ اگر سلمہ کے نانا حلفیہ جو کچھ لکھ دیوے تو میں اسی پر کاربند رہوں گا، سلمہ کے نانا نے قرآن شریف اٹھا کر بیان کیا کہ بکر کے اور سلمہ کے

---

(۱) ونصابها لغیرها من الحقوق سواء کان الحق مالا او غیره کنکاح وطلاق ووکالة الخ رجلان الخ او رجل و امرأتان الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الشهادات ج ٤ ص ٥١٥ ط.س. ج٥ ص ٤٧٠) ظفیر.

(۲) والفاسق اذا تاب لا تقبل شهادته مالم یمض علیه زمان یظهر علیه اثر التوبة (رد المحتار باب القبول وعدمه ج ٤ ص ٥٢٢ ط.س. ج٥ ص ٤٧٣) ان صاحب الصناعة الدنیة کالزبال والحائك مقبول الشهادة اذا کان عدلا فی الصحیح (ایضاً ج ٤ ص ٥٢٤ ط.س. ج٥ ص ٤٧٥) ظفیر.

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ٥٩٢ ط.س. ج۳ ص ۲٤٩. ۱۲ ظفیر.

درمیان کوئی نکاح نہیں ہے، اس پر عدالت نے فیصلہ کر دیا، اب کیا بکر کے کاربند ہونے کا لفظ طلاق کنائی ہو گیا نہیں، سلمہ اب نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح سلمہ نابالغہ کا جو اس کے باپ نے کیا تھا صحیح ہے اور بکر کے اس لفظ کاربند ہونے کا کہنے سے طلاق نہیں ہوئی لانه ليس من الفاظ صريح الطلاق ولا من كناياته قال في الشامي واراد بما اللفظ او ما يقوم مقامه من الكناية المستبينه والا شارة المفهومة (الیٰ ان قال) لان ركن الطلاق اللفظ او ما يقوم مقامه الخ۔(۱)

طلاق کے معنیٰ نہ جانتا ہو مگر وہ لفظ کہنے کی گواہی دے تو اس سے طلاق ثابت ہو گی

(سوال ۷۹۳) کیا اگر کوئی گواہ تعریف طلاق نہ بیان کر سکے اور کہے کہ میں یہ نہیں جانتا کہ طلاق کس کو کہتے ہیں۔ مگر وہ گواہ زید کے اس قول کی شہادت دے کہ میرے سامنے زید نے ہندہ کو تین مرتبہ یہ کہا کہ میں نے تجھ کو طلاق دی، تو فرمایا جائے کہ وقوع طلاق کے لئے ایسی شہادت کافی ہو گی یا نہیں، بیانات گواہان مسمیان قیدار خاں و تولا خاں ہمرشتہ استفتاء ہذا ہیں۔

(الجواب) ایسی شہادت ثبوت طلاق کے لئے کافی ہے اور طلاق واقع ہو جاوے گی۔

میل ملاپ سے مایوسی کے وقت طلاق نہ دینا کیسا ہے

(سوال ۷۹۴) زوجہ و شوہر میں دلی رنجش ہے۔ میل ہونے کی امید ختم ہو چکی ہے، عورت طلاق چاہتی ہے شوہر طلاق نہ دے تو اس کو گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی صورت میں شوہر طلاق نہ دینے سے گناہگار ہوتا ہے۔(۲)

تنہائی کی طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۷۹۵) زید نے اپنی زوجہ کو تنہائی میں کوٹھے کے اندر طلاق دی اور کہا مجھ سے اب کوئی تعلق نہیں رہا، پھر بعد لوگوں کے سامنے اس کا تذکرہ کیا، پس طلاق کس وقت واقع ہوئی اور عدت کب سے شمار ہو گی۔

(الجواب) طلاق اسی وقت واقع ہو گئی جس وقت زید نے تنہائی میں طلاق دی اور عدت بھی اسی وقت سے شمار ہو گی۔

نابالغ شوہر کی عورت دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال ۷۹۶) زید کی شادی اس کے تایا چچا نے صغر سنی میں کر دی تھی، منکوحہ زید ایک سال سے بالغ ہے، زید کے بالغ ہونے کی ابھی دو تین سال تک امید نہیں ہے، زید کے تایا چچا آزاد نہیں کرتے، منکوحہ بالغہ بغیر شوہر واس کے تایا چچا کی آزادگی و طلاق کے نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید کے تایا چچا اگر زید کی طرف سے طلاق دیں بھی تو وہ معتبر نہیں طلاق واقع نہیں ہو گی، اور نہ زید نابالغ کی طلاق واقع ہو سکتی ہے، پس اس صورت میں منکوحہ بالغہ نکاح ثانی نہیں کر سکتی۔ كما ورد في الحديث

---

(۱) رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س ج۳ص۲۴۷ ظفیر۔
(۲) ويجب لوفات الامساك بالمعروف (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س ج۳ص۲۲۹) ظفیر۔

الطلاق لمن اخذ الساق۔(۱)

نکاح ہوا مگر شوہر نے نہ نان نفقہ دیا نہ حقوق شوہری ادا کئے کیا حکم ہے

(سوال ۷۹۷) ایک لڑکی کا نکاح اس شخص کے ساتھ کر دیا، لیکن اب لڑکی والدین کے گھر ہے۔ شوہر نہ اس کو نان نفقہ دیتا ہے نہ صحبت اور خلوت ہوئی، صحبت اور خلوت نہ ہونے سے نکاح ٹوٹ گیا یا نہیں، اور دوسرا نکاح اس لڑکی کا درست ہے یا نہ۔

(الجواب) پہلا نکاح اس لڑکی کا صحیح ہو گیا، اور خلوت یا صحبت نہ ہونے سے نکاح نہیں ٹوٹا جب تک شوہر اول سے طلاق نہ لی جاوے اور عدت نہ گذر جاوے دوسرا نکاح اس کا صحیح نہیں ہے۔

قسم کھانا کہ دوسرا نکاح کروں تو وہ حرام

(سوال ۷۹۸) زید نے قسم کھائی کہ اگر میں ہندہ کے سوا دوسرا نکاح کروں تو وہ نئی بی مجھ پر حرام ہے، اگر اب زید دوسرا نکاح کرے تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) دوسری منکوحہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۲)

یہ کہنا کہ دنیا کی ساری عورتیں میری ماں ہیں

(سوال ۷۹۹) زید نے کہا دنیا کی کل عورتیں میری ماں ہیں، اب زید کسی عورت سے نکاح کر سکتا ہے یا کیا؟

(الجواب) یہ قول لغو ہے جس عورت سے چاہے نکاح کر سکتا ہے۔

مطلقہ سے جماع

(سوال ۸۰۰) زید طلاق والی بیوی سے جماع کرتا ہے اور زید مسجد کا امام ہے تو اس کے پیچھے نماز درست ہو گی یا نہ۔

(الجواب) ایسے شخص کو امام بنانا حرام ہے اور اس کے پیچھے نماز مکروہ تحریمی ہے۔(۳)

حلالہ میں جماع کا شرط ہونا

(سوال ۸۰۱) بغیر جماع شوہر ثانی مطلقہ شوہر اول کے لئے حلال ہو جاتی ہے یا نہیں؟

(الجواب) بغیر جماع شوہر ثانی شوہر اول کے لئے مطلقہ ثلثہ حلال نہیں ہو سکتی۔(۴)

یہ کہنا کہ فلاں کام کروں تو میری زوجہ پر طلاق

(سوال ۸۰۲) زید نے قسم کھائی کہ اگر فلاں کام کروں تو میری زوجہ پر تین طلاق ہیں، اب زید نے وہ فعل کیا تو

---

(۱) ابن ماجہ کتاب الطلاق۔ ظفیر۔
(۲) وتنحل الیمین بعد وجود الشرط مطلقا الخ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۹۰۔ ط س ج ۳ ص ۳۵۵) ظفیر۔ (۳) ویکرہ امامة عبد واعرابی وفاسق مختصر (در مختار باب الامامة ج ۱ ص ۵۵۹۔ ظفیر۔ (۴) وان کان الطلاق ثلثا فی الحرة او ثنتین فی الامة لم تحل له حتی تنکح زوجا غیرہ نکاحا صحیحا و یدخل بها ثم یطلقها الخ (هدایہ ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر

زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی۔(۱)

شوہر سے یہ کابین نامہ لکھوانا کہ بلا اجازت دوسری شادی نہ کروں گا

(سوال ۸۰۳) ملک بنگال میں دستور ہے کہ دولہا سے علاوہ مہر کے ایک کاغذ نام کابین نامہ رجسٹری شدہ لیتے ہیں اور اس میں چار شرائط ہوتے ہیں، منجملہ ان شرطوں کے ایک شرط یہ بھی ہے کہ بلا اجازت کے دوسری شادی نہ کروں گا اگر کروں گا تو طلاق ہے، اور یہ شرط فانكحوا ماطاب لكم من النساء مثنى وثلث وربع کے مخالف ہے یا نہیں، اور بعض دفعہ یہ کابین نامہ قبل عقد بھی رجسٹری ہوتا ہے کیا حکم ہے۔

(الجواب) جواب مسئلہ مستفسرہ یہ ہے کہ فانكحوا ما طاب لكم من النساء مثنى وثلث وربع (۲) میں امر وجوب کا نہیں ہے بالاتفاق امر اباحت ہے کہ اگر کرو تو جائز ہے، پس اگر لڑکی کے اولیاء اس وجہ سے کہ دوسرا نکاح کرنے کی صورت میں شوہر عدل نہ کرے گا اور ہماری لڑکی کو تکلیف پہنچے گی، ایسی شرط کر لیویں تو کچھ حرج معلوم نہیں ہوتا، البتہ عموماً یہ قاعدہ مقرر کر لینا اچھا نہیں ہے۔ یعنی واقع ہو جائے گی و قبل از عقد جب تک تحقق شرط و قوع جزاء ضروری ہے یعنی طلاق واقع ہو جاوے گی۔ قبل از عقد جب تک اضافت الی العقد نہ پائی جاوے تو اقرار بہ جگہ معتبر نہیں ہوتا، لیکن جو صورت سوال میں درج ہے کہ دوسری زوجہ کی طلاق زوجہ اولیٰ کے نکاح کے بعد پر معلق کیا ہے تو اس میں قبل عقد اور بعد عقد برابر ہے، اگر بعد نکاح زوجہ اولیٰ وہ شخص دوسری زوجہ سے نکاح کرے گا دوسری زوجہ پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۳)

گونگا کی طلاق واقع کس طرح ہوتی ہے

(سوال ۸۰۴) زید گونگا بہرا نابینا ہے، اس کے والد نے بوقت بلوغ اس کا عقد ایک عورت سے کرا دیا تھا، ایجاب و قبول زید کی جانب سے زید کے والد نے کیا تھا، ایک زمانہ تک اشارہ وغیرہ سمجھتا رہا، اب ۵-۶ سال سے اشارہ بالکل نہیں سمجھتا، اس کے زوجہ علیحدگی چاہتی ہے، علیحدگی کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) گونگے کی طلاق اشارہ سے واقع ہو جاتی ہے یعنی جو اشارہ طلاق کا اور علیحدہ کرنے کا معہود و معلوم ہو، اگر وہ اس طریق سے اشارہ کر دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی اور اگر گونگا لکھنا جانتا ہو تو لکھنے سے طلاق واقع ہو گی، اس صورت میں کسی اور اشارہ سے طلاق واقع نہ ہو گی كذا في الدر المختار والشامي (۴) اور اگر نہ کوئی اشارہ طلاق کا وہ کر سکتا ہو اور نہ لکھ سکتا ہو تو پھر طلاق واقع ہونے کی کوئی صورت نہیں ہے اور نکاح ثانی کرنا اس کی زوجہ کو بدون طلاق کے درست نہیں ہے۔

---

(۱) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸. ط.س ج ۳ ص ۳۵۲) ظفير. (۲) سورة النساء ركوع ۱. ظفير

(۳) وتنحل اليمين اذا وجد الشرط مرة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب التعليق ج ۲ ص ۶۸۸. ط.س ج ۳ ص ۳۵۲) ظفير (۴) ويقع طلاق كل زوج بالغ عاقل الخ اواخرس باشارته المعهود فانها تكون كعبارة الناطق استحسانا (در مختار) وفي التتار خانيه من الينابيع ويقع طلاق الاخرس بالاشارة يريد به الخ فان كان الاخرس لا يكتب وكان له اشارة تعرف في طلاقه ونكاحه وشرائه وبيعه فهو جائز الخ (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۴. ط.س ج ۳ ص ۲۳۵) ظفير

عورت طلاق کا دعویٰ کرے اور شوہر انکار تو کیا کیا جائے

(سوال ۸۰۵) اگر عورت مدعیہ تین طلاق کی ہو اور شوہر طلاق سے انکار کرتا ہو تو طلاق کے ثبوت کی کیا صورت ہو سکتی ہے، آیا گواہوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہو جاوے گی یا کیا، اور کیسے گواہوں کی گواہی سے طلاق کا ثبوت ہو گا، اور طلاق کے ثبوت کے لئے تحریری طلاق ہونا ضروری تو نہیں، اگر زبانی طلاق دے دیوے تو کیا حکم شریعت مطہرہ دیتی ہے، اور عورت نان نفقہ کا دعویٰ کرتی ہے، یہ دعویٰ طلاق کے دعویٰ کے منافی ہے یا نہیں؟ بینوا توجروا۔

(الجواب) جس صورت میں عورت دعویٰ طلاق کا کرے اور شوہر منکر ہو طلاق سے تو دو گواہ عادل مسلمان یعنی نمازی پرہیزگار فسق و فجور سے بچنے والوں کی گواہی سے طلاق ثابت ہوتی ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ ہر دو گواہ باہم متفق اللفظ والمعنیٰ گواہی دیویں، گواہوں کا اختلاف یہاں بھی موجب رد شہادت ہے، در مختار میں ہے ولزم فی الکل الخ لفظ اشھد بقولھا والعدالۃ لو جوبہ الخ وایضاً فی الدر المختار وکذا تجب مطابقۃ الشھادتین لفظاً و معنی الخ(۱) پس صورت مسئولہ میں اور واقعہ مذکورہ میں اگر دو گواہ مسلمان عادل بلا اختلاف بیان، طلاق کی گواہی دیں تو شرعاً طلاق ثابت ہے، اور بصورت ثابت ہونے تین طلاق کے "علاقہ نکاح" مابین الزوجین منقطع ہے اور واضح ہو کہ طلاق واقع ہونے کے لئے شرعاً لکھنے کی ضرورت نہیں ہے شوہر اگر زبانی طلاق دیوے اور تحریر میں نہ لاوے تب بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے اور نان نفقہ کا دعویٰ کرنا عورت کا دعویٰ طلاق کو مضر نہیں ہے۔

شوہر کے پابند شریعت نہ ہونے کی وجہ سے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا

(سوال ۸۰۶) ایک لڑکی کا نکاح ایک شخص کے ساتھ کر دیا تھا مگر شوہر اور اس کی گھر والے بد دین ہیں یعنی نماز، روزہ کے پابند نہیں اور پاخانہ کے لئے عورتیں جنگل میں جاتی ہیں تو ایسی حالت میں اس لڑکی کا نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہ؟ اور لڑکی مہر پانے کی مستحق ہے یا نہ اگر مہر کے عوض میں طلاق لی جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا اب بدون طلاق دینے شوہر کے نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اگر لڑکی بوجہ شوہر کے اور اس کے گھر والوں کی بد دینی کی وجہ سے وہاں جانا نہیں چاہتی تو جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے اگر مہر کے عوض وہ طلاق دے تو ایسا ہی کیا جاوے، اگر عورت سے صحبت ہو گئی ہے تو مہر پورا واجب ہے۔(۲)

طلاق معلق سے بچنے کی تدبیر

(سوال ۸۰۷) زید نے بحالت غصہ اپنے باپ سے جو ضعیف العمر بیمار ہیں یہ کہہ دیا کہ اگر میں تمہاری خدمت اپنے ہاتھ سے کروں تو میری زوجہ کو تین طلاق، لیکن زید اپنے اس قول سے نہایت پشیمان ہے اور باپ کی خدمت کرنا چاہتا ہے سوائے زید کے اور کوئی خدمت کرنے والا اس کے باپ کا نہیں ہے۔ مگر خدمت کرنے میں تین طلاق واقع ہونے کا اندیشہ ہے، اگر خدمت کرنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع نہ ہوں تو زید خدمت کرنے

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الشہادات ج ٤ ص ٥١٦.٥٣٨ ط.س. ج٥ص ٤٦٢ ظفیر
(۲) ومن سمی مہرا عشرۃ فما زاد فعلیہ المسمی ان دخل بہا او مات عنہا (ہدایہ ج ۲ ص ۳۰٤) ظفیر

کو تیار ہے۔

(الجواب) باپ کی خدمت کرنا ضروری اور واجب ہے اور یہ بھی ضروری ہے کہ خدمت کرنے سے اس کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہو جاویں گی، پس تدبیر تین طلاق سے بچنے کی یہ ہو سکتی ہے کہ اس عورت کو ایک طلاق رجعی دے دی جاوے اور عدت یعنی تین حیض پورے ہونے دیں یہاں تک کہ عدت ختم ہونے پر وہ عورت شوہر کے نکاح سے خارج و علیحدہ ہو جاوے گی، اس وقت باپ کی خدمت کرے قسم پوری ہو جاوے گی اور تین طلاق واقع نہ ہوں گی، کیونکہ وہ عورت اس وقت محل طلاق نہیں ہے، پھر نکاح اس عورت سے دو گواہوں کے روبرو تھوڑے سے مہر کے ساتھ مثلاً دس درہم یعنی ڈھائی تین روپیہ کے ساتھ کرلیوے، اس تدبیر سے حلالہ کی ضرورت نہ ہوگی اور پھر ہمیشہ باپ کی خدمت کرتا رہے طلاق واقع نہ ہوگی، کیونکہ وہ تعلیق اور قسم ایک دفعہ میں ختم ہو جاوے گی، ھکذا فی الدر المختار وغیرہ۔(۱)

بلا عذر گواہی میں تاخیر

(سوال ۸۰۸) زید ہندہ کو طلاق دے کر اس کے ساتھ شب باشی کرتا رہا، دو لڑکے بھی پیدا ہوئے، اب دو شخص گواہی دیتے ہیں کہ زید نے ہندہ کو طلاق مغلظہ دی ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) طلاق کے گواہ اگر بلا عذر گواہی دینے میں تاخیر کریں فاسق ہو جاتے ہیں، ان کی گواہی سے طلاق ثابت نہیں ہوتی۔(۲)

---

(۱) وتنحل الیمین اذا وجد الشرط مرۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب التعلیق ج ۲ ص ۶۸۸ ط.س. ج ۳ ص ۳۵۲) ظفیر

(۲) ومتی اخر شاھد الحسبۃ شھادتہ بلا عذر فسق فترد (الدر المختار علی ھامش رد المحتار ج ۴ ص ۵۱۴ ط.س. ج ۵ ص ۴۶۳) ظفیر

باب ہشتم

طلاق رجعی سے متعلق احکام و مسائل

دو طلاق کے بعد عدت میں ہم بستری سے رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۰۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دوبار طلاق دے دی، اور پھر وہ دونوں زوج اور زوجہ ایک مکان میں رہتے رہے، باز چند دن باز نہ آئے وطی کر بیٹھے۔ اب یہ فرمائیے کہ وہ وطی کرنا ہی رجعت ہو گیا یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

(الجواب) دو طلاق بھی رجعی ہیں یعنی بعد دو طلاق رجعی کے عدت میں رجعت صحیح ہے، پس اس صورت میں رجعت صحیح ہو گئی اور ہم بستری کرنا شوہر کا عدت میں یہی رجعت ہے، اب دوبارہ رجعت کرنے کی اور نکاح کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ وہ عورت بدستور نکاح میں ہے اور اس کی زوجہ ہے۔(۱)

دو صریح طلاق کے بعد بیوی

(سوال ۸۱۰) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو دو طلاق صریح دی، اب وہ اس کو لوٹا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) دو طلاق صریح کے بعد عدت کے اندر بدون نکاح کے اس کو لوٹا سکتا ہے اور عدت کے بعد نکاح جدید کی ضرورت ہے،(۲) اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں(۳) **هكذا في كتب الفقه . قال الله تعالى الطلاق مرتان اى التطليق الذى يراجع بعده مراتان اى اثنان فامساك اى فعليكم امساكهن بعده بان تراجعوهن الخ جلالين**۔(۴)

غصہ میں دو مرتبہ کہا طلاق دی طلاق دی، کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۱) بکر نے غصہ میں آکر دو مرتبہ اپنی زوجہ ہندہ کو کہا کہ میں نے طلاق دی طلاق دی، آیا ہندہ کو طلاق ہوئی یا نہیں، اگر طلاق ہوئی تو کون سی، تجدید نکاح کی ضرورت ہے یا کیا۔

(الجواب) اس صورت میں زوجہ بکر مسماۃ ہندہ پر دو طلاق رجعی واقع ہو گئی عدت کے اندر رجعت درست ہے اور بعد عدت کے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔(۵) **هكذا في كتب الفقه**.

....

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض الخ والرجعة ان يقول راجعتك الخ او يطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة الخ (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير.

(۲) واذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك اولم ترض كذا في الهداية (عالمگيرى مصرى باب الرجعة ج ۱ ص ۴۲۸) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (ايضا ج ۱ ص ۴۳۱) ظفير

(۳) وهي في حق حرة الخ تحيض لطلاق الخ بعد الدخول حقيقة او حكماً الخ ثلاث حيض كوامل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط.س. ج۳ ص ۵۰۴) ظفير.

(۴) تفسير جلالين سورة البقرة ص ۱۲ ظفير

(۵) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير

نکاح میں رہو یا طلاق لے لو، اس کے جواب میں بیوی نے کہا طلاق لیتی ہوں کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۲) عمر نے اپنی منکوحہ کو کہا کہ چاہو تم میرے نکاح میں رہو چاہو طلاق لے لو تم کو اختیار ہے۔ منکوحہ نے کہا میں طلاق لیتی ہوں، اس صورت میں بھی طلاق بائن ہو گئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بھی طلاق رجعی واقع ہو گی کما فی الدر المختار امرك بيدك في تطليقة او اختاري تطليقةً فاختارت نفسها طلقت رجعية الخ۔(۱)

پرچہ لکھ کر طلاق دینے سے کون سی طلاق ہوتی ہے

(سوال ۸۱۳) ایک شخص نے اپنی عورت کو ایک پرچہ لکھ کر دیا جس میں یہ مضمون ہے کہ میں نے اپنی عورت کو طلاق دی، اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوئی اور کیا حکم ہے۔

(الجواب) لکھنے سے بھی طلاق واقع ہو جاتی ہے۔ پس رقعہ میں جو مضمون شوہر نے لکھا ہے اس سے ایک طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، عدت کے اندر رجعت اس میں صحیح ہے، یعنی بدون نکاح کے شوہر اس کو لوٹا سکتا ہے اور رکھ سکتا ہے، قال في الدر المختار يقع بها اي بهذه الا لفاظ وما بمعنا ها من الصريح الخ واحدة رجعية الخ۔(۲)

ہم اس کو طلاق دیتے ہیں کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی

(سوال ۸۱۴) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے متعلق ایک خط پنچ کے نام لکھا، جس میں حسب ذیل فقرے لکھے ہیں، کل پنچان کو معلوم ہو کہ ہم نے اس لڑکی سے بھر پایا، آپ ہمارا زیور وغیرہ جو کچھ اس کے پاس ہے اس سے لے کر ہمارے ماں باپ کے پاس بھجوا دیجئے ہم اس کو نہیں رکھیں گے اس کے ماں باپ کہتے تھے کہ ہماری لڑکی کو جواب دو، سو اب ہم خود طلاق دیتے ہیں پس اس صورت میں کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق رجعی اس کی عورت پر واقع ہوئی ہے کیونکہ طلاق صرف اس لفظ سے واقع ہوئی ہے۔ "اب ہم خود طلاق دیتے ہیں۔" اور کوئی لفظ طلاق کا اس مضمون میں نہیں ہے، لہذا اس لفظ سے ایک طلاق رجعی واقع ہوئی۔(۳)

آج سے اس کو طلاق ہی سمجھو کہا تو کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۸۱۵) زید نے اپنی بیوی سے ناخوش ہو کر ایک محلّہ کی عورت کو مخاطب کر کے اپنی بیوی کی نسبت کہا کہ آج سے ان کو طلاق ہی سمجھو، دوسرے یہ کہ آج سے اگر ہم ان سے بیوی کا برتاؤ رکھیں تو اپنی لڑکی سے زنا کریں، اس صورت میں کون سی طلاق ہوئی، دوبارہ نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں۔

---

(۱) الد المختار علی هامش رد المحتار باب تفويض الطلاق ج ۲ ص ۶۶۱ .ط.س. ج۳ص ۳۲۳ ۱۲ ظفیر۔
(۲) الدر المختار علی هامش ردا لمحتار باب الصريح ج۲ ص ۵۹۰ .ط.س. ج۳ص ۲۴۸ ۱۲ ظفیر۔
(۳) صريحه مالم يستعمل الا فيه الخ كطلقتك وانت طالق الخ يقع بها اى بهذه الالفاظ وما بمعنا ها من الصريح الخ واحدة رجعية (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۵۹۰ و ج ۲ ص ۵۹۲ ط س ج۳ص ۲۴۷) ظفیر۔

(الجواب) اس صورت میں زید کی زوجہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی۔ اور دوسرا جملہ کہ "آج سے اگر ہم ان سے بیوی کا برتاوار کھیں الخ" یہ لغو ہے، پس عدت میں رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے اور کچھ کفارہ اس میں نہیں ہے۔(۱)

ایک طلاق دے کر متعدد لوگوں سے کہتا رہا کہ طلاق دے دی تو کتنی طلاق واقع ہو گی

(سوال ۸۱۶) زید نے اپنی سسرال میں چچیا ساس کے سامنے کہا کہ بیوی کو کہہ دو کہ ہم نے طلاق دیا۔ پھر اپنی سالیوں کے سامنے کہا کہ ہم نے تمہاری بہن کو طلاق دے دیا، پھر باہر مردوں میں بھی کہا کہ ہم نے طلاق دیدیا اور چوتھے شخص سے بھی ایسا ہی کہا، مگر یہ تین بار جو اول دفعہ کے بعد طلاق کا تکرار کیا گیا یہ محض بغرض اطلاع واخبار کے کہا ہے، اس سے تجدد و تعدد طلاق مراد نہیں تھا، اب جو کچھ حکم ہو مطلع فرمایئے۔

(الجواب) اگر نیت زید کی دوبارہ اور سہ بارہ وغیرہ سے خبر دینا اسی طلاق اول کی ہے تو اس کی زوجہ پر صرف ایک طلاق رجعی واقع ہوئی،(۲) اور حکم اس کا یہ ہے کہ عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے ہو سکتا ہے۔

شراب پی کر دو طلاق دی کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۷) ایک شخص نے شراب پی اور حالت مدہوشی وغصہ میں اپنی زوجہ کو دو طلاق دی، آیا طلاق بائن پڑی یا نہیں۔

(الجواب) ایک یا دو طلاق صریح سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے بائنہ نہیں ہوتی۔(۳) اور شراب کے نشہ کی طلاق واقع ہوتی ہے وفی التار خانیہ طلاق السکران و اقع اذا سکر من الخمر او النبیذ. رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸٤ ظفیر)۔

دو طلاق دی اور رجوع کر لیا۔ اب چار سال بعد پھر طلاق دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۱۸) ایک عورت کا یہ خیال ہے کہ عرصہ تین چار سال کا ہوا، اس کو اس کے شوہر نے دو طلاق دی تھی اور درمیان عدت کے رجوع کر لیا تھا۔ اب تین چار سال کے بعد ایک طلاق اور دے دی، آیا یہ بعد کو دی ہوئی طلاق اور طلاقوں سے ملحق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) مطلقہ کی عدت کے بعد اگر پھر اس کو طلاق دی جاوے تو وہ پہلی طلاق کے ساتھ ملحق نہیں ہوتی، کیونکہ طلاق کے لاحق ہونے کی شرطوں میں سے یہ ہے کہ عدت کے اندر مکرر طلاق دی جاوے، در مختار میں ہے الصریح یلحق الصریح ویلحق البائن بشرط العدة قوله بشرط العدة هذا الشرط لا بدمنه فی جمیع صور اللحاق الخ شامی۔(٤)

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض الخ واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ وج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر. (۲) واذا قال انت طالق ثم قیل له ما قلت فقال قد طلقتها او قلت هی طالق فهی طالق واحدة لا نه جواب (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ٦۳۲ ط.س. ج۳ص۲۹۳) ظفیر. (۳) صریحه مالم یستعمل الا فیه الخ كطلقتك وانت طالق الخ ویقع بها الخ واحدة رجعیة وان نوی خلافها من البائن الخ او لم ینو شیئا (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ص۲٤۷) ظفیر
(٤) ایضا باب الکنایات ج ۲ ص ٦٤۵ .۱۲ ظفیر

جعلی داماد بن کر جس نے طلاق دی ہے اس کی خود بیوی پر طلاق ہو جائے گی۔

(سوال ۸۱۹) عمر زید کا داماد ہے، زید نے عمر سے کسی دشمنی کی وجہ سے بکر کو اپنا جعلی داماد بنا کر یعنی بغیر اس کے کہ واقع میں زید نے اپنی لڑکی کا نکاح بکر کے ساتھ کیا ہو، عدالت میں حاکم کے روبرو یہ بات ظاہر کی کہ یہ بکر میرا داماد ہے، حالانکہ واقعہ اس کے خلاف ہے جعلی داماد نے حاکم کے سامنے کہا کہ میں اپنی بیوی کو طلاق دیتا ہوں، اور جعلی داماد کے واقع میں ایک بیوی ہے، تو یہ طلاق اور طلاق نامہ جو حاکم کے روبرو لکھا گیا اس کی نفس الامر بیوی کے حق میں معتبر ہو گا یا نہیں۔ اور بکر کی واقعی بیوی مطلقہ ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں بکر کی واقعی بیوی پر طلاق واقع ہو جاوے گی۔ قال فی الدر المختار باب الصریح صریحہ مالم یستعمل الا فیہ فطلقتك الخ ویقع بہا واحدۃ رجعیۃ وان نوی خلافہا(۱) الخ وقال علیہ الصلوٰۃ والسلام ثلث جدھن جدو ھز لھن جدو عد صلی اللہ علیہ وسلم منھن الطلاق۔(۲)

ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں لکھا تو کیا حکم ہے

(سوال ۸۲۰) ایک شخص نے اپنے خسر کو یہ لکھا کہ تمہاری لڑکی ہمارے ماں باپ سے برابر تکرار کرتی ہے، ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں اس صورت میں اس کی بیوی پر طلاق ہوئی یا نہیں، اور کوئی صورت اس کی زوجیت میں رہنے کی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر الفاظ مذکورہ فی السوال سے کہ (ہم اس کو برابر طلاق دیتے ہیں) ایک طلاق واقع ہو گئی اور یہ طلاق رجعی ہے، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر اس کو بدون نکاح کے رجعت کر سکتا ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بدون حلالہ کے درست ہے قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسریح باحسان الایہ (۳) یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں پھر شوہر کو اختیار ہے کہ اس کو رکھ لے بھلائی کے ساتھ یا چھوڑ دے بھلائی کے ساتھ یعنی اضرار مقصود نہ ہو۔

ایک طلاق کے بعد دوبارہ نکاح کس طرح ہوگا

(سوال ۸۲۱) ایک شخص اپنی بیوی کو ایک دفعہ طلاق دے دے اگر طلاق واقع ہو گئی تو دوبارہ کس طرح نکاح ہو سکتا ہے۔

(الجواب) اس کی عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی اگر عدت پوری نہ ہوئی ہو تو شوہر اس کو بدون نکاح کے پھر رجوع کر سکتا ہے اور اگر عدت پوری ہو گئی ہو تو دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔(۴)

---

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۵۹۰ ط.س. ج۳ص۲۴۷ ۱۲ ظفیر.
(۲) مشکوٰۃ باب الطلاق . ظفیر
(۳) سورۃ البقرہ رکوع ۲۹ . ظفیر
(۴) اذا طلق الرجل امرأتہ تطلیقۃ رجعیۃ الخ فلہ ان یراجعہا فی عدتہا الخ واذا کان الطلاق بائنا دون الثلاث فلہ ان یتزوجہا فی العدۃ وبعد انقضائہا (عالمگیری مصری باب الرجعۃ ص ۴۳۱ . ط.س. ج۱ص۴۷۲) ظفیر.

طلاق رجعی میں بوسہ سے رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۲۲) اگر صورت مسئولہ میں بجائے قول مذکور کے زید نے یہ کہا ہو کہ جب عرصہ دراز سے ہمارے تمہارے درمیان خاص تعلق نہیں ہے تو طلاق تو مدت ہوئی ہو چکی پھر طلاق کیا مانگتی ہو تو اس صورت میں کیا حکم ہے آیا طلاق ہوئی یا کیا؟ اگر طلاق رجعی ہو تو اگر زید ہندہ کا شہوت سے بوسہ لے لے تو رجعت صحیح ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ معلوم ہوا کہ اس صورت یعنی دوسری صورت میں طلاق رجعی واقع ہوئی تو تقبیل بالشہوۃ سے عدت میں رجعت صحیح ہو گئی، در مختار میں ہے **وبکل مایوجب حرمة المصاهرة الخ وفی الشامی قال فی البحر ودخل الوطی وتقبیل بشهوة الخ۔**(۱)

میں نے طلاق دی کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت میں رجعت ہو جاتی ہے

(سوال ۸۲۳) زید نے اپنی زوجہ کو ایک بار یہ کہا کہ میں نے تم کو طلاق دیا، اس صورت میں کیسی طلاق ہوئی اور اس کی رجعت کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اگر منکوحہ اس کی مدخولہ ہے تو یہ طلاق رجعی ہوئی، عدت میں رجعت بلا نکاح صحیح ہے۔(۲)

عدت میں رجعت درست ہے

(سوال ۸۲٤) ایک شخص نے ایک مرتبہ اپنی بیوی کو طلاق دی، اب عدت میں دس بارہ روز کا وقفہ ہے تو رجعت درست ہے یا نہیں، لفظ یہ ہیں (طلاق قطعی دی)۔

(الجواب) اس صورت میں اگر شوہر نے صرف ایک طلاق دی ہے تو عدت میں رجعت کرنا درست ہے یعنی بلا نکاح لوٹا سکتا ہے، شوہر یہ کہے کہ میں نے اپنی بیوی سے رجوع کر لیا۔(۳) اور قطعی کا لفظ یقینی کے معنی میں ہے اس سے طلاق بائنہ نہیں ہوتی۔

طلاق بائن میں رجعت نہیں

(سوال ۸۲۵) طلاق بائن میں رجوع کرنا درست یا نہیں؟

(الجواب) طلاق بائن میں رجوع کرنا بدون نکاح کے درست نہیں ہے البتہ اگر طلاق بائن ایک یا دو ہوں تین نہ ہوں تو عدت کے اندر اور بعد عدت کے نکاح جدید بدوں حلالہ کے درست ہے، اور اگر تین طلاق بائنہ دی ہیں تو بدوں حلالہ کے نکاح درست نہیں ہے۔(٤)

---

(۱) رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۲۹ ط س ج ۳ ص ۳۹۹ ۱۲ ظفیر۔
(۲) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها رضیت بذلك او لم ترض (الی قوله) والرجعة ان راجعتك اوراجعت امراتی الخ (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر۔ (۳) ایضا ج ۲ ص ۳۷۳۔ ۱۲ ظفیر
(٤) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (الی قوله) وان كان الطلاق ثلثا الخ لم تحل له حتی تنكح زوجا غیره نكاحا صحیحا ویدخل بها ثم یطلقها او یموت عنها (هدایه ج ۲ ص ۳۷۸) ظفیر۔

میں نے طلاق دے دی ہے کہنے سے طلاق رجعی واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۲۶) زید نے اپنے خسر بکر کو ایک خط لکھا زبیدہ اپنی دوسری بیوہ بیٹی کو اطلاع دو کہ ہندہ کو میں نے یعنی زید نے طلاق دے دی ہے، زبیدہ زید سے نکاح کر لے، زبیدہ نے انکار کیا حالانکہ زید نے ہندہ کے پاس کوئی اطلاع نہیں بھیجی، لیکن ہندہ کو سنتے سناتے اس بات کا علم ہو گیا، اور تین ماہ کے اندر زبیدہ زید کے پاس چلی آئی اور اب زید کے ساتھ ہی رہتی ہے، زید نے ہندہ کے ساتھ دوبارہ نکاح نہیں کیا۔ کیا اس صورت میں ہندہ کو طلاق ہو گئی، اور اگر طلاق ہو گئی تو رجعت کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ پر ایک طلاق رجعی واقع ہو گئی، عدت کے اندر اندر بلا نکاح زید ہندہ کو رجوع کر سکتا ہے، رجعت یہ ہے کہ عدت کے اندر کہہ لیوے کہ میں نے اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا (۱) اور عدت مطلقہ کی تین حیض ہیں۔

ایک دو صریح طلاق کے بعد رجعت درست ہے نکاح جدید کی ضرورت نہیں

(سوال ۸۲۷) زید نے ہندہ سے نکاح کیا ایک سال ہندہ زید کے گھر آباد رہی، زید بیمار ہوا کہ امید زندگی ہر گز نہ تھی، برادران زید نے حالت بیماری میں زید سے جبراً طلاق دلائی قبل از گذرنے معیاد عدت زید نے ہندہ سے پھر رجوع کیا، آیا رجوع صحیح ہے یا تجدید نکاح کی ضرورت ہے۔

(الجواب) اگر طلاق ایک دو صریح زید سے دلائی تب تو عدت کے اندر جو زید نے رجوع کیا وہ صحیح ہو گیا، اور ہندہ بدستور اس کی زوجہ رہی نکاح جدید کی ضرورت نہیں ہے۔ (۲) اور اگر زید سے تین طلاق دلائی گئی تو پھر رجوع کرنا صحیح نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے ہندہ کے ساتھ زید کا نکاح اب نہیں ہو سکتا۔

اگر خاموش نہیں ہو گی تو طلاق کہنے سے کون سی طلاق واقع ہوئی

(سوال ۸۲۸) باہم سوتن میں جھگڑا ہو رہا تھا، مرد ایک عورت کی طرف مخاطب ہو کر بولا کہ اگر تو خاموش نہیں ہو گی تو تجھ کو طلاق ہے اول مرتبہ میں وہ عورت خاموش نہیں ہوئی، پھر دوسری مرتبہ مرد نے کہا کہ اگر خاموش نہیں ہو گی تو تجھ کو طلاق ہے، اس دفعہ بھی خاموش نہیں ہوئی، پھر تیسری مرتبہ مرد نے کہا کہ اگر خاموش نہیں ہو گی تو تجھ کو طلاق ہے، اس مرتبہ ثالث میں عورت بالکل خاموش ہو گئی، اس صورت میں کے طلاق واقع ہوئی اور شوہر کے طلاق کا مالک رہا، اور شوہر کو اختیار لوٹا لینے کا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی۔ کیونکہ دو طلاق صریح تک رجعی رہتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ الطلاق مرتان (۳) ای الطلاق الرجعي اثنان پس عدت کے اندر شوہر اس مطلقہ کو لوٹا سکتا ہے اور بعد عدت کے لوٹانا بلا نکاح جدید کے درست نہیں ہے البتہ نکاح جدید کے ساتھ لوٹا سکتا ہے ھکذا فی الدر المختار (۴) اور

---

(۱) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض الخ والرجعة ان يقول راجعتك او راجعت امراتي الخ او يطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة (هدايه باب الراجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير

(۲) ایضاً ۱۲ ظفیر (۳) سورة البقرة . ۱۲ ظفير

(۴) حوالہ بار بار گذر چکا ظفیر

شوہر اس صورت میں ایک طلاق کا اور مالک رہا اگر قبل انقضاء عدت ایک طلاق اور دے دے گا تو تین طلاق واقع ہو جاویں گی پھر بدون حلالہ کے اس سے نکاح درست نہ ہوگا کما بین فی کتب الفقه.

ایک طلاق دو طلاق میں دو طلاق واقع ہوگی

(سوال ۸۲۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تجھ کو ایک طلاق دو طلاق تو اس گھر میں جا، ایک شخص نے طلاق سے کہا کہ ایک طلاق کیوں باقی رکھا، اس نے جواب دیا کہ وہ ایک طلاق تازیست نہ دوں گا، بعض عالم کہتے ہیں کہ عورت پر تین طلاق واقع ہوئی کیونکہ ایک طلاق دو طلاق جملہ تین طلاق ہوئی بعض کہتے ہیں کہ دو طلاق رجعی واقع ہوئی کیونکہ عطف مفقود اور سکوت معدوم دونوں کے درمیان انفصال نہیں ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ نیت شوہر کی ایک اور دو کو جمع کرنے کی نہیں ہے تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر دو طلاق رجعی واقع ہوگی جیسا کہ شوہر کے جواب سے بھی معلوم ہوتا ہے۔(۱)

طلاق دی دی دی کہنے سے ایک طلاق واقع ہوئی

(سوال ۸۳۰) خالد کی زبان سے غصہ کی حالت میں اپنی خوشدامن کے دروازہ میں یہ الفاظ نکلے، زید کی بیٹی جمال النساء کو طلاق دی دی دی، لیکن زوجہ کا نام جمال جہاں ہے مگر ولدیت صحیح ہے، آیا غلطی نام زوجہ سے طلاق ہوگئی یا نہیں، دی، دی، دی کا تکرار برائے لفظ طلاق اول ہوگا یا برائے طلاق ثلاثہ۔

(الجواب) ایسی غلطی سے طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہو جاتی ہے، دی دی دی کا تکرار تاکید طلاق سابق ہے، لہٰذا اس صورت میں ایک طلاق رجعی ہی رہے گی۔(۲)

ایک طلاق دے کر جب رکھ لیا تو رجعت ہوگئی دوسرے سے اس کا نکاح درست نہیں

(سوال ۸۳۱) عمر نے دھوکہ سے زید کو شراب پلوائی اور کئی آدمیوں کے مدد سے زبردستی زید سے طلاق کے الفاظ کہلوائے، لیکن زید کہتا ہے کہ میں نے ہندہ کو صرف ایک ہی دفعہ طلاق دی ہے، حالت درست ہونے کے بعد کچھ عرصہ دونوں میں تعلق زوجیت قائم رہا، زید کسب معاش کے لئے باہر گیا، عمر نے جبراً اس کی زوجہ سے نکاح کر کے اس کو اپنے پاس رکھا۔ اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) وہ عورت زید کی منکوحہ ہے کیونکہ زید نے ہندہ کو ایک طلاق دی تھی پھر جب اس کو مثل منکوحہ کے رکھا تو رجعت صحیح ہوگئی، اور نکاح قائم رہا، پھر عمر کا نکاح اس سے صحیح نہیں ہوا۔

....

(۱) وبواحدة فی ثنتین واحدة الخ وان نوی واحدة وثنتین فثلاث وفی غیر الموطؤة واحدة کواحدة وثنتین وان نوی مع الثنتین فثلاث مطلقا (در مختار) فان الو او للجمع الخ فصح ان یراد به معنی الواو (رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۰۳ ط.س. ج۳ص ۲۶۱) ظفیر.

(۲) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها الخ والمرجعة ان یقول راجعتك الخ او یطأها او یقبلها او یلمسها بشهوة (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفیر

طلاق نامہ لکھا سات دن بعد بچہ پیدا ہوا تو اب رجعت نہیں ہو سکتی

(سوال ۸۳۲) زید نے اپنی زوجہ حاملہ کو اس کے کہنے پر طلاق نامہ لکھ دیا مگر تین طلاق نہیں لکھی اور نہ اس نے تین دفعہ زبان سے طلاق دی، طلاق دینے کے پندرہ یوم بعد زید اور اس کی بیوی کا دوبارہ میل ہو گیا، زید نے اس کو نان و نفقہ دینا شروع کر دیا بعد طلاق نامہ کے آٹھ سات روز میں لڑکی پیدا ہو گئی، آیا زید مسماۃ مذکور کو کسی طرح اپنے گھر رکھ سکتا ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر تین دفعہ طلاق تحریر نہیں کی اور نہ زبانی تین طلاق دی تو اس صورت میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح کے درست تھی مگر جب کہ بوقت طلاق وہ عورت حاملہ تھی تو عدت اس کی وضع حمل تھی جب بچہ پیدا ہو گیا تو عدت اس کی ختم ہو گئی،(۱) پس اگر شوہر نے بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس کو رجوع نہ کیا تھا تو اب بلا نکاح کے رجوع نہیں کر سکتا البتہ نکاح جدید بلا حلالہ کے کر سکتا ہے **کذا فی کتب الفقہ**۔(۲)

عدت کے اندر رجوع نہ کرنے سے بائنہ ہو گئی نکاح جدید کرنا ہوگا

(سوال ۸۳۳) زید نے اپنی زوجہ کو طلاق رجعی دی پھر رجوع کرنا چاہا لیکن عورت راضی نہیں ہوئی یہاں تک کہ چار پانچ ماہ گذر گئے اور عدت پوری ہو گئی، اب زید زوجہ کو رجوع کر سکتا ہے یا کیا۔

(الجواب) طلاق رجعی میں شوہر کو عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع کرنا درست ہے اور اس میں عورت کی رضامندی کی ضرورت نہیں ہے، بدون رضا و اجازت عورت کے بھی شوہر اس کو عدت کے اندر رجوع کر سکتا ہے لیکن اگر شوہر نے عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع نہیں کیا خواہ یہ سمجھ کر رجوع نہ کیا کہ بلا رضامندی عورت کے رجوع کرنا درست نہیں ہے تو بعد عدت کے وہ عورت بائنہ ہو گئی، اب بدون نکاح جدید کے اس کو لوٹانا درست نہیں اور نکاح جدید عورت کی رضامندی سے ہو سکتا ہے۔(۳)

طلاق رجعی میں عدت کے اندر جماع سے رجوع ہو جاتا ہے

(سوال ۸۳۴) زید نے بسلسلہ تکرار اپنی زوجہ ہندہ سے دوبار کہا کہ ہم نے تم کو طلاق دی، اس کے بعد قریب زمانہ میں تعداد ایام یاد نہیں جھگڑا رفع ہونے پر زید نے زوجہ سے ہم بستری کی، کیا ایسی حالت میں الفاظ طلاق باطل ہو کر زوجہ بدستور منکوحہ متصور ہو گی اور فعل ہم بستری حلال ہو گا یا حرام۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق رجعی ہوئی لہذا اگر عدت میں زید نے اس سے وطی کر لی تو یہ رجعت صحیح ہو گئی اور وہ بدستور زید کی زوجہ ہو گئی، لیکن شرط یہ ہے کہ زید نے عدت کے اندر یعنی طلاق کے بعد تین حیض پورے

---

(۱) وفی حق الحامل الخ وضع جمیع حملها (در مختار) ای بلا تقدیر بمدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بیوم او اقل الخ (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط.س. ج۳ص ۵۱۱) ظفیر (۲) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها الخ رضیت بذلك او لم ترض الخ (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصری باب الرجعة ج ۱ ص ۴۳۱) ظفیر (۳) اذا طلق الرجل امرأته تطلیقة رجعیة او تطلیقتین فله ان یراجعها فی عدتها الخ رضیت بذلك او لم ترض الخ (هدایه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) واذا كان الطلاق بائنا دون الثلاث فله ان یتزوجها فی العدة وبعد انقضائها (عالمگیری مصری باب الرجعة ج ۱ ص ۴۳۱) ظفیر ج ۱ ص ۲

ہونے سے پہلے صحبت کی ہو۔(۱)

ایک طلاق دی پھر خبر دینے کے طور پر اس کو کئی مرتبہ دہرایا تو کتنی طلاق ہوگی

(سوال ۸۳۵) ایک شخص نے غصہ میں کہا کہ میں اپنی عورت کو طلاق دے دیتا ہوں، اس کے بعد وہ اپنے مکان کی طرف چلا، لوگوں نے روکا اس نے کہا مجھے کیوں روکتے ہو میں تو طلاق دے چکا ہوں بعدہ گھر میں جاکر اپنی عورت سے کہا کہ تو چلی جا، کسی عورت اجنبیہ کے پوچھنے پر کہ کیوں چلی جاوے، اس نے کہا کہ میں بہت آدمیوں کے سامنے طلاق دے چکا ہوں، وہ شخص کہتا ہے کہ بعد کے الفاظ میں نے خبر دینے اور بتلانے کے واسطے کہے ہیں دوبارہ طلاق دینے کے لئے نہیں ہے، تو ان جملوں سے طلاق رجعی ہوئی یا طلاق مغلظہ۔

(الجواب) اس صورت میں جب کہ شخص مذکور نے دوسری اور تیسری مرتبہ لفظ طلاق کا پہلی طلاق کے خبر دینے کی غرض سے کہا ہے اور جدید طلاق دینے کی نیت سے نہیں کہا تو اس عورت پر ایک طلاق رجعی واقع ہوئی، اس میں عدت کے اندر رجعت بلا نکاح جدید کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید کے ساتھ رجوع کر سکتا ہے **كذا في الدر المختار**(۲)

دو طلاق کے بعد رجعت کرلی پھر جب تیسری طلاق دی تو اب وہ مغلظہ ہوگئی

(سوال ۸۳۶) زید نے ہندہ کو ایک طلاق رجعی دے کر رجعت کرلی اندر عدت کے، پھر چند ماہ بعد ایک اور طلاق رجعی دے کر اس سے بھی رجعت کرلی، پھر چند مہینہ کے بعد ایک اور طلاق رجعی دے دی، اس صورت میں تین طلاق زید کی زوجہ ہندہ پر واقع ہوئی یا رجعی۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہوگئی، یعنی تین طلاق کے ساتھ بائنہ مغلظہ ہوگئی، اب بدون حلالہ کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا۔(۳)

اگر آج رات نہ آئی تو طلاق پھر نہ آئی تو رجعی طلاق پڑے گی

(سوال ۸۳۷) اگر کوئی عورت بغیر اپنے شوہر کی رضامندی و اجازت کے اپنی ماں کے گھر چلی جاوے اور اس کا شوہر ایک مرتبہ یہ کہے کہ اگر آج رات میں نہ آئی تو اس کو طلاق ہے اور باوجود بلانے کے عورت نہ آئی تو اس پر کس قسم کی طلاق واقع ہوئی۔

(۲) اگر طلاق رجعی پڑی تو رجوع کرنے میں عورت اور اس کے والدین کے اختیارات کیا ہیں۔

(۳) اگر مرد رجوع کرنا چاہے اور عورت یا اس کے والدین رضامند نہ ہوں تو کیا حکم ہے، رجوع کرنے میں عورت کی موجودگی ضروری ہے یا نہیں، بعد رجوع کے دونوں کا ملنا ضروری ہے یا نہیں۔

---

(۱) والرجعة ان يقول راجعتك الخ او يطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير
(۲) حوالہ گذر چکا (۲) ظفیر (۳) الطلاق مرتان فامساك بمعروف او تسريح باحسان الخ فان طلقها فلا تحل له حتى تنكح زوجا غيره (سورة البقره ۲۸) لا ينكح مطلقة من نكاح صحيح نافذ بها اى بالثلاث الخ حتى يطأها غيره الخ بنكاح نافذ الخ وتمضى عدة الثاني (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۹ ط.س. ج ۳ ص ۴۰۹) ظفير

(۴) جب کہ عورت کی شرط طلاق پوری نہ کرنے کی وجہ سے طلاق پڑی تو طلاق کی ذمہ داری عورت پر رہی یا مرد پر اور مہر کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) (۱ تا ۳) اس صورت میں صرف ایک طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر شوہر اس کو بدون عورت کی رضامندی اور اجازت کے اور بدون اس کے والدین کی رضا و اجازت کے رجوع کر سکتا ہے یعنی زبان سے یہ کہہ دے کہ میں نے اس کو رجوع کر لیا اور بدستور اپنی زوجہ اس کو قائم رکھا عورت کے پاس ہونے کی ضرورت نہیں ہے اور نہ صحبت وغیرہ کرنے کی ضرورت ہے، صرف زبان سے کہہ لینے سے کہ میں نے اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا رجعت صحیح ہو جاتی ہے اور نکاح قائم رہتا ہے، در مختار میں ہے وتصح بنحو راجعتك الخ وان ابت الخ۔(۱)

(۴) اس صورت میں عورت نے وہ کام کیا جو کہ سبب ہوا طلاق کے واقع ہونے کا۔

نشہ کی حالت میں طلاق دی ہوش کے بعد رجوع کر لیا کیا حکم ہے

(سوال ۸۳۸) ایک شخص نے حالت نشہ دو ایک آدمیوں کے بھکانے سے اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، ہوش میں آنے کے بعد انہوں نے دوسرے دن رجوع کر لیا، اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں اور رجوع کرنا صحیح ہو گیا یا نہ۔

(الجواب) نشہ کی حالت میں شرعاً طلاق واقع ہو جاتی ہے در مختار لیکن اگر اس نے ایک یا دو طلاق صریح دی تھی تین طلاق نہ دی تھی تو بعد ہوشیار ہونے کے اور نشہ زائل ہونے کے رجوع کر لینا اس کا درست ہے اور بعد رجوع کر لینے کے وہ عورت بدستور اس کی زوجہ رہے گی اور نکاح قائم رہے گا قال الله تعالیٰ الطلاق مرتان ای الطلاق الرجعی اثنان وقال فی الدر المختار وتصح بنحو راجعتك الخ ان لم یطلق بائناً الخ وفی الشامی قلت ھی ای شروط الرجعة ان لا یکون الطلاق ثلاثاً الخ ۔(۲)

ایک طلاق دو طلاق دی کہنے سے کتنی طلاق ہوتی ہے جب کہ نیت رجعت کی ہو

(سوال ۸۳۹) ایک شخص نے بحالت غضب اپنی بیوی کو کہا کہ ایک طلاق دو طلاق دیا نیت رجعت کی تھی اور یہ کہ عورت کو زجر ہو جاوے تو اس سے تین طلاق ہوئی یا دو، اور رجعت ہو سکتی ہے یا نہ اور اگر مثلاً عورت کو لفظ خطاب سے کہے کہ تجھ کو طلاق دیا یا صیغہ غائب سے کہے تو خطاب اور عدم خطاب سے کچھ فرق ہوتا ہے یا نہ۔

(الجواب) دراصل اس لفظ سے کہ ایک طلاق دو طلاق دیا تین طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوتی ہے، کما یفهم من قول صاحب الدر المختار وان نویٰ واحدة وثنتین فثلث لو مدخولاً بها وفی غیر الموطوئة واحدة كقوله لها واحدة وثنتین لانه لم یبق للثنتین محل الخ (۳) یعنی غیر مدخولہ میں ایک طلاق کہنے سے بائنہ ہو جاتی ہے اور دو کے لئے عورت محل نہ رہے گی اس سے مضموم ہوتا ہے کہ اگر مدخولہ ہے تو تین طلاق واقع ہوں گی لیکن اگر شوہر کی نیت اضراب اور اعراض کی ہے یعنی یہ کہ ایک نہیں بلکہ دو طلاق دیا یعنی ایک پہلی اور ایک

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۲۸ و ج ۲ ص ۷۳۰ ط.س ج۳ص۳۹۸، ۴۰۰. ظفیر
(۲) رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۰ ط.س ج۳ص۳۹۸، ۴۰۰ ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الصریح ج ۲ ص ۶۰۳ ط.س ج۳ص ۲۶۱. ظفیر

اور طلاق دی تو دیانۃً یہ نیت اس کی معتبر ہو جاوے گی اور دو طلاق واقع ہوں گی ، اور رجعت عدت میں صحیح ہو گی اور دونوں صورتوں کا حکم ایک ہے۔

طلاق کے بعد رجعت جائز ہے اور بعد عدت نکاح

(سوال ۸٤۰) مسمی عظیم اللہ کی عورت مسماۃ وحیدن ایک روز بلا اجازت شوہر کے ایک ملاقاتی عورت کے نکاح پر جو اس کی بچپن کی سہیلی تھی اور اس کی ہم قوم تھی چلی گئی اور ایک رات اس کے یہاں رہ گئی ، اور پھر صبح کو جب اپنے مکان پر آئی تو برادری کے لوگ جو اس عورت کے اور اس کے شوہر کے مخالف اور اس کے بر خلاف تھے ، انہوں نے مسماۃ وحیدن کو اس کی سہیلی مسماۃ رسولن کے شوہر سے متہم کیا جس کے نو ماہ بعد وحیدن کے لڑکا پیدا ہوا ، لیکن اس تہمت کے بعد مسماۃ وحیدن کو اپنے مکان پر آکر حیض آیا جیسا کہ گھر اور محلہ کی عورتوں اور خود عظیم اللہ سے معلوم ہوا ، نیز عظیم اللہ نے ان تہمتوں کا کوئی اثر قبول نہیں کیا اور بیوی سے تعلقات بدستور رکھے ، اس کے بعد عظیم اللہ کلکتہ چلا گیا جب برادری کے لوگوں نے اس کے باپ اور گھر والوں کو زیادہ تنگ کیا تو انہوں نے عظیم اللہ کو خط لکھا ، جس کے جواب میں اس نے کلکتہ سے یہ الفاظ لکھ کر بھیجے کہ ہم نے مسماۃ وحیدن اپنی بیوی کو طلاق دیا ۔ لیکن اس کے باوجود مسماۃ وحیدن اس کی زوجیت میں ہے اور فریقین کا دل صاف ہے ، اس کے بعد اس کے ایک لڑکی اور بھی پیدا ہوئی ، مگر برادری کے لوگ اب تک اس کے باپ وغیرہ کو برادری سے خارج کئے ہوئے ہیں کہ طلاقی عورت کو عظیم اللہ کیوں اپنے گھر میں رکھے ہوئے ہے۔

(الجواب) عظیم اللہ نے اگر اپنی بیوی مسماۃ وحیدن کو صرف ایک طلاق دی ہے جیسا کہ اپنے خط میں لکھا ہے تو اس صورت میں عدت کے اندر رجوع کر لینا بدون نکاح کے درست ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ ہو سکتا ہے ، پس اگر عظیم اللہ نے عدت کے اندر اپنی زوجہ کو رجوع کر لیا تو ان کا نکاح قائم ہے ،(۱) اور برادری کے لوگوں کی یہ زیادتی اور ظلم ہے کہ بے وجہ عظیم اللہ اور اس کے باپ کو تنگ کرتے ہیں اور برادری سے خارج کرتے ہیں ، اہل برادری کو ایسا معاملہ ہرگز شرعاً جائز نہیں اور پہلے بھی تہمت لگانا مسماۃ وحیدن پر شرعاً معصیت اور گناہ تھا ، اس سے توبہ کرنی چاہئے۔

استفتاء کا پہلا جواب آیا کہ طلاق نہیں ہوئی ساتھ رہنے لگا کئی ماہ بعد جواب ملا طلاق ہو گئی درمیانی مدت کا کیا حکم

(سوال ۸٤۱) زید نے ایک استفتاء دربارہ طلاق دو علماء دین کی خدمت میں روانہ کیا ، پہلے جواب میں یہ تھا کہ طلاق عائد نہیں ہوئی ، چنانچہ زید نے فوراً اپنی زوجہ سے رجوع کر لیا ، اس کے بعد دوسرا جواب موصول ہوا جو زید کو نہیں دکھلایا گیا ، اس اثناء میں زید کی بیوی حاملہ ہوئی اور لڑکا پیدا ہوا تو اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) پہلے فتویٰ کے بعد جو رجوع کیا گیا اور وطی ہوئی اور حمل قرار پایا اور لڑکا پیدا ہوا ، یہ سب مستفتی کے حق میں جائز ہوا ، اور لڑکا ثابت النسب ہوا کیونکہ سائل کے حق میں فتویٰ مفتی کا حجت ہوتا ہے ، اس کے بعد جب

(۱) والرجعة ان يقول راجعتك الخ اويطأها او يقبلها او يلمسها بشهوة (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير.

یہ تحقیق ہوا کہ فتوی سابق غلط تھا اور دوسرا صحیح فتوی اس کے خلاف معلوم ہوا تو جو فعل سابق ہو چکا وہ حلال رہا اور لڑکا بھی ثابت النسب رہا جیسا کہ موطوہ باشبہ کا حکم ہے۔(۱) مگر آئندہ کو اس سے علیحدگی کی جاوے، اور جو حکم طلاق ثلاثہ کا ہے وہ جاری کیا جاوے یعنی بدوں حلالہ کے وہ شخص عورت مطلقہ ثلثہ سے نکاح نہ کرے اور اس کو حلال نہ سمجھے۔

طلاق کے بعد عورت کو رکھ سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۸٤۲) ایک شخص اپنی عورت کو طلاق دیتا ہے اور بعد عدت کے اس مطلقہ کو پھر لے جانا چاہتا ہے، کیا وہ شخص اس مطلقہ سے نکاح کر سکتا ہے؟

(الجواب) اگر ایک یا دو طلاق دی تھی تو اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔

عدت کے بعد بلا نکاح رکھنا کیسا ہے

(سوال ۸٤۳) اگر وہ اس طرح عورت کو اپنے گھر لے جاوے تو اس کے شکم سے پیدا شدہ اولاد ولد الحرام کہلائے گی اور اس جائداد کی وارث ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اگر بلا نکاح اس سے اولاد ہوگی تو وہ ولد الزنا ہوگی اور وارث اس کے ترکہ کی نہ ہوگی۔

دو طلاق رجعی کے بعد رجعت کر لی اب تیسری طلاق کے بعد رجعت نہیں کر سکتا ہے

(سوال ۸٤٤) زید زوجہ خود را طلاق رجعی دادہ رجوع نمود باز ثانی بار طلاق رجعی دادہ رجوع کرد، بعدہ ثالث بار طلاق رجعی دادہ، پس بعد از ثالث مذکور رجوع جائز است یا محتاج حلالہ گردد، و آں طلاقہائے سابقہ بسبب رجوع حکم عدم دارند یا حکم وجود کہ بباعث آں تغلیظ ثلثہ ثبوت گرفتہ حلالہ محتاج شود بر تقدیر آنکہ طلاقہائے سابقہ بسبب رجوع ساقط شوند، پس ایں عبارت متون چہ معنی دارد کہ **یهدم الزوج الثانی مادون الثلث**.

(الجواب) مسئلہ ہمیں است کہ زوج ثانی طلقات سابقہ را منہدم می سازد و بدوں زوج ثانی طلاقہائے سابقہ منہدم نمی شوند. پس بصورت(۲) مسئولہ بعد طلقات ثلثہ بدون حلالہ زوجہ اش برو حلال نخواہد شد **کما قال الله تعالی الطلاق مرتان (الی) فان طلقها فلا تحل له من بعد حتی تنکح زوجاً غیره الآیه**(۳)

شوہر نے کہا طلاق دی وہ میری ماں ہے کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۸٤۵) بکر نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ میں نے طلاق دیا آج سے وہ ہماری ماں ہے، اس صورت میں ہندہ پر کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب) اس صورت میں بکر کی زوجہ پر ایک طلاق واقع ہوئی جو کہ رجعی ہوگی عدت میں رجعت بدون نکاح کے صحیح ہے اور بعد عدت کے نکاح جدید ہو سکتا ہے، حلالہ کی ضرورت نہیں ہے، **کما قال الله تعالی الطلاق مرتان**

---

(۱) وعدة المنكوحة نكاحا فاسدا فلا عدة فی باطل وكذا موقوف قبل الاجازة لكن الصواب ثبوت العدة والنسب والموطوءة بشبهة الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ص۵۱٦) ظفیر

(۲) والزوج الثانی يهدم بالدخول فلولم يدخل لم يهدم اتفاقا مادون الثلاث ايضا ای كما يهدم اجماعا لانه اذا هدم الثلاث فمادونها اولی (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷٤٦ ط س ج۳ص٤١٨) ظفير (۳) سورة البقرة ۲۹ ظفير

فامساك بمعروف اوتسريح باحسان الایہ (۱) اور ماں کہنے سے بلا حرف تشبیہ طلاق وظہار کچھ نہیں ہوتا وان لا ینوا و حذف الكاف لغا۔ (۲) در مختار۔

بیوی کو لکھا کہ تجھ کو طلاق شرعی دی رجعت درست ہے یا نہیں

(سوال ۸۴۶) ایک مرد نے اپنی عورت کو طلاق نامہ لکھا کہ میں نے تجھ کو طلاق شرعی دے دی ہے، اس صورت میں رجعت درست ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی عدت کے اندر رجعت اس سے کر سکتا ہے۔ (۳)

طلاق کے بعد میاں بیوی ساتھ رہ سکتے ہیں یا نہیں

(سوال ۸۴۷) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دی، بعد کو دونوں چاہتے ہیں کہ پھر میل کرلیں۔ اس صورت میں زید کا نکاح پھر ہندہ سے ہو سکتا ہے یا نہیں اور اگر نکاح نہ ہو سکے تو کیا یہ بھی شرعاً ناجائز ہے کہ دونوں کا قیام ایک ہی گھر میں رہے اور اپنی گذر اوقات اپنے لڑکے بالغ کے ساتھ کر سکتے ہیں یا نہیں جو معاملات میاں بیوی کے درمیان ہوتے ہیں ان سے کچھ سروکار نہیں۔

(الجواب) اگر زید نے ایک یا دو طلاق صریح دی ہیں تو اس کا حکم یہ ہے کہ عدت کے اندر بلا نکاح کے رجعت درست ہے اور بعد عدت کے نکاح ہو سکتا ہے، اور اگر تین طلاق دی ہیں تو بلا حلالہ کے زید اس سے نکاح نہیں کر سکتا (۴)، اور بحالت عدم نکاح دونوں کا ایک جگہ رہنا اگر پردہ کے ساتھ ہو اور اولاد موجود ہو تو بضرورت کچھ حرج نہیں ہے كذا في الدر المختار عن شيخ الاسلام رحمة اللہ وغیرہ۔ (۵)

بیوی سے کہا ایک طلاق، دو طلاق دیا تو کتنی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۸۴۸) ایک شخص نے بخار کی حالت میں چند مردوں اور عورتوں کے سامنے اپنی بیوی کو کہا کہ سالی کو ایک طلاق دو طلاق دیا میں، چنانچہ وہ لوگ یہی گواہی دیتے ہیں اور دوسرا ایک گواہ کہتا ہے کہ دو طلاق کے بعد بائن کا لفظ بھی کہا اس صورت میں کیا حکم ہے۔ اس پر ایک مفتی صاحب نے دو طلاق رجعی کا فتویٰ دیا ہے جس کی نقل ہمرشتہ ہذہ ہے، ایک صاحب نے جواب مذکور کی تغلیط کر کے طلاق بائنہ قرار دی ہے، اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) جب کہ اس شخص نے اپنی زوجہ کو سالی کہہ کر یعنی گالی دے کر طلاق دی ہے تو اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوگئی اور موافق بیان گواہان کے دو طلاق رجعی اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی عدت کے اندر اس میں رجعت درست ہے اور ایک گواہ کا طلاق بائن کہنا معتبر نہیں ہے، پس جواب مجیب کا صحیح ہے اور تغلیط کرنے

---

(۱) سورة البقرة ۲۲۹ ظفير. (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار ج ۲ ص ۷۹٤ باب الظهار ط.س. ج۳ص ٤٧٠ ظفير. (۳) ومحله المنكوحة الخ طلقة رجعية فقط في طهر لا وطئ فيه وتركها حتى تمضى عدتها الخ فعلم ان الاول سنى (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ٥٧٤ ط.س. ج۳ص ۲۳۱،۲۳۰) ظفير. (٤) اذا طلق الرجل امرأته تطليقة رجعية او تطليقتين فله ان يراجعها في عدتها رضيت بذلك او لم ترض لقوله تعالى فامسكوهن بمعروف من غير فصل الخ واذا كان الطلاق بائنا دون الثلث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضاءها الخ وان كان الطلاق ثلثا في الحرة او ثنتين في الامة لم تحل له حتى تنكح زوجا غيره نكاحا صحيحا ويدخل بها ثم يطلقها او يموت عنها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳ و ج ۲ ص ۳۷۸) ظفير. (٥) وسئل شيخ الاسلام عن زوجين افترقا ولكل منهما ستون سنة وبينهما اولاد تتعذر عليهما مفارقتهم فيسكنان في بيتهم ولا يجتمعان في فراش ولا يلتقيان التقاء الازواج هل لهما ذلك قال نعم واقره المصنف (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸٥٥ ط.س. ج۳ص ٥٣٨) ظفير.

والے کی تغلیط غلط ہے۔

صورت ذیل میں کیا حکم ہے

(سوال ۸۴۹) زید اپنی کج رائے کی وجہ سے اپنی زوجہ ہندہ پر ناراض ہوتا ہے، ہندہ کا باپ زید سے کہتا ہے کہ یا تو میری دختر کے ساتھ حسن سلوک سے رہا کرو یا اسے طلاق دے دو، زید اور ہندہ کے باپ کے درمیان جھگڑا ان جاتا ہے۔ ہندہ باپ کے گھر چلی آتی ہے، زید طلاق نامہ لینے کے لئے دوڑنے لگتا ہے اور کہتا ہے طلاق نامہ لو میں دیتا ہوں، لوگ اسے پکڑ لیتے ہیں، دوسرے دن زید زیورات کا مطالبہ کرتا ہے، ہندہ تین چار ماہ سے میکہ ہے، کیا اس صورت میں ہندہ پر طلاق رجعی واقع ہو گئی اور عدت ہو چکی ہے تو کیا کیا جاوے، اس صورت میں اگر ہندہ خلع کرانا چاہے تو کیا واجب آتا ہے (ب) جنہیں جو تین ماہ کا حمل کے صورت میں اسقاط یا اجواتی خون ضربہ وغیرہ سے کرنک کی شکل میں رحم میں موجود ہو مسائل عدت میں کیا حکم رکھتا ہے۔

(ج) غصہ کی حالت میں خالد قسم اٹھاتا ہے کہ یہ ترگاؤ اگر بارہ روپے سے فروخت کروں تو میری عورت کو طلاق ہے، دوسرے دن اس بیل کو اٹھارہ روپیہ میں فروخت کر دیتا ہے، خالد کی منکوحہ غیر مدخولہ نابالغہ اس صورت میں کیا حکم رکھتی ہے۔

(الجواب) اس صورت میں ایک طلاق رجعی واقع ہو گی، عدت کے بعد رجعت درست نہیں ہے، البتہ نکاح جدید بدون حلالہ کے کر سکتا ہے۔(۱) اور خلع طلاق رجعی میں عدت کے اندر ہو سکتا ہے بعد عدت کے خلع نہیں ہو سکتا۔

(ب) اور حمل میں جب تک بعض اعضاء ظاہر نہ ہوں اس وقت تک اس کی سقوط سے عدت پوری نہیں ہوتی اور احکام ولد کے اس کو نہیں دیئے جاتے (۲) در مختار میں کہا کہ ظہور خلقت اعضاء بعد ایک سو بیس یوم کے ہوتی ہے جس کے چار ماہ ہوتے ہیں۔ اور تحقیق اس کی کتب فقہ میں ہے۔(۳)

(ج) اس صورت میں خالد کی زوجہ مطلقہ نہیں ہوئی لعدم وجود الشرط۔

جب تیسری طلاق یاد نہ ہو تو رجعت درست ہے

(سوال ۸۵۰) زید کی دو بیویاں ہیں بوجہ تکرار کے حالت غصہ میں زید نے ایک جلسہ میں دونوں کو طلاق دی، اور زید کو دو مرتبہ طلاق دینا اچھی طرح یاد ہے لیکن تیسری مرتبہ طلاق دینا یاد نہیں، لیکن دونوں بیویاں کہتی ہیں کہ زید نے باہر جا کر تیسری مرتبہ طلاق دی اور ہم نے سنی، اس صورت میں رجوع درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں اگر زید کو دو طلاق کا اقرار ہے تو طلاق بلاشبہ واقع ہو گئی اور تیسری کا اگر زید اقرار کرتا

(۱) وان كانت الطلاق بائناً دون الثلاث فله ان يتزوجها في العدة وبعد انقضائها (هدايه باب الرجعة ج ۲ ص ۳۷۳) ظفير

(۲) وفي حق الحامل الخ وضع جميع حملها لان الحمل اسم لجميع ما في البطن وفي البحر خروج اكثر الولد كالكل الخ (درمختار) قوله لان الحمل علة لتقدير لفظ الجميع فلو ولدت وفي بطنها آخر تنقضي العدة بالآخر واذا اسقطت سقطا ان استبان بعض خلقه انقضت به العدة لانه ولد و الافلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط.س ج۳ص ۵۱۱) ظفير

(۳) وقالوا يباح اسقاط الولد قبل اربعة أشهر (در مختار) هل يباح الا سقاط بعد الحمل نعم يباح مالم تعلق منه شئي ولن يكون ذلك الا بعد مائة وعشرين يوما (رد المحتار باب نكاح الرقيق مطلب في حكم اسقاط الحمل ج ۲ ص ۵۲۲ ط.س ج۳ص۱۷۶) ظفير

ہے تو تیسری طلاق بھی واقع ہوگئی، اور اس حالت میں رجوع کرنا جائز نہیں ہے، اور بدون حلالہ کے زید ان سے نکاح بھی نہیں کر سکتا، اور اگر زید کو تیسری طلاق کا اقرار نہیں ہے تو محض ہر دو زوجہ کے کہنے سے تیسری طلاق ثابت نہ ہوگی۔ اور شبہ سے بھی طلاق ثابت نہیں ہوئی اس حالت میں رجوع کرنا عدت کے اندر بدون نکاح جدید کے درست ہے لقوله تعالى الطلاق مرتان (۱) یعنی طلاق رجعی دو طلاق ہیں۔

جب تیسری طلاق دینا شوہر کو یاد نہ ہو

(سوال ۸۵۱) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو طلاق دے کر چھوڑ دیا، عرصہ تین یا چار سال کے بعد پھر اس سے نکاح کر کے گھر لے آیا، بعض اہل علم نے اعتراض کئے کہ اگر تین طلاق دیا ہے تو یہ نکاح درست نہیں ہوا ہے، جس کے جواب میں وہ شخص کہتا ہے کہ چونکہ زیادہ مدت گذری ہے، اس لئے مجھ کو یاد نہیں آیا ہے کہ دو طلاق دیا یا تین اس کے متعلق کیا حکم ہے۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق اس صورت میں اس شخص کی زوجہ پر طلاق رجعی واقع ہوئی، عدت کے اندر بدون حلالہ کے نکاح جدید شوہر اول کے ساتھ درست ہے، اور بعد عدت کے نکاح جدید بلا حلالہ کے درست ہے اور عدۃ طلاق کی تین حیض ہے اور صورت مسئولہ میں چونکہ عدت گذر چکی ہے لہذا شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔ درمختار میں ہے ولو شك اطلق واحدة او اكثر بنى على الا قل الخ۔(۲)

لیکن شامی کی رائے کا رجحان اس طرف ہے کہ صورت مسئولہ میں احتیاطاً تین طلاق کا حکم کیا جاوے (۳) اور بدون حلالہ کے نکاح شوہر اول کے ساتھ درست نہ ہونا چاہئے۔

---

(۱) سورة البقره ۲۹. ظفیر.
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الصريح ج ۲ ص ۶۲۳ ط.س. ج۳ص۲۸۳ ظفير.
(۳) وعن الا مام الثاني اذا كان لا يدرى الثلاث ام اقل يتحرى وان استويا عمل باشد ذلك عليه الخ ولعله لا نه يعمل باحتياط خصوصا في باب الفروج (رد المحتار ج ۲ ص ۶۲۴ ط.س. ج۳ص۲۸۳) ظفير.

باب نہم

خلع سے متعلق احکام و مسائل

فارخطی خلع کے ہم معنی ہے اور اس سے طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۵۲) اگر کسی نے اپنی زوجہ سے یہ کہا کہ میں نے تجھ کو فارخطی دی تو اس سے شرعاً طلاق رجعی ہوگی یا بائنہ۔

(الجواب) لفظ فارخطی مبارأۃ کا ترجمہ یا اس کے ہم معنی ہے، اور یہ الفاظ خلع سے ہے جو کہ قبول عورت پر موقوف ہے اور اس میں طلاق بائنہ واقع ہوتی ہے جیسا کہ درمختار باب الخلع میں ہے **هو ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها بلفظ الخلع او مافي معناه ليدخل لفظ المبارأة فانه مسقط** (۱) **الخ وحكمه ان الواقع به الخ طلاق بائن قوله ان الواقع به اى بالخلع ولو بلفظ البيع و المبارأة بحر شامي۔** (۲) اور اگر لفظ فارخطی کا استعمال محض طلاق میں ہو تو پھر بھی اس لفظ سے طلاق بائنہ واقع ہوگی، کیونکہ یہ لفظ بینونیت اور قطع تعلق پر دال ہے جو کہ طلاق بائنہ میں ہوتا ہے۔

شوہر سے نہ بننے کی صورت میں خلع کرنا بہتر ہے

(سوال ۸۵۳) ایک عورت کا خاوند نہ نان نفقہ دیتا ہے اور نہ مہر دیتا ہے اور مہر کی ڈگری بھی عدالت نے کر دی تھی مگر بوجہ مفلسی وصول نہ ہو سکی، اب وہ عورت مجبور ہو کر یہ چاہتی ہے کہ عدالت سے چارہ جوئی اس بات کی کرے کہ مہر معجل کے عوض میں خلع کر لوں اور خاوند سے کچھ واسطہ نہ رہے۔

(الجواب) بصورت ناموافقت زوجین یہ بہتر ہے کہ خلع ہو جاوے لیکن خلع میں رضامندی زوجین کی ضرورت ہے، عورت تو خود چاہتی ہے اور خلع پر راضی ہے مرد کو بھی راضی کر لینا چاہئے اگر وہ بعوض مہر خلع کر لے گا خلع ہو جاوے گا اور عورت اس کی قید نکاح سے باہر ہو جاوے گی، پس شوہر کو سمجھانا چاہئے یا بذریعہ حکام اس کو مجبور کیا جاوے کہ وہ خلع کر لے۔ (۳)

بذریعہ خلع طلاق حاصل کرنا جائز ہے

(سوال ۸۵٤) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بہت مجبور کر رکھا ہے اور بد معاش آدمی ہے اور نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ خبر گیری کرتا ہے ایسی عورت کو طلاق بطور خلع کے دلوانی چاہیے کہ نہیں، اگر اس پر بھی طلاق نہ دے تو حاکم وقت سے کہہ کر جبراً طلاق دلائی جا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے مذہب کے موافق اس صورت میں بدون طلاق دینے شوہر کے تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ خلع ہو سکتا ہے، خلع کی صورت یہ ہے کہ عورت مثلاً مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے، اور حاکم وقت اگر جبراً شوہر سے طلاق دلوا دے تو یہ صورت بھی ہو سکتی ہے طلاق واقع ہو جاوے گی، کیونکہ حنفیہ کے نزدیک اکراہ

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷٦٦ و ج ۲ ص ۷٦۷ ط.س. ج۳ص ٤٣٩، ٤٤١ ظفير.
(۲) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ج۲ ص ۷۷۰ ظفير
(۳) واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا يقيما حدود الله فلا باس بان تفتدى نفسها منه بمال يخلعها به الخ فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال الخ (هدايه باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳) ويجب الطلاق لو فات الامساك بالمعروف (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط.س. ج۳ ص ۲۲۹ ظفير

سے بھی طلاق ہو جاوے گی کما صرح به الفقهاء كذا في الدر المختار۔(۱)

طلاق بائن کے بعد خلع درست نہیں

(سوال ۸۵۵) طلاق بائن کے بعد اگر خلع کیا تو صحیح ہو گایا نہیں، اور یہ خلع تیسری طلاق ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں تصریح ہے لا يلحق البائن البائن،(۲) لہذا طلاق بائنہ کے بعد خلع صحیح نہ ہو گا اور اس سے طلاق واقع نہ ہوگی في الدر المختار خرج به الخلع في النكاح الفاسد و بعد البينونة والردة فانه لغو كذا في الشامي ۔(۳)

خلع کے بعد گذشتہ نان و نفقہ باقی نہیں رہتا ہے

(سوال ۸۵۶) ایک عورت منکوحہ نے اپنے شوہر سے بعوض مہر شرعی کے بالمقطع ایک راس بھینس کم مالیت کی لے کر اپنی رضامندی سے خلع کر لیا اور بھینس لے کر اپنے بہنوئی کے ہمراہ چلی گئی، اب عورت مذکور باغواء مخالفین شوہر پر عدالت میں نان نفقہ کی دعویدار ہے، اور شوہر کو بوجہ خلع ہو جانے کے نان نفقہ دینے سے قطعی انکار ہے، اس صورت میں شرعاً کیا حکم ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویسقط الخلع الخ و المباراة كل حق ثابت وقتها لكل منهما على الآخر مما يتعلق بذلك النكاح الخ الا نفقه العدة وسكنا ها فلا يسقطان الا اذا نص عليها الخ۔(۴) اس عبارت سے واضح ہو گیا کہ عورت کا دعویٰ گذشتہ زمانہ کے نفقہ کا صحیح نہیں کیونکہ خلع سے گذشتہ نفقہ سب ساقط ہو جاتا ہے، اور صورت مسئولہ میں خلع صحیح ہے لہذا نفقہ بھی ساقط ہے، البتہ عدت کا نفقہ بدون تصریح کرنے کے ساقط نہیں ہوتا، پس صورت مسئولہ میں عورت عدت کے نفقہ کا دعویٰ کر سکتی ہے، اور گذشتہ زمانہ حالت نکاح کے نفقہ کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔

شوہر کی مرضی کے خلاف خلع نہیں

(سوال ۸۵۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو طرح طرح کی ایذائیں دیتا ہے اور ایسی خواہش ناجائز رکھتا ہے جس سے غریب عورت کو بہر حال انکار کرنا پڑتا ہے حتیٰ کہ حالت حیض میں مقاربت چاہتا ہے جس سے وہ انکار کرتی ہے، اس پر سخت زدوکوب کی جاتی ہے، ان وجوہ سے عورت خاوند کے گھر جانا نہیں چاہتی اور خاوند طلاق بھی نہیں دیتا، اب اس کا انکار خاوند کے گھر جانے سے جا ہے یا بے جا اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم وقت سے خلع کرا سکتی ہے یا نہیں، اگر خلع کرا سکتی ہے تو دین مہر کا دعویٰ کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) عورت کا اپنے شوہر کے گھر نہ جانا بوجہ بیجا ایذاء دہی و ناجائز حرکتوں کے جائز و باموقع ہے، لیکن خلع

---

(۱) ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل الخ ولو عبد او مکرها فان طلاقه صحيح (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط س ج۳ص۲۳۵) ولذا تشاق الزوجان وخافا ان لا يقيما حدود الله فلا باس ان تفتدى نفسها منه بمال يخلعها به (هداية باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳) ظفير. (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦٤٦ ط.س. ج۳ص۳۰۸. ۱۲ ظفير. (۳) ايضا باب الخلع ج ۲ ص ۷٦٦ ۱۲ ظفير. (٤) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷ و ج ۲ ص ۷۷۸ ط.س ج۳ص ٤٥٢. ۱۲ ظفير.

بدون رضا مندی شوہر کے نہیں ہو سکتا۔ خلع کے بعد مہر وغیرہ ساقط ہو جاتا ہے۔(۱)

جبراً خلع سے بھی طلاق بائنہ ہو جاتی ہے

(سوال ۸۵۸) ہندہ نابالغہ دختر عمر کا نکاح زید سے ہوا تھوڑے دنوں کے بعد عمر نے اپنی لڑکی نابالغہ کا زید سے خلع کرانا چاہا، زید نے انکار کیا مگر عمر اور چند لوگوں نے زید سے جبراً خلع کرالیا اور یہ لکھوالیا کہ میں نے ہندہ نابالغہ منکوحہ بنت عمر کو خلع کیا اور مجھ کو دین مہر معاف کیا، اس صورت میں خلع ہوا یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار خلع الاب صغیرته بما لها او مهرها طلقت فی الا صح الخ ولم یلزم المال الخ ای لا علیها و لا علی الاب الخ(۲) شامی ج ۲ ص ۶۸ ۵۔ حاصل اس کا یہ ہے کہ باپ نے اگر صغیرہ کی طرف سے بعوض اس کے مال کے یا اس کے مہر کے خلع کیا اس پر طلاق بائنہ واقع ہو جاوے گی اور مال کسی پر لازم نہ آوے گا اور مہر ساقط نہ ہوگا، پس یہی جواب اس مسئلہ کا ہے۔

عورت سے زبردستی ایک ہزار کے اقرار پر مرد نے خلع کیا کیا حکم ہے

(سوال ۸۵۹) زید نے اپنی منکوحہ ہندہ سے مبلغ ایک ہزار روپیہ پر خلع کیا، ہر چند ہندہ نے علانیہ طور پر اعطاء روپیہ سے انکار کیا مگر زید نے ہندہ کو تحذیر و تخویف سے اقرار روپیہ کا کرالیا کیا موجب شریعت نکاح باطل ہے، وبر تقدیر انفکاک نکاح روپیہ ہندہ پر واجب الاداء ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں خلع صحیح ہے اور عورت پر ایک طلاق بائن واقع ہو گئی، اور زوجہ کے ذمہ ہزار روپیہ لازم نہیں، در مختار میں ہے اکرهها الزوج علیه تطلق بلا ما ل لان الرضا شرط للزوم المال وسقوطه(۳) اور ردالمحتار میں ہے قوله علیه ای علی الخلع منح ای علی ان تقول له خالعنی وفی البحر علی القبول ای اذا کان هو المبتدی بقوله خالعتك فافهم قوله تطلق ای بائناً ان کان بلفظ الخلع ور جعیاً ان کان بلفظ الطلاق علی مال کما مر و یاتی قوله شرط للزوم المال ای علیها وهو البدل المذکور فی الخلع قوله وسقوطه ای عن الزوج وهو المهر الذی علیه۔(۴) اور مہر عورت کا جو بذمہ شوہر ہے ساقط ہو جائے گا، در مختار میں ہے ویسقط الخلع الخ والمباراة الخ کل حق الخ لکل منهما علی الآخر مما یتعلق بذلك النكاح۔(۵)

فارخطی کن اسباب کی بنیاد پر حاصل کرنا درست ہے

(سوال ۸۶۰) زوجہ اپنے خاوند سے کن کن وجوہ سے شرعاً فارخطی حاصل کر سکتی ہے۔

(الجواب) جب موافقت نہ ہو، اور ایک دوسرے کے حقوق ادانہ کر سکے تو جائز ہے کہ شوہر سے طلاق لیوے اگر

(۱) واذا تشاق الزوجان وخافا ان لا یقیما حدو د الله فلا بأس بان تفتدی نفسها بما ل یخلعها به الخ فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطلیقة بائنة الخ والمبا راة کالخلع کلاهما یسقطان کل حق لکل واحد من الزوجین علی الآخر مما یتعلق بالنكاح عند ابی حنیفة (هدایه باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۳ و ج۲ ص ۳۸۷) ظفیر۔ (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲ ط.س. ج۳ص۴۵۷ ۱۲ ظفیر (۳) ایضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲ ط.س. ج۳ص۴۴۶ ۱۲ ظفیر۔ (۴) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲ ط.س. ج۳ص۴۴۶ ۱۲ ظفیر۔ (۵) الدر المحتار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۸ س. ج۳ص۴۵۲ ۱۲ ظفیر۔

وہ بلا کچھ معاوضہ لئے طلاق نہ دیوے تو کچھ معاوضہ دے کر طلاق لیوے یا خلع کر لوے اور اس سے اپنا پیچھا چھڑا لیوے بدون خلع یا طلاق کے عورت اس کے نکاح سے خارج نہیں ہو سکتی، اور قصور اگر مرد کا ہو تو مرد کو کچھ معاوضہ لینا مکروہ ہے۔(۱)

خلع کا کاغذ فریقین کی مرضی سے لکھ گیا تو خلع ہو گیا، اس کے پھاڑنے سے خلع ختم نہیں ہوگا

(سوال ۸٦۱) زوجین کی باہم ناچاقی پر دونوں میں یہ گفتگو ہوئی کہ اب ہم میں کوئی صورت گذارہ کی اور اتفاق باہمی کی نہیں ہے، شوہر نے کہا کہ طلاق نامہ لکھتا ہوں اور عورت نے کہا کہ میں مہر کی معافی کا کاغذ لکھتی ہوں، چنانچہ دونوں نے ان کاغذات کو لکھا، ان کے لکھنے کے بعد شوہر کا بڑا بھائی آگیا، اس سے دونوں نے واقعہ بیان کیا کہ ہم دونوں میں اتفاق اور گذران کی کوئی صورت نہ تھی، اس لئے ہم نے باہم خلاصی کر لی ہے، شوہر کے بڑے بھائی نے ان دونوں کو برا بھلا کہا، اور دونوں سے کاغذ چاک کرا دیا تو آیا اس صورت میں خلع ہوا یا نہیں اور طلاق ہوئی یا نہیں

(الجواب) زوجین میں باہم خلع ہو گیا اور خلع طلاق بائن ہوتا ہے۔ اور جب کہ تحریر خلع کی طرفین سے ہو گئی شوہر نے طلاق کا کاغذ لکھ لیا اور عورت نے مہر کی معافی کا کاغذ لکھ لیا اور سامنے برادر کلاں شوہر کے یہ تقریر کی کہ ہم میاں بیوی میں گذارہ کی کوئی صورت نہ تھی لہذا ہم نے خلاصی کر لی تو خلع پورا ہو گیا اور طلاق بائنہ عورت پر واقع ہو گئی اور مہر ساقط ہو گیا،(۲) پھر برادر کلاں شوہر کے برا بھلا کہنے سے اگر وہ دونوں کاغذ چاک کر دیئے گئے تو اس کا کچھ اثر خلع کے جائز ہونے پر نہیں پڑتا اور خلع باطل نہیں ہوتا، الحاصل عورت مذکور اپنے شوہر کے نکاح سے خارج ہو گئی اور مطلقہ ہو گئی ہے عدت گذرنے پر وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ **هكذا في كتب الفقه.**

خلع شوہر کی بغیر مرضی نہیں ہو سکتا ہے

(سوال ۸٦۲) زید کی زوجہ منکوحہ اگر زید سے بوجہ تکلیف نان نفقہ یا زدوکوب بلا ضرورت یا طبعاً ناراض اور متنفر ہو، اور کسی طرح زید کے نکاح میں رہنا پسند نہ کر کے اپنے مہر معاف کر کے طلاق چاہتی ہو اور شوہر اس کا جو کسی طرح ضد اطلاق نہ دیتا ہو، اور ایذاء رسانی عمل میں لاتا ہو، ایسی صورت میں شرعاً زن منکوحہ کو قید نکاح سے آزادی دلوائی جا سکتی ہے یا نہیں، اور عورت کی اولاد جو صلب زید سے بعمر ڈیڑھ سالہ ہو وہ زید کو دلوائی جا سکتی ہے یا عورت کو۔

(الجواب) یہ صورت خلع کی ہے کہ عورت اپنا مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دے، ایسی حالت میں کہ باہم زوجین کے تنفر ہے یہ ضروری ہے کہ خلع ہو جاوے، مگر خلع ہو یا طلاق بدون شوہر کی رضامندی کے کچھ نہیں ہو سکتا اور شرعاً ایسی کوئی صورت نہیں ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر کے یا بدون خلع کرنے کے عورت اس

(۱) ولا باس به عند الحاجة للشقاق بعدم الوفاق بما يصلح للمهر الخ وكره تحريما اخذشئي الخ ان نشزوان نشزت لا (در مختار) قوله للشقاق اى لوجود الشقاق وهو الا ختلاف والتخاصم وفي القهستاني عن شرح الطحاوى السنة اذا وقع بين الزوجين اختلاف ان يجتمع اهلهما ليصلحوا بينهما فان لم يصلحا جاز الطلاق والخلع اه (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷٦۷ ط.س ج۳ص ٤٤١) ظفير. (۲) كتب الطلاق ان مستبينا على نحو لوح وقع ان نوى وقيل مطلقا (در مختار) المراد به في الموضعين نوى او لم ينو الخ ولو قال للكاتب اكتب طلاق امرأتي كان اقرار ابالطلاق وان لم يكتب (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۹ ط.س ج۳ص ۲٤٦) وحكمه ان الواقع به الخ وبا لطلاق الصريح على مال طلاق بائن (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س ج۳ص ٤٤٦) ظفير.

کے نکاح سے خارج ہو جاوے، پس جس طرح ہو شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ خلع کرلے یا طلاق دے دے، اگر ویسے نہ مانے تو بذریعہ حاکم کے ایسا کرایا جاوے یعنی حاکم شوہر کو مجبور کرے کہ یا وہ نان و نفقہ دیوے اور زوجہ کی خبر گیری کرے ورنہ خلع کرلے یا طلاق دے دے هکذا فی کتب الفقه۔(۱)

شوہر کے قبول کرنے کے بعد خلع ہوتا ہے

(سوال ۸۶۳) زوجہ اپنے شوہر سے بسبب تشدد زوج تقریباً گیارہ سال سے علیحدہ ہے، شوہر کو اس کے نان نفقہ سے کوئی واسطہ نہیں ہے زوجہ اپنے ماں باپ کے گھر رہتی ہے۔ اس نے اپنے شوہر کو بلا کر بمواجہ دو شاہدوں کے یہ الفاظ کہے کہ میں بالعوض مبلغ آٹھ سو روپیہ اپنے دین مہر کے جو تمہارے ذمہ واجب الاداء ہیں تم سے خلع کرتی ہوں، تاریخ امروزہ سے مجھے تم سے کوئی واسطہ نہیں، ایام عدت گذارنے کے بعد مجھے اختیار ہوگا کہ اپنا نکاح دوسرے کے ساتھ کرلوں۔

شوہر نے یہ الفاظ پورے طور پر سنے اور بغور اس کی طرف دیکھ کر مکرر اس سے پوچھا کہ اب تم کو کوئی دعویٰ تو مجھ سے نہ ہوگا، عورت نے جواب دیا کہ اب نہ مجھ کو تم سے کوئی واسطہ ہے اور نہ کوئی دعویٰ ہوگا، یہ سن کر شوہر اپنے مکان جو تقریباً بارہ کوس ہے چلا گیا۔ آیا یہ خلع ہو گیا یا نہیں اور بعد ایام عدت عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر کا قبول کرنا اس خلع کو سوال میں مذکور نہیں ہے اور محض یہ کہنا شوہر کا کہ اب تم کو کوئی دعویٰ تو مجھ سے نہ ہوگا تمہید تھی قبول کرنے کی، اگر اس کے بعد شوہر اسی مجلس میں یہ کہہ دیتا کہ میں نے قبول کیا یا مجھے منظور ہے تو خلع پورا ہو جاتا۔ پس محض اس قدر بیان سے جو سوال میں مذکور ہے خلع نہیں ہوا، اور عورت کو نکاح ثانی کرنا درست نہیں ہے کما فی رد المحتار قوله فصح رجوعها قبل قبوله ای اذا كان الا بتداء منها بان قالت اختلعت نفسی منك بكذا فلها ان ترجع عنه قبل قبول الزوج ويبطل بقيا مها عن المجلس وبقيامه ايضاً ولا يتوقف على ماوراء المجلس بان كان الزوج غائباً حتى لوبلغه وقبل لم يصح الخ۔(۲)

بغیر طلاق یا خلع دوسرا نکاح جائز نہیں

(سوال ۸۶۴) زید اپنی زوجہ ہندہ کو بارہ سال سے روٹی کپڑا نہیں دیتا، نہ خلع پر رضامندی ظاہر کرتا ہے نہ طلاق دیتا ہے ہندہ نے مال نفقہ کا دعویٰ عدالت میں کیا وہ خارج ہو گیا، ہندہ چاہتی ہے کہ خلع ہو جاوے ورنہ طلاق مل جائے تاکہ دوسرا نکاح کر سکے۔

(الجواب) زید سے یا طلاق لی جائے یا خلع کیا جائے بدون اس کے ہندہ اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی، اور دوسرا نکاح ہندہ کا صحیح نہ ہوگا۔(۳)

---

(۱) ويجب ای الطلاق لوفات الا مساك بالمعروف (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲۔ ط س ج۳ ص۲۲۹) ظفیر (۲) رد المحتار باب الخلع ج۲ ص ۷۶۹۔ ط۔س ج۳ص۴۴۲ ۱۲ ظفیر

(۳) واما نكاح منكوحة الغير ومعتدته (الى قوله) لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (ايضا باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵۔ ط۔س ج۳ص۵۱۶) ظفیر

خلع بغیر شوہر کی رضامندی نہیں ہو سکتا ہے

(سوال ۸٦٥) خالد ہندہ کا شوہر ہندہ کے زوج کے قابل نہ رہنے کی وجہ سے ہندہ کے ساتھ بے رحمی سے پیش آتا ہے، اور شرم و دنیا کی وجہ سے طلاق بھی نہیں دیتا، ایسی حالت میں کیا ہندہ دعویٰ خلع کر کے دوسری شخص سے نکاح کر سکتی ہے؟ اور مہر پانے کی مستحق ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق اور خلع بدون رضائے شوہر ہو نہیں سکتا،(۱) پس اگر شوہر طلاق دے دیوے یا خلع کرے، ہر دو صورت میں بعد انقضائے عدت ہندہ دوسرا عقد کر سکتی ہے، اور اگر شوہر وطی کر چکا ہے تو مہر پورا لازم ہوگا۔(۲) لیکن خلع میں مہر ساقط ہو جاتا ہے۔(۳)

نابالغہ خلع بذریعہ ولی کرا سکتی ہے

(سوال ٨٦٦) ہندہ نابالغہ بولایت اپنے پدر عمر کے اپنے شوہر سے جو بالغ ہے بمعافی مہر خلع کرانا چاہتی ہے یہ صورت خلع جائز ہے یا نہیں اور شوہر کے ذمہ سے مہر ساقط ہوگا یا نہ۔

(الجواب) خلع مذکور شرعاً جائز ہے اور شوہر کے ذمہ سے مہر ساقط ہو جاوے گا **ویسقط الخلع والمباراة الخ کل حق لکل منهما علی الآخر مما یتعلق بذلك النكاح الخ در مختار ملخصاً**(۴)

نابالغ شوہر سے خلع کی کوئی صورت نہیں

(سوال ٨٦٧) ہندہ بالغہ کا عقد بکر نابالغ کے ساتھ ہوا، ہندہ بالغہ ہو گئی بکر ہنوز نابالغ ہے لہذا ہندہ اس سے خلع کر سکتی ہے یا نہیں اور بکر طلاق دے سکتا ہے یا نہ؟ اگر نہیں تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا خلع کر سکتا ہے یا نہیں؟

(الجواب) نابالغ کی طلاق اور خلع دونوں باطل ہیں نہ وہ طلاق دے سکتا ہے نہ خلع کر سکتا ہے اور نہ اس کا ولی اس کی طرف سے طلاق دے سکتا ہے نہ خلع کر سکتا ہے، پس بعد بلوغ بکر اگر وہ چاہے خلع کرے یا طلاق دے دے قبل بلوغ بکر کچھ نہیں ہو سکتا۔(۵)

---

(۱) الحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ بالساق (درمختار) كناية عن ملك المتعة (رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵) ظفير.

(۲) ويتأكد المهر عند وطئ او خلوة صحت من الزوج (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٥٤ ط.س. ج۳ ص ۱۱۸) ظفير.

(۳) ويسقط الخلع الخ كل حق لكل منهما على الآخر مما يتعلق بذلك النكاح (در مختار) قوله كل حق شمل المهر والنفقة المفروضة الخ (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷ ط.س ج۳ ص ٤٤٢) ظفير

(٤) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷ خلع الاب صغيرته بما لها او مهرها طلقت في الاصح كما لو قبلت هي وهي مميزة ولم يلزم المال لانه تبرع (در مختار) قوله لم يلزم المال اى لا عليها (لا على الاب على قول ابن سلمه وعنه يلزمه وان لم يضمن جامع الفصولين اما اذا ضمنه فلا كلام في لزومه عليه (ايضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲ ط.س. ج۳ ص ٤٥٧) ظفير

(٥) لا يقع طلاق المولى على امرأة عبده الخ والصبي ولو مراهقا او اجازه بعد البلوغ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸٦ ط.س. ج۳ ص ۲٤۲) وشرطه اى الخلع كالطلاق (در مختار وهو اهلية الزوج (ايضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷٦۸ ط س. ج۳ ص ٤٤۱) ظفير.

ولی کی اجازت کے بغیر خلع

(سوال ۸٦۸)فی رد المحتار باب الخلع قوله وكذا الكبيرة الخ اى اذا خلعها ابو ها بلا اذنها فانه لا يلزمها المال بالا ولى لا نه كالا جنبى فى حقها وفى الفصولين اذا ضمنه الا ب اوالا جنبى وقع الخلع ثم اجازت نفذ عليها وبرى الزوج من المهرو الا ترجع به على الزوج والزوج على المخالع . وان لم يضمن توقف الخلع على اجازتها فان اجازت جاز وبرى الزوج عن المهر والا لم يجز . قال فى الذخيرة ولا تطلق وقال غيره ينبغى ان تطلق لا نه معلق بالقبول وقدو جد الخ اى يقول المخالع . وفى البزازية وان لم يضمن توقف على قبولها فى حق المال قال هذا دليل على ان الطلاق واقع وقيل لا يقع الا باجاز تها الخ(۱) انتہی پس اگر بلا اذن واجازت اب الکبیرہ بعوض صداق کبیرہ بازوج خلع کند طلاق واقع شود یانہ۔ در ذخیرہ ودیگر کتب فقہ عدم وقوع را گرفتہ ودر بزازیہ وقوع طلاق را اکنوں فتویٰ بر کدام قول دادہ شود، ای طلاق واقع شود یانہ۔

(الجواب) وقوع طلاق دریں صورت راجح است كما قال فى موضع آخر وحاصله انه فى الصغيرة لا يلزم المال مع وقوع الطلاق(۲) شامى قوله طلقت فى الا صح وقيل لا تطلق لا نه معلق بلزوم المال وقد عدم و وجه الا صح انه معلق بقبول الاب وقد وجد بزازيه(۳) . رد المحتار ج ۲ ص ٥٦٨.

باپ نے خلع کرایا شوہر نے طلاق دی مگر عورت نے قبول نہیں کیا، کیا حکم ہے

(سوال ۸٦۹)اگر اب الزوجہ داماد خود را بگوید کہ من ترا زیور ہائیکہ تو دادہ بودی بتو واپس دہم بلکہ صد و پنجاہ روپیہ دیگر بتو دہم تو دختر مرا طلاق دہ، پس اب الزوجہ زیورات مذکورہ وصد و پنجاہ روپیہ حوالہ داماد کرد۔ داماد گفت کہ من فلانہ بنت فلاں راسہ طلاق دادم دریں صورت طلاق بلا قبول زن واقع خواہد شد یانہ۔

(الجواب) دریں صورت طلاق واقع شود، واین طلاق بالمال است وبائنہ است وقبول زن شرط وقوع طلاق نیست كما مر فى المسئلة الا ولى فان خالعها الاب على مال ضامناله اى ملتزماً لا كفيلا لعدم وجوب المال عليها صح و المال عليه كالخلع من الا جنبى فالاب اولىٰ (در مختار) قوله كالخلع من الا جنبى اى الفضولى وحاصل الا مرفيه انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الى نفسه على وجه يفيد ضمانه له او ملكه اياه كان خلعها بالف على او على انى ضامن او على الفى هده او على عبدى هذا ففعل صح والبدل عليه الخ شامى۔(۴)

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الخلع مطلب فى خلع الصغيرة ج ۲ ص ۷۸۲ ط.س ج۳ص٤٥٧. ظفیر.
(۲) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۳. ط.س.ج ۳ ص٤٥٧ ظفیر.
(۳) رد المحتار باب الخلع مطلب فى خلع الصغيرة ج ۲ ص ۷۸۲.ط.س.ج۳ص ٤٥٧. ظفیر.
(٤) ایضاً مطلب فى خلع الفضولى ج ۲ ص۷۸۲ ط.س.ج۳ص٤٥٨. ظفیر.

مہر کے عوض خلع ہوا ہے کیا شوہر کا دیا ہوا مہر واپس لے سکتا ہے؟

(سوال ۸۷۰) اگر زوجہ قبول خلع در بدل مہر کند دراں بقیہ مہر لودین شود یانہ۔ و شوہر مالیکہ پیش از خلع بہ زوجہ در بعض مہر دادہ باشد رجوع خواہد کرد یانہ از عبارت ذیل چہ مراد است قال الشامی ناقلا عن البحر قال وقد ظهر لی ان محل البرأة ما اذا خالعها بعد دفع المعجل فانها براء عن المعجل ويبرء هو عن المئوجل ولذا قال فی المحيط الصحيح انه يسقط المهر وما قبضت المرء ة فهو لها وما بقی فی ذمته يسقط۔(۱) الخ قال فی الفتاوی الخيرية لا يرجع به ای بالمقبوض علی الصحيح.

(الجواب) آنچہ شامی از بحر نقل کردہ ہمیں صحیح است کہ آنچہ از مہر قبل خلع بزوجہ دادہ شد اگر بعض مہر ست رد آں نہ کردہ شود و آنچہ بذمہ شوہر باقی ماندہ است ساقط شود۔ پس معلوم شد کہ بعد از خلع چیزے بذمہ شوہر باقی نہ ماندہ است، اگر خواہد داد ہبہ شمردہ شود، اگر موانع از رجوع یافتہ نہ شود رجوع می تواں کرد۔(۲)

خلع میں جو طلاق دی اس سے کون سی طلاق ہوئی

(سوال ۸۷۱) عطاء محمد نے اپنی زوجہ مسماۃ جمی سے بعوض مبلغ پچاس روپیہ زر مہر کے خلع کر لیا اور مسماۃ کو طلاق دے دی، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق بائنہ مسماۃ جمی زوجہ عطا محمد پر واقع ہو گئی ہے۔(۳)

چھوڑتا ہوں جہاں دل چاہے چلی جائے کہنے سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۷۲) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو مال لے کر فارخطی لکھ دی، جس میں یہ الفاظ درج ہیں میں مسماۃ فلاں کو چھوڑتا ہوں جس جگہ اس کا دل چاہے چلی جاوے طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اگر بہ نیت طلاق شوہر نے یہ الفاظ لکھے تھے تو طلاق بائنہ واقع ہو گئی، اور چونکہ شوہر نے اس فارخطی پہ مال لیا ہے اس لئے وقوع طلاق اغلب ہے، پس اگر شوہر اس کو رکھے تو دوبارہ نکاح کرے۔(۴)

بیوی علیحدگی چاہے تو کیا کیا جائے

(سوال ۸۷۳) ایک شخص اپنی بیوی پر ظلم و تعدی کرتا ہے، زوجہ نے چودھری کے پاس آ کر فریاد کی، کہ ہمارے درمیان انفصال و قطع تعلق کرا دیں، اس صورت میں کیا حکم ہے، اس قسم کا کوئی فیصلہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں بھی ہوا ہے یا نہیں۔

---

(۱) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸٤ ط س ج۳ص ٤٥۹ ظفیر۔ (۲) قال الزوج خالعتك فقبلت المرأة و لم يذكرا مالا طلقت لو جوزه الا يجاب والقبول وبرئ عن المهر المئوجل لو كان عليه والا لم يكن شيئا ردت عليه ما ساق اليها من المهر المعجل لما مرانه معاوضة (در مختار) قال فی البحر و ظاهر اول العبارة ان المهر اذا كان مقبوضا فلا رجوع له وصريح آخرها الرجوع وبه صرح فی الخانيه فحينئذ لم يبرأ كل منهما عن صاحبه وقد ظهر لی ان محل البراء ة ما اذا خالعها بعد دفع المعجل فانها تبرأ عن المعجل ويبرأ هو عن المئوجل ولذا قال فی المحيط الصحيح انه يسقط المهر ما قبضت المرأة فهو لها وما بقی فی ذمته يسقط اه (ردالمحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸٤ ط.س. ج۳ص ٤٥۹) ظفیر۔ (۳) وقع طلاق بائن فی الخلع رجعی فی غيره (درمختار) قوله بائن فی الخلع لانه من الكنايات الدالة على قطع الوصلة فكان الوقع به بائنا (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۲ ط.س. ج۳ص ٤٤۲) ظفیر

(٤) فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال لقوله عليه السلام الخلع تطليقة بائنة ولانه يحتمل الطلاق حتى صار من الكنايات والواقع بالكنايات بائن (هدايه باب الخلع ج ۲ ص) ظفیر

(الجواب) اس صورت میں برضامندی زوجین خلع ہو سکتا ہے۔ اور خلع آنحضرت ﷺ کے زمانہ میں بھی ہوا ہے خلع کے سواء اور کوئی صورت مدگی فیصلہ کی نہیں ہے۔(۱)

جس سے روپیہ لے کر شوہر سے خلع حاصل کیا اس سے نکاح جائز ہے

(سوال ۸۷٤) ہندہ کو زید نے اس لئے روپیہ دیا کہ وہ اپنے شوہر سے خلع کر لے، اس بنا پر ہندہ نے زید سے روپیہ لے کر خلع کر لیا اور عدت گذار کر زید ہی سے نکاح کر لیا، نکاح ہوا یا نہیں۔

(الجواب) نکاح ہو گیا شرائط صحت نکاح پائی گئی، فان خالعها الاب علی مال ضامناله ای ملتزمالا فبلا لعدم وجوب المال علیها صح والمال علیه کالخلع مع الا جنبی فلاب اولی الخ (در مختار) قوله کا لخلع مع الا جنبی ای الفضولی وحاصل الا مر فیه انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الی نفسه علی وجه یفید ضمانه له او ملکه ایاه کان خلعها بالف علی الخ ففعل صح۔(۲)

پس جب کہ اجنبی شخص اپنے پاس سے مال دے کر شوہر سے خلع کرا سکتا ہے بلا امر و قبول زوجہ تو جبکہ زوجہ خود ایسا کرے کہ دوسرے شخص سے مال لے کر اپنے شوہر سے خلع کرے بدرجہ اولیٰ درست ہے، اور جبکہ خلع درست ہوا، اور خلع طلاق ہے پس بعد انقضائے عدت نکاح صحیح ہوا۔

شوہر کو بعوض خلع کتنی رقم لینی جائز ہے

(سوال ۸۷۵) زوجہ زید خواہاں خلع سے خاوند کو کس قدر رقم لینا جائز ہے؟

(الجواب) فقہاء نے اس بارے میں یہ تفصیل کی ہے کہ اگر قصور شوہر کا ہے اور نافرمانی اس کی طرف سے ہے تو خلع میں اس کو عورت سے کچھ مال لینا حرام ہے، اور اگر نافرمانی زوجہ کی طرف سے ہے تو درست ہے، پھر یہ اختلاف ہے کہ دیئے ہوئے سے زیادہ لینا درست ہے یا نہیں؟ صحیح یہ ہے کہ جائز ہے مگر خلاف اولیٰ ہے و کره تحریماً اخذ شئی ان نشزوان نشزت لا ولو منه نشوز ایضاً ولو باکثر مما اعطاها علی الا وجه فتح . وصحح الشمنی کراهة الزیادة تعبیر الملتقی لاباس به یفید انها تنزیهیة وبه یحصل التوفیق۔(۳)

شوہر کی منظوری کے بغیر قاضی خلع نہیں کر سکتا ہے

(سوال ۸۷٦) عمر کو کسی جرم میں ۱۳ ماہ کی قید ہوئی، قاضی نے اس کی بی بی کو بلوا کر خلع کا حکم کر دیا، بغیر علم و اذن شوہر خلع ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) نہیں ہو سکتا۔(۴)

---

(۱) عن ابن عباس ان امراة ثابت بن قیس اتت النبی صلی الله علیه وسلم فقالت یا رسول الله ثابت بن قیس ما اعتب علیه فی خلق ولا دین ولکن اکره الکفر فی الاسلام فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم اتردین علیه حدیقته قالت نعم قال رسول الله صلی الله علیه وسلم اقبل الحدیقة فطلقها تطلیقة رواه البخاری وعن نافع عن مولاة لصفیة بنت ابی عبید انها اختلعت من زوجها بکل شئی لها رواه مالک (مشکوة باب الخلع والطلاق ص ۲۸٤) ظفیر. (۲) دیکھئے رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۳ ط.س ج۳ص٤٥٨) ظفیر. (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱ ط.س ج۳ص٤٤٥ . ظفیر. (٤) هو ازالة ملک النکاح الخ المتوقفة علی قبولها الخ وشرط کالطلاق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷٦٦ ط.س ج۳ص٤٣٩، ٤٤٠) ظفیر.

طلاق کا کاغذ جب شوہر کی مرضی سے لکھ گیا تو طلاق واقع ہوگی اب اس کی واپسی کا کوئی فائدہ نہیں

(سوال ۸۷۷) ہندہ کے باپ نے ہندہ کی شادی زید سے کر دی، دو تین برس بعد ہندہ و زید میں نااتفاقی ہوگئی، اور ہندہ اپنے باپ کے پاس چلی آئی جس کو عرصہ ۱۴ برس کا ہوا، اس عرصہ میں زید نے ہندہ کے نان و نفقہ کی کچھ خبر نہیں لی، اب عرصہ ۴ ماہ کا ہوا کہ ہندہ نے کوشش کی کہ یا مجھ کو طلاق دے دے یا رکھ لے، زید نے رکھنے سے انکار کیا اور کہا کہ اگر ہندہ مہر معاف کر دے تو میں طلاق دے دوں، چنانچہ ہندہ نے ۸ / کے کاغذ پر لکھ دیا کہ شوہر میرا اگر طلاق دے دے تو میں مہر معاف کرتی ہوں اور مہر سے دست بردار ہوتی ہوں، اور زید نے بھی طلاق لکھ دی اور ہندہ کا کاغذ لے لیا، اب جو لوگ درمیانی تھے ان میں آپس میں جھگڑا ہو گیا، انہوں نے زید کا کاغذ زید کو واپس کر دیا اور ہندہ کا کاغذ زید سے لے کر ہندہ کو واپس کر دیا، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی اور وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی اور مہر معاف ہو گیا، کیونکہ یہ خلع کی صورت ہے کاغذ واپس کر دینے سے طلاق واپس نہیں ہو سکتی. قال علیه الصلوٰة و السلام ثلث جدهن جد و هزلهن جد الحدیث۔(۱)

عورت کی مرضی کے بغیر خلع نہیں ہوتا ہے

(سوال ۸۷۸) زبیدہ کو اس کے شوہر نے گھر سے نکال دیا جس کو چار سال ہوئے، اس درمیان میں زبیدہ کو شوہر کے گھر بھیجنے کی گفتگو ہوتی رہی، مگر زبیدہ کے علاتی بھائی نے زبیدہ کی بلا اجازت اس کے شوہر زید سے تین طلاق دلوا کر مہر سے بازدعویٰ لکھ دیا، آیا طلاق واقع ہو کر مہر ساقط ہو جائے گا یا نہ۔

(الجواب) بدون رضامندی زوجہ کے خلع نہیں ہو سکتا، یعنی نہ مہر ساقط ہوتا ہے نہ طلاق واقع ہوتی ہے، پس مسماۃ کے بھائی نے جو بلا اجازت مسماۃ کی اس کے مہر سے بازدعویٰ دے دیا وہ صحیح نہیں ہوا، شوہر کی طرف سے تین طلاق جو کہ معافی مہر پر موقوف تھی وہ بھی واقع نہیں ہوئی۔(۲)

خلع کی صورت اور اس سے مہر کی معافی

(سوال ۸۷۹) شوہر اگر زوجہ کو طلاق دیدے یا خلع کر کے تو مہر ساقط ہوگا یا دینا پڑے گا، خلع کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) اگر خلع کیا جاوے گا تو مہر ساقط ہو جاوے گا اور اگر خلع نہ کیا ویسے ہی طلاق دے دی تو مہر ساقط نہ ہوگا، اور خلع کی صورت یہ ہے کہ زوجہ مہر معاف کر دے اور شوہر طلاق دے دیوے یا مرد یہ کہے کہ میں تجھے خلع کیا بعوض مہر کے یا صرف یہ کہہ دے کہ میں نے تجھے خلع کیا اور عورت قبول کرے۔(۳) درمختار میں ہے ویسقط

---

(۱) مشکوٰۃ باب الخلع و الطلاق ص ۲۸٤ . ظفیر

(۲) الخلع هو ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها (در مختار) قوله على قبولها اى المرأة قال فى البحر ولا بد من القبول منها حيث كان على مال او كان بلفظ خالعتك او اختلعى ا ه (رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷٦٦ ط.س. ج۳ص ٤۳۹، ٤٤۰) ظفير

(۳) والخلع يكون بلفظ البيع والشراء والطلاق والمبارأة كبعت نفسك او طلاقك او طلقتك على كذا او بارأتك اى فارقتك وقبلت المرأة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ .ط س ج۳ص ٤٤۳) ظفير

الخلع والمبارأة كل حق لكل منهما على الآخر الخ۔(۱)

صرف ارادہ ظاہر کرنے سے نہ خلع ہوتا ہے اور نہ طلاق واقع ہوتی ہے

(سوال ۸۸۰)ایک شخص بالا نے کسی بات پر اپنی زوجہ کو مارا، زوجہ خوف کی وجہ سے روپوش ہوگئی تو شوہر نے لوگوں کو جمع کر کے نمبردار کے ساتھ خلع بعوض مبلغ دوسو روپیہ کے ٹھہرایا اور ایک روپیہ کا اسٹامپ خرید امگر اگلے روز بوجہ زیادہ لالچ کے کاغذ تحریر نہیں کرایا تو اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہ۔ اور بالا نے اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت بھی لگائی تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں مسمی بالا کی زوجہ پر طلاق واقع نہیں ہوئی، کیونکہ خلع کا ارادہ رہا اس کی تکمیل نہیں ہوئی اور پہلے جو کہا تھا وہ صریح طلاق کا لفظ نہیں ہے۔(۲) اور نیت کا نہ ہونا ارادہ خلع سے ظاہر ہے اور تہمت لگانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا۔

روپیہ لے کر کہا میرا فلاں سے کوئی تعلق نہیں تو خلع ہوگیا

(سوال ۸۸۱)ایک شخص نے منکوحہ غیر سے نکاح کیا ناکح نے دعویٰ کیا اور پیش حاکم اس طور پر صلح ہوئی کہ مدعی نے دو سو پچاس روپیہ لے کر کہا کہ اب میرا مسماۃ غلام فاطمہ سے کوئی تعلق نہیں ہے یہ صورت خلع کی ہے طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) یہ صورت خلع کی ہے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوگئی۔ قال فی الدر المختار باب الخلع هو ازالة ملك النكاح بلفظ الخلع او مافي معناه الخ ليدخل لفظ المبارأة فانه مسقط وسيجئ الخ ملخصاً۔(۳)

خلع لکھ دینے سے خلع ہو جاتا ہے

(سوال ۸۸۲)درمیان زن و شوہر ابتداء مخالفت تھی بغرض تصفیہ چند اشخاص جمع ہوئے اور یہ فیصلہ قرار پایا اس کے شوہر نے کہا کہ جو مکان مسماۃ کے نام ہے اس سے دست برداری دے اس کے عوض مبلغ دو سو روپیہ لے لے اور میری دوسری زوجہ کے نام وہ مکان لکھ دے تو میں اس کو طلاق نامہ باضابطہ لکھ دوں، درمیان زن و شوہر یہ معاملہ طے ہوگیا، ہر دو نے اسٹامپ لکھ دیئے، عورت نے مکان سے دست برداری لکھ دی اور شوہر نے طلاق نامہ لکھ دیا صرف رجسٹری باقی رہ گئی تھی۔ شوہر نے دھوکہ دیا اور رجسٹری نہیں کرائی، اس صورت میں عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ شوہر نے طلاق نامہ لکھ دیا اور عورت نے مکان سے دست برداری لکھ دی، تو یہ خلع شرعاً مکمل ہوگیا اگرچہ بوجہ دھوکہ بازی شوہر کے رجسٹری نہ ہو سکا، رجسٹری ہونا شرعاً ضروری نہیں ہے، پس اس صورت میں وہ عورت مطلقہ ہوگئی، عدت کے بعد اس کو دوسرا نکاح کر لینا شرعاً درست

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۷۔ ط.س ج۳ص ۴۵۲ ظفیر۔

(۲) الخلع هو ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها بلفظ الخلع او ما في معناه (الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۷. ط.س ج۳ص ۴۳۹، ۴۴۱) ظفیر (۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج۲ ص ۷۶۷ ط.س ج۳ص ۴۳۹، ۴۴۱ ظفیر

ہے۔(۱)

روپے لے کر طلاق دی تو بائن طلاق ہوئی

(سوال ۸۸۳)ایک شادی شدہ عورت کو ایک شخص بھگا کر لے گیا، شوہر نے اس پر دعویٰ کیا۔لوگوں نے شوہر کو اس لے جانے والے سے چار سو روپیہ دلا کر راضی نامہ کرا دیا، یہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب)اس شخص نے جس کی وہ زوجہ تھی اگر چار سو روپیہ لے کر طلاق دے دی تو یہ طلاق علی المال ہے یہ شرعاً جائز ہے گویا شوہر نے روپیہ لے کر طلاق دی جیسا کہ خلع میں ہوتا ہے، پس وہ شخص جس نے روپیہ شوہر اول کو دے کر طلاق دلوائی اس کو چاہئے کہ عدت کے بعد نکاح کرے۔(۲)

بلا رضامندی شوہر جبراً خلع جائز نہیں

(سوال ۸۸٤)جب کہ خاوند زوجہ کی خبر گیری حسب حیثیت کرتا ہو اور خلع کرنے پر راضی نہ ہو تو عورت بذریعہ عدالت جبراً خلع کرا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب)خلع میں زوجین کی رضا و اجازت کی ضرورت ہے بلا رضا شوہر خلع نہیں ہو سکتا۔اور عورت کو یہ جائز نہیں ہے کہ شوہر کے نان و نفقہ دینے کی صورت میں وہ جبراً خلع کراوے۔(۳)

فیصلہ سے پہلے صلح بہتر ہے

(سوال ۸۸۵)دعویٰ خلع ہونے پر قبل از فیصلہ زوجین میں مصالحت کرانا کیسا ہے

(الجواب)یہ اچھا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے والصلح خیر (۴)یعنی صلح کر لینا بہتر ہے۔

حیلہ کر کے بیوی کو لے جانا کیسا ہے

(سوال ۸۸٦)اگر خاوند زوجہ کو یہ کہہ کر لے جاوے کہ میری ماں فوت ہو گئی، اور در اصل ماں فوت نہیں ہوئی جائز ہے یا نہیں اور خلع کرانے کو یہ عذر زوجہ کا کافی ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب)شوہر کو اپنی زوجہ کو لے جانے کا حق ہے لیکن جھوٹ بول کر لے جانے کی ضرورت نہیں ہے، اس جھوٹ کا گناہ شوہر پر ہوگا اس سے توبہ و استغفار کرے، اور یہ عذر زوجہ کے لئے خلع کرانے کا نہیں ہو سکتا۔

شوہر کی مرضی کے بغیر خلع کی ڈگری سے خلع نہیں ہوتا

(سوال ۸۸۷)جب کہ زوجہ کی جانب سے درخواست طلاق گذرنے پر شوہر نان و نفقہ دینا اور حقوق زوجیت ادا کرنا

---

(۱)الخلع ہو ازالة ملك النكاح المتوقفة علي قبولها بلفظ الخلع اومافي معناه الخ وقوله لها انت طالق بالف او علي الف وقبلت في مجلسها لزم ان لم تكن مكرهة (الدر المختار علي هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷٦۷ و ج ۲ ص ۷۷۵ ط.س ج۳ص۴۳۹،٤٤۱) وقع طلاق بائن في الخلع (ايضاً ج ۲ ص ۷۷۲ ط.س ج۳ص٤٤٤) ظفير

(۲)وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال و بالطلاق علي مال طلاق بائن (ايضاً ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س ج۳ص٤٤٤) ظفير

(۳)واذا تشاق الزوجان الخ فلا باس بان تفتدي نفسها منه بمال يخلعها به فاذا فعل ذلك وقع بالخلع تطليقة بائنة ولزمها المال (هدايه باب الخلع ج ۲ ص ۳۸۰) خلع اور طلاق کا حق صرف شوہر کو دیا گیا ہے۔ ظفير (٤)سورة النساء ۱۹ ظفير

تبدل کرتا ہے تو ایسی صورت میں بھی زوجہ خلع کرانے کی مستحق ہو سکتی ہے اور عدالت ڈگری خلع کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں عورت خلع نہیں کرا سکتی اور عدالت سے ڈگری خلع کی بدون رضامندی شوہر کے نہیں ہو سکتی اگر ہوگی تو وہ شرعاً صحیح نہ ہوگی۔(۱)

خلع پر مجبور نہیں کیا جا سکتا ہے

(سوال ۸۸۸) ہندہ اپنے شوہر کے گھر جانا پسند نہیں کرتی، یعنی اس سے راضی نہیں تو زید کو خلع و طلاق پر مجبور کیا جا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) مجبور نہیں کیا جا سکتا اگر وہ چاہے طلاق و خلع کر سکتا ہے کیونکہ طلاق کا اختیار شریعت میں شوہر کو دیا گیا ہے قال علیہ الصلوۃ والسلام الطلاق لمن اخذ الساق۔(۲)

دوران مقدمہ میں خلع ہو سکتا ہے

(سوال ۸۸۹) ایک عورت اپنے شوہر کے مظالم کرنے اور نان و نفقہ نہ دینے سے تنگ آکر بلا اجازت شوہر خود اپنے باپ کے یہاں چلی گئی، زوج نے بمقابلہ زوجہ عدالت دیوانی میں طلبی زوجہ کی نالش کی، زوجہ نے یہ جوابدہی کی کہ شوہر ظالم ہے، نان و نفقہ نہیں دیتا اس لئے خلع کرادیا جاوے، مدعی نے یہ عذر کیا کہ طلبی زوجہ کی نالش میں خلع نہیں ہو سکتا، یا زوجہ کو خلع کی علیحدہ نالش کرنی چاہئے۔

(الجواب) خلع شریعت میں اس کو کہتے ہیں کہ عورت اپنا حق مہر وغیرہ معاف کردے اور شوہر طلاق دے دے یا یہ کہہ دے کہ میں نے بعوض مہر کے خلع کیا سو یہ ہر وقت اور ہر حالت میں صحیح ہے، دوران مقدمہ طلبی زوجہ میں بھی ہو سکتا ہے یہ قول شوہر کا غلط ہے کہ طلبی زوجہ کی نالش میں خلع نہ ہو سکے اور خلع سے طلاق بائنہ عورت پر واقع ہو جاتی ہے کذا فی الدر المختار۔(۳)

تین دفعہ فارغخطی سے بھی ایک ہی طلاق بائن واقع ہوگی

(سوال ۸۹۰) اگر کسی شخص نے اپنی بیوی کو بعوض معافی مہر فارغخطی دی اور تین دفعہ کہا کہ میں نے فارغخطی دی، تو اس صورت میں طلاق واقع ہوئی یا نہیں؟ اور اگر واقع ہوئی تو کتنی طلاقیں واقع ہوئیں؟

(الجواب) زوجہ کی جانب سے معافی مہر کے عوض زوج کا فارغخطی دینا بمنزلہ مبارأۃ و خلع کے ہے مگر اتنا فرق ہے کہ خلع بسبب عرف کے طلاق میں صریح ہو گیا اور فارغخطی کا لفظ ایسا نہیں ہے، اس لئے لفظ خلع میں صرف خلع کا لفظ استعمال کرنے سے طلاق بائنہ واقع ہوگی خواہ طلاق کی نیت کرے یا نہ کرے اور خلع کے لفظ کے علاوہ میں اگر نیت طلاق کی کرے گا تو طلاق بائنہ واقع ہوگی ورنہ نہیں۔ مگر جہاں لفظ فارغخطی کا طلاق میں عرف ہو تو یہ بھی

(۱) اس لئے کہ یہ حق شوہر کا ہے دوسرا اسے استعمال نہیں کر سکتا ہے۔ ظفیر۔
(۲) دیکھئے الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط.س. ج۳ص۲۴۴۔ ظفیر۔
(۳) الخلع ازالة ملك النكاح المتوقفة على قبولها بلفظ الخلع او ما في معناه فانه مسقط ولا باس به عند الحاجة بما يصلح للمهر الخ (ایضاً باب الخلع ج ۲ ص ۷۶۶ و ج ۲ ص ۷۶۷ ط.س. ج۳ص۴۳۹۔۴۴۱) ظفیر۔

بمنزلہ خلع کے صریح ہو جائے گا۔

بہر حال بصورت عدم عرف لفظ فارخطی اگر بہ نیت طلاق کہا ہے تو اس صورت میں ایک طلاق بائنہ واقع ہو گی اور فارخطی تین دفعہ کہنے سے تین طلاقیں واقع نہیں ہوئیں، کیونکہ ایک ہی دفعہ کہنے سے وہ بائنہ ہو گئی اور طلاق بائنہ کے بعد دوسری طلاق بائنہ واقع نہیں ہوتی قال فی الدر المختار (باب الخلع) الا ان المشائخ قالو الا تشترط النیة ههنا الخ در مختار (۱)قال الشامی قوله ههنا ای فی لفظ الخلع وفی البحر عن البزازیة فلو کانت المبارأة ایضاً کذلك ای غلب استعما لها فی الطلاق لم تحتج الی النیة وان کانت من الکنایات والا تبقی النیة مشروطة فیها وفی سائر الکنایات علی الا صل۔(۲)

خلع کے بعد بھی عدت ضروری ہے

(سوال ۸۹۱)اگر خلع والی عورت بلا عدت دوسرے مرد سے نکاح کرلے تو یہ نکاح عندالشرع جائز ہے یا نہیں؟

(الجواب)اثنائے عدت میں نکاح نہیں ہوتا، عدت طلاق کے اندر نکاح باطل ہے اور اس کا قول کہ اس میں عدۃ نہیں ہے غلط ہے۔(۳)

خلع اور عدت سے متعلق احادیث

(سوال ۸۹۲)نسائی وغیرہ میں جو باب الخلع و عدة المختلعه میں حدیث واحدہ وارد ہے یا مثل ترمذی شریف وابو داؤد شریف کے صیغہ وارد ہے، ان احادیث میں بظاہر امام صاحب کا مسئلہ خلاف معلوم ہوتا ہے لہٰذا وہ حدیث جو صراحۃ حیض ثلثہ کی وارد ہے مع تطبیق رواۃ تحریر فرمائی جائے،ایک غیر مقلد سے فدوی کی اس بارے میں گفتگو ہوئی تھی، اس وجہ سے دریافت کرتا ہے۔

(الجواب)ثابت بن قیس کی زوجہ نے جو اپنے شوہر سے خلع کرنا چاہا، اور اس ارادہ سے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، آپ نے ثابت بن قیس کو فرمایا اقبل الحدیقة وطلقها تطلیقة رو البخاری۔(۴)اس پر علامہ قاری تحریر فرماتے ہیں وفیه دلیل علی ان الخلع طلاق لا فسخ الخ(۵)پس جب کہ اس حدیث بخاری سے خلع کا طلاق ہونا ثابت ہوا تو عدۃ کا فیصلہ نص قطعی سے خود ہو چکا ہے قال اللہ تعالیٰ و المطلقات یتربصن بانفسهن ثلثة قروء الایه(۶)

مہر معاف کر کے خلع کرانا درست ہے

(سوال ۸۹۳)زید اپنی زوجہ ہندہ کو خرچ خوراک نہیں دیتا اور طلاق بھی نہیں دیتا،لہٰذا اگر زید کو رقم کثیر کا لالچ دے کر خلع کرلیا جاوے اور اس کی اس رقم کو دین مہر میں مجراء کرلیا جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

---

(۱)الدر المحتار علی هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱.ط.س.ج۳ص۴۴۵. ظفیر.(۲)رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۱.ط.س.ج۳ص۴۴۵. ظفیر.

(۳)العدة هی تربص یلزم المرأة عندزوال النکاح ورکنها حرمات ثابتة بها کحرمة تزوج و خروج وهی فی حق حرة تحیض لطلاق ولو رجعیا او فسخ بجمیع اسبابه بعد الدخول حقیقة او حکما ثلاث حیض کوامل (الدرالمختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۳.ط.س.ج۳ص۵۰۳) ظفیر.(۴)مشکوة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۲. ظفیر

(۵)عمدة القاری شرح البخاری ص ظفیر.(۶) سورة البقره . ۲۸. ظفیر

(الجواب) خلع کے متعلق جو صورت سوال میں مذکور ہے جائز ہے، ایک رقم معین پر خلع کر لینے کے بعد دین مہر میں اس کا مجراء ہو سکتا ہے، پھر دوسری صورت تفریق کی یہ ہے کہ عورت قاضی کے یہاں عدم ادائیگی نفقہ کی درخواست کرے، یہ قاضی کسی شافعی المذہب قاضی سے جن کے مذہب میں عدم ادائیگی کی وجہ سے تفریق ہو سکتی ہے تفریق کراوے، یہ قضاء حنفی کے حق میں نافذ ہے۔ یہ صورت کسی اسلامی ریاست میں جاکر بسہولت ہو سکتی ہے۔ ولا یفرق بینهما بعجزه عنها الخ وجوزه الشافعي الخ ولو قضى به حنفي لم ينفذ نعم لو امر شافعياً فقضى به نفذ الخ در مختار باب النفقه۔(۱)

روپیہ لے کر طلاق دی تو طلاق بائنہ سے عورت علیحدہ ہوگئی

(سوال ۸۹٤) زید اپنی زوجہ ہندہ سے کبھی ہم بستر نہیں ہوا، چند معززین مسلمین کے سامنے زید نے کہہ دیا کہ میں اس عورت کو نہیں رکھتا، یہ مجھ پر طلاق ہے اور حرام ہے، عمر نے زید کو کہا کہ ایک سو پچاس روپیہ میں تم کو دیتا ہوں بطور خلع، زید نے کہا میں قبول کرتا ہوں، یہ عورت مجھ پر طلاق ہے اور حرام ہے، اس صورت میں ہندہ مطلقہ ثلثہ ہوئی یا نہیں۔ اور بکر کو خلع دینا لازمی ہے۔

(الجواب) اس صورت میں اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہوگئی اور بکر کو روپیہ مذکورہ دینا لازمی ہے، در مختار میں ہے فان قالها الا ب على مال ضا منا له الخ صح والمال عليه كالخلع من الا جنبي الخ وفي الشامي قوله كالخلع من الا جنبي اى الفضو لي وحاصل الا مرفيه انه اذا خاطب الزوج فان اضاف البدل الى نفسه على وجه يفيدضما نه له او ملكه اياه كان خلعها بالف على او على انى ضامن او على الفي هذه او عبدي هذا ففعل صح والبدل (۲)عليه الخ شامي۔

پنچائت کے ذریعہ خلع درست ہے

(سوال ۸۹۵) خلاصہ سوال یہ ہے کہ امیر حسن اپنی زوجہ کی خبر گیری نہیں کرتا تھا، بالآخر پنچائت نے امیر حسن اور اس کی زوجہ سے اقرار نامہ اس امر کا لکھا لیا کہ جو کچھ پنچائت فیصلہ کردے گی وہ فریقین کو منظور ہوگا، اس کے بعد پنچائت نے یہ فیصلہ کیا کہ ہم مسماۃ مریم کا مہر مبلغ دو سو روپیہ اور بروئے اقرار نامہ دس روپیہ ماہوار کی تمام رقم امیر حسن کو معاف کرتے ہیں اور امیر حسن کی زوجہ مریم کو آزاد کیا گیا، شرعاً مسماۃ مریم آزاد ہوئی یا نہیں اور یہ آزادی بطریق خلع ہوئی یا بطریق طلاق۔

(الجواب) اس صورت میں مسماۃ مریم آزاد ہوگئی اور طلاق بائنہ اس پر واقع ہوگئی اور یہ آزادی بطریق خلع وبطریق طلاق علی المال ہوئی، خلع بھی عند الحنفیہ طلاق ہے جیسا کہ در مختار باب الخلع میں ہے وحكمه ان الواقع به ولو بلا مال وبا لطلاق الصريح على مال طلاق بائن الخ ۔ (۳)

---

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ص ۵۹۰ ظفير.
(۲) رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۸۲ ط.س. ج۳ص۴۵۸. ظفير.
(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج۳ص ٤٤٤ ظفير.

باب دہم

باب الایلاء

قسم کھانا کہ چار ماہ تک بیوی کے پاس نہیں جاؤں گا

قسم کھا کر کہا چار ماہ تک تیرے پاس نہیں جاؤں گا کیا حکم ہے

(سوال ۸۹۶) اگر شوہر نے یہ قسم کھائی کہ میں تیرے قریب نہ جاؤں گا چار ماہ تو اس قسم سے کون سی طلاق واقع ہو جاوے گی۔

(الجواب) یہ مسئلہ ایلاء کا ہے جو کہ ہدایہ وغیرہ میں درج ہے، اس کی صورت یہ ہے کہ شوہر یہ قسم کھالیوے کہ چار ماہ تک تیرے قریب نہ جاؤں گا، عربی کے الفاظ یہ ہیں، **واللہ لا اقربك اربعة اشهر فهو مول لقوله تعالى للذين يولون من نسائهم تربص اربعة اشهر فان فاؤافان الله غفور رحيم وان عزموا الطلاق فان الله سميع عليم۔**(۱)

پس اگر شوہر نے یہ قسم کھائی ہے کہ واللہ میں تیرے قریب چار ماہ تک نہ جاؤں گا اور پھر چار ماہ تک نہ گیا تو بے شک اس کی زوجہ پر طلاق بائنہ واقع ہو جاتی ہے۔(۲) پس یہ خود غور کر لیا جاوے کہ آیا شوہر نے واقعی اس طرح قسم کھا کر زبان سے کہا تھا یا نہیں۔

---

(۱) ہدایہ باب الایلاء ج ۲ ص ۳۷۶ . ظفیر.

(۲) فان وطيها في الاربعة الاشهر حنث في يمينه ولزمته الكفارة ويسقط الايلاء وان لم يقربها حتى مضت اربعة اشهر بانت منه بتطليقة (ہدایہ باب الایلاء ج ۲ ص ۳۷۷. ظفیر.

باب یازدہم

لعان سے متعلق احکام و مسائل

بغیر شرائط کے پائے گئے لعان نہیں ہوتا ہے

(سوال ۸۹۷) مسماۃ نور زوجہ کمال نجار نے یہ ظاہر کیا کہ مجھ کو میرا شوہر تہمت زنا کی لگاتا ہے کہ تو فلاں شخص کے ساتھ زنا کراتی ہے مجھ کو اس وقت حمل اپنے خاوند کا ہے اور خاوند کہتا ہے کہ یہ حمل میرا نہیں ہے اور ناحق جھوٹی تہمت مجھ کو زنا کی لگاتا ہے، یہاں تک اپنے بھائی مسمی فتاح نجار کے ساتھ تہمت لگاتا ہے۔ لیکن کمال نجار نے ظاہر کیا کہ میں نے نہ اپنی منکوحہ مسماۃ نوری کو کبھی تہمت زنا لگائی اور نہ میں نے حمل سے انکار کیا، یہ اپنے والد کے کہنے پر چلتی ہے، ہاں جس جس کا شک ہے تو میں منکوحہ خود کو کہتا ہوں کہ ان کے ساتھ نشست و برخاست نہ کر مگر وہ نہیں مانتی، یہ شک ہے، اس صورت میں لعان ثابت ہے یا نہ۔

یک مولوی حکم لعان فرمودہ، فتویٰ او صحیح و نافذ شد یا نہ۔

(الجواب) حکم لعان دریں صورت بحالت موجودہ بلا تحقیق شرائط لعان کردن درست نیست و حکم تفریق نافذ نیست، واگر کسے فتویٰ دادہ است آں صحیح نیست بروعمل نباید کرد کما بین فی کتب الفقہ۔(۱)

بیوی کو شوہر نے تہمت لگائی اب بیوی تفریق چاہتی ہے کیا حکم ہے

(سوال ۸۹۸) زید نے اپنی بیوی ہندہ کو زنا کی تہمت لگائی، ہندہ تفریق چاہتی ہے، اس صورت میں حاکم مسلمان لعان کرا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہاں لعان کا حکم نہیں ہے اور نہ تفریق ہو سکتی ہے، جیسا کہ در مختار میں ہے فمن قذف بصریح الزنا فی دار الا سلام الخ۔(۲)

نکاح خواں نے جو لعان کر کے تفریق کی وہ صحیح نہیں ہے

(سوال ۸۹۹) زید نے اپنی زوجہ کو عمرو کے ساتھ زنا کی تہمت لگائی، اور دونوں نے قسمیں کھا کر لعان کیا اور قاضی نکاح خواں نے دونوں میں تفریق کرا دی، اس صورت میں لعان صحیح ہوا یا نہیں اور تفریق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے فمن قذف بصریح الزنا فی دار الا سلام زوجتہ الخ قال فی الشامی قولہ فی دار الا سلام اخرج دار الحرب لا نقطاع الو لایۃ ۔(۳) اس روایت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں لعان صحیح نہیں ہوا، اور تفریق نہیں ہوئی۔

---

(۱) وسببہ قذف الرجل زوجتہ قذ فایو جب الحد فی الا جنبیۃ الخ فمن قذف بصریح الزنا فی دارا لا سلام زوجتہ الحیۃ بنکاح صحیح (در مختار) قولہ فی دار الا سلام اخرج دار الحرب لا نقطاع الولایۃ (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۵ و ج ۲ ص ۸۰۶ ط.س. ج۳ص۴۸۳) ظفیر

(۲) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب اللعان ج۲ ص ۸۰۶ قولہ فی دار الا سلام اخرج الحرب لانقطاع الو لایۃ (رد المحتار باب اللعان ج۲ ص ۸۰۶ ط.س. ج۳ص۴۸۴) ظفیر

(۳) رد المحتار باب اللعان ص ۸۰۶ ط.س. ج۳ص۴۸۴ ۱۲ ظفیر

شوہر کے قسم کھا کر تہمت لگانے اور بیوی کے لعنت کرنے سے طلاق و لعان نہیں ہوا

(سوال ۹۰۰) زید نے اپنی بیوی ہندہ پر تہمت زنا لگائی، چار مرتبہ سے زائد چار یا اس سے زائد اشخاص کے روبرو اس کا اعادہ کیا اور قسم کھا کر کہا اور اس کو ایک سال سے زیادہ گذر گیا اور اس سے قبل بھی ہندہ اور اس کے بچوں کا جو کہ زید کی صلبی اولاد ہے بہت ہی کم عرصہ تک خورد و نوش کا زید کفیل رہا، حالانکہ شادی کو سولہ سال کا عرصہ گذر گیا، ہندہ اور اس کے بچوں کے کفیل ہندہ کے والدین رہے، ایسی حالت میں طلاق و لعان واقع ہوئی یا نہیں، زید نے ہندہ پر اور ہندہ نے زید پر روبرو چند اشخاص کے لعنت کی۔

(الجواب) اس صورت میں لعان اور طلاق کچھ ثابت نہ ہوگا، کیونکہ لعان کی شرائط اس وقت مفقود ہیں اور جب کہ لعان اس زمانہ میں اس ملک میں ثابت نہیں بوجہ مفقود ہونے اس کی شرائط کے، تو اگر خود زوجین نے لعان کر لیا تو اس سے تفریق نہ ہوگی اور طلاق واقع نہ ہوگی، اور شوہر پر اس تہمت لگانے کا مواخذہ رہے گا اور دنیا میں اس پر کوئی حکم اس وقت مرتب نہ ہوگا، شامی باب اللعان میں ہے **وبشترط ایضاً کون القذف بصریح الزنا کونه فی دار الا سلام الخ وفیه**(۱) **ایضاً قوله فی دارا لا سلام اخرج دارالحرب الخ وفیه ایضا وهوانه لا تقع الفر قة بنفس اللعان قبل تفریق الحاکم الخ**۔(۲) پس ہندہ اس صورت میں بدستور زید کی زوجہ ہے اس سے کہا جاوے کہ یا طلاق دے یا حقوق زوجیت نان نفقہ ادا کرے۔ **قال الله تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان**۔(۳)

ہندوستان میں لعان اور اس کی وجہ سے تفریق کی کوئی صورت نہیں

(سوال ۹۰۱) زید نے اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت لگائی، اگر مرد اپنی عورت کو زنا کی تہمت لگاوے اور عورت انکار کرے اور مرد گواہ نہ پیش کرے جس کی تحقیق کے لئے ثالثی کی گئی، ثالثی میں تہمت زنا ثابت ہوئے، اس میں لعان کا حکم ہے یا نہیں، اور چونکہ قاضی نہیں ہے تو تفریق کی کیا صورت ہوگی۔

(الجواب) لعان کے لئے چونکہ دار الاسلام کا ہونا بھی شرط ہے **کما صرح به فی کتب الفقه** لہذا اس ملک میں لعان کی کوئی صورت نہیں ہے، اور جب کہ لعان نہیں ہے تو تفریق بھی نہ ہوگی۔(۴)

صرف ایک مرد اور ایک عورت کے دیکھنے سے زنا ثابت نہیں ہوتا اور یہاں لعان نہیں

(سوال ۹۰۲) زید کے دو بیوی ہیں۔ ہندہ و خالدہ، زید اور خالدہ دونوں نے ہندہ کو حالت زنا میں زیر و زبر بچشم خود دیکھا تو زنا ثابت ہے یا نہیں اور بعد طلاق کے دین مہر دینا لازم ہوگا یا نہیں اور زید اس کو لعان کرا کر طلاق دیوے یا بلا لعان کے۔

(الجواب) زید اور اس کی زوجہ خالدہ کے بیان سے ہندہ پر زنا کا ثبوت نہ ہوگا اور بوجہ دار الاسلام نہ ہونے کے لعان بھی نہ آوے گا، اور مہر بعد طلاق کے واجب الاداء ہوگا۔

---

(۱) رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶ . ط.س. ج۳ص ۴۸۴ . ظفیر . (۲) ایضاً ج ۲ ص ۸۱۰ . ط.س. ج۳ص ۴۸۴ ظفیر (۳) سورۃ البقرہ ۲۹ . ظفیر .
(۴) قوله فی دار الا سلام اخرج دار الحرب (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶ . ط.س. ج۳ص ۴۸۴) ظفیر .

دو گواہوں کی شہادت سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاتا ہے

(سوال ۹۰۳) ہندہ نے اپنے شوہر زید پر دعویٰ لعان کیا باوجود یہ کہ وہ پاک باعصمت ہے، زید نے انکار کیا۔ ہندہ نے دو گواہ پیش کیئے جو پابند صوم و صلوٰۃ ہیں، یہ گواہ عادل مانے جائیں گے یا نہیں؟

(الجواب) لعان کے لئے شرط ہے دارالاسلام کا ہونا، شامی میں ہے ویشترط ایضاً کون القذف بصریح الزنا وکونه فی دارالا سلام الخ (۱) الخ لہٰذا اس ملک میں تو لعان نہیں ہے، البتہ اگر دارالاسلام میں اگر شوہر اپنی زوجہ کو تہمت صریح زنا وغیرہ کی لگادے تو لعان واجب ہوتا ہے۔ فمن قذف بصریح الزنا فی دارالا سلام زوجته الخ لا عن الخ۔ (۲) اور جب کہ دو گواہان عادل سے شوہر کا تہمت لگانا ثابت ہو جاوے تو انکار شوہر کا معتبر نہیں ہوگا، اور اس صورت میں ہر دو گواہان مذکورہ زوجہ کے عادل مانے جائیں گے۔

تہمت لگانے کی سزا

(سوال ۹۰۴) اگر کوئی شخص جھوٹی قسم کھاکر اپنی منکوحہ بیوی پر جو نہایت درجہ نیک اور باعصمت ہے، شرارتاً بے عصمتی کا اتہام لگائے تو اس کا نکاح رہا یا فسخ ہو گیا۔

(الجواب) اپنی زوجہ کو زنا کی تہمت لگانے سے نکاح نہیں ٹوٹتا، لیکن شوہر کو حد قذف یعنی اسی ۸۰ کوڑے لگائے جائیں گے، اگر حکومت اسلام ہو، اور شہادت اس کی مردود ہوگی، درمختار میں ہے ویحد الحر او العبد الخ قاذف المسلم الحر البالغ العاقل العفیف من فعل الزنا الخ بصریح الزنا (در مختار) ولا القاذف فی دارالحرب (شامی)۔ (۳)

ہندوستان میں لعان کے ذریعہ فسخ نکاح نہیں ہے۔

(سوال ۹۰۵) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تہمت لگائی کہ میری بیوی ہندہ کا ناجائز تعلق عمر سے ہے اور عمر کئی مرتبہ ہندہ کے بطن سے حمل ساقط کرا چکا ہے، ہندہ نے اس کو سن کر جج صاحب کے یہاں دعویٰ کیا کہ لعان کرا کے میرا نکاح فسخ کر دیا جائے، زید روپوش ہے تو اس صورت میں لعان ہو لیانہ۔

(الجواب) شرعاً حالت موجودہ میں لعان کا حکم نہیں ہے اور نکاح فسخ نہیں ہوا۔ ہندہ دوسرا نکاح نہیں کر سکتی۔ (۴)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۵ ط.س. ج۳ص ۴۸۴. ظفیر.
(۲) ایضاً ج۲ ص ۸۰۶ . ط.س. ج۳ص ۴۸۴. ظفیر.
(۳) دیکھئے رد المحتار باب حد القذف ج ۳ ص ۲۳۱. ط.س. ج ۴ص ۴۵. ظفیر.
(۴) فمن قذف بصریح الزنا فی دارالا سلام زوجته بنکاح صحیح العفیفة عن الزنا الخ لا عن (در مختار) قوله فی دار الا سلام اخرج دار الحرب لانقطاع الولایة (رد المحتار باب اللعان ج ۲ ص ۸۰۶. ط.س. ج۳ص ۴۸۴) ظفیر.

باب دوازدہم
ظہار سے متعلق احکام و مسائل

بہ نیت طلاق یہ کہنا کہ تو میری بہن کے مثل ہے اس سے طلاق بائن واقع ہوئی ہے

(سوال ۹۰۶) زید نے اپنی بیوی کو غصہ کی حالت میں بہ نیت طلاق کہا کہ تو مثل میری لڑکی اور مثل میری بہن کے ہے، اس صورت میں کون سی طلاق اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، اگر بائن واقع ہوئی تو قبل وضع حمل شوہر اول سے نکاح درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر ان الفاظ میں زید کی نیت طلاق کی تھی جیسا کہ سوال سے ظاہر ہے تو ایک طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہوئی، نکاح عدت میں یعنی قبل وضع حمل زید شوہر اول کا اس سے درست ہے (۱) **وان نوی بِاَنتِ علیّ مثل امی او کامی الخ براً او ظهاراً او طلاقاً صحت نیته و وقع مانواه لا نه کنا یة۔**(۲) در مختار۔

ماتحت کہنا چاہتا تھا مگر زبان سے نکلا تو میری ماں ہے کیا حکم ہے

(سوال ۹۰۷) ایک شخص اپنی زوجہ کو یہ کہنا چاہتا کہ تو میری ماتحت ہے، بوجہ غلطی کے اس کی زبان سے نکلا کہ تو میری ماں ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق و ظہار کچھ نہیں ہے نکاح باقی ہے، مگر ایسا کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا لفظ نہ کہا جاوے، در مختار میں ہے **والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا (در مختار) قوله او حذف الکاف بان قال انت امی** شامی ۔(۳) ج ۲ ص ۵۷۷ **ویکره قوله انت الی یا بنتی یا اختی ونحوه در مختار**(۴) (صفحہ مذکور شامی ج ۲۔)

غصہ میں بہ نیت طلاق کہنا کہ تو مثل میری بیٹی کے ہے اس سے طلاق بائن واقع ہوتی ہے

(سوال ۹۰۸) زید اپنی بیوی کو بہ نیت طلاق بحالت غصہ کہتا ہے کہ مثل میری بیٹی کے اور تو مثل میری ہمشیرہ کے ہے، اس صورت میں کون سی طلاق واقع ہوئی اور زید کی بیوی حاملہ بھی ہے بغیر وضع حمل زید کا نکاح اسی عورت سے صحیح ہے یا نہ۔ زید نے طلاق سے تین چار روز بعد نکاح کر لیا صحیح ہو گیا یا نہ؟

(الجواب) اگر بہ نیت طلاق زید نے اپنی بیوی کو یہ الفاظ کہے ہیں کہ تو مثل میری بیٹی کے ہے اور تو مثل میری، ہمشیرہ کے ہے تو ایک طلاق بائنہ اس پر واقع ہو گئی زوجہ پر عدت واجب ہے، عدت اس کی وضع حمل ہے، اور زید کا نکاح اس سے عدت کے اندر یعنی وضع حمل سے پہلے بھی صحیح ہے، پس نکاح جو زید طلاق سے تین چار دن بعد کیا صحیح ہو گیا، (۵) در مختار میں ہے **وان نوی بانت علی مثل امی او کامی وکذا لوحذف علی براً او**

---

(۱) وینکح مبانة بما دون الثلاث فی العدة وبعدها با لا جماع (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ ط س ج ۳ ص ۴۰۹) ظفیر. (۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ ط س ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر. (۳) دیکھئے رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ ط س ج ۳ ص ۴۷۰. ظفیر. (۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۴ ط س ج ۳ ص ۴۷۱ ظفیر. (۵) وینکح مبانة بما دون الثلاث فی العدة وبعدها بالا جماع (الدر المختار علی هامش ردا لمحتار باب الرجعة ج ۲ ص ۷۳۸ ط س ج ۳ ص ۵۰۹) ظفیر.

ظهاراً او طلاقاً صحت نيته ووقع ما نواه لا نه كناية الخ ۔(۱)

اگر تیرے ساتھ ہم بستر ہوں توماں کے ساتھ ہوں اس کہنے سے طلاق نہیں ہوئی

(سوال ۹۰۹)زید نے غصہ میں آکر اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر آج سے میں تمہارے ساتھ ہم بستر ہوں تو اپنی ماں کے ساتھ فلاں کیا، مگر اس کی نیت نہ چھوڑنے کی تھی اور نہ طلاق دینے کی۔ تو نکاح قائم رہا یا نہیں اس شخص کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب)اس صورت میں نکاح قائم رہا۔ اور طلاق وظہار وایلاء کچھ نہیں ہوا، وان نوى بانت على مثل امى او كامى وكذا لو حذف على برا او ظهار ا او طلاقا صحت نيته ووقع ما نواه لا نه كناية والا ينو شيئا او حذف الكاف لغا الخ (۲)وفي كتاب الا يمان منه وان فعله فعليه غضبه الخ او هوزان او سارق الخ لا يكون قسما الخ در مختار ۔(۳)

اگر تجھ سے بولوں تو اپنی بہن سے بولوں اس کہنے سے طلاق نہیں پڑتی

(سوال ۹۱۰)زید نے اپنی زوجہ ہندہ سے کہا کہ تو مجھے مہر معاف کردے، ہندہ نے انکار کیا، زید نے غصہ سے کہا کہ آج سے میں تجھ سے بولوں تو اپنی بہن سے بولوں، یہ فقرہ زید نے اپنی زبان سے ادا کیا، نکاح کے قائم رہنے نہ رہنے میں کیا اثر رکھتا ہے، اور زید کو ہندہ سے قربت درست ہے یا نہیں۔

(الجواب)اس لفظ سے طلاق نہیں پڑتی اور نکاح میں کچھ فرق نہیں آتا۔ قربت وجماع درست ہے۔(۴)

تجھ سے جماع کروں توماں سے کروں اس جملہ کے کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۱)زید نے اپنی بیوی سے کہا کہ اگر میں تجھ سے مجامعت کروں تو اپنی ماں سے کروں، اس صورت میں کیا کفارہ ہے۔

(الجواب)یہ لفظ جو شوہر نے کہا ظہار کا لفظ نہیں ہے، اس میں کچھ کفارہ نہیں ہے جیسا کہ عالمگیری میں ہے ان وطئتك وطئت امى لا شئى عليه الخ كذا فى غاية السراجى عالمگیری ۔(۵)

بیوی سے کہا تجھ سے صحبت کروں توماں سے کروں طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۹۱۲)زید نے اپنی منکوحہ کو غصہ کے وقت یہ کہا کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے کروں، پھر بعد میں کہا کہ تیرے پاس لیٹنا اور بات کرنا بھی حرام ہے، اس صورت میں کیا حکم ہے۔

(الجواب)یہ الفاظ منکوحہ کو کہنے سے کہ اگر تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے کروں اس سے طلاق واقع نہیں ہوئی، لیکن لفظ حرام جو شوہر نے بعد میں کہا اگر اس میں نیت طلاق کی ہے تو ایک طلاق بائنہ اس سے واقع ہوئی۔(۶)

---

(۱)الدر المختار على هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ ط.س.ج۳ص ٤۷۰ ظفير .(۲)الدر المختار على هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ .ط.س.ج۳ص ٤۷۰ . ظفير .(۳)الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب الا يمان ج ۳ ص ۷۸ .ط.س.ج۳ص ۷۲۱ . ظفير.

(٤)وان لم ينو شيئا او حذف الكاف لغا رايضاً باب الظهار ج ۲ ص ۷۳۸ . ظفير .(۵)عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۵۲٦ باب الظهار .ط.س.ج۳ص ۵۰۷ . ظفير .(٦)وان كان الحرام في الا صل كناية يقع بها البائن الخ ولا شئى من الكنا ية يقع به الطلاق بلا نية او دلالة الحال كما صرح به البدائع (ردالمحتار باب الكنايات ج ۲ ص ٦۳۸ .ط.س.ج۳ص ۲۹۹) ظفير.

نکاح جدید عدت میں اور بعد عدت کے کر سکتا ہے۔

بیوی کو بہن کہا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱۳) زید نے اپنی زوجہ کو کہا کہ تو میری بہن ہے عورت منکوحہ نے کہا کہ میں تو تمہاری بی بی منکوحہ ہوں تم مجھ کو بہن کیوں کہتے ہو، زید نے جواب دیا کہ تم کو بہن بن کرر ہنا پڑے گا، اب دونوں کو اندیشہ طلاق کی وجہ سے علیحدہ رکھا ہے، ہم بستر نہیں ہونے دیا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے کہ ایسا کہنا اپنی زوجہ کو مکروہ ہے، لیکن اس سے طلاق نہیں پڑتی اور نکاح میں فرق نہیں آتا، شوہر کو چاہئے کہ اس کو منکوحہ ہی سمجھے اور آئندہ ایسے الفاظ نہ کہے، عبارت در مختار کی یہ ہے **والا ینو شیئا او حذف الکاف (بان قال انت امی) لغاو تعین الاد نی ای البر یعنی الکرامة ویکرہ قولہ انت امی ویا ابنتی ویا اختی در مختار**۔(۱)

تجھ سے تعلق رکھوں تو ماں بہن سے رکھوں اس کہنے کا کیا حکم ہے

(سوال ۹۱٤) ایک شخص نے غصہ میں اپنی عورت کو یہ کلمات کہے، میں اگر تجھ سے کچھ تعلق رکھوں اپنی ماں بہن سے رکھوں یا یہ کہنا تو میری ماں بہن کے برابر ہے، اس کے بعد کہا تجھ کو طلاق ہے تجھ کو طلاق ہے، یہ سب الفاظ ایک جلسہ میں کہے، کیا کوئی صورت ان کے میل کی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) لفظ مثل کے لانے اور نہ لانے میں فقہاء نے فرق کیا ہے، بناء علیہ جملہ اول یعنی یہ کہ اگر تجھ سے تعلق رکھوں اپنی ماں بہن سے رکوں لغو ہے، اور جملہ ثانیہ کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے اس میں نیت کا اعتبار ہے، اگر ظہار کی نیت ہو ظہار ہے اور اگر طلاق کی نیت ہو طلاق ہے، اور اگر احترام و بزرگی میں تشبہ مراد ہے تو نہ ظہار ہے نہ طلاق، لیکن چونکہ یہ لفظ کنایہ ہے اور کنایات میں دلالت حال میں بلا نیت بھی وقوع طلاق کا حکم ہوتا ہے، اس لئے یہ موقعہ چونکہ ذکر طلاق کا ہے اس لئے ایک طلاق بائنہ ان الفاظ سے واقع ہو گئی، پھر دوبارہ لفظ طلاق سے دو طلاق واقع ہوئی، پس اس کی زوجہ پر اس صورت میں تین طلاق واقع ہو گئی، اور بدون حلالہ کے اس سے نکاح کرنا جائز نہیں ہے، **قال فی الدر المختار وان نوی بانت علی مثل امی اوامی وکذا لو حذف علی خانیة براً اوظهارا او طلاقا صحت نیته ووقع مانواه لا نه کنایة والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا وتعین الا دنی ای البر یعنی الکرامة الخ وفی الشامی قولہ لانہ کنایة ای من کنایات الظهار والطلاق ای ان قال الخ وینبغی ان لا یصدق قضاءً فی ارادة البر اذا کان فی حال المشاجرة وذکر الطلاق الخ**۔(۲)

اس کہنے سے کہ تمہارے پاس جائیں تو ماں کے پاس جائیں طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۹۱۵) ایک شخص نے غصہ کی حالت میں اپنی زوجہ سے کہا کہ اگر ہم تمہارے پاس جائیں تو اپنی ماں کے

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ ط س ج۳ ص ٤۷۰ ظفیر
(۲) دیکھئے رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ ط س ج۳ ص ٤۷۰ ظفیر

پاس جائیں، اس قسم کھانے کے کئی گھنٹہ بعد میاں بیوی اکٹھے ہوئے تو اس قسم کا کیا حکم ہے۔ نیز اس کی بیوی حیض سے تھی، لیکن جس رات کا یہ واقعہ ہے اس سے پہلے یعنی ایک تمام دن خون نہیں آیا تھا اور مدت حیض ختم ہو چکی تھی لیکن عورت نے غسل نہیں کیا تھا، قبل غسل کے دونوں ہم بستر ہوئے۔

(الجواب) عالمگیریہ میں ہے **ولو قال ان وطئتك و طئت امی فلا شئی علیه الخ** (۱) یعنی اگر کوئی شخص اپنی زوجہ کو یہ کہے کہ اگر میں تجھ سے صحبت کروں تو اپنی ماں سے صحبت کروں تو اس سے کچھ نہیں ہوتا یعنی ظہار اور طلاق کچھ نہیں ہوتی، پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں اس کی عورت پر طلاق واقع نہیں ہوئی، اور مدت حیض کے ختم ہونے کے بعد وطی کے جواز و عدم جواز میں یہ تفصیل ہے کہ اگر اکثر مدت حیض کے دس دن میں پوری ہو گئی تھی تو قبل غسل وطی درست ہے، اور اگر عادت سابقہ کے موافق مثلاً چھ سات دن میں حیض منقطع ہوا تو اس میں جواز وطی کے لئے یہ شرط ہے کہ بعد انقطاع حیض اتنا زمانہ گذر جاوے کہ اس میں غسل اور لبس ثیاب و تحریمہ نماز ہو سکے، پس جب کہ ایک دن انقطاع حیض کے بعد گذر گیا تو وطی درست ہے۔ (۲)

ظہار کا کفارہ ادا کئے بغیر بیوی سے ہم بستر ہونا

(سوال ۹۱۶) ظہار کے بعد بلا کفارہ ادا کئے صحبت کرے تو اس کی نسبت کیا حکم ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے **فان وطی قبله تاب واستغفر و کفر للظهار فقط الخ** ۔(۳) یعنی اگر مظاہر نے پہلے کفارہ دینے سے وطی کی تو وہ توبہ و استغفار کرے اور صرف کفارہ ظہار ادا کرے۔

بیوی سے ظہار کیا پھر تین طلاق دی، حلالہ کیا اس کے بعد بھی کفارہ لازم ہے

(سوال ۹۱۷) ایک شخص نے اپنی عورت کو کہا کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے، دس منٹ بعد تین طلاق عورت مذکورہ کو دے دی، اب دوبارہ نکاح یہ شخص اس عورت سے کس طرح کر سکتا ہے، کیا یہ صورت صحت نکاح کے لئے ہو سکتی ہے کہ شوہر کے چھوٹے بھائی سے عورت کا نکاح کیا جاوے اور وہ بعد دخول طلاق دے، بعد عدت گذرنے کے شوہر اول اس سے نکاح کرے، اگر یہ صورت صحیح ہے تو دوبارہ نکاح کرنے کے بعد حکم ظہار باقی رہے گا یا نہ۔

(الجواب) اگر یہ لفظ شوہر نے بہ نیت ظہار کہا تھا کہ تو میری ماں بہن کے برابر ہے تو بعد طلقات ثلث حلالہ کے بعد جب شوہر اول اس عورت سے نکاح کرے گا حکم ظہار کا باقی رہے گا، یعنی بلا ادائے کفارہ ظہار اس سے صحبت نہیں کر سکتا، در مختار میں ہے **فیحرم وطؤها علیه و دواعیه الخ حتی یکفر وان عادت الیه بملك یمین او بعد زوج آخر الخ** شامی میں ہے **قوله وان عادت الیه (الخ) قال فی النهر افاد بالغایة ای بقوله حتی یکفر انه**

(۱) عالمگیری کشوری ج ۲ ص ۵۲۶ باب الظهار ظفیر س ۔ ج ۱ ص ۵۰۷۔
(۲) واذا انقطع دم الحیض لاقل من عشرة ایام لم تحل وطیها حتی تغتسل الخ ولو لم تغتسل ومضی علیها ادنی وقت الصلوة بقدر ان تقدر علی الاغتسال والتحریمة حل وطیها لان الصلوة صارت دینا فی ذمتها فطهرت حکما (هدایه باب الحیض ج ۱ ص ۳۹) ظفیر۔
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹۳ ط س ج ۳ ص ۴۶۹۔ ظفیر۔

لو طلقها ثلاثاثم عادت الیه تعود بالظهار الخ(۱)ص ۵۷٦ جلد ثانی شامی وفی الدر المختار ایضاً وان نوی بانت علی مثل امی الخ براً او ظهاراً او طلاقا صحت نیته الخ(۲)اور مطلقہ ثلثہ سے دوبارہ نکاح کرنے کے جواز کی جو صورت سوال میں لکھی ہے وہ صحیح ہے مگر یہ ضرور ہے کہ شوہر اول کے بھائی سے نکاح بعد گذرنے عدت کے کیا جاوے۔

بیوی کو ماں، بہن، بیٹی کہنے سے طلاق نہیں ہوتی

(سوال ۹۱۸) شوہر زوجہ کو رات بھر ماں بہن بیٹی کہتا رہا اور بیوی شوہر کو باپ، بھائی، چچا کہتی رہی، اس صورت میں ہندہ پر طلاق واقع ہوئی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق نہیں ہوئی کما فی الدر المختار او حذف الکاف لغا(۳) مگر ایسا کہنا مکروہ ہے آئندہ ایسا نہ کہا جاوے۔

میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا کہنے سے طلاق ہو گی یا ظہار

(سوال ۹۱۹) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو یہ کہا کہ میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا، اس صورت میں طلاق ہوئی یا ظہار۔

(الجواب) شوہر کے یہ لفظ کہ میں نے تجھ کو ماں کے برابر حرام سمجھا۔ ان الفاظ میں سے ہے جن میں ظہار و طلاق دونوں کی نیت صحیح ہے، اور اگر کچھ بھی نیت نہ ہو تو کلم سے کم ظہار ضرور ثابت ہوتا ہے، عام طور سے لوگ ظہار سے ناواقف ہوتے ہیں، وہ جب ایسے الفاظ استعمال کرتے ہیں بالیقین طلاق اور دائمی مفارقت و متارکت کی نیت ہوتی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب کہ شوہر کی نیت کا حال معلوم نہیں تو ظاہری عرف کے لحاظ سے یہی حکم کیا جائے گا کہ اس کی عورت مطلقہ بائنہ ہو گئی عدت گذرنے کے بعد وہ نکاح ثانی کر سکتی ہی، در مختار میں ہے وبانت علی حرام کامی صح ما نواہ من ظهار او طلاق الخ وان لم ینو ثبت الا دنی وهو الظهار الخ فقط واللہ تعالیٰ اعلم .(۴)

بیوی کو بہن کے برابر کہنے کا کیا اثر ہوتا ہے

(سوال ۹۲۰) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بہن کے برابر کہا اور کہنے سے کچھ مدعا نہیں تھا، شرعی حکم کیا ہے۔

(الجواب) جب کہ کہنے والے کی کچھ نیت نہ تھی تو کلام اس کا لغو ہے طلاق وغیرہ کچھ واقع نہ ہوگی کما فی الدر المختار والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ۔(۵)

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۸۹۲ و ج ۲ ص ۸۹۳ ط.س.ج۳ص۴۷ ظفیر.
(۲) الد المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ ط.س.ج۳ص۷٦۸. ظفیر
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ ط.س.ج۳ص۴۷۰ ظفیر
(٤) ایضا ط.س.ج۳ص۴۷۰. ظفیر
(۵) الد المختار علی هامش ردالمحتار باب الظهار ج ۲ ص ۷۹٤ ط.س.ج۳ص۴۷۰ ظفیر.

شادی سے پہلے بیوی کو بہن کے برابر کہنے سے کچھ حرج نہیں

(سوال ۹۲۱) ایک شخص نے جس کی بیوی نہیں ہے اپنی بیوی کو بہن کے برابر کہا، تو اب اس کو نکاح کرنے میں یا نکاح کے بعد کچھ حرج تو نہیں ہے۔

(الجواب) یہ کلام اس کا لغو ہے بعد نکاح طلاق وغیرہ کچھ نہ ہوگی۔

بیوی سے کہے دادی باز آجا، کیا اس سے طلاق ہو جائے گی

(سوال ۹۲۲) ہندہ کسی سے لڑ رہی تھی، اس کے شوہر زید نے غصہ میں کہا کہ دادی باز آجا چپ رہ، کیا ہندہ پر اس لفظ کے کہنے سے طلاق ہو گئی۔

(الجواب) در مختار اور شامی میں ہے کہ ایسا لفظ بلا حرف تشبیہ کہنے سے طلاق وغیرہ کچھ نہیں ہے وہ لفظ لغو ہو جاتا ہے، عبارت در مختار یہ ہے **والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ**۔(۱)

بیوی سے کہا اگر تجھ سے شادی کروں تو اپنی دختر سے کروں کیا حکم ہے

(سوال ۹۲۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بوجہ بد چلنی کے غصہ میں آکر کہا کہ اگر میں تیرے ساتھ شادی کروں تو میں اپنی دختر کے ساتھ یا والدہ کے ساتھ شادی کروں، کیا اس صورت میں اس کا نکاح باقی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ان الفاظ سے طلاق واقع نہیں ہوتی، نکاح باقی ہے **کذافی العالمگیریہ**۔(۲)

تجھ کو ہمشیرہ کے برابر سمجھوں گا کہنے سے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۹۲۴) بکر نے اپنی زوجہ سے کہا کہ میں نے سنا ہے کیا تمہارا ناجائز تعلق عمر سے ہے تاوقتیکہ میں اس کی تحقیق نہ کرلوں گا تجھ کو ہمشیرہ کے برابر سمجھوں گا، اس صورت میں بکر کی زوجہ مطلقہ ہوئی یا نہ۔

(الجواب) اس صورت میں بکر کی زوجہ بکر پر حرام نہیں ہوئی اور اس پر طلاق واقع نہیں ہوئی، **کذا یظهر من الکتب**۔(۳)

شوہر سے کہا تو میرے بھائی جیسا ہے طلاق ہوئی یا نہیں

(سوال ۹۲۵) زید کی زوجہ نے اپنے شوہر زید کو اپنے برادر حقیقی سے تمثیل دی یعنی یہ کہا کہ تو میرے حقیقی بھائی جیسا ہے، اس صورت میں عورت نکاح سے خارج ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح قائم ہے عورت کے اس کہنے سے کچھ نہیں ہوا، البتہ شامی میں لکھا ہے کہ اگر شوہر عورت کو ماں بہن بلا حرف تشبیہ کے کہہ دیوے تو یہ مکروہ ہے، لیکن طلاق یا ظہار اس صورت میں بھی نہیں ہوتا۔(۴) **بناء علیہ** عورت کا الفاظ مذکورہ کہنا بھی پسندیدہ نہیں ہے۔

---

(۱) ایضاً ظفیر۔ (۲) وان قال لم اتزوج حلت ونوی الطلاق لا یقع الطلاق بالاجماع کذا فی البدائع (عالمگیری کشوری کتاب ج ۲ ص ۳۹۳) وان قال ان وطئتک وطئت امی فلا شئی علیہ (عالمگیری کشوری الظهار ج ۲ ص ۵۲۶) ظفیر س ج ص۔
(۳) ویکرہ قولہ انت امی و یا ابنتی ویا اختی ونحو (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۷۹۴ باب الظهار ط س ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر
(۴) ایضاً ط س ج ۳ ص ۴۷۰ ظفیر

غصہ میں بیوی سے کہا تو میری ماں ہے پوچھنے پر بتایا نیت کچھ نہیں تھی

(سوال ۹۲۶) زید نے اپنی زوجہ کو بحالت غیظ و غضب یہ کہا کہ تو میری ماں ہے، زید سے دریافت کیا کہ تیری اس لفظ سے کیا نیت تھی تو یہ جواب دیا کہ غصہ میں کہہ دیا تھا اور کچھ بھی نیت نہ تھی اس صورت میں طلاق یا ظہار کچھ ہو یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں طلاق واقع نہیں ہوئی اور نہ ظہار ہوا مگر آئندہ ایسا کہنا نہ چاہئے کہ مکروہ ہے در مختار میں ہے والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا در مختار ویکرہ قوله انت امی الخ (۱)

بیوی سے کہا اگر تجھ سے جماع کروں تو ماں بہن سے کروں، اس صورت میں کیا حکم ہے

(سوال ۹۲۷) زید نے اپنی منکوحہ کو لڑائی اور غصہ کی حالت میں کہہ دیا کہ اگر میں تجھ سے جماع کروں تو گویا اپنی ماں یا بہن سے کروں، ایسی صورت میں طلاق واقع ہوگی یا ظہار۔

(الجواب) عالمگیریہ میں ہے ولو قال ان وطئتك وطئت امی فلا شئی علیه (۲) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں طلاق و ظہار کچھ نہیں ہوا۔

بغیر نیت طلاق بیوی کو بہن کہہ دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۲۸) اگر کسے زوجہ خود را خواہر بگوید طلاق شود یا نہ و اگر نیت طلاق نشود طلاق واقع شود یا نہ۔

(الجواب) اگر کسے زوجہ خود را خواہر یا مادر بگوید بر زوجہ اش طلاق واقع نمی شود و نیز ظہار نمی شود، البتہ چناں گفتن یعنی زوجہ خود را خواہر گفتن مکروہ است قال فی الدر المختار والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا الخ ویکرہ قوله انت امی ویا ابنتی ویا اختی ونحوہ وقال فی الشامی فقد صرحوا بان قوله لزوجته یا اخیة مکروہ وفیه حدیث رواہ ابو داؤد ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سمع رجلاً یقول لا مرأته یا اخیة فکرہ ذلك ونهی عنه۔ (۳) ازیں روایت و حدیث ظاہر است کہ در صورت مذکورہ فی السوال نہ طلاق می شود و نہ ظہار، البتہ ایں قول مکروہ است کما مر۔

تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں یہ کہنا لغو ہے

(سوال ۹۲۹) اگر کسی شخص نے اپنی زوجہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہے تو اس سے ظہار ہوگا یا نہیں؟ یا یہ کہے کہ اگر میں تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں تو اس کا کیا حکم ہے؟

(الجواب) اگر کسی نے اپنی زوجہ کو کہا کہ یہ میری بہن ہے بلا حرف تشبیہ تو یہ لغو ہے نہ ظہار ہے نہ طلاق کذا فی الدر المختار اور اگر یہ کہا زوجہ کو کہ اگر میں تیرے گھر میں گھسوں تو اپنی ماں سے بدفعلی کروں تو یہ بھی لغو ہے نہ ظہار ہے نہ طلاق کما هو ظاهر من تعریف الظهار والا ینو شیئاً او حذف الکاف لغا قال الشامی فی تحت قوله او حذف الکاف بان قال انت امی الخ وقال الشامی والذی فی الفتح وفی انت امی لا یکون مظاهراً (الی ان قال) فعلم انه لا بد فی کونه ظهاراً من التصریح باداۃ التشبیه شرعاً الخ شامی وقال فی الدر المختار فی تعریفه . وشرعاً تشبیه المسلم زوجته الی قوله بمحرم علیه تابیداً الخ۔ (۴)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۷۹٤ باب الظهار ط.س. ج۳ص ٤٧٠ . ظفیر. (۲) عالمگیری کشوری الباب التاسع فی الظهار ج ۲ ص ٥٢٦ ظفیر (۳) دیکھئے رد المحتار باب الظهار ج ۲ ص ٧٩٤. ط.س ج۳ص ٤٧٠.
(٤) ایضاً ظفیر۔

باب سیزدہم

نامرد، مجنون، متعنت اور دوسرے عیوب کی وجہ سے تفریق اور فسخ نکاح کے احکام و مسائل

نامرد سے بھی نکاح ہو جاتا ہے بغیر طلاق دوسرا نکاح جائز نہیں

(سوال ۹۳۰) ایک شخص کا نکاح بحالت بلوغت ہمراہ لڑکی کے پڑھا گیا، بعدہ ثابت ہوا کہ لڑکا مرد نہیں ہے حق زوجیت ادا نہیں کر سکتا، اب شادی کو ڈیڑھ سال ہو گیا ہے آج تک کوئی مردانگی کی علامت ظاہر نہیں ہوئی، سوال یہ ہے کہ یہ نکاح جائز ہے یا نہیں اور لڑکا طلاق بھی نہیں دیتا ہے، اب شریعت کیا حکم دیتی ہے۔

(الجواب) شوہر اگر عنین ہے نکاح منعقد ہو گیا ہے، اور چونکہ اس زمانہ میں شرائط فسخ متحقق نہیں ہیں، لہذا جب تک شوہر طلاق نہ دے گا علیحدگی نہ ہو گی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہ ہو گا۔(۱) فقط (اب علماء کے اتفاق سے فسخ کی صورت نکل آئی ہے شرعی پنچائت میں مقدمہ دائر کیا جائے یا دارالقضاء میں۔ ظفیر۔)

نامرد کی بیوی کا نکاح ثانی بلا طلاق نہیں ہو سکتا ہے

(سوال ۹۳۱) لڑکی نابالغہ کا عقد اس کے والدین نے کر دیا، بعد البلوغ لڑکی نے اپنے شوہر کو مادرزاد نامرد پایا، ہر چند علاج معالجہ کیا ڈاکٹروں نے جواب دے دیا کہ تندرست نہیں ہو سکتا، تین چار سال تک علاج کیا کچھ نفع نہیں ہوا، صورت موجودہ میں عورت کا نکاح ثانی بلا طلاق ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال في الدر المختار والا بانت بالتفريق من القاضي ان ابى طلاقها بطلبها الخ (۲) وفيه ايضا ولا عبرة بتاجيل غير قاضي البلدة الخ (۳) اس سے واضح ہوا کہ صورت مسئولہ میں چونکہ تاجیل و تفریق قاضی شرعی کے ذریعہ سے نہیں ہوئی لہذا نکاح فسخ نہیں ہوا، اور بلا طلاق شوہر اول و بدون انقضائے عدت اس عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست نہیں ہے۔

نامرد کی بیوی دوسرا نکاح کیسے کرے

(سوال ۹۳۲) امرأة وجدت زوجها عنينا فصبرت معه مدة كثيرة وهو يعالج مرضه فلم يبرء من مرضه وهي لا تستطيع الصبر و تطلب منه الفرقة فما ذا يفعل في هذا الملك لعدم القاضي وان قال الزوج المذكور لا مرأته والله لا اقربها يعني الزوجة حتى اشفي من مرض العنة فهل يكون هذا ايلاء ام لا.

(الجواب) قال في الدر المختار فان وطي مرة فبها والا بانت بالتفريق من القاضي بطلبها (۴) وقال قبيله

---

(۱) اذا وجدت المرأة زوجها مجبوبا الخ فرق الحاكم بطلبها الخ بينهما (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج۳ ص ۸۱۶ ط.س. ج۳ ص ۴۹۴) اس زمانہ میں تفریق کا کیا طریقہ ہوگا، اس کے لئے دیکھئے "الحيلة الناجزة" للتهانوی۔ اور "كتاب الفسخ والتفريق" للرحماني۔ ظفير (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج ۳ ص ۸۱۹. ط.س. ج۳. ۴۹۸. ۱۲ ظفير. (۳) ايضا ج ۳ ص ۸۱۸. ط.س. ج۳ ص ۴۹۸. ۱۲ ظفير. (۴) دیکھئے حوالہ سابق ج ۳ ص ۸۱۹. ط.س. ج۳ ص ۴۹۸. ظفير

ولا عبرة بتا جيل غيرالقاضي الخ(۱) فعلم انه لا يتصور التفريق في صورة عدم القاضي وانما يحصل التفريق بالطلاق من الزوج او الخلع. وبقوله لا اقربها حتى اشفى من العنة لايكون مولياً لانه يمكن ان يشفى قبل مدة الايلاء ويطأها كما قال في الدر المختار اوقال وهو بالبصرة والله لا ادخل مكة وهي بها لا يكون مولياً لانه يمكنه ان يخرجها منها فيطأها (در مختار) اى في المدة من غير شئي يلزمه شامي (۲) جلد ثاني ص ۵۵۰.

نابالغی میں ایک نامرد سے نکاح ہو گیا اب کیا کرے

(سوال ۹۳۳) زید نامرد کا نکاح ایک دختر نابالغہ سے ہوا، اس وقت دختر رضامند تھی اور اس کو یہ علم نہ تھا کہ زید نامرد ہے، زید کے ماں باپ نے بہت کچھ علاج کرایا مگر کچھ نفع نہیں ہوا، نکاح کو دو سال ہو گئے ہیں، اب دختر نہایت ملول ہے اور آزادی چاہتی ہے، زید سے۔ آزادی لینے کی ضرورت ہے یا نہیں، اگر زید آزادی نہ دیوے تو کیا کیا جاوے۔

(الجواب) زید سے نکاح ہو گیا تھا خواہ یہ کہ لڑکی نابالغہ کے ولی نے اس کا نکاح کیا تھا، اب اگر زید طلاق دے دے تو مطلقہ کا دوسرا نکاح صحیح ہو جائے گا بدون طلاق دینے کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے، زید سے طلاق لی جاوے۔ اگر وہ طلاق دے دیوے گا طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۳)

نامرد سے نکاح جائز ہے علیحدگی کے لئے قاضی سے درخواست کرنی چاہئے

(سوال ۹۳٤) اگر کسی لڑکی کا نکاح نامرد لڑکے کے ساتھ ہو جائے اور لڑکا پیدائشی نامرد ہو یا بعد وطی کے نامرد ہوا ہو تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہوا یا نہیں، اگر صحیح ہوا تو اب جب کہ بالکل نامرد اور لاعلاج ثابت ہوا تو اس کی زوجہ کے لئے شرعاً کیا حکم ہے، جب کہ شوہر خوشی سے طلاق نہ دیتا ہو۔

(الجواب) شوہر اگر اول سے ہی نامرد ہو یا بعد نکاح کے نامرد ہو گیا تو دونوں صورتوں میں نکاح صحیح ہو گیا، لیکن دوسری صورت میں جب کہ شوہر بعد نکاح کے نامرد ہو گیا ہے اور وطی کر چکا ہے تو زوجہ کو کچھ اختیار فسخ نکاح کا نہیں، اور پہلی صورت میں جب کہ شوہر اول سے ہی نامرد ہے اور وطی بالکل نہیں کی تو عورت کو یہ دعویٰ پہنچ سکتا ہے کہ شوہر کی نالش کرے اور دعویٰ کرے، قاضی اس کے دعویٰ پر شوہر کو ایک برس کی مہلت بغرض علاج دیوے اگر تندرست ہو جاوے اور وطی پر قادر ہو جائے فبہا ورنہ عورت اگر تفریق چاہے تو قاضی تفریق کر دیوے، بدون تاجیل و تفریق قاضی کے تاجیل و تفریق نہ ہو گی کذا فی الدر المختار (۴) مگر اس زمانہ میں چونکہ قاضی نہیں ہے پس شوہر سے طلاق کو کہا جاوے اگر وہ طلاق دے دے گا تو علیحدگی ہو جائے گی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا درست ہو جاوے گا۔ اور اگر شوہر نے طلاق نہ دی تو کوئی صورت علیحدگی کی نہیں۔(د)

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج ۳ ص ۸۱۸ ط.س. ج۳ص۴۹۷. ظفير.
(۲) دیکھئے رد المحتار للشامي باب الايلاء ج ۲ ص ۷۵۷ ط.س. ج۳ص ٤۲۹. ظفير.
(۳) ويقع طلاق كل زوج اذا كان عاقلا بالغا (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷ ط.س. ج۳ص ۲۳۵) ظفير.
(٤) ولو وجدته عنينا هو من لا يصل الى النساء لمرض الخ اجل سنة لا شتمالها على الفصول الا ربعة الخ قمرية بالا هلة الخ فان وطى مرة فبها والا بانت بالتفريق من القاضي ان ابى طلاقها بطلبها الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج۳ ص ۸۱۸ ط.س. ج۳ص ٤۹٦/٤۹۸) ظفير.
(۵) بعد کے علماء نے مسلم پنچایت کو قاضی کے قائم مقام تسلیم کیا ہے، وہ پنچایت قاضی کے فرائض انجام دے گی، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزة" للتھانوی اور بہار و اڑیسہ میں امارت شرعیہ کے تحت قاضی مقرر ہیں۔ ظفیر

عنین کی بیوی اگر خود فسخ کرے تو وہ ایک سال کی مدت مہلت کی دے گی یا نہیں

(سوال ۹۳۵)(۱)ایک نابالغ کا نکاح بولایت اس کے چچا کے ایک لڑکی سے ہوا تھا بعد بلوغ کے وہ لڑکا فاتر العقل اور عنین ٹھہرا خود وہ اپنے عنین ہونے کا مقر ہے اور حکیموں اور ڈاکٹروں نے بھی اس کو لاعلاج ٹھہرا لیا ہے، ہر چند کئی سال سے انہوں نے دوا کی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا، لڑکی چونکہ عاقلہ بالغہ ہے ڈیڑھ سال سے اپنے میکہ میں بیٹھی ہے وہ تفریق چاہتی ہے اس لئے کہ شوہر قطع نظر عنین ہونے کے بوجہ اختلال دماغ زوجہ کے نان نفقہ کا بھی متحمل نہیں ہوسکتا، مگر باوجود مطالبہ تفریق کے زوج محض ضد و سرکشی سے طلاق دینے سے انکار کرتا ہے حالانکہ اس کے چچا بھی تفریق پر راضی ہیں، زوج نے اس کو نہایت ضیق و مخمصہ میں ڈال رکھا ہے، بدیں وجہ اگر صاحبینؒ کے قول پر (جو ظاہر الروایۃ و مفتی بہ ہے) عمل کر کے خود نکاح فسخ کر دے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔ قال فی مجمع الا نهر جلد اول ص ٤٦٢ وعنهما انها كما اختارت نفسها تقع الفرقة باختيار هاو ظاهر الرواية كما في المضمرات . وفي رد المحتار جلد ثاني ص ٦٤٧ وقيل يكفي اختيار ها نفسها ولا يحتاج الى القضاء كخيار العتق قيل وهو الا صح كذافي غاية البيان وجعل في المجمع الاول قول الامام والثاني قولهما نهر . وفي البدائع عن شرح مختصر الطحاوي ان الثاني ظاهر الرواية ثم قال وذكر في بعض المواضع ان ماذكر في ظاهر الرواية قولهما الخ اگر صاحبین رحمہما اللہ کے قول پر عمل کر کے زوجہ کو فسخ نکاح کرنا درست ہو تو آیا اس صورت تاجیل معیاد یک سالہ کی ضرورت ہوگی یا نہیں، چونکہ کئی سال تک زوج دوا کر چکا ہے اور اس کا عنین ہونا معلوم ہو چکا ہے اور خود مقر بھی ہے، آیا فسخ نکاح کے لئے وہی امتداد زمانہ و معالجہ و تیقن مرض کافی ہوگا یا تاجیل جدید کی ضرورت ہوگی، اگر ضرورت ہے تو حسب روایات فقہیہ بدون قاضی کے تاجیل ہو نہیں سکتی، قال في الوقاية اجله الحاكم وفي مجمع الا نهر ولا عبرة لتا جيل غير الحاكم كائناً من كان آه وفي در ر المنتقى ولا عبرة بتاجيل غيره آه وفي الدر المختار ولا عبرة بتاجيل غير قاضي البلدة آه وكذافي رد المحتار وغیرہ اور قاضی شرعی یہاں مفقود ہے، پس صاحبینؒ کے قول پر عمل کر کے فسخ کرنے کی کون صورت ہوسکتی ہے۔

(۲) فتاوی خیریہ جلد ثانی ص ۱۶ میں ہے سئل في العنين اذا جعل بينه و بين زوجته محكمين فاجلوه سنة مضت هل لهم ان يفرقوا بينهما اذ طلبت ام لا . اجاب نعم . يصح التحكيم في مسئلة العنين لا نه ليس بحدولا قودولا دية على العاقلة ولهم ان يفر قوا بطلب الزوجة . والله اعلم۔ اس فتوے سے معلوم ہوتا ہے کہ حکم کے ذریعہ سے تاجیل و تفریق ممکن ہے اگر زوج کا عنین ہونا متحقق ہو جائے اور زید خود مقر ہو اور حکیم و ڈاکٹر بھی کہتے ہوں اور دوا بھی سالہا سال کر چکا ہو، پس اگر حکم بغیر تاجیل جدید کے نکاح فسخ کر دیں تو یہ فسخ کافی ہوگا یا نہیں، کیا بدون تاجیل جدید کے فسخ جائز نہیں ہے۔

(۳) اگر زوج عنین سے اس مضمون کا وکالت نامہ لکھوا لیا جاوے کہ میری زوجہ مسماۃ فلاں بنت فلاں جو میرے نکاح میں ہے چونکہ میرے مرض کے سبب سے تفریق چاہتی ہے، اس لئے اس معاملہ میں اس نزاع کے طے اور

فیصل کرنے میں فلاں شخص کو وکیل مقرر کرتا ہوں اور آج سے ایک سال کے لئے فلاں شخص کو اختیار کل دیتا ہوں کہ میری زوجہ مذکورہ کے معاملہ میں جس طرح فیصلہ کر دیں گے مجھے منظور ہے، سال کے اندر مجھے وکیل کے معزول کرنے کا اختیار نہیں ہے بلکہ جب میں معزول کروں تو میرا وکیل ہے، بعد اس تحریر کے اگر وکیل عنین کی زوجہ کو اسی مجلس میں یا بعد مجلس قبل عزل طلاق بائن ایک یا دو یا تین دے دے تو طلاق واقع ہو جاوے گی یا نہیں، فتاویٰ قاضی خان جلد ثانی ص ۵۲۳ میں ہے ولو قال وکلتك فی جمیع امور التی یجوز بها التوکیل کانت الوکالة عامة فی البیاعات والا جارات والا نکحة وکل شئی وعن محمد لو قال هو وکیلی فی کل شئی جائز صنعته کان وکیلا فی البیاعات والهبات والا جارات وعن ابی حنیفة انه یکون وکیلا فی المعاوضات دون الهبة والعتاق وقال مولانا وهکذا کله اذا لم یکن فی حال مذاکرة الطلاق فان کان فی حال مذاکرة الطلاق یکون وکیلا بالطلاق آ ه وفی الدر المختار جلد ثانی ص ۵۲۸ واذا قال لرجل ذلك ای قال له طلق امرأ تی او قال لها طلقی ضرتك لم یتقید بالمجلس لانه توکیل فله الرجوع الا اذا زاد کلما عزلتك فانت وکیل الخ.

(الجواب)(۲،۱) عام قواعد اور تصریحات کتب فقہ سے تفریق قاضی کا ہونا اس میں ضروری معلوم ہوتا ہے۔ در مختار میں ہے وشرط للکل القضاء الا ثمانیة(۱) پھر تفریق بوجہ عنین ہونے کے ان میں شمار کی جن میں قضاء قاضی شرط ہے، اور نیز در مختار باب العنین میں ہے والا بانت بالتفریق من القاضی لا نها فرقة قبل الدخول الخ (۲) قوله من القاضی ان ابی طلاقها ای ان ابی الزوج لانه وجب علیه التسریح بالا حسان حین عجز عن الا مساك بالمعروف فاذا امتنع کان ظالما فناب عنه واضیف فعله الیه الخ۔(۳) اس کے بعد تعیل کے ساتھ عدم احتیاج قضاء کو بیان کیا، اور اگر اس تفریق کی قضاء کو شرط نہ کیا جائے تاہم تاجیل کے لئے قضا ضروری ہے اور یہ تاجیل جدید ہو گی، پہلا معالجہ دوا کرنا اس تاجیل میں شمار نہ ہوگا(۴) اور اگر حکم کو قائم مقام قاضی کے اس موقعہ پر کیا جاوے جیسا کہ بعض کتب سے ظاہر ہے، اور بعض فقہاء نے اس کا انکار کیا ہے، تو حکم کو فی الحال تفریق درست نہیں ہے بعد تاجیل جدید وہ تفریق کر سکتا ہے۔

(۳) بظاہر غرض اس تحریر سے اس وکیل کو حکم بنانا منظور ہے کہ وہ تاجیل و تفریق میں جو کچھ حکم کرے گا مجھے منظور ہے، پس جن لوگوں کے نزدیک تاجیل حکم معتبر ہے ان کے قول کے موافق حکم یہ کر سکتا ہے کہ شوہر کو اگر ایک برس کی مہلت دے دے اور وہ اچھا نہ ہو تو بطلب عورت تفریق کر دے لیکن حکم جب ہو گا کہ عورت بھی اس کو اسی طرح اختیار دے دے،(۵) اور بظاہر یہ توکیل بالطلاق نہیں ہے جیسا کہ سیاق عبارت سے معلوم ہوتا ہے۔

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۱۹ و ج ۲ ص ۸۲۰-۸۲۱ ظفیر
(۳) رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۲۰-۸۲۱ ظفیر. (۴) ولو وجدته عنینا الخ اجل سنة الخ فان وطی مرة فیها والا بانت بالتفریق (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۱۸) ظفیر.
(۵) ولا عبرة بتاجیل غیر قاضی البلدة (در مختار) فلا یعتبر تاجیل المرأة ولا تاجیل غیرها ولا یعتبر تاجیل غیر الحاکم کائنا من کان وظاهره ولو محکما تامل (رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۱۸) ظفیر

جب نامرد شوہر بیوی کو طلاق نہ دے تو عورت کیا کرے

(سوال ۹۳۶) ایک سولہ سالہ لڑکی کا نکاح زید ۲۵ سالہ سے ہوا بعد خلوت کے معلوم ہوا کہ شوہر نامرد ہے اور طلاق دینے پر رضامند نہیں ہوتا اس صورت میں زوجہ کو علیحدگی نامرد شوہر سے کیسے ہو سکتی ہے۔

(الجواب) جب کہ قاضی شرعی موجود نہ ہو جیسا کہ اس زمانہ میں ہے تو سوائے طلاق دینے شوہر کے اور کوئی طریق علیحدگی کا اس وقت میں نہیں ہے، کیونکہ تاجیل و تفریق قاضی جو شرط ہے وہ مفقود ہے (اب علماء کے اتفاق سے جماعت مسلمین اور دارالقضاء قائم ہو چکے ہیں ان کے ذریعہ کارروائی کرکے تفریق حاصل ہو سکتی ہے۔(۱) ظفیر۔)

بیوی سے زنا کرانے والے نامرد کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۳۷) زید عنین ہے، اس کی عورت طلاق چاہتی ہے طلاق نہیں دیتا اور عورت کو زنا پر مجبور کرتا ہے اور دوسروں کے سپرد کر دیتا ہے وہی اس کو کھانا بھی دیتے ہیں، ایسی حالت میں اس کی زوجہ بلا طلاق کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور وہ مسلمان ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ شخص جو ایسی بے حیائی کا کام کرتا ہے فاسق اور دیوث ہے مگر منکوحہ اس کی بدون طلاق کے اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح اس کا درست نہ ہوگا اور وہ کافر نہیں ہوا (بذریعہ دارالقضاء اور شرعی پنچایت نکاح فسخ کراکے ایسے شوہر سے نجات حاصل کی جائے، ہندوستان میں جگہ جگہ دارالقضاء اور شرعی پنچایت قائم ہو چکی ہیں۔(۲) ظفیر۔)

نامرد جب علاج کے بعد قادر ہو جائے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۳۸) میری عورت بعد شادی کے کچھ عرصہ تک میرے پاس رہی، اس عرصہ میں روزانہ مجامعت کی کوشش کرتا رہا لیکن بوجہ کمزوری قوت باہ میں عورت پر قادر نہ ہو سکا، عورت کے استغاثہ پر مجھ کو ایک مولوی صاحب نے ایک سال کی مہلت اس شرط پر دی کہ اگر سال بھی میں بعد علاج کے تندرست ہو جاؤں تو عورت میری زوجیت میں رہے گی ورنہ طلاق ہو جاوے گی۔ لیکن ایک سال کے بعد مولوی صاحب نے مجھے نوٹس دیا کہ عورت تمہاری زوجیت سے باہر ہو چکی ہے، میں اس وقت تندرست ہوں اور مجامعت پر قادر ہوں لیکن عورت میرے پاس نہیں بھیجی جاتی، یہ کہتے ہیں کہ اس پر طلاق ہو چکی۔

(الجواب) حکم شرعی یہ ہے کہ شوہر کو بعد مہلت دینے ایک سال کے دیکھا جاوے کہ وہ مجامعت پر قادر ہوا یا نہیں، اگر قادر ہو تو تفریق نہ کی جاوے اور اگر پھر بھی قدرت نہ ہو اور عورت تفریق چاہے تو پھر قاضی یا حکم تفریق کر سکتا ہے، پس جو فیصلہ ان مولوی صاحب کا ہے وہ غلط ہے۔ حکم شرعی یہ نہیں ہے اور ان کے کہنے سے تفریق نہیں ہوئی، عورت مذکورہ بدستور اپنے شوہر کے نکاح میں ہے ولو وجدتہ عنینا او خصیا الخ اجل سنۃ الخ

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق اور الحیلۃ الناجزہ۔ ظفیر
(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق اور الحیلۃ الناجزہ۔ ظفیر

فان و طی مرۃً فیھا والا بانت بالتفریق من القاضی الخ بطلبھا الخ (۱) فقط۔

جذامی کے ساتھ اس کی بیوی نہیں رہتی ہے، تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۳۹) زید جذامی ہو گیا ہے۔ اس کے زوجہ ہندہ بھاگ کر عمر کے یہاں چلی گئی ہے۔ زید کے یہاں جانا نہیں چاہتی اور زید طلاق دینے سے منکر ہے۔ کیا امام شافعیؒ کے مسلک پر عمل کرتے ہوئے دونوں میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں لکھا ہے کہ علماء حنفیہ میں سے امام محمدؒ کا بھی یہ مذہب ہے کہ اس صورت میں حاکم تفریق کرا سکتا ہے وخالف الا ئمة الثلاثة فی الخمسه مطلقا ومحمدؒ فی الثلاثة الاول لو بالزوج ولو قضی بالرد صح۔ (۲)

نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق نہیں ہو سکتی ہے

(سوال ۹۴۰) ایک شخص اپنی عورت کو سات آٹھ سال سے اپنے مکان نہیں لے جاتا نہ طلاق دیتا ہے نہ نفقہ کا انتظام کرتا ہے لڑکی دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے شرعاً کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانوا عھا الثلاثه الخ اور شامی میں ہے قوله بانواعھا الخ وھی ما کول وملبوس و مسکن اس روایت سے معلوم ہوا کہ اگر شوہر زوجہ کا نان و نفقہ دے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے تو اس سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی، البتہ شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ طلاق دے دے اور یا حقوق زوجیت ادا کرے، بدون طلاق دیئے شوہر کے اس لڑکی کا دوسرا نکاح جائز اور صحیح نہیں ہے، البتہ بعض ائمہ کا مذہب اس صورت میں بضرورت تفریق کر دینے کا ہے، پس اگر قاضی حنفی اپنا نائب ایسے شخص کو بنادیوے جس کا مذہب تفریق کا ہو، اور وہ تفریق کر دے تو قاضی حنفی اس کو نافذ کر سکتا ہے قال فی غور الا ذکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائباً ممن مذھبه التفریق بینھما اذا کان الزوج حاضرا وابی عن الطلاق لان رفع الحاجة الدائمة لا یتیسر بالا ستدانة اذا لظاھر انھا لا تجد من یقرضھا وغنی الزوج مالا امر متوھم فالتفریق ضروری اذا طلبته الخ۔ (۳) (اب علماء احناف نے بھی دار القضاء اور جماعت مسلمین کے ذریعہ تفریق کی اجازت دی ہے، دیکھئے الحیلة الناجزہ للتھا نوی. ظفیر۔)

عنین شوہر سے امام شافعیؒ کے مسلک پر تفریق ہو سکتی ہے

(سوال ۹۴۱) ہندہ کا نکاح زید سے ہوا تھا، سولہ سال ہوئے ہندہ اب تک اپنے والدین کے گھر ہے، اب تک نہ زید نے اس کو اپنے گھر بلایا اور نہ نان نفقہ دیا اور نہ طلاق دیتا ہے، ہندہ و ہمارے اطباء کی رائے یہ ہے کہ بغیر نکاح کے

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸ ط.س ج۳ ص۴۹۶ ظفیر
(۲) رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س ج۳ ص ۵۰۱ ظفیر
(۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقه مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقه ج۲ ص ۹۰۳ ط.س ج۰ ۵۹ ظفیر

ازالہ مرض ممکن نہیں ہے اگر ازدواج نہ ہوا تو ہلاکت کا اندیشہ ہے، تو نکاح ثانی ہندہ کا جائز ہے یا نہ۔
(الجواب) اصل مذہب حنفیہ کا اس بارے میں یہ ہے کہ بدون طلاق شوہر کے تفریق نہیں ہو سکتی جیسا کہ در مختار میں ہے ولا یفرق بینهما بعجزہ عنها بانوا عها الثلاثة ولا بعدم ایفائه لو غائبا حقها الخ وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضرر ها بغيبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعيا فقضی به نفذ اذا لم یرتش الآمر والمامور۔(۱) اور ہدایہ میں ہے ومن اعسر بنفقة امرأته لم يفرق بینهما ويقال لها استدینی علیه وقال الشافعی یفرق لانه عجز عن الا مساك بالمعروف فینوب القاضی نا به فی التفریق الخ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے لیکن بضرورت اگر امام شافعیؒ کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا جاوے اور قاضی شافعی سے تفریق کرادی جاوے تو درست ہے کذا فی الشامی۔

زوجہ مجنون کیا کرے

(سوال ۹۴۲) زید بدختر ے صغیرہ بولایت پدرش نکاح کرد و منکوحہ در خانہ پدر ماند، قبل از انکہ منکوحہ بلوغت رسد زید مجنون گشت، اکنوں چونکہ منکوحہ بلوغت رسیدہ است زید باو ہرگز متوجہ نیست واز کار زن و شو معطل است، پس تفریق فیمابین زید و زوجہ و نکاح ثانی جائز است یا نہ۔
(الجواب) قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص الخ(۳) وقال فی الشامی قوله ولا یتخیر الخ ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفة وابی یوسف الخ۔(۴) پس معلوم شد کہ مذہب امام ابو حنیفہؒ عدم تفریق است بصورت مذکورہ وعدم جواز نکاح ثانی۔

دیوانہ کی بیوی کے لئے تفریق ہے یا نہیں دوسرے مذہب پر عمل اس سلسلہ میں کیسا ہے

(سوال ۹۴۳) زنے راکہ شوہر ش دیوانہ شدہ می رسد کہ بلا تفرقہ قاضی شرعی وبشرط نبودن قاضی شرعی بلا حکم حاکم وقت فسخ نکاح کند یانہ، دریں بلاد کہ قاضی شرعی عدیم الوجود است حکم حاکم انگریز نائب مناب قاضی شرعی تواند شد یانہ، و حنفی را عمل بمذہب دیگر روا باشد یانہ۔
(الجواب) قال فی الدر المختار ولا یتخیر احدالزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون وجذام وبرص الخ۔(۵) پس تفریق میاں مجنون و زوجہ اش عند الحنفیہ علی المذہب الصحیح الراجح درست نیست و اگر قاضی حنفی است او را ہم نمی رسد کہ تفریق درمیان او شاں کند، پس بصورت نبودن قاضی بہیچ وجہ تفریق درست نیست و حکام وقت حکم قاضی شرعی نباشند، البتہ حکم مسلم فریقین حکم قاضی می باشد و لیکن از جانب مجنون ایں ہم متصور

(۱) ایضاً ظفیر (۲) ہدایہ باب النفقة ج ۲ ص ۴۱۶ ظفیر۔
(۳) الدر المختار باب العنین وغیرہ ج ۱ ص ۲۵۴ . ۱۲ ظفیر
(۴) رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ . ط.س. ج۳ص ۵۰۱ . ۱۲ ظفیر۔
(۵) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ . ط.س. ج۳ص ۵۰۱ . ۱۲ ظفیر

نیست، البتہ اگر قاضی شافعی المذہب باشد مثلاً و او حکم فسخ کند صحیح است و حنفیاں را دریں صورت بمذہب غیر عمل کردن درست نیست۔(۱) (حالات سے مجبور ہو کر علماء احناف نے تفریق کی صورت نکالی ہے اور اس کی اجازت دی ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق لمولانا الرحمانیؒ یا الحیلۃ الناجزہ للتھانویؒ ظفیر۔)

شوہر جب خبر نہ لے تو عورت تفریق کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۴۴) ایک عورت کا نکاح عبدالحی سے ہوا، بعد نکاح معلوم ہوا کہ اس کا شوہر سخت آوارہ اور عیاش ہے، چنانچہ کچھ دنوں بعد وہ اپنی منکوحہ کو ستانے لگا حتی کہ نان نفقہ بند کر دیا، اور گھر سے نکال دیا، چار برس سے والدین کے گھر پڑی ہے گذارہ کی کوئی صورت نہیں ہے، اس صورت میں زوجین کے درمیان تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی صورت میں کہ شوہر حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا۔ اور نفقہ نہیں دیتا اس کو لازم ہے کہ زوجہ کو طلاق دے دے، پس اس کو مجبور کیا جاوے اور کہا جاوے کہ جس طرح وہ طلاق دے دے،(۲) بدون طلاق کے عند الحنفیہ نفقہ وغیرہ نہ دینے کی وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی کذا فی الدر المختار۔(۳) بعد کے علماء نے تفریق کی صورت نکالی ہے، جو قاضی شریعت یا شرعی پنچایت کے ذریعہ ہو سکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزہ" للتھانویؒ بحث زوجہ متعنت، ظفیر۔)

شوہر بد اطوار ہو اور بیوی کے حقوق ادا نہ کرے تو بیوی علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۴۵) زید رنڈی بازی کرتا ہے شراب پیتا ہے، حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا اور نان نفقہ نہیں دیتا، دوسری عورت غیر منکوحہ رکھتا ہے، ایسی حالت میں زید کی زوجہ زید سے علیحدہ ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقھا الخ (۴) اس روایت سے معلوم ہوا کہ نان نفقہ نہ دینے سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی، اسی طرح دیگر امور میں بھی تفریق کا حکم عند الحنفیہ نہیں ہے، البتہ ایسی حالت میں ناموافقت و خوف و خطر میں ضروری ہے کہ جس طرح ہو سکے شوہر سے طلاق لی جاوے، بعد طلاق کے مدت گذرنے پر دوسرا نکاح عورت کا صحیح ہوگا، بلا طلاق شوہر اول کے دوسرا نکاح درست نہیں ہے۔(۵) (اب علماء نے متعنت سے علیحدگی کی شکل نکالی ہے، اس کے لئے حیلہ ناجزہ دیکھئے۔ ظفیر)

(۱) اب علماء نے مجبوری میں نکالی ہے اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانویؒ ظفیر۔

(۲) ویجب ای الطلاق لو فات الامساک بمعروف الدر المختار علی ہامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۲ ط س ج۳ص ۲۲۹، ظفیر (۳) ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ لو غائبا حقھا ولو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررھا بغیبتہ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی بہ نفذ (در مختار) قولہ بانواعھا الثلاثۃ وھی ماکول وملبوس ومسکن (رد المحتار باب النفقۃ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ او بالغیبۃ ج ۲ ص ۹۰۳ ط س ج۳ص ۵۹۰) لیکن اگر اندیشہ ہو کہ عورت مبتلا ہو جائے گی اندیشہ ہے یا نفقہ کی کوئی صورت نہیں ہے، تو اس صورت میں زوجہ متعنت کے تحت فسخ نکاح کی صورت نکل سکتی ہے بعد کے علماء نے یہ صورت تجویز کی ہے دیکھئے "الحیلۃ الناجزہ" للتھانویؒ ظفیر۔

(۴) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقۃ مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقۃ او بالغیبۃ ج ۲ ص ۹۰۳ ط س ج۳ص ۵۹۰ ظفیر (۵) اما نکاح منکوحۃ الغیر الخ فلم یقل احد بجوازہ ولم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۵ ط س ج۳ص ۵۱۶) ظفیر

نان نفقہ نہ دینے والے شوہر سے نکاح فسخ ہو گیا یا نہیں

(سوال ۹٤٦) ایک شخص اپنی زوجہ کو نان نفقہ نہیں دیتا اور نہ اس کا مہر ادا کرتا ہے جو معجّل تھا۔ ایسی صورت میں حاکم نکاح کو فسخ کر سکتا ہے یا نہیں، شرح وقایہ میں لکھا ہے کہ صورت مرقومہ میں بحکم حاکم نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔

(الجواب) شامی جو کہ معتبر کتاب فقہ کی ہے اس میں لکھا ہے وقوله ولو قضى بالردصح اى لو قضى به حاكم يراه الخ صح(۱) اور در مختار میں ہے و لو قضى به حنفى لم ينفذ الخ(۲) ان مجموعہ روایات سے معلوم ہوا کہ حاکم سے مراد وہ حاکم ہے جس کا مذہب فسخ نکاح کا بحالت مذکورہ ہو حنفی حاکم مراد نہیں ہے۔ حاصل یہ ہے کہ حنفیہ کے نزدیک اس صورت میں نکاح فسخ نہیں ہو سکتا في الدر المختار ولا يفرق بينهما لعجزه عنها ولا بعدم ايفائه لو غائبا حقها الخ۔(۳)

تنبیہ آج کل بضرورت شدیدہ اس مسئلہ میں مالکیہ کے مذہب پر فتویٰ دیا گیا ہے جس کی تفصیل حیلہ ناجزہ میں مذکور ہے، اس کو دیکھ لیا جاوے۔ (مرتب)

جو شوہر وطی کے بجائے لواطت کرے تو عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹٤۷) ایک شخص اپنی زوجہ سے بجائے وطی کے لواطت کرتا ہے اور اس سے باز نہیں آتا۔ ایسی صورت میں لڑکی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں شوہر سخت گنا ہگار اور فاسق ہوا، حدیث شریف میں ایسا فعل کرنے والے پر لعنت وارد ہوئی ہے، لیکن اس وجہ سے حاکم ان میں تفریق نہیں کرا سکتا۔ البتہ شوہر کو تنبیہ کی جاوے کہ وہ اس سے توبہ کرے ورنہ اس کو مجبور کیا جاوے کہ وہ طلاق دے دے یا خلع کرے اور عورت کو بحالت مذکورہ شوہر کے پاس جانا نہ چاہئے، بلکہ یا شوہر توبہ کرے اور اس فعل سے باز آوے یا طلاق دے دے یا خلع کرے۔ (فقہاء نے ایسے شوہر کو جو وطی پر قادر نہ ہو، اور لواطت کا عادی ہو، عنین کے حکم میں قرار دیا ہے، اور جو صورت عنین سے گلو خلاصی کی ہے۔ اس سے بھی کی جا سکتی ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفقہ علی مذاہب الاربعہ۔ ظفیر۔)

شوہر بیس سال کے لئے قید ہو جائے تو عورت نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹٤۸) زید کو ایک مقدمہ میں بیس سال کی قید ہوئی، اس کی زوجہ بلا طلاق کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) شوہر کے بیس برس یا کم وبیش قید ہو جانے سے نکاح فسخ نہیں ہوا، لہٰذا اس صورت میں جب تک شوہر طلاق نہ دے اور اس کی عدت نہ گذر جاوے اس وقت تک اس عورت کو دوسرے شخص سے نکاح کرنا جائز نہیں

(۱) رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲۔ ط.س. ج۳ ص ۵۰۱ ۱۲ ظفير.
(۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقة مطلب في فسخ النكاح بالعجز عن النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س ج۳ ص ۵۹۰۔ ۱۲ ظفير.
(۳) ايضاً ظفير

شوہر تیس سال کے لئے قید ہو گیا اور عورت صبر نہیں کر سکتی تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے

(سوال ۹۴۹) زید کو کسی جرم میں تیس سال کی قید ہو گئی، تین سال گذر چکے ستائیس سال باقی ہیں۔ اس کی زوجہ کہتی ہے کہ میں اس قدر مدت مدید بلا خاوند صبر نہیں کر سکتی نکاح فسخ کرا دیا جاوے، چنانچہ مقدمہ عدالت میں دائر ہے، زید کہتا ہے میرے دو بچے ہیں ایک لڑکا پانچ سالہ ایک لڑکی سہ سالہ موجود ہیں، ان کو کون پرورش کرے گا، نان و نفقہ زوجہ اور بچوں کو کون دے گا لہذا میں طلاق دینا اور علیحدہ کرنا نہیں چاہتا، والد زوجہ زید کہتا ہے کہ زید کا کوئی بھائی حقیقی نہیں، دور کے رشتہ کا ہے، نہ زید کے پاس کوئی مکان مملوکہ ہے جس میں علیحدہ رہے، جس رشتہ دار کے مکان میں رکھنا چاہتا ہے اس پر اطمینان نہیں آبرو ریزی کا ظن غالب ہے، بحالت موجودہ حکم شرعی کیا ہے جبراً نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) اصل مذہب حنفیہ کا اس صورت میں یہ ہے کہ نکاح فسخ نہیں ہو سکتا اور بدون طلاق دیئے شوہر کے نکاح ثانی کرنا عورت کو درست نہیں ہے کما فی الدر المختار ولا یفرق بینهما بعجزه عنها ولا بعدم ایفانه لو غائبا حقها الخ(۱) در مختار لیکن بعض دیگر ائمہ ایسی صورت میں فسخ نکاح کو جائز فرماتے ہیں، اور حنفی کو بضرورت اس پر عمل کرنا درست ہے، اور احوط یہ ہے کہ جس کا مذہب تفریق اور فسخ نکاح کا ہے اس سے فسخ کرا لیوے۔ قال فی الدر المختار وجوزه الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ حکمه نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ اذا لم یرتش الآمر والمامور بحر در مختار۔(۲) اور شامی میں ہے والحاصل ان عند الشافعی اذا اعسر الزوج بالنفقة فلها الفسخ وكذا اذا غاب وتعذر تحصیلها منه علی ما اختاره كثیرون منهم لكن الا صح المعتمد عند هم ان لا فسخ ما دام موسرا الخ شامی(۳) ج ۲ ص ٦٥٦ وفیه بعد اسطر قال فی غرر الا فكار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائبا لمن مذهبه التفریق بینهما اذا كان الزوج حاضرا او ابی عن الطلاق لان دفع الحاجة الدائمة لا یتیسر بالا ستدانة اذ الظاهر انها لا تجد من یقرضها وغنی الزوج مالاً امر متوهم فالتفریق ضروری اذا طلبته وان كان غائباً یفرق لان عجزه غیر معلوم حال غیبته الخ ونقل فی البحر اختلاف المشائخ وان الصحیح كما فی الذخیرة عدم النفاذ لظهور مجازفة الشهود الخ والحاصل ان التفریق بالعجز عن النفقة جائز عند الشافعی حال حضرة الزوج وكذا حال غیبته مطلقاً او مالم تشهد بینته باعساره الآن كما علمت مما نقلنا عن التحفة والحالة الا ولی جعلها مشائخنا حكماً مجتهدا فیه فینفذ فیه القضاء دون الثانیة الخ الیٰ ان قال نعم یصح الثانی لمذهب احمد كما ذكره فی كتب مذهبه وعلیه یحمل ما فی فتاویٰ قارئ الهدایه حیث سئل عمن غاب زوجها ولم یترك لها نفقة فاجاب اذا قامت بینة علیٰ ذلك وطلبت فسخ النكاح من قاض یراه ففسخ نفذو قضاء علی الغائب وفی نفاذ

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ص ۵۹۰ ظفیر
(۲) ایضا ج۲ ص ۹۰۳ و ج ۲ ص ۹۰٤ ط.س. ج۳ص ۵۹۰ ظفیر
(۳) رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ص ۵۹۰ ۱۲ ظفیر

القضاء علی الغائب روایتان عند نافعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجھا من الغیر بعد العدۃ(۱) الخ شامی ج ۲ ص ۶۵۶. پس ظاہر ہے کہ روایات اس بارے میں نہایت مختلف اور مضطرب ہیں لیکن موقع ضرورت میں حنفی کو گنجائش ہے کہ تفریق کرادے اور عدت کے بعد جواز نکاح ثانی کا فتویٰ دے دے۔

دائم المریض شوہر کی بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۰) ایک عورت بعد نکاح کے کچھ مدت خاوند کے ساتھ رہی، بعد کو خاوند کے بدن میں ناسور ہو گیا، دو تین سال سے وہ زخم اچھا ہوتا ہے اور ایک ماہ کے عرصہ میں پھر تازہ ہو کر خون اور پیپ جاری ہو جاتا ہے، خاوند نامرد نہیں لیکن کم طاقتی کے باعث ہمبستر نہیں ہو سکتا، اگر ہوتا ہے تو زیادہ تکلیف ہوتی ہے، خاوند خوراک، پوشاک، مکان وغیرہ سب کچھ دینے کو راضی ہے، مگر عورت اپنی خوشی سے نکاح فسخ کرنا چاہتی ہے، مہر کا عوض بھی اسمیٰ کے قبضہ میں ہے وہ دینے کا انکار کرتی ہے، عورت کی خوشی سے نکاح فسخ ہو سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ویسقط حقھا بمرۃ ویجب دیانۃ احیانا الخ(۲) پس ایک دفعہ کی وطی کے بعد عورت کا حق ساقط ہو جاتا ہے بایں معنی کہ وہ فسخ نکاح کا دعویٰ شوہر کے عنین ہونے کی بناء پر نہیں کر سکتی ہے، پس صورت مسئولہ میں جب کہ شوہر عنین نہیں ہے اور وطی ہو چکی ہے ولو مرۃ تو عورت کو حق نہیں ہے کہ نکاح فسخ کرادے۔ لیکن اگر شوہر چاہے طلاق دے دے یا عورت سے کچھ مال لے کر بالعوض مہر خلع کر لیوے۔ (علماء نے عورت کی خشیت زنا کے پیش نظر گنجائش پیدا کی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق ظفیر)

متعنت کی بیوی انگریزی عدالت کے ذریعہ نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۱) مسماۃ ساجدہ بالغہ کا شوہر اس کو نان و نفقہ نہیں دیتا نہ طلاق دیتا ہے نہ گھر رکھتا ہے، ایسی حالت میں عورت مذکورہ حاکم انگریزی مجاز سے خلع یا فسخ نکاح کرا سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت فسخ نکاح اول اور دوسرا نکاح جائز ہونے کی نہیں ہے، البتہ اگر حاکم یا کوئی دوسرا شخص زبردستی بھی شوہر سے طلاق دلوادے گا یا خلع کردے گا تو طلاق واقع ہو جاوے گی۔

بد چلن شوہر کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۵۲) ایک لڑکی کا شوہر بد چلن ہے لڑکی کو اپنے گھر نہیں بلاتا نہ طلاق دیتا ہے لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جب تک اس لڑکی کا شوہر طلاق نہ دیوے اور عدت نہ گذر جائے اس وقت تک اس لڑکی کا دوسری جگہ نکاح کرنا شرعاً درست نہیں ہے (دارالقضاء اور شرعی پنچائت کے ذریعہ اس طرح کے مصائب سے عورت کو نکالا جا سکتا ہے۔(۳) ظفیر۔)

---

(۱) رد المحتار باب الفقہ ج ۲ ص ۹۰۳ و ج ۲ ص ۹۰۴ ط.س ج۳ ص ۱۲.۵۹۰ ظفیر (۲) الدر المختار علی ہامش ردالمحتار باب القسم ج ۲ ص ط س ج۳ ص ۱۲۲۰۲ ظفیر (۳) دیکھئے الحیلۃ الناجزہ للتھانوی اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی ۔ ظفیر

مجذوم کی بیوی فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۳) زید کو جذام ہو گیا ہے اس کی زوجہ ہندہ اس سے سخت نفرت کرتی ہے اور زید کے گھر جانا نہیں چاہتی انکار کرتی ہے، شرعاً زید و ہندہ میں جدائی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب میں اگر شوہر کو جذام وغیرہ لاحق ہو جاوے تو اس کی زوجہ اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہو سکتی۔ اور عورت کو اختیار فسخ کرنے نکاح کا نہیں ہے، لہذا ایسی حالت میں کہ عورت وہاں جانا نہیں چاہتی، اس کے شوہر سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دیوے، بعد طلاق کے اور بعد عدت گذرنے کے اس عورت کا دوسرا نکاح صحیح ہے، بدون طلاق کے علیٰحدگی کی کوئی صورت نہیں ہے قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون و جذام الخ۔(۱) (لیکن امام محمدؒ نے اجازت دی ہے۔(۲) اور اس پر فتویٰ دیا گیا ہے۔(۳) ظفیر۔)

عورت کے کابل ہجرت کرنے سے نکاح فسخ نہیں ہوگا

(سوال ۹۵۴) زن منکوحہ ارادہ ہجرت بسوئے کابل دارد مگر شوہر او اجازت ندہد، ہجرت او جائز است یا نہ و در حالت ہجرت نکاح او فسخ شود یا نہ۔

(الجواب) ہجرت آں زن روا و نکاح فسخ نمی شود۔

عدم واقفیت سے جذامی سے نکاح ہو گیا تو فسخ کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۵۵) ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح جذامی شخص کے ساتھ عدم واقفیت سے دھوکہ میں آکر اس کے والدین نے کر دیا، اور رخصت تاہنوز نہیں ہوئی، بعد نکاح ہونے کے اس شخص کے مرض سے آگاہی ہوئی، ایسی صورت میں نکاح جائز ہے یا نہیں، اگر جائز ہے تو باقاعدہ علیٰحدگی کی کیا صورت ہے۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر لو فاحشاً کجنون وجذام وبرص الخ وفی الشامی قوله ولا یتخیر الخ ای لیس لواحد من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفةؒ و ابی یوسفؒ الخ(۴) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا اور موافق قول شیخین کے جو کہ صحیح ہے زوجہ کو اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، البتہ اگر شوہر طلاق دے دیوے تو علیٰحدہ ہو سکتی ہے، پس اگر جدا ہونا ہے تو شوہر سے طلاق لینا چاہئے۔ (امام محمدؒ کے قول پر فسخ کی صورت ہے، اس کے لئے دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی ۔ ظفیر)

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س ج۳ ص ۵۰۱ ۔ ۱۲ ظفیر۔
(۲) وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقا ومحمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج کما یفهم من البحر وغیرہ (رد المحتار باب العنین وغیرہ ص ۸۲۲ ط.س ج۳ ص ۵۰۱) ظفیر
(۳) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ للتھانوی اور کتاب الفسخ والتفریق للرحمانی ۱۲ ظفیر
(۴) رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س ج۳ ص ۵۰۱ ۱۲ ظفیر

نان نفقہ جب شوہر نہ دے تو عورت کیا کرے

(سوال ۹۵۶) ایک شخص اپنی عورت کو نان و نفقہ نہیں دیتا تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) جب تک شوہر طلاق نہ دیوے گا عورت اس کے نکاح سے خارج نہ ہوگی اور دوسرا نکاح درست نہ ہوگا، پس جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے۔ (یا دارالقضاء میں مقدمہ دائر کر کے نکاح فسخ کرایا جائے۔ ظفیر۔)

جس کے شوہر کو قید کی سزا ہوگئی وہ کیا کرے

(سوال ۹۵۷) زید کو قماربازی میں پانچ سال کی قید ہوگئی اس کی زوجہ کے لئے نفقہ کی کوئی صورت نہیں ہے، وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جس طرح بھی ہو زید سے طلاق دلائی جاوے ورنہ پھر کسی اسلامی ریاست میں جا کر عورت قاضی کے یہاں علیحدگی کی درخواست گذاردے وہ قاضی کسی شافعی یا مالکی المذہب قاضی کے ذریعہ تفریق کرا سکتا ہے، کیونکہ اگرچہ ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے نزدیک عدم ادائے نفقہ کی صورت میں تفریق نہیں، لیکن کتب فقہ میں یہ تصریح ہے کہ اگر حنفی قاضی شافعی قاضی کو حکم کردے تو اس کی قضاء عورت کے حق میں نافذ ہو جاوے گی، نعم لو امر شافعیا نفذ قضائه الخ در مختار۔(۱)

شوہر جب سوزاک و آتشک میں مبتلا اور آوارہ ہو تو بیوی نکاح فسخ کرا سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۵۸) زید اور ہندہ دونوں کی شادی دونوں کی نابالغی کی حالت میں ہوئی تھی، پھر بعد بلوغ کے ہندہ پارسا پابند صوم و صلوٰۃ نکلی اور زید شرابی و زناکار سخت آوارہ نکلا بوجہ آوارگی ایک پیسہ نہیں کماتا، آتشک و سوزاک کے مرض میں مبتلا ہے، زید طلاق دیتا ہے اور نہ خلع کرتا ہے، پس یہ بات تو اہل علم پر ظاہر ہے کہ علی ما فی عامۃ کتب الفقہ ہمارے امام محمدؒ نے شوہر کے مجنون اور مبروص و مجذوم ہونے کی حالت میں عورت کو فسخ نکاح کا اختیار دیا ہے، اور فتاویٰ عالمگیری میں حاوی قدسی سے منقول ہے کہ امام محمدؒ نے جنون مطبق کو مثل جب کے فرمایا ہے وبہ ناخذ پس عیوب ثلاثہ میں سے ایک عیب میں عورت کے لئے اختیار ہونے پر فتویٰ بھی ہوا ہے، اور در مختار میں ہے ولو قضی بالرد صح یعنی اگر عیوب خمسہ میں سے کسی کے سبب سے مالکی یا شافعی یا حنبلی قاضی نکاح فسخ کردے تو اس کا حکم صحیح ہوگا۔ پس اگر ہندہ اس سخت ناچاری اور مجبوری کی حالت میں زوجہ مفقود کے مسئلہ کی طرح عالم مالکی سے اور جہاں علمائے احناف کے سوائے اور کسی مذہب کا عالم نہ ہو وہاں عالم حنفی ہی سے اپنے نکاح کو فسخ کرالے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق علامہ شامی نے اول تو فتح القدیر سے یہ نقل کیا ہے وقد تکفل فی الفتح برد ما استدل به الائمة الثلاثة ومحمد رحمه الله بما لا مزید علیه جس سے ضعف قول امام محمد رحمہ اللہ محقق ہوا۔ اور عبارت در مختار ولو قضی بالرد صح پر یہ لکھا ہے ای لو قضی به حاکم یراہ پس معلوم ہوا کہ مراد حاکم شافعی یا مالکی یا حنبلی ہے، حاکم و قاضی حنفی کو حکم فسخ کرنا صحیح نہیں ہے چہ جائیکہ عالم حنفی کو کہ وہ قاضی بھی

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹ ۳ ۰ ط.س ج۳ص ۵۹۰ ۱۲ ظفیر۔

نہیں ہے (موجودہ حالات میں علماء نے جماعت مسلمین، شرعی پنچایت اور دارالقضاء کے ذریعہ فسخ کی صورت پر فتوی دیا ہے، اس سلسلہ میں حضرت تھانوی کی کتاب الحیلۃ الناجزہ اور مولانا عبدالصمد رحمانی کی کتاب الفسخ والتفریق دیکھی جائے۔ ظفیر۔)

دس سال تک جس کے شوہر نے خبر نہیں لی، اس کا کیا کیا جائے

(**سوال ۹۵۹**) ایک شخص نے دس سال سے اپنی زوجہ منکوحہ کی خبر نہیں لی اور کسی مقام دور دراز پر چلا گیا اور نفقہ نہیں دیا، اس صورت میں حالت نہ ملنے طلاق کے کوئی صورت نکاح ثانی کی عورت کے لئے ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(**الجواب**) اس صورت میں عورت کی رہائی کی صورت یہی ہے کہ اس کے شوہر سے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے عدت گذار کر عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بدون اس کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہو سکتی۔ (یہ شوہر متعنت ہے، رہائی کی صورت یہ ہے کہ شرعی پنچایت میں یا جہاں قاضی شریعت ہے وہاں قاضی کے یہاں درخواست دے کر چھٹکارا حاصل کیا جا سکتا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانوی یا کتاب الفسخ والتفریق از مولانا رحمانی۔ ظفیر۔)

نان نفقہ شوہر نہ دے تو عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(**سوال ۹۶۰**) ایک شخص اپنی زوجہ کی قطعاً خبر گیری نان پارچہ وغیرہ کی نہیں کرتا اور نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے حتی کہ خطوط کا جواب بھی نہیں دیتا، عورت نے واسطے تقاضہ خرچ کے خود بھی بہت سے خطوط روانہ کئے اور دوسروں سے بھی روانہ کرائی لیکن اس کو مطلق التفات نہیں ہے ایسی حالت میں عورت کو دوسرا نکاح کرنا حلال ہے یا نہیں۔

(**الجواب**) در مختار میں ہے **ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا الخ ولا بعدم ایفائہ حقھا الخ الی ان قال ولو قضی به حنفی لم ینفذ الخ نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ الخ و فی رد المحتار قال فی غرر الافکار ثم اعلم ان مشائخنا استحسنوا ان ینصب القاضی الحنفی نائبا ممن مذھبه التفریق بینھما اذا کان الزوج حاضرا او ابی عن الطلاق الخ**(۱) ج ۲ ص ۹۵۹ شامی۔ پس ان روایات سے واضح ہوا کہ حنفیہ کا مذہب اس صورت میں تفریق کا نہیں ہے، البتہ جس امام کے نزدیک اس صورت میں تفریق صحیح ہے اس مذہب کا حاکم و قاضی تفریق کرا سکتا ہے اگر شوہر طلاق دینے سے انکار کرے، اور حنفیہ کا مذہب یہ ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے کہہ کر اس کی زوجہ کو طلاق دلائی جاوے یا اس کو کہا جاوے کہ نان و نفقہ زوجہ کی خبر گیری کرے ورنہ قاضی حنفی کسی دوسرے مذہب والے کو جس کا مذہب تفریق کا ہے اپنا نائب بنادے کہ وہ تفریق کردیوے۔ (۲)

(۱) رد المحتار باب النفقه مطلب فی فسخ النکاح بالعجز عن النفقة او بالغیبة ج ۲ ص ۹۰۳ ط س ج۳ص ۵۹۰ ۱۲ ظفیر۔
(۲) اس سلسلہ میں دیکھئے الحیلة الناجزہ للتھانوی تحت زوجہ متعنت ۱۲ ظفیر۔

شوہر کی زیادتی کی صورت میں بیوی فسخ نکاح کے لئے کیا کرے

(سوال ۹۶۱) ہندہ کے ساتھ اس کا شوہر زید اور دیگر رشتہ داران شوہری بد سلوکی سے پیش آویں اور زدوکوب وقتاً فوقتاً کرتے رہیں، اور زید اور اس کے رشتہ داران یعنی پدر و ماں ہندہ کو اپنے مکان سے جبراً بے عزتی کے ساتھ بے پردہ کر کے نکال دیں تو آیا اس کو بذریعہ عدالت نکاح فسخ کرانے کا اختیار ہے اور بصورت دعویٰ اعادہ حقوق زن و شوہر ہندہ بربناء عذر مذکور مدعی کے پاس جانے سے انکار کر سکتی ہے۔

(الجواب) فسخ نکاح کرنے کا اختیار نہیں ہے۔ لیکن بذریعہ عدالت وغیرہ شوہر کو اس پر مجبور کرا سکتی ہے کہ یا وہ اس کو اچھی طرح رکھے اور حقوق ادا کرے اور یا طلاق دے دے۔ غرض یہ ہے کہ بدون طلاق دینے شوہر کے اس صورت میں تفریق نہیں ہو سکتی، اور اگر شوہر کی طرف سے یہ دعویٰ ہو کہ ہندہ شوہر کے گھر آباد ہو تو تاوقتیکہ شوہر کی طرف سے اس کا اطمینان نہ ہو کہ وہ آئندہ ایذا دہی اور بے حرمتی نہ کرے گا ہندہ اس کے گھر جانے سے انکار کر سکتی ہے اور نفقہ ہندہ کا اس صورت میں شوہر کے ذمہ واجب ہے والدین کے گھر رہ کر نفقہ لے سکتی ہے، کیونکہ اس صورت میں ہندہ خود شوہر کے گھر سے ناشزہ ہو کر نہیں نکلی بلکہ وہ بے عزتی کے ساتھ جبراً نکالی گئی ہے۔ درمختار میں جن عورتوں کا نفقہ ساقط ہو جاتا ہے ان کے بیان میں ذکر کیا ہے **وخارجة من بيته بغير حق وهي الناشزة حتى تعود ولو بعد سفره خلافا للشافعي والقول لها في عدم النشوز بينهما الخ**(۱) پس ظاہر ہے کہ صورت مذکورہ میں ہندہ خود شوہر کے گھر سے نافرمان ہو کر نہیں نکلی بلکہ نکالی گئی ہے، پس کوئی وجہ سقوط نفقہ کی نہیں ہے۔

عورت کہتی ہے کہ میرا شوہر خنثیٰ ہے اس کا دوسرے سے نکاح کرنا کیسا ہے

(سوال ۹۶۲) ایک مرد کا نکاح ایک عورت سے حالت نابالغی میں ہوا تھا، بعد بلوغ عورت نے دعویٰ کیا مرد خنثیٰ ہے، معلوم ہوا کہ مرد کا اندام مخصوصہ ڈیڑھ دو انچ ہو گا، کیا یہ عورت دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، طلاق کی ضرورت ہو گی یا نہیں۔

(الجواب) درمختار میں ہے **ولو قصيرا لا يمكنه ادخاله داخل الفرج فليس لها الفرقة بحر وفيه نظر الخ وفي الشامي قوله وفيه نظر اشار الى ما قاله الشر نبلا لي في شرحه على الوهبانية الخ قلت لكن لم ينفرد به صاحب القنية بل نقله في الفتح والبحر عن المحيط الخ**۔ (۲) الغرض حاصل یہ ہے کہ صورت سوال کے موافق نکاح منعقد ہو گیا اور اس وجہ سے ان میں تفریق نہ کی جاوے گی۔ البتہ اگر شوہر طلاق دے دے یا اس سے طلاق کسی طرح لے لی جاوے تو پھر نکاح ثانی عورت مذکورہ کا دوسرے شخص سے جائز ہے۔

شافعی المذہب عورت نان نفقہ نہ دینے کی وجہ سے تفریق کرا سکتی ہے

(سوال ۹۶۳) زید و ہندہ شافعی ہیں، اور عقد کو نو سال ہوئے، زید نے نان و نفقہ نہیں تو کیا ہندہ زید سے مذہب

(۱) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۸۹۰ ط س ج۳ ص ۵۷۶ ۱۲ ظفیر
(۲) دیکھئے رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۶ ط س ج۳ ص ۴۹۴ ۱۲ ظفیر

امام شافعی مخلصی حاصل کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں موافق مذہب امام شافعی کے ہندہ تفریق کرا سکتی ہے کما فی الهدایه وقال الشافعي يفرق لانه عجز عن الا مساك بالمعروف فينوب القاضي منابه في التفريق الخ۔(۱)

نان نفقہ نہ ملنے کی وجہ سے تفریق

(سوال ۹٦٤) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ہندہ کی شادی زید کے ساتھ ہوئی، جس کو اٹھارہ سال کا عرصہ ہو گیا، زید نے اس عرصہ میں ہندہ کو ایک پیسہ نان و نفقہ کا دیا نہ اپنے پاس بلایا نہ حقوق زوجیت ادا کیا اور نہ وہ ہندہ کو طلاق دیتا ہے، تو کسی مذہب کی رو سے ایسی عورت بلا طلاق شوہر کے عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی حالت میں کتب فقہ میں لکھا ہے کہ قاضی شافعی المذہب سے تفریق کرائی جائے، در مختار میں ہے نعم لو امر شافعيا فقضى به نفذ الخ ۔(۲)

نان نفقہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹٦٥) ہندہ کا نکاح خالد سے ہوا تھا، بہت عرصہ ہوا، لیکن اس وقت تک خالد نے ہندہ کو نفقہ نہیں دیا، اور تکلیف پہنچائی کچھ عرصہ ہوا کہ خالد خزانہ سرکاری میں چوری کر کے روپوش ہو گیا، اب ہندہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ولا يفرق بينهما بعجزه بانواعها الثلاثة ولا بعدم ايفائه لو غائبا حقها ولو موسرا وجوزه الشافعي باعسار الزوج وبتضررها بغيبته ولو قضى به حنفي لم ينفذ الخ۔(۳) اس روایت سے معلوم ہوا کہ حنفیہ کے مذہب میں شوہر کے نفقہ نہ دینے سے اور حقوق زوجیت ادا نہ کرنے سے اور شوہر کے غائب ہونے کی وجہ سے زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی اور عورت کو نکاح ثانی کرنا جائز نہیں ہے، اور امام شافعیؒ نے زوج کے مفلس ہونے اور زوج کے غائب ہونے کی صورت میں تفریق کو جائز فرمایا ہے، لہٰذا تم قاضی یا حاکم شافعی المذہب سے تفریق کرانے کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہو، (۴) اور قاضی یا حاکم حنفی المذہب تفریق نہیں کر سکتا ہے۔

شوہر اندھا ہو جائے تو عورت علیحدہ نہیں ہو سکتی ہے

(سوال ۹٦٦) بحالت نابالغی نکاح ہوا، بعد میں لڑکا نابینا ہو گیا پہلے بینا تھا، اب دلہن چاہتی ہے کہ دولھا کو چھوڑ دوں۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولا يتخير احد الزوجين بعيب في الآخر ولو فاحشا كجنون و جذام الخ اور شامی میں ہے قوله ولا يتخير الخ اى ليس لو احد من الزوجين خيار فسخ النكاح بعيب في الآخر عند ابي حنيفةؒ الخ بناءً (۵) علیہ صورت مسئولہ میں دولھا کے نابینا ہو جانے کی وجہ سے دلہن کو یہ اختیار نہیں ہے کہ وہ اس نکاح کو فسخ کر دے اور اس نابینا دولھا کو چھوڑ کر دوسرا دولھا کرے۔

---

(۱) دیکھئے هدایه باب النفقه ج ۲ ص ٤١٦ ۔ ظفیر۔ (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ۔ ظفیر
(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ۔ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰ ۔ ۱۲ ظفیر۔
(٤) نعم لو امر شافعيا فقضى به نفذ ۔ (ايضاً) ط.س. ج۳ ص ۵۹۰ ظفیر۔ (۵) دیکھئے رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲ ۔ ط.س. ج۳ ص ۵۰۱ ۔ ظفیر۔

نامرد کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۶۷) باکرہ لڑکی کا نکاح ہوا، اور چند مرتبہ وہ لڑکی زوج کے یہاں گئی آئی اور اب وہ بالغہ ہو گئی، لیکن وہ کہتی ہے کہ یہ مرد عورت کے کام کا نہیں ہے یعنی نامرد ہے جیسا زوجین میں ہم بستری ہوتی ہے اس سے کبھی نہیں ہوئی اور وہ شخص طلاق بھی نہیں دیتا، اب جو حکم شرعی ہو وہ تحریر فرمائیں، یہاں کوئی قاضی بھی نہیں ہے۔

(الجواب) شوہر کے نامرد ہونے سے نکاح باطل نہیں ہوتا بدون طلاق دینے شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی اس وقت نہیں(۱)

نامرد کی بیوی کا نان نفقہ اور مہر

(سوال ۹۶۸) ایک لڑکے اور لڑکی نابالغ کا عقد چھ سال ہوئے ہوا تھا، لڑکی اس وقت بالغ ہے۔ لڑکے کی نسبت مشہور ہے کہ وہ نامرد اور معذور ہے، کوئی کام نہیں کر سکتا، ایسی صورت میں طلاق اور خرچ نان و نفقہ و مہر کے بارے میں شریعت کا کیا حکم ہے، اس عرصہ میں لڑکی اپنی سسرال میں بھی رہی ہے۔ اگر مرد طلاق دے دے تو مہر ادا کرنا ہوگا یا نہیں، اور نفقہ چھ سال کا ادا کرے گا یا نہیں۔

(الجواب) بدون طلاق کے عورت اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں ہو سکتی اور اگر خلوت ہونے کے بعد شوہر طلاق دیوے گا تو مہر پورا لازم ہوگا والخلوة الخ کالوطی فیما یجیی ولو کان الزوج مجبوبا او عنینا او خصیا الخ (۲) در مختار۔ اور نفقہ گذشتہ زمانہ کا ساقط ہو جاوے گا والنفقة لا تصیر دینا الا بالقضاء او الرضا الخ در مختار۔(۳)

(الجواب) (متعلق سوال مکرر نمبر ۹۶۸) آپ کے مسئلہ کا جواب وہی ہے جو پہلے لکھا گیا، یہ قید نکاح کی ایک بھاری قید ہے کہ شوہر ہی کے قبضہ میں اس کی رہائی رکھی گئی ہے، شوہر سے زبردستی خواہ خوشی سے جس طرح ہو سکے طلاق لی جاوے بعد طلاق کے مدت گذرنے پر جو کہ تین حیض ہیں دوسرا نکاح جائز ہو جاوے گا، اور طلاق اگر زبردستی سے بھی شوہر سے دلوادی جاوے تو واقع ہو جاتی ہے، پس شوہر کو مجبور کیا جاوے کہ جس طرح ہو سکے وہ طلاق دیوے۔(۴)

(۱) بذریعہ مسلمان حاکم یا بہار میں بذریعہ قاضی امارت شرعیہ اور دوسری جگہوں میں مسلمان حاکم نہ ہونے کی صورت میں بذریعہ مسلمان پنچایت شوہر عنین سے نجات حاصل کی جا سکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للتهانوی ۱۲ ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۷ و ج ۲ ص ۴۶۸ ط س ج۳ص ۱۱۴ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۶ ط س ج۳ص ۵۹۴ ۱۲ ظفیر

(۴) اگر کسی طرح طلاق نہ دے، تو قاضی یا مسلمان حاکم یا مسلمان پنچایت کے سامنے مقدمہ پیش کر کے شرعی قوانین سے طلاق یا فسخ حاصل کی جا سکتی ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزہ" للتهانوی رحمہ اللہ ۱۲ ظفیر

معذور اور مخبوط الحواس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۶۹) میری ہمشیرہ کی شادی کم سنی میں ہوئی تھی، اس کا شوہر مخبوط الحواس ہے دونوں ٹانگیں مع دھڑ ماری ہوئی ہیں، اب لڑکی بالغہ ہے اور شوہر اس کا قابل نہیں اور نہ شوہر اپنی مخبوط الحواسی کی وجہ سے طلاق دے سکتا ہے، لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) کتب فقہ میں لکھا ہے کہ شوہر اگر مخبوط الحواس اور معذور و مریض ہو تو اس کی زوجہ کو اس کے نکاح سے علیحدہ نہیں کر سکتے لیکن اگر اس کی بدحواسی حد جنون و دیوانگی کو نہ پہنچی ہو، صرف سفیہ یعنی خفیف العقل ہو تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے، اور اگر مجنون یا معتوہ یعنی دیوانہ اور باولا ہے تو پھر اس کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی ایسی حالت میں مجبوری ہے، در مختار میں ہے ویقع طلاق کل زوج بالغ عاقل ولو عبدا او مکرها الخ اوھا زلا او سفیھا خفیف العقل او سکران الخ ای لایقع طلاق المولیٰ علی امرأة عبده والمجنون والصبی والمعتوه من العته وهو اختلال فی العقل الخ۔(۱)

عنین کی بیوی ایک سال کی مہلت کے بعد تفریق کرا سکتی ہے

(سوال ۹۷۰) ایک شخص نے اپنی دختر نابالغہ کا نکاح ایک لڑکے سے چار صد روپیہ لے کر کر دیا تھا، لڑکا نامرد نکلا، عورت نے اس کی نامردی کا اعلان کر دیا، علاج کی مہلت دی گئی، علاج سے کچھ فائدہ نہ ہوا، عورت مجبور ہو کر دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، یہ نکاح جو روپیہ لے کر کیا گیا ہوا یا نہیں، اگر نکاح صحیح ہوا تو عنین کی زوجہ بغیر طلاق کے علیحدہ ہو کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں نکاح صحیح ہو گیا مگر جو روپیہ لیا گیا اگر بطریق مہر معجل کے تھا تو عورت کا مملوک ہے، اور اگر باپ نے اپنے واسطے لیا ہے تو روپیہ لے کر دختر کا نکاح کرنا ناجائز اور رشوت ہے واپس کرنا چاہئے۔(۲) بغیر طلاق شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی اس زمانہ میں نہیں ہے، کیونکہ قاضی شرعی کے سوا نہ کوئی مہلت دے سکتا ہے نہ تفریق کر سکتا ہے اور قاضی شرعی اس زمانہ میں نہیں ہے،(۳) لہذا بدون طلاق شوہر کے اور بدون گذرنے عدت کے عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی، در مختار میں ہے ولا عبرة بتاجیل غیر قاضی البلدة الخ۔(۴)

جو شوہر عرصہ تک بیوی کی خبر گیری نہ کرے وہ عورت کیا کرے

(سوال ۹۷۱) ایک شخص بارہ سال سے اپنی منکوحہ کو چھوڑ کر افریقہ چلا گیا اور کسی قسم کی خبر گیری نہیں کرتا اور نہ زوجہ کو اپنے پاس بلاتا ہے اور نہ خود آتا ہے تو اس صورت میں زوجہ کو اختیار دوسرا نکاح کرنے کا ہے یا نہ؟ اور عورت نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہ؟

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹. ط. س. ج۳ص۲۳۵. ۱۲ ظفیر (۲) اخذ اهل المرأة شیئا عند التسلیم فللزوج ان یسترده لانه رشوة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۵۰۳، ط. س. ج۳ص۱۵۶. ظفیر

(۳) علماء دیوبند و سہارنپور نے حالات سے مجبور ہو کر راستہ پیدا کیا ہے، اس کی تفصیل کے لئے ملاحظہ کیجئے "الحیلة الناجزة للحلیلة العاجزة" یعنی بذریعہ قوت امارت شرعیہ، اور غیر مسلم حکومتوں میں مسلمان حاکم نہ ہونے کی صورت میں بذریعہ مسلمان پنچایت شرعی کارروائی عمل میں لائی جا سکتی ہے ۱۲ ظفیر (۴) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۱۸ ط. س. ج۳ص۴۹۷. ۱۲ ظفیر

(الجواب) اقول وباللہ التوفیق مذہب حنفیہ اس بارے میں یہ ہے کہ شوہر کی عدم خبر گیری کی وجہ سے اور نفقہ نہ دینے کی وجہ سے اور دیگر حقوق زوجیت ادانہ کرنے کی وجہ سے زوجہ کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنا نکاح فسخ کردے اور دوسرا نکاح کرلے نکاح کے فسخ کرنے اور طلاق دینے کا اختیار شوہر کو دیا گیا ہے نہ عورتوں کو فی الحدیث الطلاق لمن اخذ الساق۔(۱) یہ صحیح ہے کہ مرد کو ایسا کرنا حرام ہے کہ نہ خبر گیری کرے نہ طلاق دے لقولہ تعالیٰ فامسکو ھن بمعروف او سرحو ھن بمعروف ولا تمسکو ھن ضرارا لتعتدوا،(۲) لیکن اس آیت کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اگر شوہر ایسا کرے تو عورت خود نکاح کو فسخ کرلے اور طلاق لے لے، البتہ اگر ایسے حاکم اور قاضی کے سامنے یہ معاملہ پیش کرے جس کا مذہب تفریق کا ہے تو وہ تفریق کرسکتا ہے، در مختار میں ہے ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانوا عھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ حقھا لو غائباً الخ (۳) الخ وفی الشامی وعلیہ یحمل ما فی قاری الھدایۃ حیث سئل عمن غاب زوجھا ولم یترک لھا نفقۃ فاجاب اذا اقامت بینۃ علی ذلک فطلبت فسخ النکاح من قاض یراہ ففسخ نفذو ھو قضاء علی الغائب وفی نفاذ القضاء علی الغائب روایتان عند نا فعلی القول بنفاذہ یسوغ للحنفی ان یزوجھا من الغیر بعد العدۃ الخ۔(۴)

زوجہ عنین کی تفریق بذریعہ حکم

(سوال ۹۷۲) نامرد کے ہمراہ لاعلمی میں کسی عورت کا نکاح کردیا جاوے اور بعد نکاح معلوم ہونے پر مرد کو طلاق دینے پر مجبور کیا جاوے اور وہ شخص طلاق دینے پر ضامند نہ ہو تو اس عورت کا نکاح دوسرے شخص سے جائز ہوسکتا ہے یا نہ؟

(الجواب) نکاح ہوگیا، پس اول تو شوہر سے کہا جاوے کہ طلاق دے دے ورنہ اس زمانہ میں پھر تفریق کی صورت یہ ہے کہ ایک حکم مقرر کیا جاوے یہ دعویٰ کرے کہ میں اس نامرد کے نکاح میں رہنا نہیں چاہتی، اس پر شوہر کو ایک برس کی مہلت علاج کے لئے دی جاوے اگر وہ اچھا نہ ہو اور قابل جماع کے نہ ہوا تو عورت کے کہنے پر وہ حکم ان دونوں میں تفریق کردے اور نکاح کو فسخ کردے، بعد فسخ کے عورت عدت طلاق کی پوری کرکے دوسرا نکاح کرسکتی ہے کما فی الدر المختار ولو وجدتہ عنینا الخ اجل سنۃ الخ۔(۵) اور شامی میں اس بارے میں حکم بنانے کے جواز میں تامل بھی کیا ہے۔(۶) پس بہتر یہ ہے کہ جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے۔

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط.س. ج۳ص۲۴۲ ظفیر.
(۲) سورہ البقرہ رکوع ۲۹ . ظفیر.
(۳) رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ص ۵۹۰. ظفیر
(٤) ایضاً ج ۲ ص ۹۰۳ و ص ۹۰٤ .ط.س. ج۳ص ۵۹۰ ظفیر.
(۵) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸ .ط.س. ج۳ص٤۹٦ . ۱۲ ظفیر.
(٦) ولا یعتبر تاجیل غیر الحاکم کائنا من کان فتح وظاھرہ ولو محکما تامل (رد المختار باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۱۸ ط.س. ج۳ص٤۹۷ . ظفیر

جب عنین شوہر نے کبھی وطی نہ کی ہو اس کی عورت کا حکم

(سوال ۹۷۳) ایک عورت کا خاوند عنین ہے ایک مرتبہ بھی جماع کی نوبت نہیں آئی اور نہ عورت کو طلاق دیتا ہے اور نہ نان نفقہ دیتا ہے، اس صورت میں مذہب حنفی میں شوہر عنین کی زوجیت اور اس کے دام سے بچنے کی کیا صورت ہے؟

(الجواب) اس صورت میں حنفیہ کے مذہب کے موافق صورت تفریق کی یہ ہے کہ قاضی یعنی حاکم شرعی عورت کے طلب کرنے پر شوہر کو ایک سال کی مہلت علاج کے لئے دیوے، اس عرصہ میں اگر نفع نہ ہو تو عورت کی طلب پر حاکم شرعی تفریق کردے (۱) اب اس وقت یہ تو ہو نہیں سکتا، لہذا سوائے طلاق شوہر کے کوئی صورت علیحدگی کی نہیں ہے کذافی کتب الفقه۔(۲)

جس کا شوہر اوباش ہو اور حقوق زوجیت ادا نہ کرے اس کا حکم

(سوال ۹۷۴) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کے کل زیورات وغیرہ اوباشی میں صرف کردیا، زید شرابی دغاباز جواری ہے، اور اپنی زوجہ کو دس گیارہ برس سے نان و نفقہ نہیں دیتا نہ حقوق زوجیت ادا کرتا ہے، اس صورت میں شرعاً فسخ نکاح کی اجازت ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے نزدیک بدون طلاق دیئے شوہر کے کوئی صورت ہندہ کی علیحدگی کی نہیں ہے اور بدون طلاق شوہر کے اس صورت میں زوجین میں تفریق نہیں ہو سکتی اور نکاح فسخ نہیں ہو سکتا۔ کما فی الدر المختار لا یفرق بینهما بعجزه عنها بانوا عها الثلاثة و لا بعدم ایفائه حقها الخ۔(۳)

جو شوہر احکام شرعیہ کا مخالف ہو اس سے نجات کی صورت

(سوال ۹۷۵) ہندہ کا شوہر زید چھ سال سے آوارہ ہے، ایک بازاری عورت کے یہاں پڑا ہے، احکام شرعیہ اور نیز پردہ کا سخت مخالف ہے، نہ ہندہ کے پاس آتا ہے نہ اس کو خرچ دیتا ہے، اور طلاق دینے سے بھی انکار کرتا ہے، ہندہ اس کے پاس جانا نہیں چاہتی اور دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، اس صورت میں دوسرا نکاح ہندہ کا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) جس طرح ہو شوہر سے طلاق لی جاوے کیونکہ بحالت موجودہ ہندہ کو اس کے ساتھ بھیجنا بھی مناسب نہیں ہے، اور بدون طلاق کے اور بدون گذرنے عدت کے ہندہ کو دوسرا نکاح کرنا بھی شرعاً درست نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) ولو وجدته عنینا الخ اجل سنة الخ فان وطئ مرة فبها والا بانت بالتفریق من القاضی ان ابی طلاقها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العنین وغیره ج ۲ ص ۸۱۸. ط س. ج ۳ ص ۴۹۶) ظفیر۔

(۲) جہاں قاضی یا حاکم شرعی حکومت کی طرف سے نہ ہو، وہاں مسلمانوں کی شرعی پنچایت قائم مقام بنائی جا سکتی ہے اور اس کا فیصلہ نافذ ہوگا (دیکھئے حیلہ ناجزہ، اسی طرح دارالقضاء بھی تفریق کرا سکتا) (دیکھئے کتاب الفسخ والتفریق) ظفیر۔

(۳) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳۔ حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے الحیلۃ الناجزہ میں علماء کے اتفاق سے ایسے شوہر والی سے نجات کی صورت بذریعہ شرعی پنچایت یا قاضی لکھی ہے۔ اسی طرح حضرت مولانا عبدالصمد صاحب رحمانی نے کتاب الفسخ والتفریق میں تفریق کا جواز ثابت کیا ہے۔ ظفیر۔

(۴) ایسا شخص متعنت ہے اور بذریعہ قاضی یا شرعی پنچایت نکاح فسخ ہو سکتا ہے۔ اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر۔

تراضی مسلمین سے مقرر قاضی کا فیصلہ جائز ہے

(سوال ۹۷٦) یہاں قومی عدالت میں ایک درخواست گذری ہے جس میں مدعیہ کا بیان ہے کہ اس کے خاوند نے آٹھ سال سے اس کو چھوڑ دیا ہے اور نان نفقہ کی مطلق فکر نہیں کرتا، نہ اس بات کی امید ہے کہ کہنے سننے سے راضی ہو کر اپنی بیوی کو اپنے پاس رکھے یا علیحدگی میں اس کے کھانے کپڑے کا کفیل ہو، اس صورت میں عدالت کی جانب سے کیا فیصلہ کیا جائے، مدعا علیہ طلاق دینے پر آمادہ نہیں ہے اور مدعیہ موجودہ طرز زندگی سے تنگ آکر کسی طرح سے بے تعلقی حاصل کرنے کی خواہش مند ہے۔ مدعی کی نسبت یہاں مدعیہ کی درخواست آنے سے بہت دن قبل مدعا علیہ نماز پڑھنے اور مسجد میں آنے سے انکار کرنے اور نمازیوں پر لعنت کرنے کے جرم میں اس کے ساتھ جماعت نے قطع تعلق کر دیا ہے۔

(الجواب) عبارت تاتارخانیہ وغیرہ سے جو علامہ شامی نے نقل کی ہے، یہی معلوم ہوتا ہے کہ تراضی مسلمین سے جو قاضی مقرر ہوتا ہے اس کو فصل خصومات میں حکم قاضی شرعی کا ہے۔(۱) البتہ صاحب فتح القدیر نے اس میں تحقیق فرمائی ہے کہ اول والی مسلم مقرر کرلیں، پھر وہ والی قاضی کو مقرر کرے،(۲) اس میں شک نہیں ہے کہ یہ پورے اطمینان نفس کی بات ہے کما قال صاحب النہر، اس کے بعد یہ ہے کہ عندالحنفیہ قاضی حنفی صورت مسئولہ میں تفریق نہیں کر سکتا لیکن بعض ائمہ کا مذہب تفریق کا ہے، لہذا مسئلہ مجتہد فیہا ہوا، سوایسی حالت میں اگر قاضی مجتہد ہو تو عندالبعض اس کا حکم اپنے کے خلاف نافذ ہو جاتا ہے لیکن اصح واحوط یہی ہے کہ نافذ نہیں ہوتا، اور اگر قاضی مجتہد نہ ہو جیسا کہ اب اگر کوئی قاضی ہوگا تو وہ ایسا ہی ہوگا تو اس کا حکم مخالف اپنے مذہب کے کسی حال میں نافذ نہیں ہوتا کما فی الشامی **فاما المقلد فانما ولاہ لیحکم بمذہب ابی حنیفۃ فلا یملک المخالفۃ الخ ج ٤ ص ۳۳۵** کتاب القضاء احقر کے خیال میں یہی ہے کہ جب کہ قاضی مجتہد نہیں ہے تو مسائل مجتہد فیہا میں بھی اس کی قضاء مخالف مذہب نافذ نہ ہوگی۔(۳)

ظالم شوہر سے نجات کی صورت

(سوال ۹۷۷) زید اپنی زوجہ کو نہ نان و نفقہ دیتا ہے نہ طلاق دیتا ہے، اب ہندہ کیا کرے۔

(الجواب) عندالحنفیہ زید کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ نفقہ دے ورنہ طلاق دے، بدون طلاق زید کے تفریق نہیں ہو سکتی کذا فی الدر المختار۔(۴)

(۱)
(۲)
(۳) اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانوی جس میں دوسرے مسلک کے مجتہد کے مسائل کے مطابق تفریق کی علماء ہند نے اجازت دی ہے ۱۲ ظفیر۔
(٤) ولا یفرق بینھما بعجزہ عنھا بانواعھا الثلاثۃ ولا بعدم ایفائہ حقھا ولو موسرا وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وتضررھا بغیبتہ ولو قضی بہ حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی بہ نفذ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقہ ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج ۳ ص ۵۹۰) اب ہمارے علماء نے جواز کا فتویٰ دیا ہے، اس کے لئے دیکھئے الحیلۃ الناجزۃ للتھانوی۔ ظفیر۔

جو شوہر بیوی کا جانی دشمن ہو اس کے ساتھ رہنا مناسب نہیں

(سوال ۹۷۸) میرا خاوند مجھ سے ایک عرصہ سے سخت ناراض اور خواہاں جان کا ہے، دو حملہ مجھ پر کر چکا ہے، ایک حملہ بندوق کا اور دوسرا حملہ چاقو کا ناک کاٹنے کی نیت سے کیا، چونکہ مجھے اپنی جان کا اندیشہ ہے۔ اس لئے میں اس کے نکاح سے جدا ہونا چاہتی ہوں۔

(الجواب) ایسے شوہر کے پاس بھیجنا عورت کو نہ چاہئے تاوقتیکہ اس کی طرف سے اطمینان نہ ہو لیکن اس کے نکاح سے بدون طلاق کے جدا نہیں ہو سکتی، لیکن اگر عدالت جبراً شوہر سے طلاق دلواوے گی تب بھی طلاق واقع ہو جاوے گی۔(۱)

دیوث کی بیوی کا شوہر کے پاس رہنا مناسب نہیں

(سوال ۹۷۹) ایک عورت ہندو مشرف باسلام ہوئی۔ اور ایک شخص نو مسلم نے اس سے نکاح کر لیا، لیکن وہ عورت کو بد فعلی اور کسب کرانے پر مجبور کرتا ہے۔ ایسی حالت میں عورت کو کیا کرنا چاہئے، اگر شوہر ضد اطلاق نہ دے تو عورت نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں، اور شوہر سے علیحدگی ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ وہ شخص ایسا شریر النفس اور ظالم و بدکار ہے جو کہ سوال میں مذکور ہے اور سائلہ کو معصیت پر مجبور کرتا ہے تو بحالت مذکورہ اس کے پاس نہ رہنا چاہئے اور شریعت مجبور نہیں کرتی ایسے ظالم و فاسق کے ساتھ رہنے پر، البتہ بدون اس کے طلاق دینے کے نکاح کے ٹوٹنے اور دوسرے نکاح کے جواز کی کوئی صورت نہیں ہے، پس جس طرح ہو بذریعہ حکام وغیرہ کے اس پر زور ڈال کر اور جبر کر کے اس سے طلاق دلوائی جاوے بعد طلاق کے اور بعد عدت گذارنے کے دوسرا نکاح درست ہے۔(۲)

جس کا شوہر بد طینت ہو اس کے پاس اس کی بیوی کو نہ بھیجنا درست ہے

(سوال ۹۸۰) ایک مسماۃ کا بیان ہے کہ شوہر میرا ظالم ہے اور جابر ہے اور وہ میرے ساتھ یہ کرتا ہے کہ ایک شب میں تین چار بار ہم بستر ہوتا ہے جس سے مجھ کو نہایت درجہ تکلیف ہوتی ہے اور ایام حیض میں بھی باز نہیں آتا، اور انکار کرنے پر چھری دکھلاتا ہے اور مارتا ہے اور مجھ سے اغلام بھی کرتا ہے، چند مرتبہ اس نے اپنا ذکر میرے منہ میں داخل کر کے انزال کیا، ایسی حالت میں اگر عورت مذکورہ کے والدین عورت کو شوہر کے پاس نہ بھیجیں تو گنہگار تو نہ ہوں گے۔

(الجواب) ایسی حالت میں لڑکی کے والدین اپنی لڑکی کو شوہر کے گھر نہ بھیجیں، اور نہ بھیجنے سے وہ گنہگار نہ ہوں گے بلکہ جس طرح ہو سکے شوہر سے طلاق دلوائیں۔

---

(۱) دارالقضاء اب ہندوستان کے بہت سے شہروں میں قائم ہو چکا ہے ان کے ذریعہ تفریق ہو سکتی ہے دیکھئے الحیلۃ الناجزہ اور کتاب الفسخ والتفریق۔ ظفیر
(۲) ایضاً۔ ظفیر

ظالم شوہر سے نجات کی صورت بتائی جائے

(سوال ۹۸۱) یہاں یہ مرض عام پھیلا ہوا ہے کہ شوہر نکاح کے کچھ عرصہ بعد بلا وجہ شرعی اپنی زوجہ کو مار پیٹ کر والدین کے یہاں پہنچا دیتا ہے اور قطعاً خبر گیری نہیں کرتا، لڑکی جوان جوان ہو کر خواہ مخواہ دوسری جگہ رسوخ پیدا کرتی ہے جو بڑے شرم اور بے حیائی کی بات ہے، آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں کوئی راستہ شریعت کا بتائیں تاکہ جب لڑکی کی بات ہے، آپ براہ مہربانی اس معاملہ میں کوئی راستہ شریعت کا بتائیں تاکہ جب لڑکی والوں کو یہاں تک نوبت پہنچے تو وہ عقد ثانی لڑکی کا دوسری جگہ کر دیں اور وہ حلال طیب ہو۔

(الجواب) شریعت غراء میں مخلص کی صورت ایسی حالت میں یہ رکھی ہے کہ شوہر اگر کسی طرح خبر گیری اپنی زوجہ کی نہیں کرتا اور نفقہ نہیں دیتا اور اس کے حقوق زوجیت ادا نہیں کرتا تو شوہر سے کہا جاوے کہ وہ اپنی منکوحہ کو طلاق دے دے بلکہ اس کو مجبور کیا جاوے کہ یا وہ حسن معاشرت کو اختیار کرے ورنہ طلاق دے دے کما قال اللہ تعالیٰ فامساك بمعروف او تسريح باحسان الآیہ(۱) کہ شوہر کو لازم ہے کہ یا اچھی طرح رکھے یا عمدہ طرح چھوڑ دے اور اگر شوہر غائب ہو جاوے کہ کہیں اس کا پتہ نہ چلے اور وہ بالکل مفقود الخبر ہو جاوے تو اس کی زوجہ کے لئے یہ صورت خلاصی کی رکھی ہے کہ چار برس انتظار کر کے عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر لیوے یہ امام مالکؒ کا مذہب ہے اور حنفیہ نے بھی اس پر فتویٰ دیا ہے کذا فی الشامی۔(۲)

جذام والا اپنے مرض کو چھپا کر نکاح کرے بعد میں ظاہر ہو تو نکاح فسخ ہو سکتا ہے

(سوال ۹۸۲) زید مرض قبیحہ متوارثہ از قسم جذام و برص اسود وغیرہ امراض میں مبتلا تھا، اور اس نے کسی نوع و حیلہ سے اپنے اس مرض قبیح و مکروہ کو بہ نیت فریب دہی پوشیدہ رکھا اور دھوکہ دے کر اپنا نکاح ہندہ سے کر لیا، مگر ہنوز ہندہ اپنے ہی گھر تھی اور خلوۃ صحیحہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ زید مذکور کا سارا فریب کھل گیا، بایں سبب معاً ہندہ اور اس کے ولی نے نکاح فسخ کر دیا، اس صورت میں ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر زید نے اپنے مرض مذکور کو مخفی رکھا، اور ہندہ اور اس کا ولی زید کے مرض مذکور سے بے خبر رہے اور نکاح کر دیا تو اس صورت میں نکاح ہندہ کا زید کے ساتھ صحیح ہو گیا اور ہندہ اور اس کے ولی کو اختیار فسخ کا بقول مفتیٰ بہ نہیں ہے ولا يتخير احد الزوجين بعيب في الآخر ولو فاحشاً كجنون و جذام وبرص الخ(۳) اور اس میں امام محمدؒ کا خلاف ہے مگر مفتیٰ بہ قول شیخین ہے، اور اگر زید نے دھوکہ دیا اور یہ کہا کہ مجھ میں کوئی مرض قبیح جذام و برص وغیرہ نہیں ہے اور ہندہ اور اس کے ولی کو مطمئن کیا، اور ہندہ کے ولی نے اس بناء پر یعنی زید میں مرض مذکور نہ سمجھ کر نکاح کیا، اور پھر اس کے خلاف ظاہر ہوا تو اس صورت میں ہندہ اور اس کے ولی کو اختیار فسخ نکاح کا ہے، پس جب کہ ہندہ کے ولی نے اس نکاح کو فسخ کر دیا تو وہ نکاح فسخ ہو گیا اور ہندہ کو دوسری جگہ نکاح کرنے کا اختیار ہے کما فی الدر المختار لو تزوجته على انه حر او سني او قادر على المهر والنفقة فبان بخلافه او

---

(۱) سورۃ البقرہ ۲۲۹۔ (۲) قوله حلافا لنا لك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضي اربع سنين الخ قال في البزازية الفتوى في زماننا على قول مالك (رد المحتار للشامي كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط.س ج ۴ ص ۲۹۵) ظفیر۔
(۳) ایضاً باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س ج ۳ ص ۵۰۱۔ ۱۲ ظفیر

علی انه فلان ابن فلان فاذا ھو لقیط او ابن زنا کان لھا الخیار الخ ۔(۱) ج ۲ ص ۵۹۷ شامی۔

جو شخص اپنی بیوی کو ایذاء دے وہ کیا کرے

(سوال ۹۸۳) خلاصہ سوال یہ ہے کہ ایک شخص اپنی زوجہ کو نہایت ایذاء پہنچاتا ہے اور نان و نفقہ نہیں دیتا بلکہ نان و نفقہ کی طلب میں یہ الفاظ کہے ہم سے کوئی مطلب نہیں ہے جو کچھ ان کا جی چاہے وہ کریں، اس صورت میں کیا طرز عمل شرعاً اختیار کیا جاوے، اور لڑکی نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں جس طرح بھی ہو سکے شوہر سے طلاق دلوائی جائے، اور شوہر پر بھی فرض ہے کہ فوراً طلاق دے دے، جب وہ امساک بالمعروف نہیں کر سکتا ہے تو تسریح باحسان لازمی ہے قال اللہ تعالیٰ فامساك بمعروف او تسریح باحسان۔(۲) اب اگر وہ اس کے بعد بھی طلاق دینے پر تیار نہ ہو تو پھر کسی مسلم ریاست میں جا کر عورت کی طرف سے قاضی کے یہاں تفریق کی درخواست گذار دی جائے اور وہ قاضی کسی شافعی المذہب قاضی سے جس کے مذہب میں نان و نفقہ ادا نہ کرنے کی صورت میں تفریق ہو سکتی ہے تفریق کرا دے، یہ قضاء عورت کے حق میں نافذ ہو جائے گی۔(۳) اس کے بعد اس کو نکاح ثانی کا اختیار ہے، اور اگر یہ الفاظ کہ ہم سے کوئی مطلب اور سروکار نہیں ہے شوہر نے بہ نیت طلاق یا مذاکرہ طلاق میں کہے ہیں تو ان الفاظ سے طلاق بائنہ اس کی زوجہ پر واقع ہو گئی، عدت کے بعد دوسرے شخص سے اس کا نکاح جائز ہے۔

پاگل کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۸٤) ایک دس سالہ لڑکی کا نکاح لڑکی کے ولی نے ایک سولہ سترہ سال کے نوجوان سے کر دیا تھا، نکاح کے دو سال بعد نوجوان مذکور بیمار ہو کر پاگل ہو گیا، نوجوان کے وارثوں نے کامل چار سال تک یونانی اور ڈاکٹری معالجہ اپنی حسب حیثیت کیا، لیکن نوجوان کو کچھ آرام نہیں ہوا، مجبور ہو کر اس کو پاگل خانہ بھیج دیا، دو ڈھائی سال سے پاگل خانہ میں داخل ہے، اب تک حالت بدستور ہے، اب لڑکی کا کوئی وارث اور خبر گیراں نہیں ہے، اب لڑکی اپنا نکاح خود کسی سے کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) حنفیہ کے مذہب کے موافق اس لڑکی کے نکاح ثانی کے جواز کی کوئی صورت نہیں،(۴) کیونکہ دیوانہ کی زوجہ کو اس کے نکاح سے نہ حاکم علیحدہ کر سکتا ہے اور نہ خود دیوانہ کی طلاق معتبر ہو سکتی ہے، البتہ بعد مدت دیوانہ کے عدت وفات پوری کر کے اس کی زوجہ نکاح ثانی کر سکتی ہے قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س. ج۳ ص ۵۰۱. ظفیر. (۲) سورۃ البقرہ ۲۹ ظفیر

(۳) وجوزہ الشافعی باعسار الزوج وبتضررھا بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لو امر شافعیا فقضی به نفذ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۰۳ ط.س. ج۳ ص ۵۹۰) ظفیر

(۴) اس زمانہ میں بوجہ سخت مجبوری کے اس مسئلہ میں امام مالک و امام محمدؒ کے مذہب پر حکم جواز فسخ کا دیا گیا ہے، جس کی تفصیل حیلہ ناجزہ میں مذکور ہے۔ وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقا ومحمد فی الثلاثة الاول (الجنون والجذام والبرص) لو بالزوج کما نفھم من البحر وغیرہ (رد المحتار باب العنین ج ۲ ص ۸۲۲) ظفیر.

الزوجين بعيب في الآخر ولو فاحشا كجنون و جذام وبرص الخ۔(۱)

پاگل کی طرف سے ولی یا قاضی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۵) ولی جائز یا قاضی محتسب ولی مجبور مثل مجنون و فاتر العقل زوجہ مجبور شرعی کو طلاق دے سکتا ہے یا نہیں، خصوصاً جب کہ خلوت صحیحہ بھی نہ ہوئی ہو۔

(الجواب) مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور اس کا ولی یا قاضی بھی اس کی طرف سے طلاق نہیں دے سکتا لحديث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ الساق در مختار۔(۲)

مجنون کی بیوی علیحدگی اختیار کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۶) مجنون کی زوجہ کو اس سے علیحدہ کر سکتے ہیں اور ان میں باہم تفریق ہو سکتی ہے یا نہیں، امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے مذہب کے موافق۔

(الجواب) مذہب امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ کے موافق جو کہ مفتی بہ ہے مجنون کی زوجہ کو مجنون سے علیحدہ نہیں کرا سکتے في الدر المختار ولا يتخير احد الزوجين بعيب في الآخر ولو فاحشا كجنون وجذام وبرص (۳) اور شامی میں امام محمدؒ اور ائمہ ثلاثہ کا خلاف نقل کر کے لکھا ہے وقد تكفل في الفتح بردما استدل به الا ئمة الثلاثة ومحمد بما لا مزيد عليه۔(۴)

مجنون کی بیوی جس کو زنا کا خطرہ ہے اور نان نفقہ کا سامان بھی نہیں دوسری شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۹۸۷) ایک مرد مجنون ہو گیا، اس کی عورت جوان زنا کا خوف کرتی ہے اور اس کے گذارہ کی کوئی صورت نہیں ہے، کیا وہ نکاح فسخ ہو گیا، اور کیا جنون کی کوئی مدت متعین ہے یا نہیں، اور کیا دوسرے مذہب پر عمل کر کے نکاح فسخ کر سکتی ہے یا نہیں اگر کر سکتی ہے تو کس کے مذہب پر اور اس کی کیا دلیل ہے۔

(الجواب) اس صورت میں حنفیہ کے نزدیک مجنون کی عورت کا نکاح فسخ نہیں ہوا، اور دوسرا نکاح اس کا درست نہیں ہے، امام محمد رحمہ اللہ اور ائمہ ثلاثہ کا اس میں خلاف ہے، لیکن فقہاء نے اس بارے میں حنفی کو اجازت نہیں دی دوسرے ائمہ اور امام محمد رحمہ اللہ کے مذہب پر عمل کرنے کی کذا فی الشامی۔(۵)

---

(۱) الدر المختار علي هامش رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفير

(۲) الدر المختار علي هامش رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵. ط.س. ج۳ص ۲۴۲. موجودہ دور میں انتہائی مجبوری کی وجہ سے امام مالکؒ اور امام محمدؒ کے مذہب پر فسخ کے جائز ہونے کا حکم دیا گیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے الحيلة الناجزه للتهانوی ۱۲ ظفير

(۳) الدر المختار علي هامش رد المحتار باب العنين وغيره ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفير

(۴) رد المحتار باب العنين وغيره ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱. ۱۲ ظفير

(۵) حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنے زمانہ میں تمام علماء ہند کے اتفاق سے دوسرے ائمہ اور امام محمدؒ کے قول پر فسخ نکاح کا فتویٰ دیا ہے، تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلۃ الناجزہ" (ظفیر) وخالف محمد في الثلاثة الاول لو بالزوج كما يفهم من البحر وغيره (رد المحتار باب العنين ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱) ظفير

جو مجنون پاگل خانہ میں ہے اس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۸۸) ایک شخص مجنون ہو گیا اور حالت جنون میں ایک آدمی کو مار ڈالا، حاکم نے اس کو دار المجانین میں بھجوا دیا ہے جس کو برس گذر چکے ہیں، مگر ہنوز وہی مجنونانہ حالت ہے، اس کی عورت کے لئے نجات کی کوئی صورت ہے جب کہ اس کو نان نفقہ کی بہت تکلیف ہے، اس کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار ہے یا نہیں۔

(الجواب) امام صاحبؒ کے مفتی بہ مذہب کے موافق مجنون کی زوجہ کو نکاح فسخ کرنے کا اختیار نہیں ہے، امام محمد رحمہ اللہ اور امام شافعی رحمہ اللہ وغیرہ کے نزدیک فسخ نکاح کا اختیار ہے کذا فی الدر المختار، پس اگر کسی شافعی المذہب سے رجوع کر کے نکاح فسخ کرالیوے تو درست ہے۔ شامی۔(۱)

مجنون اور اس کے ولی کی طلاق واقع نہیں ہوتی ہے

(سوال ۹۸۹) مجنون کی طلاق واقع ہوتی ہے یا نہیں، اگر نہیں ہوتی تو اس کا ولی طلاق دے سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) مشکوٰۃ شریف میں باب الخلع و الطلاق میں یہ حدیث ہے۔ وعن علی قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم رفع القلم عن ثلثة عن النائم حتی یستیقظ وعن الصبی حتی یبلغ وعن المعتوہ حتیٰ یعقل رواہ الترمذی وغیرہ ۔(۲) اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نابالغ اور دیوانہ کی طلاق وغیرہ واقع نہیں ہوگی، اور فقہاء نے لکھا ہے کہ نابالغ و مجنون کی طلاق واقع نہیں ہوتی، اور ولی کی طلاق بھی واقع نہیں ہوتی لحدیث ابن ماجہ الطلاق لم اخذ الساق۔(۳)

مجنون جس کو کبھی ہوش آجاتا ہے اس کی بیوی کیا کرے

(سوال ۹۹۰) مرد مجنون ہے۔ عورت جوان ہے مجنون کے ماں بھائی عورت مجنون کی کفالت نہیں کرتے، کچھ ہوش تھا، اس کے ایک بچہ بھی پیدا ہوا، مگر مجنون عرصہ پانچ سال خراب حالت میں ہے مگر کبھی چند منٹ کے لئے ہوش آجاتا ہے مگر عورت کی کفالت بالکل نہیں کر سکتا، ایسی صورت میں ماں و بھائی جوان عورت و بچہ کی پرورش سے انکار کرتے ہیں، اب عورت کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) مرد مجنون کی زوجہ کے بارے میں درمختار میں ہے کہ امام ابو حنیفہ و امام یوسف رحمہما اللہ کے نزدیک اس کی زوجہ کو اختیار فسخ نکاح کا نہیں ہے، اور امام محمد رحمہ اللہ نے اختیار دیا ہے، لیکن علامہ شامی نے کہا ہے کہ فتح القدیر میں امام محمدؒ کے قول کو رد کیا ہے پس احوط قول شیخین کا ہے کہ تفریق نہیں ہو سکتی، ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشا کجنون و جذام و برص و رتق وقرن وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً ومحمد فی الثلاثة الا ول لو بالزوج الخ شامی میں ہے قولہ ولا یتخیر ای لیس لواحد

(۱) ولا یفرق بینهما بعجزه عنها بانواعها الثلاثة ولا بعدم ایفائه حقها وجوزه الشافعی باعسار الزوج وبتضررها بغیبته ولو قضی به حنفی لم ینفذ نعم لوامر شافعیا فقضی به نفذ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النفقه ج ۲ ص ۹۰۳ ط س ج۳ ص ۵۹۰) ظفیر

(۲) مشکوة باب الخلع والطلاق ص ۲۸۴۔ ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش ردالمحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۸۵ ط س ج۳ ص ۲۴۲ لا یقع طلاق المولی علی امرأة عبده لحدیث ابن ماجه الطلاق لمن اخذ الساق والصبی ولو مراهقا واجازه بعد البلوغ (ایضا ط س ج۳ ص ۲۴۲) ظفیر

من الزوجین خیار فسخ النکاح بعیب فی الآخر عند ابی حنیفة وابی یوسف وهو قول عطاء والنخعی وعمر بن عبدالعزیز وابی زیاد وابی قلابة وابن ابی لیلی والا وزاعی والنووی والخطابی وداؤد الظاهری واتباعه وفی المبسوط انه مذهب علی وابن مسعود رضی الله عنهم الخ وفیه ایضاً وقد تکفل فی الفتح برد ماستدل به الائمة الثلاثة ومحمد بما لا مزید علیه۔(۱)

پاگل بیوی کو طلاق دے دی تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۹۱) عورت مجنون ہے مرد اچھی حالت میں ہے، عورت کو طلاق دی تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر عورت مجنونہ ہے اور شوہر مجنون نہیں ہے بلکہ عاقل بالغ ہے تو اس کی طلاق واقع ہو جاتی ہے ویقع طلاق کل زوج عاقل بالغ الخ۔(۲)

جو پاگل کبھی اچھا کبھی پاگل رہتا ہے اگر صحت کی حالت میں طلاق دے تو کیا حکم ہے

(سوال ۹۹۲) ایک لڑکی گیارہ سال کی شادی ہوئی لیکن خلوۃ صحیحہ بھی نہیں ہوئی تھی کہ اس کے شوہر کا دماغ خراب ہو گیا اس طرح کہ دو چار روز اچھا اور دس پندرہ روز پاگل، جس وقت شوہر اچھا تھا، اس نے اپنی زوجہ کو طلاق دی، طلاق ہوئی یا نہیں اب لڑکی مذکورہ کی عمر سترہ برس ہے، اس نے بغیر عدت کے دوسرا نکاح کر لیا ہے جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) اگر بحالت افاقہ وہ بالکل اچھا ہو جاتا ہے کچھ خلل دماغی اس کو نہیں رہتا تو اس حالت کی طلاق اس کی واقع ہو جاتی ہے کما فی الشامی وجعله الزیلعی فی حال افاقته کالعاقل والمتبادر منه انه کالعاقل البالغ الخ وما ذکره الزیلعی علی ما اذا کان تام العقل الخ۔(۳) پس بصورت مذکورہ نکاح ثانی درست ہے کما قال الله تعالیٰ ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدو نها فمتعو هن وسرحوهن سراحاً جمیلاً۔(۴)

پاگل کی بیوی کے لئے امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کیسا ہے

(سوال ۹۹۳) ایک شخص دیوانہ ہو گیا تو اس کی جوان زوجہ کو امام محمدؒ کے مذہب پر عمل کرنا اور نکاح ثانی کرنا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) اقول وبالله التوفیق قال فی الدر المختار ولا یتخیر احد الزوجین بعیب فی الآخر ولو فاحشاً کجنون وجذام وبرص الخ وخالف الائمة الثلاثة فی الخمسة مطلقاً ومحمد فی الثلاثة الاول لو بالزوج ولو قضی بالرد صح فتح وفی الشامی قوله ولو قضی بالرد صح ای لو قضی به حاکم یراه فافادانه مما یسوغ فیه الا جتهاد الخ وقال قبیله وقد تکفل فی الفتح بردما استدل به

---

(۱) دیکھئے رد المحتار للشامی باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۸۲۲. ط.س. ج۳ص ۵۰۱ . ظفیر.
(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب الطلاق ج ۲ ص ۵۷۹ ط.س. ج۳ص ۲۳۵ ظفیر
(۳) ردالمحتار کتاب الحجر ج ۵ ص ط.س ج۳ص ۱۴۴ ظفیر
(۴) سورة الاحزاب ۶. ظفیر.

الائمة الثلاثة ومحمد بما لا مزيد عليه۔(۱) اس سے معلوم ہوا کہ امام محمدؒ کا مذہب اس بارے میں مفتی بہ نہیں ہے، البتہ اگر قاضی حکم فسخ کا کردے تو نافذ ہو جاوے گا لانه مما يسوغ فيه الاجتهاد.

مجنون جس کو ایک دو دن ہوش آجائے اس کی طلاق واقع ہوگی

(سوال ۹۹٤) ہندہ کا شوہر زید دیوانہ ہے ہندہ کی بسر اوقات کا کوئی ذریعہ نہیں، ہندہ مذکورہ اس سے طلاق لینا چاہتی ہے، اور زید کی حالت یہ ہے کہ کبھی کبھی گھنٹہ آدھ گھنٹہ ایک روز دو روز ہوش میں ہو جایا کرتا ہے، ایسے وقت میں زید کی طلاق واقع ہو سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) زید جس وقت ہوش میں ہوتا ہے اگر بالکل تام العقل اور ہوشیار ہوتا ہے تو اس حالت میں اگر وہ طلاق دیوے طلاق واقع ہو جاتی ہے اور اگر اس وقت بھی کامل العقل نہیں ہوتا تو اس کی طلاق واقع نہیں ہوتی اور حالت دیوانگی کی بھی طلاق واقع نہیں ہوتی قال في الشامي فيحترز به عمن يفيق احيانا اى يزول عنه مابه بالكلية وهذا كالعاقل البالغ في تلك الحالة وهو محمل كلام الزيلعي۔(۲)

جو پندرہ دن ٹھیک رہتا ہے اور پندرہ دن پاگل حالت صحت میں طلاق دے دے تو ہوگی یا نہیں

(سوال ۹۹۵) زید تین برس سے مجنون ہو گیا ہے، پاگل خانہ میں اس کا علاج ہو رہا ہے، بقول ڈاکٹر اس کی اس وقت ایسی حالت ہو گئی ہے کہ پندرہ دن طبیعت اس کی صحیح اور درست ہو جاتی ہے، حسن و قبیح فعل کو اچھی طرح تمیز کر لیتا ہے، جب ایسی حالت میں کوئی عزیز اس سے ملتا ہے تو تمام عزیز و اقارب کو پوچھتا ہے، اور پندرہ دن طبیعت اس کی خراب رہتی ہے، حسن و قبیح فعل کو تمیز نہیں کر سکتا اگر حالت افاقہ میں اپنی زوجہ کو طلاق دے دے تو صحیح ہوگی یا نہیں۔

(۲) زوجہ زید مسکین اور غریب ہے، کوئی خبر گیری کرنے والا نہیں ہے، لہذا امام محمدؒ کے قول پر عمل کر کے طالب تفریق کر سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) حالت افاقہ میں اگر وہ تام العقل ہو جاتا ہے تو طلاق اس کی صحیح ہے كما حققه الكمال قال في الشامي فيحترز عمن يفيق احيانا اى يزول عنه ما به بالكلية وهذا كالعاقل البالغ في تلك الحالة(۳) شامی جلد خامس کتاب الحجر۔

(۲) علامہ شامی نے اس موقع پر کہا وقد تكفل في الفتح برد ما استدل به الائمة الثلاثة ومحمد بما لا مزيد عليه۔(۴) پس معلوم ہوا کہ موجب قول امام محمدؒ فتوی دینا درست نہیں ہے، اور تفریق صحیح نہ ہوگی۔ اصل مذہب یہی ہے کہ زمانہ حال کی نزاکت اور قاضی شرعی نہ ہونے کی وجہ سے عورتوں کی مظلومیت پر نظر کر کے زمانہ حال کے علماء نے تفریق کی اجازت بنا بر مذہب مالکیہ دے دی ہے، جس کے لئے کچھ شرائط ضروری ہیں۔

---

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العنين ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س ج۳ص ۵۰۱ ظفیر (۲) رد المحتار کتاب الحجر ج ۵ ص ۱۲٤ ط.س ج۳ص ۱٤٤ ۱۲ ظفیر (۳) رد المحتار کتاب الحجر ج ۵ ص ۱۲٤ ط.س ج۳ص ۱٤٤ ۱۲ ظفیر (٤) رد المحتار باب العنين ج ۲ ص ۸۲۲ ط.س ج۳ص ۵۰۱ ظفیر

یہ سب شرائط واحکام الحیلة الناجزہ للحیلة العاجزہ (۱) میں ضبط کر دیئے گئے ہیں، اس کو دیکھ لیا جائے۔ (مرتب)۔

ایسا لڑکا جس کے حواس ٹھیک نہیں، نہ بول سکتا ہے وہ کس طرح طلاق دے گا۔

(سوال ۹۹۶) ایک لڑکے کا نکاح پانچ چھ سال کی عمر میں ہوا، اب وہ بالغ ہے، مگر شروع ہی سے اس کے ہوش وحواس ٹھیک نہیں، نہ وہ بول سکتا ہے، اور اس کو دین ودنیا کی کچھ خبر نہیں ہے، اس کی طلاق کی کیا صورت ہو سکتی ہے، اور طلاق کی عدت ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اگر یہ لڑکا مجنون ہے، اس کے ہوش وحواس صحیح نہیں، اچھے برے کی تمیز نہیں کر سکتا تو امام محمدؒ کے مذہب کے موافق قاضی ان میں تفریق کر سکتا ہے، اس کے بعد وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور اگر وطی یا خلوت صحیحہ بھی اب تک نہیں ہوئی تو پھر عدت بھی نہیں، قال محمد ان کان المجنون حادثا یؤجله سنة کالعنة وان کان مطبقاً فهو کالجب وبه ناخذ کذا فی الحاوی (۲) القدسی عالمگیریه وفی الدر المختار واذا وجدت المرأة زوجها مجبوباً الخ فرق بینهما فی الحال لعدم فائدة التاجیل الخ۔ (۳)

جذام والے کی بیوی تفریق کرا سکتی ہے

(سوال ۹۹۷) ولی محمد کی شادی کر ساتے ہوئی چھ سال ہوئے، تین سال تک زوجہ شوہر کے پاس رہی، بعد تین سال کے شوہر کو آثار فساد خون ظاہر ہوئے، اور اب اس کو مرض جذام مخلوع ظاہر ہو گیا، زوجہ علیحدگی چاہتی ہے تاکہ عقد ثانی کر لیوے۔

(الجواب) در مختار میں ہے کہ امام ابو حنیفہؒ کے مذہب کے موافق مرض جذام وبرص وغیرہ میں تفریق بین الزوجین نہیں ہو سکتی، بلکہ شوہر سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دے، بدون طلاق دیئے شوہر کے تفریق نہ ہوگی اور عورت کو دوسرا نکاح کرنا جائز نہ ہوگا، البتہ امام محمدؒ نے فرمایا ہے کہ جذام وبرص کی صورت میں اگر شوہر طلاق نہ دے تو حاکم تفریق کرا سکتا ہے، پس شوہر اول سے کہا جاوے کہ وہ طلاق دے دے اور اگر وہ طلاق نہ دے تو حاکم شرعی سے تفریق کرالی جاوے۔ (۴) (دلائل پہلے بھی رد المحتار سے نقل ہو چکے ہیں۔ ظفیر۔)

شوہر کو جذام کی بیماری ہو تو عورت کو خیار فرقت حاصل ہے

(سوال ۹۹۸) زید کو جذام ہو گیا ہے، اس لئے اس کی بیوی زینب خلع چاہتی ہے مگر شوہر مذکور چھوڑنا نہیں چاہتا تو علیحدگی کے لئے کیا صورت اختیار کی جاوے۔

(الجواب) جذام، برص اور جنون کی وجہ سے امام محمدؒ کے مذہب کے موافق عورت کو خیار فرقت حاصل ہے، وہ اپنے شوہر سے علیحدگی حاصل کر سکتی ہے یعنی اس کو حق ہے کہ وہ کسی حاکم شرعی قاضی وغیرہ کے یہاں تفریق کی

(۱) تفصیل کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزة للتهانوی وکتاب الفسخ والتفریق للرحمانی۔ ظفیر۔
(۲) عالمگیری باب العنین ج ص ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار ط.س ج۳ص ۴۹۴
(۴) واذا کان بالزوج جنون او برص اوجذام فلا خیار لها عند ابی حنیفة وابی یوسف وقال محمد لها الخیار دفعا للضرر عنها کما فی الجب والعنة (هدایه باب العنین ج ۲ ص ۳۹۸ و ج ۲ ص ۳۹۹) ظفیر

درخواست کرے پس صورت مسئولہ میں جب کہ خلع اور طلاق وغیرہ کی کوئی صورت نہیں ہے تو امام محمد کے مذہب پر عمل کیا جاسکتا ہے واذا کان بالزوج جنون او برص او جذام فلا خیار لها عند ابی حنیفة وابی یوسف وقال محمد لها الخیار دفعاً للضرر عنها (۱) الخ هدایه قال محمد ان کان الجنون حادثا یؤ جله سنة کالعنة ثم یخیر المرأة الخ وان کان مطبقا فهو کالجب وبه نا خذ حاوی القدسی عالمگیریه۔(۲)

(۱) دیکھئے هدایه باب العنین وغیرہ ج ۲ ص ۳۹۸ و ج ۲ ص ۳۹۹۔ ظفیر۔
(۲) دیکھئے عالمگیری باب العنین ج ۱ ص ۵۲۶ ماجدیه۔ ظفیر۔

باب چہار دہم

زوجہ مفقود الخبر سے متعلق احکام و مسائل

زوجہ مفقود کے سلسلہ میں امام مالکؒ کا فتویٰ اور احناف کا عمل

(سوال ۹۹۹)جواب پہنچا، جس کا مضمون یہ ہے۔ زوجہ مفقود سے چار سال کے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ پورے ہونے کے بعد نکاح صحیح ہے اور اگر زوج آجاوے تو وہ عورت اسی کو ملے گی، اور جو اولاد شوہر ثانی سے ہوئی ہو وہ اس کو ملے گی فی الشامی باب المفقود.

اگر پھر شوہر اول آجاوے تو مالکیہ کے اس میں دو قول ہیں، ایک یہ کہ وہ شوہر اول کے پاس جاوے اور نکاح ثانی فسخ سمجھا جاوے، دوسرا یہ کہ نکاح دوم موجب فسخ نکاح اول ہے پس وہ ثانی کے پاس رہے گی اور اول کو کوئی حق باقی نہ رہے گا، اور جمہور مالکیہ کے نزدیک بھی قول معتبر و مفتی بہ ہے از فتاویٰ مولانا عبدالحی صاحب اس میں اور آپ کے جواب میں کیا تطبیق ہے، اور اگر شوہر اول کو ملے گی تو اس کو نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں، اور شوہر ثانی کو طلاق اور عورت کو عدت گذارنی ہوگی یا نہیں۔ اور شوہر ثانی کے ذمہ مہر لازم ہوگا یا نہیں؟

(الجواب) شامی جلد ثالث باب المفقود میں ہے لکن لو عادحیاً بعد الحکم بموت اقرانه قال الطحاوی الظاهر انه کالمیت اذا احی والمرتد اذا اسلم فالباقی فی یدورثته له ولا یطالب بما ذهب قال ثم بعد رقمه رئیت المرحوم ابا السعود نقله عن الشیخ شاهین ونقل ان زوجة له والا ولاد للثانی۔(۱) اس عبارت سے جو مطلب احقر نے لکھا تھا وہی ظاہر ہے، اور مولانا عبدالحی صاحب مرحوم نے بسبب نہ دیکھنے اس حکم صریح کے قواعد سے حکم لکھا ہے کیونکہ قاعدہ معروفہ یہ ہے کہ جس امام کا مذہب اختیار کیا جاوے اس کے متعلق انہیں کی شرائط کی پابندی کی جاوے مگر چونکہ یہ حادثہ اور مسئلہ دوسرا ہے اس لئے اس میں اپنے مذہب کی تصریح کے موافق عمل کرنا اوفق ہے اور لفظ زوجة له سے خود ظاہر ہے کہ نکاح جدید کی شوہر اول کو ضرورت نہیں ہے، اور شوہر ثانی کو طلاق کی حاجت نہیں ہے، اور بصورت وطی عدت لازم ہوگی جیسا کہ موطوءۃ بالشبہہ میں عدت لازم ہوتی ہے اور شوہر ثانی کے ذمہ بعد وطی کے مہر مثل لازم ہوگا۔

جس کا شوہر دس سال سے مفقود ہو وہ امام مالکؒ کے فتویٰ پر عمل کرے

(سوال ۱۰۰۰)مسماۃ وزیرو کا شوہر دس سال ہوئے کہ لاپتہ ہے تو اس کی زوجہ وزیرو نکاح ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) جب کہ واقعی مہدی حسن شوہر مسماۃ وزیرو کا عرصہ دس سال سے مفقود الخبر ہے تو موافق مذہب امام مالک رحمہ اللہ کے جس پر علماء حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے، اب مسماۃ وزیرو نکاح ثانی کر سکتی ہے کذا فی الشامی قوله خلافاً لمالك فان عنده تعتدزوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ۔(۲)

---

(۱) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط.س ج۳ص۲۹۷ ظفیر
(۲) ایضاً ج۳ ص ط.س ج۳ص۲۹۵ ۱۲ ظفیر

ساٹھ برس کا آدمی سات سال سے غائب ہے اس کو زندہ سمجھا جائے یا مردہ

(سوال ۱۰۰۱) جو شخص سات سال سے مفقود ہے اور عمر اس کی تخمیناً ساٹھ برس کی ہے، اس کو زندہ شمار کیا جائے گا یا مردہ، اور مردہ مانا جائے گا تو کب سے۔

(الجواب) کتب فقہ در مختار وغیرہ میں ہے کہ اصل مذہب امام ابو حنیفہ کا یہ ہے کہ جس وقت تک اس کے اقران یعنی ہم عمر فوت نہ ہو جاویں اس وقت تک وہ شخص مفقود الخبر زندہ شمار ہوگا، اس کا مال اس کے ورثہ کو تقسیم نہ کیا جاوے گا، پھر فقہاء نے ہم عمروں کے فوت ہونے کے زمانہ کو محدود کیا ہے، بعض نے فرمایا ایک سو بیس برس بعض نے سو برس بعض نے نوے برس اور متاخرین نے ساٹھ یا ستر برس کی عمر ہونے پر موت مفقود کا حکم دیا ہے اور اکثر فقہاء نے نوے برس پر فتویٰ دیا ہے واختاره في الكثرة وهو الا وفق هدايه وعليه(۱) الفتوىٰ ذخيره شامي وقد قال في النظم المعروف۔

مال مفقود را مثل دان تا نود سال از ولادت آں

پس اس قول مفتی بہ کے موافق جس وقت شخص مذکور مفقود الخبر کی عمر نوے برس کی ہو جاوے اس وقت حکم موت کا دے کر اس کی میراث ورثہ موجودین پر تقسیم کی جاوے گی، یعنی جو ورثہ اس وقت موجود ہوں ان کو دیا جاوے گا، اور جو اس سے پہلے مر گئے وہ محروم رہے کما في الدر المختار ويقسم ماله بين ورثته الآن الخ در محتار اى حين حكم بموته لا من مات قبل ذلك الوقت. شامي(۲)

شوہر کے دو برس سات ماہ غائب رہنے کے بعد جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہے

(سوال ۱۰۰۲) زید دو برس سات ماہ سے مفقود الخبر تھا، اس کی زوجہ کے وارثوں نے زوجہ زید کا نکاح ثانی دو برس سات ماہ کے بعد عمر کے ساتھ کر دیا، ۲۵ شعبان سن ۱۳۴۰ھ کو عقد ثانی ہوا اور ۲۹ محرم سن ۱۳۴۳ھ کو زید مفقود الخبر صحیح سلامت واپس آگیا، تو وہ عورت اسی کو ملے گی یا نہیں۔

(الجواب) زوجہ زید کا دوسرا نکاح جو شوہر اول کی مفقود ہونے سے دو برس سات ماہ بعد ہوا، کسی مذہب کے موافق صحیح نہیں ہوا۔(۳) اور جب کہ زید واپس آگیا تو وہ عورت اسی کو ملے گی اور نکاح اس کا زید سے قائم ہے کیونکہ کوئی وجہ فسخ نکاح کی نہیں پائی گئی كذا في عامة كتب الفقه.

---

(۱) هدايه كتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۶ پوری عبارت یہ ہے واذا تم له مائة وعشرون سنة من يوم ولد حكمنا بموته وفي ظاهر المذهب يقدر بموت الاقران وفي المروى عن ابي يوسف بمائة سنة و قدره بعضهم بتسعين الخ والا وفق ان يقدر بتسعين واذا حكم بموته اعتدت امراة عدة الوفاة من ذلك الوقت (ايضا) ظفير.

(۲) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط س ج ۴ ص ۲۹۸. ظفير

(۳) اذا غاب الرجل فلم يعرف له موضع ولم يعلم احى هو ام ميت نصب القاضى من يحفظ ماله الخ ولا يفرق بينه وبين امرأته وقال مالك اذا مضى اربع سنين يفرق القاضى بينه وبين امرأته الخ (هدايه كتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۴) ظفير

جوان العمر عورت جس کا شوہر غائب ہے کیا کرے

(سوال ۱۰۰۳) ایک شخص چار سال سے مفقود الخبر ہے اس کی منکوحہ کو بہت سی ضروریات نکاح ثانی کی طرف داعی ہیں۔ جوان العمر ہے ارتکاب ممنوع شرعی کا خوف ہے، نفقہ، کسوت، سکنی، زوج کی طرف سے نہیں ملتا۔ کیا اس حالت ضرورت میں شرعاً عورت کو دوسری جگہ نکاح کرنا جائز ہے۔

(الجواب) اس مسئلہ میں صحابہ اور تابعین اور ائمہ مذہب کے درمیان بہت بڑا اختلاف ہے، حضرت عمرؓ اور ایک بڑی جماعت صحابہ کرامؓ کی قائل ہے کہ زوجہ مفقود کو چار سال تک انتظار کرنا چاہئے، اس کے بعد عدت وفاۃ ختم کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، بعض نے اس پر اجماع صحابہ کا بھی دعویٰ کیا ہے اور یہی قول علاوہ حضرت عمرؓ کے حضرت عثمانؓ اور حضرت علیؓ (ایک روایت میں) کی طرف منسوب ہے (زرقانی) اور یہی قول امام مالک رحمہ اللہ کا بھی ہے، اور بعض صحابہ مثل حضرت ابن مسعود اور حضرت علی دوسری روایت کی بناء پر) یہ فرماتے ہیں کہ مفقود کی زوجہ کو اس وقت تک انتظار کرنا چاہئے جس وقت شوہر مفقود کی موت ظاہر و متحقق ہو جائے اور اسی کو حضرت امام ابو حنیفہؒ نے اختیار کیا ہے، چنانچہ اس میں فقہاء حنفیہ کے حسب ذیل اقوال مشہور ہیں (۱) مفقود کے اقران (ہم عمر) کے مر جانے تک مفقود کو زندہ تصور کیا جائے گا۔ (۲) نوے برس تک (۳) سو برس تک (۴) ایک سو بیس برس تک مفقود کے موت کا حکم نہ کیا جاوے گا (۵) قاضی کی رائے پر مفوض ہے، جس وقت قاضی کو اس میں مصلحت نظر آوے اس وقت مفقود کی موت کا حکم کر سکتا ہے، جس کا حاصل یہ ہے کہ کوئی مدت معینہ مقرر نہ کی جائے بلکہ جیسے کہ امام ابو حنیفہؒ کا عام مسلک ہے کہ مبتلی بہ کی رائے پر تفویض کرتے ہیں، ویسا ہی یہاں بھی اختیار کیا جاوے گا کما فی البحر و اختار شمس الائمۃ ان لا یقدر بشئی لانہ الیق بطریق الفقہ لان نصب المقادیر بالرای لاتکون وفی الهدایة انه الاقیس وفوضه بعضهم الی القاضی فای وقت رای المصلحة حکم بموته قال الشارح وهو المختار بحر ج ۵ ص ۱۷۸ اور صاحب قنیہ اس قول کو ابو حنیفہ کی روایت قرار دیتے ہیں کما قال نافع عن ابی حنیفة ان مدة الفقد مفوض الیٰ رای القاضی فیحکم بما اوی الیه اجتهاده فیقسم ماله حینئذ بین الاحیاء من ورثته قنیه ص ۱۸۰ اور زیلعی کا مختار بھی یہی ہے۔ صاحب بحر ینابیع سے نقل کر کے اس قول کو ظاہر روایت قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ شامی میں ہے قوله واختار الزیلعی تفویضه للامام قال فی الفتح فای وقت رای المصلحة حکم بموته قال فی النهر و فی الینابیع قیل یفوض الیٰ رای القاضی ولا تقدیر فیه فی ظاهر الروایة وفی القنیة جعل هذا روایة عن الامام اھ صاحب بحر کا مختار بھی یہی قول معلوم ہوتا ہے، اس لئے کہ دوسرے اقوال کے اختیار کرنے والے سے متعلق استعجاب ظاہر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔ والعجب من المشائخ کیف یختارون خلاف ظاهر المذهب مع انه واجب الاتباع علی مقلدی ابی حنیفة والامام محمد لم یعتبر السنین وانما اعتبره المتقدمون بعده وقال الصدر الشهید فی شرحه ما قال محمد احوط کما فی التتارخانیه ولقد صدق من قال کثرة المقالات تؤذن بکثرة الجهالات ومن الغریب ما نقله فی التتارخانیة انه مقدر بثمانین سنة

وعلیه الفتوی بحر ج ۵ ص ۱۷۸، خلاصہ یہ ہے کہ ایک مدت معینہ تک انتظار کرنے کا حکم جو کہ حنفیہ کا مذہب قرار دیا جاتا ہے وہ فی الحقیقۃ ائمہ حنفیہ سے منقول نہیں بلکہ ائمہ کا قول یہی ہے کہ جب آثار و قرائن سے اس کے مرنے کا گمان غالب ہو جائے تو اس وقت مفقود کے مرنے کا حکم کیا جاوے گا چنانچہ بعض مواقع میں تھوڑی سی مدت کے گذر جانے پر بھی موت کا حکم دیئے جانے کے قائل ہوئے ہیں کما فی الشامی نقلاً عن الزیلعی وقال الزیلعی لانه یختلف باختلاف البلاد وکذا غلبة الظن تختلف باختلاف الا شخاص فان الملك العظیم اذا نقطع خبره یغلب علی الظن فی ادنی مدة انه قدمات اه(۱) اس کے بعد صاحب شامی خود فرماتے ہیں ومقتضاه انه یجتهد ویحکم بالقرآئن الظاهرة الدالة علی موته وعلی هذا یبتنی(۲)

مفقود الخبر کی بیوی پہلے شوہر کی واپسی کے بعد اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۰۴) زید مفقود الخبر کی زوجہ نے زید کا عرصہ دراز تک انتظار کے بعد اپنا دوسرا نکاح کیا، مدت مدید کے بعد زید مفقود الخبر واپس آیا، اور اس نے دعویٰ کر دیا کہ میری زوجہ ہے، اور چار سال کا مفقود الخبر ہونا ظاہر کیا، دوسرے خاوند سے اس کی زوجہ کے بچہ پیدا ہوا، اب دریافت طلب امر ہے کیا وہ زوجہ زید کی سمجھی جاوے گی، اور بچہ کس کے نسب میں داخل ہوگا۔

(الجواب) شامی میں تصریح ہے کہ اگر مفقود الخبر واپس آجاوے تو اس کی زوجہ اسی کو ملے گی، شوہر ثانی سے علیحدہ کرا دی جاوے گی اور اولاد شوہر ثانی کی ہے شامی ج ۳-۱۳(۳) فقط واللہ تعالیٰ اعلم.

مفقود الخبر کی بیوی نے دوسری شادی کر لی پھر پہلا شوہر آیا مگر وہ رکھنا نہیں چاہتا کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۰۵) زوجہ مفقود کا نکاح ثانی کر دیا تھا بعد نکاح ثانی کے شوہر اول آگیا تو اب نکاح دوسرا صحیح اور جائز رہا یا نہیں؟ اگر نہیں تو کیا کرنا چاہئے؟ کیونکہ شوہر اول اس کو رکھنا نہیں چاہتا۔

(الجواب) بعد آنے خاوند اول کے دوسرا نکاح جائز نہیں رہا (۴) اگر وہ یعنی شوہر اول اس عورت کو رکھنا نہیں چاہتا تو صورت اس کی یہ ہے کہ شوہر اول اس عورت کو طلاق دے دے اور وہ عورت عدت تین حیض پوری کر کے دوسرے خاوند سے جس کے پاس ہے نکاح کر لے مہر جدید مقرر کرے۔

بیوی پہلے شوہر کے آجانے کے بعد اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰۰۶) قبر سے چھ مہینے پر ایک شخص زندہ نکلا ہے، اس کی بیوی موجود ہے، وہ کس کو ملے گی۔

(الجواب) اس کی زوجہ اسی کو ملے گی کما فی الشامی لکن لو عاد حیاً بعد الحکم بموت اقرانه قال الظاهر انه کالمیت اذا احی والمر تداذ اسلم فالباقی بین ورثته له ولا یطالب بما ذهب قال ثم بعد

---

(۱) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۷. ط.س. ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر. (۲) ایضاً ج ۳ ص ۴۵۷ ط.س. ج ۴ ص ۲۹۷. ظفیر (۳) لو عاد بعد الحکم بموت اقرانه (الی قوله) نقل ان زوجة له والا ولا دللثانی (رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸. ط.س. ج ۴ ص ۲۹۷) ظفیر (۴) ایضاً. ط.س. ج ۳ ص ۲۹۷. ظفیر.

رقمه رأيت المرحوم ابا السعود نقله الشيخ شاهين ونقل ان زوجة له والا ولاد للثاني۔(۱)

شوہر کی دو برس کی گمشدگی کے بعد عورت نے دوسری شادی کر لی وہ جائز نہیں ہوئی۔

(سوال ۱۰۰۷) ایک عورت کا خاوند پردیس کو چلا گیا تھا، دو برس تک گم رہا۔ بعد چار برس کے اس عورت کے والد نے دوسرا نکاح کر دیا، اور نکاح سے دو برس پہلے اس خاوند کا خط بھی آ چکا تھا، دو اولاد بھی دوسرے خاوند سے پیدا ہوئی پھر اس کا خاوند اول بھی آ گیا، وہ عورت خوشی سے پہلے خاوند کے یہاں چلی گئی، اب دریافت طلب یہ امر ہے کہ وہ عورت کس کی منکوحہ رہی اور وہ اولاد کس کی ہے۔

(الجواب) پہلا نکاح قائم ہے اور دوسرا باطل ہوا، اور اولاد جو زوج ثانی سے ہوئی ولد الحرام ہے۔(۲)

دس سال گم شدہ شوہر کا انتظار کرنے کے بعد عورت کی دوسری شادی

(سوال ۱۰۰۸) ایک شخص اپنے گھر سے مفقود ہو گیا جس کو عرصہ دس سال کا ہوا، اس کی بیوی تنگ ہو کر دوسرے شخص کے یہاں چلی گئی اور بغیر نکاح کے اولاد بھی ہوئی ہے، اب وہ اس شخص سے نکاح بھی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس عورت کو چاہئے کہ اب نکاح کر لیوے کیونکہ امام مالکؒ کے مذہب میں چار برس کے بعد مفقود الخبر کے زوجہ عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور اس پر حنفیہ نے بھی فتویٰ دیا ہے۔(۳) (بلا نکاح دوسرے مرد کے پاس جب تک وہ رہی حرام کاری میں مبتلا رہی، اس سے توبہ کرے، البتہ اب شادی کر لینے کے بعد اس کا رہنا سہنا جائز ہوگا۔ ظفیر۔)

دس برس شوہر کا انتظار کر کے عورت نے دوسری شادی کر لی، اب پہلا شوہر آ گیا، کیا حکم ہے

(سوال ۱۰۰۹) زید نے اپنی شادی کی، اور اس کے تین برس بعد وہ پردیس چلا گیا اور دس برس تک اس کا پتہ نہیں چلا۔ بعد کو زید کی بیوی نے نکاح ثانی کر لیا۔ اور اب زید جو کہ بارہ برس بعد واپس آیا اور مسماۃ مذکورہ پر دعویٰ کرتا ہے یہ دعویٰ اس کا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) یہ دعویٰ اس کا درست اور جائز ہے، وہ عورت شوہر اول کو ہی ملے گی، کیونکہ شوہر اس کا اگر مفقود الخبر نہ ہوا تھا تو وہ دوسرا نکاح ہی باطل ہوا، اور اگر مفقود الخبر ہو گیا تھا تو مفقود میں بھی یہی حکم ہے کہ اگر وہ واپس آ جائے تو اس کی زوجہ اس کو ملے گی کما فی رد المحتار قال ثم بعد رقمه رئيت المرحوم ابا السعود نقله عن الشيخ شاهين ونقل ان زوجته له والا ولاد للثاني . كتاب المفقود شامي ج ۳ ص ۳۳۲۔(۴)

(۱) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ ط س ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر

(۲) جب دو برس بعد شوہر کا خط آ گیا تو وہ مفقود نہیں کہا جائے گا اس لئے دوسرا نکاح جائز نہیں ہے۔ اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط س ج ۳ ص ۵۱۶) ظفیر

(۳) ولا يفرق بينه وبينها ولو بعد مضى اربع سنين خلافا لمالك (رد المحتار) فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضى اربع سنين الخ قال في البزازيه الفتوى في زماننا على قول مالك (رد المحتار كتاب المفقود مطلب في الافتاء بمذهب مالك في زوجة المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط س ج ۴ ص ۲۹۵) ظفیر

(۴) رد المحتار كتاب المفقود تحت قوله فان ظهر قبله ج ۳ ص ۴۵۸ ط س ج ۴ ص ۲۹۷ ظفیر

زوجہ مفقود میں قضائے قاضی کی بحث

(سوال ۱۰۱۰) آپ نے زوجہ مفقود کے مسئلہ میں قضاء قاضی کاذکر نہیں فرمایا۔
(الجواب) مفقودالخبر کی زوجہ کے بارے میں امام مالک کے مذہب کے موافق بندہ تفریق قاضی وقضائے قاضی کا ذکر اس وجہ سے نہیں کرتا کہ یہ مسلم ہے کہ جس امام کا مذہب لیا جاوے، اس امام کا اس بارے میں جو مذہب ہو اس کو لینا چاہئے، بندہ نے جو اس بارے میں کتب فقہ مالکیہ کو دیکھا تو ان کی کتب میں یہ تفصیل ہے فصل لذكر المفقود واقسامه الاربعة . ولزوجة المفقود الرفع للقاضي والوالي ووالي الماء والا فلجماعة المسلمين فيوجل الحراربع سنين ثم اعتدت كالو فاة ولا يحتاج فيها لاذن من الحاكم . والا يوجد احد منهم فلجماعة المسلمين من صالحي بلدها الخ شرح الخلاصة الدر ديه على مختصر الشيخ الخليل في الفقه للامام المالك رحمه الله، اور شاید یہی وجہ ہو کہ شامی نے امام مالک کے مذہب کی تشریح میں یہ لکھا ہے قوله خلا فا لما لك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الو فاة بعد مضى اربع سنين ومذهب الشافعي القديم الخ(۱) ج ۳ ص ۳۴۰ باقی اگر قاضی کی تفریق پائی جاوے تو بہت اچھا ہے پھر کچھ تامل نہ ہوگا (صاحب ہدایہ کی عبارت وقال مالك اذا مضى اربع سنين يفرق القاضي بينه وبين امرا ته الخ،(۲) ہدایہ کا یہ مطلب ہو سکتا ہے کہ قاضی موجود ہو تو وہی تفریق کا حکم دیوے تاکہ کچھ شک نہ رہے۔

جس کا شوہر غائب ہے وہ کیا کرے

(سوال ۱۰۱۱) ایک لڑکی کا شوہر عرصہ آٹھ سال سے غائب ہے، باوجود تلاش کے کہیں پتہ نہیں چلتا، لڑکی اس وقت نوجوان ہے اگر اس کی شادی دوسرے شخص سے نہ کی جاوے تو قوی احتمال زنا کا ہے جس کو لڑکی خود اپنی والدہ سے اشارۃً کنایۃً اظہار کرتی رہتی ہے، اس صورت میں لڑکی کا دوسرا نکاح جائز ہے یا نہیں۔
(الجواب) زوجہ مفقودالخبر کے بارے میں حنفیہ نے امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ دیا ہے کہ چار برس کے بعد زوجہ مفقود کو اس کے نکاح سے خارج کر کے عدت وفات پور کرا کے دوسرا نکاح کرنے کی اجازت دیتے ہیں كما في الشامي عن القهستاني لو افتى في مواضع الضرورة لاباس به الخ۔(۳)

مفقودالخبر کی بیوی کی دوسری شادی کے لئے قضائے قاضی ضروری ہے

(سوال ۱۰۱۲) (۱) زوجہ مفقود اگر مذہب امام مالک رحمہ اللہ چار سال کے بعد دوسرا نکاح کرنا چاہے تو اس کو تفریق قاضی کی ضرورت ہے یا نہیں، اگر تفریق قاضی کی ضرورت ہے تو اس کی کیا دلیل ہے۔ اور اگر تفریق قاضی کی ضرورت نہیں ہے تو عبارت ذیل کا کیا مطلب ہے جس سے تفریق قاضی ضروری معلوم ہوتی ہے۔
ولا يفرق بينه وبين امرأ ته (٤) هدايه ولا يفرق بينه وبينها ولوبعد مضى اربع سنين (٥) (در مختار) قال مالك

(۱) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج٤ ص ۲۹۵ . ۱۲ ظفير. (۲) هدايه كتاب المفقود ج ۲ ص ۵۹۷ . ۱۲ ظفير. (۳) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج٤ ص ۲۹۵ . ۱۲ ظفير. (٤) هدايه كتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۵ ظفير. (۵) الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج٤ ص ۲۹۵ . ۱۲ ظفير.

اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینه وبین امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاءت لان عمر رضی الله تعالیٰ عنه هکذا قضی الخ(۱) لا یفرق بینه وبین امرأته وحکم بموته بمضی تسعین سنة وعلیه الفتویٰ عالمگیریه۔ (۲) انه انما یحکم بموته بقضاء لانه امر متحمل فما لم ینضم الیه القضاء لا یکون حجة(۳) در مختار ان هذا ای ماروی عن ابی حنیفة من تفویض موته الیٰ رای القاضی نص علی انه انما یحکم بموته بقضاء شامی۔(۴)

(۳) اگر تفریق ضروری ہے تو اس ملک میں کون تفریق کر سکتا ہے، کیونکہ حاکم وقت نصاریٰ کی طرف سے کوئی قاضی مقرر نہیں، اور مسلمانوں کی تراضی و اتفاق سے بھی کسی کو منصب قضاء نہیں ملا ہے۔ پھر تفریق کی کیا صورت ہے۔

(الجواب)(۱،۲) حنفیہ کے قواعد اور تصریحات کے موافق تفریق قاضی کی ضرورت ہے جیسا کہ ہدایہ وغیرہ سے معلوم ہوتا ہے، لیکن اگر یہ کہا جاوے کہ جب کہ مذہب امام مالک رحمۃ اللہ کا اس بارے میں لیا جاوے تو ان کی کتابوں کے دیکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اول تاجیل اربع سنین کے وقت تاجیل قاضی یا والی یا عام مسلمین کی ضرورت ہے، پھر بعد گذرنے چار برس کے زوجہ مفقود خود عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے کذا صرح به فی کتب الفقه المالکیه اور ظاہر عبارت شامی اسی کو مقتضی ہے کماقال فی شرح قوله خلافا لمالک فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ(۵) وفی شرح الخلاصة فقه للامام مالک ولزوجة المفقود الرفع للقاضی والوالی ووالی الماء والا فلجماعة المسلمین فیوجل الحر اربع سنین ثم اعتدت کالوفات ولا یحتاج فیها لا ذن من الحاکم۔(۶)

زوجہ مفقود چار سال انتظار قاضی کے حکم سے کرے گی، اور پھر قضاء کی ضرورت ہوگی یا نہیں

(سوال ۱۰۱۳) صاحب ہدایہ نے امام مالک رحمۃ اللہ کا مذہب دربارہ تفریق زوجہ مفقود بایں الفاظ تحریر فرمایا ہے قال مالک اذا مضی اربع سنین یفرق القاضی بینه وبین امرأته وتعتد عدة الوفاة ثم تزوجت من شاءت(۷) جس سے معلوم ہوتا ہے کہ چار سال گزرنے کے بعد تفریق ضروری ہے اور عبارت شامی فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین۔(۸) اس کو مقتضی ہے کہ نہ تربص اربع سنین کے لئے حکم قاضی کی ضرورت ہے اور نہ چار سال کے بعد تفریق قاضی کی حاجت ہے۔ پس ان دونوں میں سے کون سا قول فقہ مالکیہ کے موافق ہے، جس زوجہ مفقود کو تاجیل اربع سنین کا حکم کسی قاضی سے حاصل نہ ہوا ہو تو بعد گذرنے چار سال کے اس کی تفریق ضروری ہوگی یا نہیں۔

---

(۱) هدایه کتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۵ و ج ۲، ص ۵۸۶. ظفیر.
(۲) عالمگیری کتاب المفقود ص . ظفیر.
(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸ .ط.س ج ۴ ص ۲۹۷. ظفیر
(۴) رد المحتار کتاب المفقود ص ۴۵۸ ط.س. ج ۴ ص ۲۹۷. ظفیر.
(۵) ایضاً ج ۳ ص ۴۵۶ .ط.س ج ۴ ص ۲۹۵-۱۲ ظفیر.
(۶) شرح الخلاصه.
(۷) هدایه کتاب المفقود ج ۲ ص ۵۸۵. ظفیر.
(۸) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ .ط.س ج ۴ ص ۲۵۵. ظفیر.

(الجواب) یہ جیسا آپ نے صاحب ہدایہ اور شامی سے نقل فرمایا ہے ان دونوں کتابوں میں ایسا ہی لکھا ہے اور شرح دردیر فقہ مالکیہ میں یہ تصریح فرمائی ہے کہ تاجیل قاضی ووالی وعامہ مسلمین کے بعد تفریق قاضی وغیرہ کی ضرورت نہیں ہے، اور بندہ کے خیال میں اس زمانہ میں بوجہ نہ ہونے قاضی کے حسب تصریح فقہاء مالکیہ تاجیل و تفریق عامہ مسلمین کافی ہے، اور تاویل قول صاحب ہدایہ کی یہ ہو سکتی ہے۔ **یفرق القاضی الخ ای ان کان والا یکفی تاجیل غیر القاضی ایضاً ولا حاجة الی التفریق بعده**۔(۱)

چار سال کے بعد قاضی نے زوجہ مفقود کی شادی کر دی اس کے بعد جب پہلا شوہر آگیا تو بیوی اسی کو ملے گی

(**سوال ۱۰۱٤**) ایک عورت کا خاوند لاپتہ ہو گیا، چار سال گذرنے کے بعد قاضی نے موت کا حکم لگا کر چار ماہ دس دن کے بعد اس کا نکاح ثانی کر دیا، چند روز بعد پہلا خاوند آگیا وہ نکاح صحیح ہوا یا نہ اور اب وہ عورت کس کی زوجہ رہے گی قاضی کو کس صورت سے اس کا فیصلہ کرنا چاہئے۔

(**الجواب**) وہ نکاح ثانی تو صحیح ہو گیا، اور اولاد جو اس سے ہوگی وہ ولد الحلال ہے، لیکن بعد آجانے شوہر اول کے وہ عورت شوہر اول کو ملے گی **کما فی الشامی ان زوجة له والا ولا د للثانی الخ رد المحتار جلد ثالث کتاب المفقود**۔(۲)

مفقود الخبر کے مال کی تقسیم کب ہوگی

(**سوال ۱۰۱۵**) مفقود کا مال اس کے وارث کب تقسیم کر سکتے ہیں۔

(**الجواب**) جس وقت مفقود کی عمر اس قدر ہو جاوے کہ اس کے ہم عمر مر جاویں، اس وقت اس کے ورثہ موجودین مال تقسیم کریں۔(۳)

مفقود الخبر کی بیوی موجودہ زمانہ میں کب دوسرا نکاح کرے گی

(**سوال ۱۰۱٦**) اگر کسی عورت کا خاوند اپنے وطن سے مفقود الخبر ہو جاوے تو کتنے زمانہ کے بعد وہ عورت فی زمانہ علمائے دین کے نزدیک دوسری شخص کے نکاح میں آسکتی ہے۔

(**الجواب**) مفقود الخبر کی زوجہ چار برس کے بعد عدت وفات دس دن چار ماہ پورے کر کے موافق مذہب امام مالکؒ کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اس پر حنفیہ کا فتویٰ ہے۔(٤)

---

(۱) اس مسئلہ کی تحقیق کے لئے دیکھئے الحیلة الناجزہ بحث زوجہ مفقود. واللہ اعلم ۱۲ ظفیر.

(۲) رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٨ .ط.س. ج۳ص۲۹۷. ۱۲ ظفیر.

(۳) وبعده یحکم بموته فی حق ماله یوم علم ذلك ای موت اقرانه فتعتد منه عرسه للموت ویقسم ما له بین من یرثه الآن (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٨ .ط.س. ج۳ص۲۹۸) ظفیر.

(٤) خلافا للمالك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ وقد قال فی البزازیة الفتوی فی زماننا علی قول مالك (رد المحتار کتاب المفقود مطلب فی الافتاء بمذهب مالك ج ۳ ص ٤٥٦ .ط.س. ج۳ص۲۹۵).

مفقود الخبر کی کس عمر کا اعتبار کیا جائے گا

(سوال ۱۰۱۷) ظہر الدین والد واعظ علی بعمر بست سال سن ۲۷ ۱۸ء میں مفقود الخبر ہوئے، جس کو عرصہ بیالیس سال کا ہوا، اس وقت سے لے کر اس وقت تک اس کی کوئی خبر نہیں ملی کہ زندہ ہیں یا مر گئے، اور اس وقت ان کی عمر ۶۲ سال کی ہوتی ہے، شرعاً ان کی موت وحیات کے بارے میں کیا حکم ہے، موت کا حکم کس وقت دیا جاوے گا۔

(الجواب) متاخرین فقہاء نے ساٹھ سال برس کی عمر کا اعتبار کیا ہے کہ اس کے بعد موت کا حکم دیا جاتا ہے، اور ابن الہمام نے ستر برس کی عمر کو اختیار فرمایا ہے کذا فی الشامی۔(۱) پس اب کہ ۶۲ برس کی عمر مفقود کی ہوگئی، اگر موت کا حکم دے کر اس کا ورثہ وارثوں موجودہ پر تقسیم کیا جائے تو درست ہے۔(۲)

شوہر بیس سال سے مفقود الخبر ہے بیوی نکاح کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۱۸) ایک لڑکی کی شادی کم سنی میں کی گئی اور شوہر شادی کے تین سال بعد کہیں چلا گیا اور اب تک مفقود الخبر ہے، بیس برس کا زمانہ گذر گیا ہے نہ تو اس نے کوئی خط بھیجا ہے اور باوجود تلاش کے نہ ہی اس کا کچھ پتہ چلا، اگر لڑکی کہیں نکاح کرنا چاہے تو شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) اس حالت میں اس کا دوسرا نکاح درست ہے۔ جیسا کہ شامی میں نقل کیا گیا۔(۳)

جو دس سال تک مفقود الخبر رہے اس کی بیوی کا نکاح جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۱۹) ایک شخص شادی کر کے کہیں چلا گیا، اور دس سال تک مفقود الخبر رہا۔ دس سال بعد لڑکی کے وارثوں نے لڑکی کی شادی اور شخص سے کر دی، چند روز بعد لڑکی کا پہلا شوہر آکر دعویدار ہوا، عدالتی چارہ جوئی کی مگر مقدمہ خارج ہو گیا اور وہ پھر بغیر طلاق دیئے کہیں چلا گیا، اس لڑکی کے بارے میں کیا حکم ہے، مندرجہ بالا شادی کو خلاف شرع سمجھ کر لڑکی کے وارثوں سے قومی جماعت نے قطع تعلق کر دیا۔

(الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ کا بعد دس سال کے جو نکاح کیا گیا تھا وہ صحیح ہو گیا، لیکن جس وقت شوہر سابق واپس آیا تھا وہ عورت شرعاً اسی کو واپس ملنی چاہئے تھی، اور جو نکاح ہوا تھا وہ فسخ ہو گیا، اب اگر وہ شخص پھر کہیں چلا گیا اور لاپتہ ہے تو چار برس کے بعد عدت وفات پوری کر کے پھر وہ عورت دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ دس سال کے بعد جو اس عورت نے نکاح کیا تھا وہ خلاف شرع نہ تھا، پھر اس سے قطع تعلق کرنے کی کوئی وجہ نہیں ہے، چاہئے کہ میل ملاپ کر لیں۔

---

(۱) واختار المتاخرون ستین سنة واختار ابن الهمام سبعین لقوله علیه الصلوة والسلام اعمار امتی ما بین الستین الی السبعین (رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۷ ط. س. ج۳ص۲۹۶) ظفیر

(۲) وبعده یحکم بموته فی حق ماله یوم علم ذلك ای موت اقرانه فتعتد منه عرسه للموت ویقسم ماله بین من یرثه الآن (الدر المختار علی هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸) ظفیر.

(۳) خلافا للمالك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ وقد قال فی البزازیه الفتوی فی زماننا علی قول مالك (رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۶ ط. س. ج۳ص۲۹۶) تفصیل کے لئے دیکھئے "حیلة ناجزه" للتهانوی

جس کے شوہر کو حبس دوام کی سزا دی گئی اس کا حکم

(سوال ۱۰۲۰) ایک شوہر جو دس پندرہ سال سے مفقود الخبر ہے، یا کوئی شخص جس کو سزا دریائے شور یا حبس دوام کی دی گئی اس کی بیوی عقد ثانی کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) مفقود الخبر کا دوسرا حکم ہے۔ اور جس کو سزا دریائے شور دی گئی وہ مفقود الخبر نہیں ہے اور اس کی زوجہ دوسرا عقد شوہر کی زندگی میں نہیں کر سکتی، اور مفقود الخبر وہ ہے جس کا نشان و پتہ اور موت و حیات کچھ معلوم نہ ہو، (۱) اس کو ایک وقت مقرر پر شرعاً موت کا حکم دے دیا جاتا ہے۔

شوہر نو سال سے پلٹن میں ہے خبر گیری نہیں کرتا، بیوی کیا کرے

(سوال ۱۰۲۱) ایک شخص عرصہ نو سال سے نکاح کر کے پلٹن میں ملازم ہو گیا ہے، اور اس عرصہ میں اپنی زوجہ کو نہ خرچ روانہ کیا، اور عورت کے رشتہ داروں نے جو خطوط روانہ کئے نہ ان کا جواب دیا۔ اس بارے میں مولوی ثناء اللہ نے یہ مسئلہ لکھا ہے کہ چار سال کے بعد عورت کا دوسرا نکاح جائز ہے، یہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) وہ شخص جس کا ذکر سوال میں ہے مفقود الخبر نہیں ہے، اس حالت میں اس کی زوجہ کو اس سے علیحدہ نہیں کرا سکتے، اور دوسرا نکاح اس عورت کا نہیں کر سکتے بدون طلاق دینے شوہر اول کے دوسرا نکاح جائز نہ ہوگا، اور مولوی ثناء اللہ صاحب نے جو کچھ لکھا ہے وہ مفقود الخبر کی زوجہ کا مسئلہ ہے۔ علمائے دیوبند وغیرہ نے زوجہ مفقود الخبر کے بارے میں بے شک امام مالکؒ کے مذہب کے موافق فتویٰ دیا ہے کہ چار برس کے بعد اس کی زوجہ عدت وفات پوری کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے مگر وہ یہ مسئلہ نہیں ہے جو سوال میں ہے۔(۲)

مفقود الخبر کی بیوی بغیر قضائے قاضی دوسری شادی نہیں کر سکتی

(سوال ۱۰۲۲) زید آٹھ سال کی مدت سے مفقود الخبر اور لاپتہ ہے، اس کی زوجہ نے بغیر قاضی کی تفریق کے دوسرے شخص سے اپنا عقد نکاح کر لیا، جب علماء کو خبر ہوئی تو انہوں نے تنبیہ کر کے ان کی مفارقت کرا دی، اب زوجہ مذکورہ سے ارتکاب زنا کا خوف ہے، اس صورت میں امام مالک رحمہ اللہ کے مذہب پر فتویٰ کے بموجب کہ چار سال کی مدت ہے اور تفریق قاضی شرط ہے، مذکورہ عورت چاہتی ہے کہ کسی عالم کو حکم قرار دے دیا جائے اور تفریق کا حکم کر کے نکاح کی اجازت دے دے۔

اس معاملہ میں دو امر دریافت طلب ہیں، ایک یہ کہ اس حالت میں ضرورت کے بوقت عالم قاضی کا قائم مقام ہو سکتا ہے یا نہیں؟ دوسرے یہ کہ عالم کی تفریق مثل قاضی کی تفریق کے ہے یا نہیں۔

(الجواب) مفقود الخبر کے بارے میں ماخوذ و معمول بہ امام مالک رحمہ اللہ کا مذہب ہے کہ چار سال کے بعد مفقود الخبر کی زوجہ عدت وفات گذار کر نکاح ثانی کر لے، چنانچہ شامی کی عبارت یہ ہے قوله خلافا لما لك فان عند ہ

---

(۱) وهو لغة المعدوم وشرعا غائب لم يدر احي هو فيتوقع قدومه ام ميت الخ (الدر المختار على هامش رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۳ ط.س.ج ۴ ص ۲۹۲) ظفير (۲) ايضاً ۱۲ ظفير.

تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ (۱) اس عبارت سے واضح ہوا کہ چار سال گذرنے کے بعد زوجہ مفقود عدت وفات پوری کرلے، تفریق کی ضرورت نہ ہوگی، بس چار سال ہو جانے کے بعد تفریق کے ارادہ سے عدت گذارنا کافی ہے، لیکن امام مالک رحمہ اللہ کی کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ تفریق کرنی چاہئے، اور تفریق کرنے والا اگر قاضی نہ ہو تو مسلمانوں کی دیندار جماعت کا تفریق کرنا بھی کافی ہے۔ (۲)

مفقود الخبر سے متعلق احکام

(سوال ۱۰۲۳) شوہر مفقود الخبر کی میعاد شرع شریف میں کس قدر ہے اور کب تک؟ مال متروکہ اس کا کس طرح تقسیم کیا جاوے۔

(الجواب) مفقود الخبر کی زوجہ کے نکاح میں حنفیہ نے قول امام مالک رحمہ اللہ اختیار کیا ہے کہ بعد چار سال کے اس کی زوجہ عدت دس دن چار ماہ پورے کر کے نکاح ثانی کر سکتی ہے کذا فی الشامی (۳) اور دربارہ تقسیم میراث مفقود مذہب اصلی مذہب حنفیہ پر عمل درآمد ہوگا، اور مذہب اصلی حنفیہ کا اس بارے میں ہے کہ جس وقت اقران اس کے مر جاویں اس وقت حکم موت مفقود کا دیا جاوے، (۴) اور تقدیر اس کی نوے برس کے ساتھ کی گئی ہے اور اس میں دیگر اقوال بھی ہیں جو کتب فقہ سے معلوم ہو سکتے ہیں۔

---

(۱) رد المحتار کتاب المفقود مطلب فی الافتاء بمذهب مالك ج ۳ ص ٤٥٦ . ط.س. ج ٤ ص ۲۹۵ . ظفیر.

(۲) تفصیل کے لئے دیکھئے "الحیلة الناجزة" للتهانوی ۱۲ ظفیر.

(۳) خلافا لمالك فان عنده تعتد زوجة المفقود عدة الوفاة بعد مضی اربع سنین الخ وقد قال فی البزازیه الفتویٰ فی زماننا علی قول مالك (رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٦ . ط.س. ج ۳ ص ۲۹۵) ظفیر.

(٤) وبعده يحكم بموته فی حق ماله يوم علم ذلك ای موت اقرانه فتعتد منه عرسه للموت ويقسم ماله بين من يرثه الآن (الدر المختار علی هامش رد المحتار کتاب المفقود ج ۳ ص ٤٥٨ . ط.س. ج ۳ ص ۲۹۸) ظفیر.

باب پانزدہم

عدت سے متعلق احکام و مسائل

نابالغ کی بیوی جس کے ساتھ نہ خلوت ہوئی اور نہ وطی اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۲٤)زید نے بوقت لڑکپن کسی لڑکی سے نکاح کیا،اور بغیر وطی و خلوت کے طلاق دے دی،تو عدت کرنی ضروری ہے یا نہیں،اور یہ طلاق بعد بلوغ کے ہے۔

(الجواب)اگر وطی اور خلوت نہیں ہوئی تو عدت لازم نہیں قال اللہ تعالیٰ وان طلقتمو هن من قبل ان تمسو هن فما لكم عليهن من عدة تعتدو نها الايه ـ(۱)

جس عورت کی عادت حیض آٹھ یوم ہے اس کی عدت کے ایام کم از کم ۵۴ دن ہوں گے

(سوال ۱۰۲۵)جس عورت کی عادت حیض آٹھ یوم کی ہو،اس عورت سے مطلقہ ہونے کے چالیس روز بعد نکاح کرنا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب)چالیس روز میں اس کی عدت ختم نہ ہوگی بلکہ کم از کم اس کی عدت کے ۵۴ یوم ہوتے ہیں،اور عدت میں نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله الآيه۔(۲)

نابالغ شوہر کی خلوت سے بھی عدت لازم ہے۔

(سوال ۱۰۲٦)ایک لڑکی نابالغہ کا نکاح اس کے باپ نے ایک لڑکے نابالغ سے کردیا تھا،اب لڑکی کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی،اب لڑکی کا نکاح دوسری جگہ ہو سکتا ہے یا نہیں،اور عدت اس صورت میں واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب)اگر اس کے شوہر نے بالغ ہو کر اپنی زوجہ کو طلاق دی ہے،تو طلاق واقع ہو گئی،(۳)اور اگر شوہر کے ساتھ خلوت ہو چکی تھی اگرچہ حالت عدم بلوغ میں ہوئی ہو تو عدت لازم ہے،بعد عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے وتجب العدة بخلوته اى الصبى وان كانت فاسدة الخ شامى۔(۴)

شوہر بغیر خلوت فوت ہو جائے تو بیوی پر عدت وفات لازم ہے

(سوال ۱۰۲۷)کسی آدمی نے بالغہ عورت سے نکاح کیا،اور شوہر بغیر خلوت کے فوت ہو گیا،اس صورت میں عورت مذکورہ پر عدت ہوگی یا نہیں۔

(الجواب)اس صورت میں عورت مذکورہ پر عدت لازم ہے،اور عدت اس کی چار ماہ دس یوم ہے کما قال اللہ تعالیٰ . والذين يتو فون منكم و يذرون ازواجاً يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشراً(۵) الايه وفى

---

(۱)سورة البقره . ظفير .(۲)سورة البقره واما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٨٢) ظفير .(۳)نابالغ شوہر کی طلاق واقع نہیں ہوتی ولا يقع طلاق الصبى والمجنون (هدايه كتاب الطلاق ج ۲ ص ۳۳۷) ظفير(٤)رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤٦٦ .ط.س ج۳ص١١٤.١٢ ظفير .(٥)سورة البقره ظفير .

الدر المختار والعدة للموت اربعة اشهر و عشرة الخ مطلقا وطئت او لا لو صغيرة الخ ۔(١)

اکثر مدت حمل دو سال ہے اس کے بعد شرعاً اعتبار نہیں، عدت تین حیض ہے۔

(سوال ١٠٢٨)ایک بیوہ کا حمل خشک ہو گیا، اگر یہ حمل پانچ چھ سال تک پیٹ میں رہے تو اس کی عدت کب تک ہوگی، کتنی مدت کے بعد میں یہ عورت نکاح کر سکتی ہے۔

(الجواب)شرعاً دو برس سے زیادہ حمل نہیں رہتا،(٢)لہذا عورت مذکورہ شرعاً حاملہ شمار نہ ہوگی بلکہ وہ ممتدۃ الطہر ہے، پس اگر وہ مطلقہ ہے تو عدت اس کی تین حیض سے پوری ہوگی، جس مدت میں بھی تین حیض پورے ہوں، اور اگر وہ متوفی عنہا زوجہا ہے تو عدت اس کی دس دن چار ماہ میں پوری ہوگی۔(٣)

مطلقہ سے بعد عدت نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ١٠٢٩)زید نے زوجہ کو طلاق دی، اب بکر چاہتا ہے کہ اس زوجہ کو اپنے نکاح میں لاوے، سو اس کو فی الحال نکاح میں لا سکتا ہے یا نہیں، آیا کتنا روز عدت کرنا ہوگی۔

(الجواب)عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اور جس کو حیض نہ آتا ہو تین ماہ ہیں، پس طلاق کے وقت سے تین حیض گذرنے پر بکر اس سے نکاح کر سکتا ہے اس سے پہلے نہیں کر سکتا۔(٤)قال الله تعالیٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتاب اجله الآيه۔(٥)

عدت خلع وہی ہے جو طلاق کی عدت ہے

(سوال ١٠٣٠)عدت خلع کی کیا ہے۔ کسی عورت نے خلع کے ایک مہینہ بعد نکاح کر لیا، جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب)خلع کی عدت وہی ہے جو طلاق کی یعنی تین حیض کامل اور بصورت نہ آنے حیض کے تین ماہ۔ پس خلع کے ایک مہینہ بعد جو نکاح ہوا وہ باطل ہوا، کما في الدر المختار ۔ وهي في حق حرة تحيض لطلاق او فسخ بجميع اسبابه الخ ثلثة حيض كوامل الخ باب العدة (٦)وفي باب الخلع منه وحكمه ان الواقع به الخ طلاق بائن ۔(٧)

---

(١)الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ٢ ص ٨٣٠ ط س ج٣ص ٥١٠ ,١٢ ظفير.

(٢)واكثر مدة الحمل سنتان لقول عائشه الولد لا يبقى في البطن اكثر من سنتين ولو بظل مغزل (هدايه باب ثبوت النسب ج ٢ ص ٤١٢) ظفير.

(٣) واذا طلق الرجل امرأته طلاقا بائنا الخ وهي حرة ممن تحيض فعدتها ثلثة اقراء الخ وان كانت حاملا فعدتها ان تضع حملها الخ وعدة الحرة في الوفاة اربعة اشهر و عشرا الخ (هدايه باب العدة ج ٢ ص ٤٠١ و ج ٢ ص ٤٠٢) ظفير.

(٤)وهي في حق حرة الخ تحيض لطلاق الخ او فسخ بجميع اسبابه الخ ثلثة حيض كوامل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ٢ ص ٨٢٥ ط س ج٣ص ٥٠٤) واما نكاح منكوحة الغير ومعتدته الخ لم يقل احد بجوازه (رد المحتار باب العدة ج ٢ ص ٨٣٥ ط س ج٣ص ٥١٦) ظفير

(٥)سورة البقره . ظفير.

(٦)الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ٢ ص ٨٢٥ ط س ج٣ص ٥٠٤ ۔ ١٢ظفير

(٧)الدر المختار على هامش رد المحتار باب الخلع ج ٢ ص ٧٧٠ ط س ج٣ص ٤٤٤ ,١٢ ظفير

عدت طلاق نامہ لکھنے کے وقت سے شمار ہوگی

(سوال ۱۰۳۱) زید نے اپنی زوجہ ہندہ کو تحریری طلاق نامہ لکھا، ہندہ کو طلاق کی اطلاع اسی وقت ہوگئی تھی، لیکن تحریر طلاق ۱۹ جمادی الثانیہ کو ملی، دریافت طلب یہ امر ہے کہ مدت اس کی عدت کی کب سے شمار ہوگی اور مدت عدت کیا ہے۔

(الجواب) جس وقت زید نے طلاق نامہ تحریر کیا اسی وقت ہندہ پر طلاق واقع ہوگئی، اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ ہیں، پس اگر وقت تحریر طلاق سے تین حیض ہندہ کے گذر چکے ہیں تو عدت ہندہ کی پوری ہوگئی، اور اگر تین حیض ابھی پورے نہ ہوئے ہوں تو ان کو پورا کر لیا جاوے، اس کے بعد نکاح ثانی کرنا ہندہ کو درست ہے۔(۱)

عدت وفات چار ماہ دس دن ہیں

(سوال ۱۰۳۲) ایک عورت کا خاوند کچھ دنوں سے پردیس تھا اور وہاں اس کا انتقال ہوگیا، اس کی عورت عقد کرنا چاہتی ہے تو اس کی عدت کیا ہوئی۔

(الجواب) عدت اس کی دس دن چار ماہ ہیں، شوہر کے مرنے کے وقت سے، جب دس دن چار ماہ پورے ہو جاویں اس وقت وہ عورت بیوہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔(۲)

طلاق رجعی کی عدت

(سوال ۱۰۳۳) عدۃ طلاق رجعی چیست، آیا دریں طلاق رجوع منجانب آں زوج مزیل طلاق گردیانہ؟ وازالہ طلاق رجعی بکدام امور ممکن است؟

(الجواب) عدت طلاق رجعی سہ حیض است قال فی الدر المختار **وھی فی حق حرۃ تحیض لطلاق ولو رجعیا او فسخ بعد الدخول حقیقۃ او حکما ثلث حیض کو امل الخ** ۔(۳) در طلاق رجعی رجوع در عدت درست است ورجعت از قول وفعل مثل وطی ومس بالشہوۃ وتقبیل ونظر الی داخل الفرج وغیرہ درست می شود ومستحب رجعت بالقول است کما **قال الشامی فی باب الرجعۃ والمستحب ان یراجعها بالقول**(۴) **الخ** وقال فی الدر المختار **وتصح مع اکراہ وھزل ولعب وخطا بنحو راجعتک الخ** ۔(۵)

---

(۱) وھی فی حق حرۃ الخ تحیض لطلاق او فسخ بجمیع اسبابہ الخ ثلثۃ حیض کوامل الخ وفی حق من لم تحض الخ ثلثۃ اشہر (ایضاً باب العدۃ ج ۲ ص ۸۲۵ ط س ج ۳ ص ۵۰۴) ظفیر

(۲) والعدۃ للموت اربعۃ اشہر الخ وعشرۃ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۰ ط س ج ۳ ص ۵۱۰) ظفیر

(۳) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۲۵ ط س ج ۳ ص ۵۰۴ ۔ ۱۲ ظفیر

(۴) رد المحتار باب الرجعۃ ج ۲ ص ۷۲۹ ط س ج ۳ ص ۳۹۸ ظفیر

(۵) الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب الرجعۃ ج ۲ ص ۷۲۸ ط س ج ۳ ص ۳۹۸ ۔ ۱۲ ظفیر

پانچ سال تک حمل رہنا معتبر نہیں ہے

(سوال ۱۰۳٤) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تین طلاق دیں اور اس عورت کو پانچ سال سے حمل ہے اور وہ شخص اس مطلقہ کی برادر زادی سے نکاح کرنا چاہتا ہے تو اس کی عدت وضع حمل ہے یا بالا شہر ہے؟ اور اس کی بھتیجی سے کس وقت نکاح جائز ہے؟

(الجواب) چار پانچ سال تک حمل کا قائم رہنا عند الحنفیہ معتبر نہیں ہے کیوں کہ عند الحنفیہ اکثر مدت حمل کی دو برس ہے، (۱) پس اس کو حاملہ نہیں کہہ سکتے لیکن عدت اس کی بالا شہر نہیں ہے بلکہ تین حیض ہیں، البتہ اگر وہ عورت سن ایاس یعنی پچاس سال یا پچپن سال کی عمر کو پہنچ جائے تو اس وقت اس کی عدت بالا شہر ہوگی، پس جب کہ وہ عورت سن ایاس کو نہیں پہنچی تو تین حیض پورے ہونے کے بعد اس کی عدت ختم ہوگی، (۲) اور جب تک تین حیض پورے نہ ہوں گے اس وقت تک اس کی برادر زادی سے نکاح درست نہیں ہے۔ (۳)

بیوہ عدت میں کہیں جاسکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۳۵) متوفی عنہا زوجہا یعنی بیوہ کو عدت کے اندر اپنے بھائی یا والدین کے یہاں کسی شادی وغیرہ میں دن یا رات کے کچھ حصہ کو جانا اور پھر رات کو اپنے گھر واپس آجانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر جو فقہاء نے دن کو یا رات کے کچھ حصہ میں باہر جانے کی اجازت دی ہے اس کی وجہ سے نفقہ کی ضرورت ہے، اگر یہ ضرورت نہ ہو تو پھر وہ مثل مطلقہ کے ہے کہ عدت میں نکلنا اور کہیں جانا اس کو درست نہیں ہے، چنانچہ در مختار میں ہے حتیٰ **لو كان عندها كفايتها صارت كالمطلقة فلا يحل لها الخروج** (فتح) (٤) اور ایسا ہی شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے۔ پس متوفی عنہا زوجہا کو عدت میں بھائی یا والدین کے گھر شادی وغیرہ میں دن کو بھی (بلکہ مطلقاً دن یا رات میں) جانا درست نہیں ہے۔

نامرد کی بیوی پر بھی عدت ہے اگر خلوت ہو چکی ہے

(سوال ۱۰۳٦) زید نابالغ کی شادی اس کے والدین نے کر دی، جب زید کی عمر پچیس سال کی ہوئی تو اس کی زوجہ سے معلوم ہوا کہ وہ بالکل نامرد ہے، عورت پر قادر نہیں ہو سکتا، اور ڈاکٹر نے زید سے یہ کہہ دیا کہ تم اچھے نہیں ہو سکتے، زید نے اپنی منکوحہ کو طلاق دے دی تو زید کی زوجہ پر طلاق کی عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) ظاہر یہ ہے کہ زید کی خلوۃ تو اپنی زوجہ سے ضرور ہوئی ہوگی۔ اگرچہ صحبت نہیں ہوئی، پس اگر خلوت ہو چکی ہے تو اس کی عورت پر بعد طلاق کے عدت واجب ہے، تین حیض عدت کے ہیں بعد عدت کے دوسرے

---

(۱) اكثر مدة الحمل سنتان واقلها ستة اشهر (الدرالمختار على هامش رد المحتار فصل فى ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۵۷ ط.س. ج۳ص ۵٤۰) ظفير

(۲) تحيض لطلاق ولو رجعيا الخ ثلث حيض كوامل (ايضاً باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط.س. ج۳ص ۵۰٤،۵۰۵) ظفير

(۳) وحرم الجمع بين المحارم نكاحا اى عقداً صحيحا وعدة ولو من طلاق بائن (ايضا باب المحرمات ج ۲ ص ۳۹۰ ط.س. ج۳ص ۳۸) ظفير

(٤) الدر المختار على هامش رد المحتار فصل فى الحداد ج ۲ ص ۸۵٤ ط.س. ج۳ص ۵۳٦، ۱۲ ظفير

شخص سے نکاح کر سکتی ہے۔(۱)

کافرہ سے عدت کے بعد نکاح ہو سکتا ہے

(سوال ۱۰۳۷) زید مسلم کا ہندہ کافرہ سے عرصہ سے ناجائز تعلق تھا، اب ہندہ مسلمان ہو گئی ہے اور فوراً ہی زید مسلم مذکور کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، آیا اس کو عدت کی ضرورت ہے یا نہیں۔

(الجواب) مسلمان ہونے کے بعد تین حیض کے بعد نکاح کر سکتی ہے اس سے پہلے نہیں کر سکتی، اگر وہ عورت حالت کفر میں کسی کے نکاح میں ہو۔ ولو اسلم احدهما ثمه الخ لم تبن حتیٰ تحیض ثلثا الخ۔(۲)

عدت کی تکمیل سے پہلے انتقال مکانی جائز ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۳۸) ایک شخص کی وفات بھوپال میں ہوئی، تو ان کی زوجہ کو قبل پورا کرنے عدت کے یہاں لا سکتے ہیں یا نہیں۔

(الجواب) اگر وہاں عدت پوری کرنے تک رہنے میں کسی قسم کا خوف اور بے اطمینانی نہیں ہے اور سب ضروریات وہاں پوری ہو سکتی ہیں تو اسی جگہ عدت پوری کرنی چاہئے یہاں آنا درست نہیں ہے۔ اور اگر وہاں باطمینان نہیں رہ سکتی، اور ضروریات پوری نہیں ہو سکیں تو اپنے وطن کو آ سکتی ہے، در مختار میں ہے او کانت فی مصر او قریة تصلح للاقامة تعتدثمه (در مختار) قوله تصلح للاقامة بان تامن فیها علی نفسها وما لها وتجد ما تحتاجه الخ شامی(۳) (ترجمہ و حاصل مطلب) یا ہو عورت بوقت موت شوہر کے مثلاً کسی شہر یا قریہ میں جو اقامت کی صلاحیت رکھتا ہے اس طرح کہ عورت وہاں مامون ہے، جان و مال کا کچھ اندیشہ نہیں ہے اور ضروریات مل سکتی ہیں تو وہ اسی شہر یا قریہ میں جس میں شوہر کی وفات ہوئی ہے عدت پوری کرے۔

عدت وفات کے بعد بیوہ کی شادی درست ہے

(سوال ۱۰۳۹) ایک عورت کا شوہر مر گیا، اس عورت نے چار ماہ دس دن بعد دوسرے شخص سے نکاح کر لیا، یہ نکاح صحیح ہوا یا نہیں۔

(الجواب) یہ نکاح جو موت شوہر اول سے چار ماہ دس دن بعد میں ہوا صحیح ہوا، کیونکہ عدت متوفی عنہا زوجہا کی دس دن چار ماہ ہے، اس کے بعد نکاح ثانی درست ہے قال اللہ تعالیٰ والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجاً یتربصن بانفسن اربعة اشهر و عشرا(۴)

---

(۱) والخلوة بلا مرض احدهما الخ کالوطء ولو مجبوبا او عنینا او خصیا وتجب العدة فیها ای تجب العدة علی المطلقة بعد الخلوة احتیاطاً (البحر الرائق باب المهر ج ۳ ص ۱۵۵ ط.س ج۳ص۱۵۱) ظفیر۔

(۲) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ و ج ۲ ص ۵۳۷ ۔ط.س ج۳ص۱۹۳ ۔ ظفیر

(۳) رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۶ ط.س ج۳ص۵۳۹ ۔ ۱۲ ظفیر

(۴) سورة البقره ۳۰ ۔ ظفیر

مطلقہ بعد عدت کے نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۱۰۴۰) ایک شخص نے اپنی عورت کو تین طلاق دے دی تو وہ عورت بلا عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، کیونکہ وہ موطوءہ نہیں ہے۔

(الجواب) جس عورت کو اس کے شوہر نے تین طلاق دے دی ہیں، وہ بعد عدت کے دوسرے مرد سے نکاح کر سکتی ہے، اور اگر خلوت و صحبت کچھ نہ ہوئی تھی تو عدت لازم نہیں، طلاق کے بعد فوراً نکاح دوسرا کر سکتی ہے۔(۱)

جہاں شوہر انتقال کرے وہیں عدت گذارنا چاہئے

(سوال ۱۰۴۱) زید نے انتقال کیا، زوجہ زید عدت میں ہے، اور زید کے سوائے کوئی دوسرا نگراں کار نہیں، کیا ایسی صورت میں بیوہ کو بزمانہ عدت دوسری شہر یا قصبہ یا گاؤں میں جہاں اس کی ضروریات کی پوری نگہداشت ہو سکتی ہے منتقل کر سکتے ہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے وتعتدان ای معتدة طلاق وموت في بيت وجبت فيه ولا يتخرجان منه الا ان تخرج او يتهدم المنزل الخ(۲) اس کا حاصل یہ ہے کہ عورت کو عدت اس مکان میں پوری کرنی چاہئے جس میں عدت واجب ہوئی ہے، یعنی جس مکان میں وہ بوقت موت شوہر مثلاً موجود تھی اور رہتی تھی، مگر یہ کہ وہ مکان کسی دوسرے کا ہو، اور وہ اس کو وہاں نہ رہنے دے یا وہ مکان منہدم ہو جاوے یا خوف انہدام ہو الخ۔ الغرض بحالت موجودہ اس عورت کو اسی مکان میں عدت گذارنا چاہئے اور اس کی ضروریات کا سامان وہیں کر دینا چاہئے۔

شادی شدہ کافر عورت مسلمان ہونے کے بعد دوسرے مسلمان سے عدت کے بعد شادی کرے گی

(سوال ۱۰۴۲) ایک ہندو عورت مسلمان شدہ کا شوہر اگر اسلام قبول نہ کرے تو وہ کسی دوسرے مسلمان سے نکاح کر سکتی ہے یا نہیں اور اس کے لئے عدت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) قال فی الدر المختار ولو اسلمه احدها ثمه ای فی دار الحرب الخ لم تبن حتی تحیض ثلاثا الخ۔(۳) اس عبارت سے معلوم ہوا کہ پہلے گذرنے تین حیض کے وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کے لئے تین ماہ قائم مقام تین حیض کے ہیں۔

عدت وفات ہر حال میں ضروری ہے خواہ شوہر بیوی دونوں نابالغ ہوں یا ایک

(سوال ۱۰۴۳) شوہر نابالغ ہے اور زوجہ بھی نابالغہ ہے، یا شوہر بالغ ہے اور زوجہ نابالغہ ہے، ان دونوں صورتوں میں اگر شوہر مر جائے تو عدت لازم آوے گی یا نہیں۔

---

(۱) اربع من النساء لاعدة عليهن المطلقة قبل الدخول الخ (عالمگیری کتاب الطلاق الباب الثالث عشر فی العدة ج ۱ ص ۴۷۱ ط.س. ج۳ ص ۵۲۶) ظفیر

(۲) الد المختار علی هامش رد المحتار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط.س. ج۳ ص ۵۳۶ ۱۲ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نكاح الكافر ج ۲ ص ۵۳۷ ط.س. ج۳ ص ۱۹۳ ۱۲ ظفیر

(الجواب) موت کی عدت بہر حال دس دن چار ماہ ہیں خواہ شوہر اور زن میں سے کوئی بالغ ہو یا نہ ہو۔(۱)

ایام عدت طلاق دینے کے وقت سے شمار ہوتا ہے

(سوال ۱۰۴۴) ایک شخص اپنی بیوی کو بیسوں دفعہ یہ کہا کہ میں اس کو طلاق دے چکا ہوں اور چھوڑ چکا ہوں یہ کہہ کر ہمیشہ پردیس چلا جاتا تھا، اب وہ پردیس سے آیا تو اس کو سب آدمیوں نے کہہ کر طلاق نامہ لکھوالیا ہے تو میرا نکاح اس عورت کے ساتھ اس وقت ہو سکتا ہے یا نہیں، تحریر طلاق نامہ سے عدت شمار ہوگی یا کب سے۔

(الجواب) جس وقت شوہر نے یہ کہا تھا کہ میں اس عورت کو طلاق دے چکا ہوں، اسی وقت طلاق واقع ہو گئی اور اسی وقت سے عدت شروع ہو گئی۔ اگر وقت طلاق دینے سے تین حیض آچکے ہیں تو اب نکاح اس سے آپ کا ہو سکتا ہے فی الحال نکاح کر لیا جاوے، تحریر طلاق نامہ کے بعد پھر عدت کی ضرورت اس صورت میں نہ ہو گی۔(۲)

خلوت سے پہلے طلاق ہوئی ہے تو اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۴۵) زید بالغ کا نکاح ہندہ نابالغہ سے ہوا موافق قاعدہ و لایت کے، پھر جب عرصہ کے بعد زید نے ہندہ کو طلاق مغلظہ دی، اور ابھی تک لڑکی اپنے ماں باپ ولی کے یہاں ہے، شوہر کے مکان پر کبھی نہیں گئی، بوقت طلاق وہ لڑکی نابالغہ تھی، طلاق سے ایک ماہ بعد وہ لڑکی بالغہ ہوئی، ایسی صورت میں لڑکی پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر طلاق قبل دخول و قبل خلوۃ ہوئی ہے تو عدت لازم نہیں ہے **کما قال اللہ تعالی ثم طلقتموھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا الآیہ**۔(۳)

ٹیلیگرام سے اگر موت کی خبر آئے تو قابل اعتبار ہے اور عدت موت کے دن سے شمار ہو گی

(سوال ۱۰۴۶) ٹیلی گراف یا تار یا خط سے ایک شخص کے مرنے کی خبر آنے پر اس کا اعتبار کیا جا سکتا ہے اور اس کی عورت اس تاریخ سے عدت میں بیٹھے یا کیا کرے۔ اس روز سے ایام عدت گذر جانے پر وہ نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق و موت وغیرہ میں اعتبار اس خبر کا کر سکتے ہیں، اور اس وقت سے عورت کی عدت شروع ہو جاوے گی،(۴) اگر پھر یہ خبر تحقیق ہو گئی اور سچی نکلی تو عدت معتبر ہوئی ورنہ عدت غیر معتبر رہے گی اور نکاح ثابت رہے گا، اور جب کہ کوئی خبر خلاف اس خبر سابق کے نہ آوے اور عدت گذر جاوے تو نکاح ثانی عورت کو کرنا درست اور صحیح ہے۔

---

(۱) والعدۃ للموت اربعۃ اشھر الخ وعشر الخ مطلقا وطئت اولا، ولو صغیرۃ او کتابیۃ الخ (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ مطلب فی عدۃ الموت ج ۲ ص ۸۳۰. ط.س. ج۳ص ۵۱۰) ظفیر.
(۲) ھی (ای العدۃ) انتظار مدۃ معلومۃ یلزم بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری الباب الثالث عشر فی العدۃ ج ۱ ص ۴۷۱. طبع ماجدیۃ ج ۱ ص ۵۲۶) ظفیر. (۳) سورۃ الاحزاب ۶. ظفیر.
(۴) ھی (ای العدۃ) انتظار مدۃ معلومۃ یلزم بعد زوال النکاح (عالمگیری مصری الباب الثالث عشر فی العدۃ ج ۱ ص ۴۷۱) ط.م. ج۳ص ۵۲۶. ظفیر

عدت وفات میں لڑکی باپ کے گھر آسکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۴۷)(۱)ایک شخص کا انتقال جو خورجہ کا رہنے والا ہے لکھنؤ میں ہوا، متوفی کا بھائی اس کی بیوہ کو اور والدہ کو بمقام سدولی جو لکھنؤ کے قریب ہے وہاں پر وہ تحصیل دار ہیں لے گئے۔ اب بیوہ مذکورہ اپنے والدین کے یہاں دوران عدت میں آسکتی ہے یا نہیں۔

(۲)اگر مرحوم کے بھائی کا اس مقام سے تبادلہ ہو جائے تو اس حالت میں اپنے باپ کے گھر آکر عدت پوری کر سکتی ہے یا نہیں۔

(۳)زوجہ مرحوم کو زمانہ عدت کہاں پر پورا کرنا چاہئے۔

(۴)اگر عورت باپ کے گھر ہو اور شوہر کا انتقال ہو جائے تو عدت کہاں پوری کرنی چاہئے۔

(الجواب)(۱)اب وہ بیوہ اپنے باپ کے گھر زمانہ عدت میں نہیں آسکتی عدت وہاں پوری کر کے آوے کما فی الشامی وحکم ما انتقلت الیه حکم المسکن الا صلی فلا یخرج منه الخ ج ۲ ص ۶۲۱(۱)

(۲)اس حالت میں اگر وہاں عدت پورا کرنے کا انتظام ہو سکے تب تو وہاں عدت پوری کرائی جائے، مثلاً اس کے پاس کسی کو چھوڑا جاوے، اور اگر مجبوری ہو تو پھر جو جگہ قریب تر ہو وہاں لے جاوے۔(۲)

(۳)اصل یہ ہے کہ جس جگہ عورت وقت موت شوہر موجود ہو وہاں عدت پوری کرے، مجبوری کو دوسری جگہ جا سکتی ہے، پھر وہاں سے کہیں نہ جاوے، غرض یہ ہے کہ عدت میں حتی الوسع سفر سے(۳) بچے۔

(۴)اس حالت میں باپ کے گھر ہی عدت پوری کرے، در مختار میں ہے۔ وتعتد ان ای معتدة طلاق و موت فی بیت وجبت فیه ولا یتخر جان منه الا ان تخرج او یتهدم المنزل الخ وفی الشامی قوله فی بیت وجبت فیه هو ما یضاف الیهمابالسکنیٰ قبول الفرقة ولو غیربیت الزوج الخ(۴) شامی ص ۶۲۱

عدت طلاق کے وقت سے شمار ہو گی

(سوال ۱۰۴۸)زید نے بذریعہ خطوط اپنی بیوی کو تین طلاق دیں، تین سال بعد زید کا خسر زید کے پاس گیا اور کہا کہ میری لڑکی کے ساتھ تمہارا کیا ارادہ ہے، زید نے دو گواہوں کے روبرو بیان کیا کہ میں پہلے خطوط میں بھی اپنی بیوی کو طلاق دے چکا ہوں اور اب بھی طلاق مکرر سہ کرر دیتا ہوں۔ اس صورت میں زید کی زوجہ پر طلاق اگر واقع ہو گئی ہے تو عدت خطوط کے وقت سے شروع ہو گی یا گواہوں کی گواہی کے وقت سے۔

(الجواب)زید کے خط اور گواہوں کے بیانات سے زید کی زوجہ پر تین طلاق واقع ہونا ثابت ہوتا ہے، پس زید کی زوجہ مطلقہ ثلثہ ہو گئی اور عدت وقت تحریر خط سے شروع ہو گئی کما فی الدر المختار و مبدأالمدة بعد الطلاق و بعد الموت علی الفور و تنقضی العدة وان جهلت المرأة بهاای بالطلاق والموت لانها

---

(۱) رد المحتار باب العدة ج۲ ص ۸۵۴ . ط س . ج۳ ص ۵۳۷ . ۱۲ ظفیر.

(۲، ۳) وتعتد ان ای معتدة طلاق وموت فی بیت وجبت فیه ولا یخرجان منه الاان تخرج او یتهدم المنزل او تخاف انهدامه او تلف مالها اولا تجد کراء البیت ونحوذلك من الضرورات فتخرج لا قرب موضع الیه الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ . ط س . ج۳ ص ۵۳۶) ظفیر.

(۴) رد المحتار باب العدة فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ . ط س . ج۳ ص ۵۳۶ ۱۲ ظفیر.

اجل فلا یشترط العلم بمضیہ سواء اعترف بالطلاق او انکر الخ (۱) ای بعد ان اقیمت علیہ البینۃ رد المحتار فکما کتب ہذا یقع الطلاق وتلزمہا العدۃ من وقت الکتابۃ الخ (۲) ج ۲ ص ۴۲۸۔

ایک عورت سے دو مرد شادی کا دعویٰ کریں اور تاریخ نہ بتائیں تو دونوں فسخ سمجھے جائیں گے

(سوال ۱۰۴۹) زید و عمر دونوں اس بات کے مدعی ہیں کہ ہندہ ہماری منکوحہ ہے، اور ہندہ ہر دو کے ساتھ حسب زعم خود بطور نکاح صحیح آباد بھی رہی ہے بعد ازاں ہر دو نے محکمہ شریعت میں دعویٰ کیا اور ہر ایک نے ثبوت بھی پیش کیا، قاضی نے ہر دو نکاح ناجائز قرار دے کر عورت کو علیحدہ کر دیا، اب یہ عورت نکاح ثانی کے واسطے خواہ ان میں سے کسی کے ہمراہ کرے حسب قواعد شرعیہ تو عدت گذار کر کرے گی یا نہیں۔

(الجواب) قال فی الدر المختار فان برھنا فی دعویٰ نکاح سقطا لتعذر الجمع الیٰ ان قال ہذا اذا لم یورخا۔ (۳) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں جب کہ کسی نے ان دونوں مدعیوں میں سے تاریخ بیان نہیں کی تو دونوں کا دعویٰ ساقط ہے اور ان میں سے کسی کا بھی نکاح ثابت نہ ہوا، لہذا نکاح ثانی کے لئے عورت کو عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

مرتدہ اسلام لانے کے بعد عدت گذار کر نکاح کرے گی

(سوال ۱۰۵۰) اگر کوئی عورت مرتدہ ہو جائے تو اس کا نکاح باطل ہو جاتا ہے یا نہیں، اگر مرتدہ ہو جانے کے بعد نکاح باطل ہو جاتا ہے تو پھر مسلمان ہو کر دوسرے شخص سے بلا انقضاء عدت نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احد ھما فسخ عاجل بلا قضا (۴) الخ وفیہ ایضاً فی باب العدۃ وھی فی حق حرۃ تحیض لطلاق الخ او فسخ بجمیع اسبابہ بعد الدخول حقیقۃً او حکماً الخ ثلثۃ حیض کو امل الخ۔ (۵) پس معلوم ہوا کہ مرتدہ کا نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور بعد اسلام لانے کے وہ فوراً دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی بلکہ عدت اس پر لازم ہے اگر وہ مدخولہ ہے۔ پس بلا انقضاء عدت دوسرے شخص سے نکاح نہیں کر سکتی، اور اگر یہ معلوم ہو کہ عورت نے یہ حیلہ شوہر اول سے علیحدگی کا کیا ہے اور شوہر اول اس کو رکھنا چاہتا ہے تو فقہاء نے اس پر فتویٰ دیا ہے کہ اس عورت کو مجبور علی الاسلام کر کے شوہر اول سے اس کا نکاح بجبر کرا دیا جائے وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجراً لھا الخ قال فی الشامی فی شرح قولہ وعلی تجدید النکاح ولا یخفی ان محلہ اذا طلب الزوج ذلک الخ۔ (۶)

---

(۱) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۹. ط.س. ج۳ص ۵۲۰. ۱۲ ظفیر
(۲) رد المحتار کتاب الطلاق مطلب فی الطلاق بالکتابۃ ج ۲.ص ۵۸۹. ط.س. ج۳ص۲۴۶. ظفیر
(۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب دعویٰ الرجلین ج ۴ ص ۶۰۴ و ج ۴ ص ۶۰۵. ط.س. ج۳ص۵۷۱. ظفیر
(۴) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹. ط.س. ج۳ص۱۹۳. ۱۲ ظفیر.
(۵) ایضا باب العدۃ ج ۲ ص ۸۲۵ و ج۲ ص ۸۲۶. ط.س. ج۳ص۵۰۴. ۱۲ ظفیر.
(۶) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰. ط.س. ج ۳ ص ۱۹۴ - ۱۲ ظفیر

زمانہ عدت میں زنا سے حمل ہو جائے تو اسکی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵۱)ہندہ اپنے شوہر خالد کے انتقال سے دوسرے روز عباس کے مکان میں آئی اور دونوں میں ناجائز تعلق ہے، جب عدت کا زمانہ بھی زناکاری میں گذرا تو لوگوں کے کہنے پر عباس ہندہ کے ساتھ نکاح پڑھانے پر مستعد ہوا، ان صورتوں میں نکاح ہو سکتا ہے یا نہیں، اگر ہندہ حاملہ ہو گئی ہو تو کتنے عرصہ کے بعد نکاح ہو سکے گا۔

(الجواب)اس صورت میں عباس کا نکاح ہندہ سے بعد پوری ہونے عدت وفات یعنی دس دن چار ماہ کے وقت موت شوہر سے صحیح اور درست ہے شامی میں ہے واعلم ان المعتدۃ لو حملت فی عدتھا ذکرہ الکرخی ان عدتھا وضع الحمل ولم یفصل والذی ذکرہ محمد ان ھذا فی عدۃ الطلاق اما فی عدۃ الوفاۃ فلا تتغیر بالحمل وھوا لصحیح کذا فی البدائع الخ۔(۱)

خلوت صحیحہ سے پہلے شوہر مر جائے تو اس پر عدت وفات ضروری ہے

(سوال ۱۰۵۲)ایک لڑکی بالغہ کا نکاح ہوا، مگر قبل خلوت صحیحہ اس کے شوہر کا انتقال ہو گیا، ایسی حالت میں اس کے لئے عدت دس روز چار مہینہ واجب ہے یا نہیں، اگر اس نے قبل دس دن چار ماہ کے نکاح ثانی کر لیا تو نکاح جائز ہوا یا نہیں۔

(الجواب)عدت وفات کی دس دن چار ماہ اس پر لازم ہے ،اور عدت کے گذرنے سے پہلے جو نکاح اس لڑکی بیوہ کا کیا گیا وہ صحیح نہیں ہوا۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵۳)ہندہ کو حمل ہو کر اس کے پیٹ میں بچہ خشک ہو گیا، حمل کے بعد پورا ایک سال جب گذرا تو اس کا شوہر بکر فوت ہو گیا، اب اس کے شوہر کی فوتید گی کو ایک سال تین ماہ کا عرصہ اور حمل ہوئے دو سال تین ماہ کا عرصہ گذر چکا ہے ،اب تک وضع حمل کی صورت نہیں ہوئی، ہندہ دوسری جگہ نکاح کرنا چاہتی ہے، شرعاً جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب)شرعی حکم اس بارے میں یہ ہے کہ متوفی عنہا زوجہا اگر بوقت وفات شوہر حاملہ ہو، اگر بعد موت شوہر دو برس سے کم میں بچہ پیدا ہو جائے تو اس بچہ کا نسب اسی شوہر متوفی سے ثابت ہوتا ہے جیسا کہ در مختار میں ہے ویثبت نسب ولد معتدۃ الموت لا قل منھما من وقتہ ای من سنتین من وقت الموت الخ (۳)اور حاملہ کی عدت وضع حمل ہے کما فی الدر المختار وفی حق الحامل مطلقاً الخ وضع جمیع حملھا الخ(۴)پس قبل وضع حمل ہندہ دوسری جگہ نکاح نہیں کر سکتی ہے۔

---

(۱)دیکھئے رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۱ . ط.س ج۳ص ۵۱۲ .ظفیر.

(۲)والعدۃ للموت اربعۃ اشھر الخ وعشر الخ وطئت اولا ولو صغیرۃ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ مطلب فی عدۃ الموت ج ۲ ص ۸۳۰ .ط.س.ج۳ص ۵۱۰) ظفیر.(۳)الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب ثبوت النسب ج ۲ ص ۸۶۰ .ط.س.ج۳ص۵۴۲ . ظفیر

(۴)ایضاً باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۱ . ظفیر ط.س.ج ۳ ص ۵۱۰

اگر تین ماہ نو دن میں تین حیض آچکے ہیں تو عدت ختم ہو گئی اور نکاح جائز ہے

(سوال ۱۰۵۴) تین ماہ نو یوم کے بعد جو نکاح ہوا ہو، وہ جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) مطلقہ کی عدت تین حیض ہیں یعنی جس کو حیض آتا ہو، اس کے لئے عدت یہ ہے کہ طلاق کے بعد تین حیض پورے ہو جاویں، اس کے بعد نکاح ثانی کر سکتی ہے اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں، پس اگر عورت مذکورہ کو حیض آتا ہے تو دیکھنا چاہئے کہ اس عرصہ مذکورہ میں اس کو تین حیض ہو چکے ہیں یا نہیں، اگر تین حیض ہو چکی تھے اس کے بعد نکاح ہوا تو نکاح صحیح، اور اگر تین حیض پورے نہ ہوئے تھے تو نکاح ثانی صحیح نہیں ہوا ہے۔

گو اس کا شوہر بہت دن سے علیحدہ ہو لیکن خلوت صحیح کے بعد عدت لازم ہے

(سوال ۱۰۵۵) ایک شخص نے اپنی بیوی سے تین سال علیحدہ رہ کر طلاق دی، عدت پوری ہونے سے پہلے دوسرے مرد سے نکاح کیا، مذہب حنفی کے موافق صورت مرقومہ میں نکاح درست ہے یا نہیں، بر تقدیر ثانی تجدید نکاح و توبہ واجب ہے یا نہیں۔

(الجواب) عورت اگر مدخولہ ہے یا خلوت صحیحہ ہو چکی ہے تو عدت لازم ہے اور عدت کے اندر جو نکاح ہوا وہ باطل ہے، عدت کے بعد تجدید نکاح ضروری ہے اور جو گناہ ہوا، اس سے توبہ کرے۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۵٦) امرأة طلقها زوجها في مرض موته ثلاثا وهي حامل والحمل في بطنها منذ خمسة اعوام فما عدتها وضع الحمل ولا يعلم وضع الحمل متى يكون فهل يلزمها العدة بالا شهر ام بوضع الحمل۔

(الجواب) عدتها وضع الحمل لقوله تعالىٰ واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن(۱) وفي الدر المختار وفي حق الحامل مطلقاً الخ وضع جميع حملها (۲) وفي البحر عن الخانيه المتوفى عنها زوجها اذا ولدت لاكثر من سنتين من الموت حكم بانقضاء عدتها قبل الولادة بستة اشهر وزيادة فتجعل كانها تزوجت بآخر بعد انقضاء العدة وحملت منه الخ شامي۔(۳)

غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۵۷) ماقولكم في طلاق امرأة غير مدخولة بها هل عليها العدة ام لا وان تزوجت بزوجها الاول المطلق هل يجوز لها التزوج به ان طلق الزوج الاول طلاقاً واحداً او ثلثة متفرقات ام لا . بينوا توجروا.

---

(۱) سورة الطلاق ۱ ظفير. (۲) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج۲ ص ۸۳۱ ط.س ج۳ص۵۱۲ ظفير (۳) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱.ط.س ج۳ص۵۱۲ ظفير.

(الجواب) اقول وبہ نستعین عورت غیر مدخولہ جس سے اس کے شوہر نے نہ وطی کی ہو نہ خلوت صحیحہ اس کو اگر طلاق دی جائے تو عدت اس پر لازم نہیں ہے **لقولہ تعالیٰ فما لکم علیھن من عدۃ تعتدونھا الآیۃ**(۱) اور غیر مدخولہ کو اگر تین طلاق متفرقہ دی جاویں تو وہ پہلی طلاق سے بائنہ ہو جاتی ہے، دوسری اور تیسری طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی،(۲) لہذا زوج اول کو بلا حلالہ کے نکاح کرنا اس سے صحیح ہے **ھکذا فی عامۃ کتب الفقہ**۔

نکاح باطل و فاسد میں فرق نہیں اس میں جو وطی ہوئی وہ حلالہ نہیں

(سوال ۱۰۵۸) ایک عورت نے زید سے نکاح کیا اور زید نے اس کو طلاق مغلظہ دی، اس عورت نے قبل انقضائے عدت عمر سے نکاح کر لیا، کچھ عرصہ بعد عمر نے بھی اس کو طلاق دے دی، اب اس عورت نے زوج اول زید سے نکاح کیا (ب) اس عورت کا زید سے نکاح کرنا حالت عدت میں یہ نکاح فاسد ہے یا باطل (ج) اس نکاح سے جو حالت عدت میں واقع ہوا، جو وطی ہوئی وہ حلالہ کے لئے کافی ہے یا نہیں، اور نکاح کرنا دوبارہ زوج اول کے لئے صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت گذرنے سے پہلے جو نکاح اس مطلقہ نے عمر سے کیا وہ فاسد اور باطل ہے، اور نکاح فاسد و باطل میں بقول محققین کچھ فرق نہیں ہے بخلاف بیع کے۔ شامی میں ہے **فیہ ان لافرق بین الفاسد والباطل فی النکاح بخلاف البیع الخ**(۳) اور نکاح فاسد کے ساتھ وطی ہونا حلالہ کے لئے کافی نہیں ہے، در مختار میں ہے **حتی یطأھا غیرہ الخ بنکاح نافذ خرج الفاسد والموقوف الخ**۔(۴) پس حلالہ کے لئے ضروری ہے کہ وہ عورت بعد گذرنے عدت طلاق کے دوسرے مرد سے نکاح کرے اور وہ بعد وطی کے طلاق دے دے پھر اس کی عدت بھی گذر جاوے اس وقت شوہر اول سے نکاح درست ہوگا **کما فی الدر المختار لا ینکح مطلقۃ بھا ای بالثلث حتیٰ یطاھا غیرہ بنکاح نافذ و تمضی عدتھا ای الثانی الخ**۔(۵)

خلع والی عورت سے بلا انقضائے عدت نکاح درست نہیں

(سوال ۱۰۵۹) ایک مرد نے عورت مطلقہ مختلعہ سے بعد وقوع طلاق کے چوتھے روز نکاح کیا ہے اور کہتا ہے کہ عدت ضروری نہیں، آیا نکاح صحیح ہے یا نہیں اور شخص مذکور کے لئے کیا حکم ہے۔

(الجواب) عدت کے اندر نکاح باطل ہے **قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلثۃ قروء**(۶) **الآیہ والخلع طلاق کما فی الدر المختار وحکمہ ان الواقع بہ ولو بلا مال وبا لطلاق علی مال طلاق بائن الخ** (۷) اور انکار کرنا شخص مذکور کا عدت کا ضروری ہونے سے صریح مقابلہ ہے نص قرآنی کا، پس قول اس کا باطل

(۱) سورۃ الاحزاب ۶. ظفیر (۲) قال لزوجۃ غیر المدخول بھا انت طالق ثلاثا وقعن الخ وان فرق بانت بالا ولی لا الی عدۃ ولذا لم تقع الثانیہ الخ (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بھا ج ۲ ص ۶۲۴ و ج ۲ ص ۶۲۶ ط.س. ج۳ص۲۸۴) ظفیر. (۳) رد المحتار باب العدۃ مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ص۵۱۶ ظفیر. (۴) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ج ۲ ص ۷۳۹ ط.س. ج۳ص۵۱۰. ظفیر. (۵) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الرجعۃ ج ۲ ص ۷۳۹ ط.س. ج۳ص۵۱۰ ظفیر.
(۶) سورۃ البقرہ ۲۸. ظفیر. (۷) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ج ۲ ص ۷۷۰ ط.س. ج۳ص۴۴۴ ظفیر

ہے اور شخص مذکور فاسق ہے اور واجب التعزیر ہے۔

جس کا شوہر وفات پا جائے اس کی عدت چار ماہ دس دن ہے

(سوال ۱۰۶۰) زیدہ صغیرہ کا شوہر فوت ہو یا تو اس کی عدت چار مہینہ دس یوم ہوگی یا کم و بیش۔

(الجواب) پورے چار مہینہ دس دن اس کی عدت ہوگی، اس مدت کے پوری ہونے سے پہلے نکاح اس زیدہ کا جائز نہیں ہے۔(۱)

عدت میں نکاح جائز نہیں اور اس کے ساتھ خلوت بھی جائز نہیں

(سوال ۱۰۶۱) ایک عورت کا خاوند مر گیا بعد مرنے خاوند کے دو ماہ بعد ایک شخص نے اس عورت کو چوڑیاں پہنا کر بغرض نکاح اپنے گھر میں رکھ لیا ہے، روز و شب اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاتا ہے، جائز ہے یا نہ اور شب کو ایک ہی گھر میں رہتے ہیں۔

(الجواب) عدت میں نکاح باطل ہے قال اللہ تعالیٰ و لا تعزموا عقد النکاح حتی یبلغ الکتاب اجلہ (۲) اور بے نکاح کے اجنبی عورت کے ساتھ خلوت میں رہنا حرام ہے خواہ کھانا اس کے ہاتھ کا پکا ہوا کھاوے یا نہ کھاوے۔ الغرض کھانے میں دراصل کچھ حرج نہیں ہے، حرج اس میں ہے کہ تنہا اس کے ساتھ رہے، اور ایسی باتیں کرے جس میں تہمت ہو۔(۳)

آبرو کا خوف ہو تو عدت دوسری جگہ گذار سکتی ہے

(سوال ۱۰۶۲) زید سنی ایک گاؤں میں رہتا تھا، جس کے اکثر باشندے رافضی ہیں اور وہ اس سے مذہبی اور قسم قسم کے تکرار رکھتے تھے، دفعۃً ایک دوا کے حیلہ سے کوئی چیز اس کو کھلا دی۔ تین چار گھنٹہ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ اگر زید کی زوجہ اس گاؤں میں عدت کرے تو اس کی آبرو کا اندیشہ ہے اور مال کے تلف ہو جانے کا خوف ہے، تو میکہ میں آکر عدت کر سکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) ایسی حالت میں والدین کے گھر آکر عدت پوری کرنا درست ہے۔(۴) فقط۔

---

(۱) والعدۃ للموت اربعۃ اشہر بالاہلۃ وعشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا وطئت او لا ولو صغیرۃ اوکتابیۃ تحت مسلم ولو عبدا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۰ ط.س ج۳ص ۵۱۰) ظفیر

(۲) سورۃ البقرہ ۔ ۳۰ ۔ ظفیر۔

(۳) وہو الظاہر لحرمۃ الخلوۃ بالاجنبیۃ (رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۵۵ ط.س ج۳ص ۵۳۸) ظفیر۔

(۴) وتعتدان ای معتدۃ طلاق وموت فی بیت وجبت فیہ ولا یخرجان منہ الا ان تخرج او یتہدم المنزل اوتخاف انہدامہ اوتلف مالہا ونحو ذلک من الضرورات فتخرج (در مختار) ای معتد الوفاۃ کما دل علیہ ما بعدہ الخ (رد المحتار باب العدۃ فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط.س ج۳ص ۵۳۶) ظفیر۔

تحریری طلاق میں بھی عدت لازم ہے

(سوال ۱۰۶۳) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو تحریری طلاق دے دی، اس عورت پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت اس عورت پر لازم ہے، طلاق کے وقت سے عدت تین حیض پورے کر کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے، هكذا في كتب الفقه.(۱)

عورت جہاں تھی اور شوہر کا انتقال ہو گیا، عورت وہیں عدت گذارے گی

(سوال ۱۰۶٤) ہندہ اپنے والدین کے گھر شوہر سے ڈیڑھ سو کوس پر موجود ہے کہ بیوہ ہو گئی، اب قبل عدت نگانہ شوہر بوجہ رواج برادری جاوے تو جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) جائز نہیں ہے بلکہ والدین کے گھر میں جہاں وہ بوقت موت شوہر تھی عدت پوری کرے، كذا في الدر المختار وتعتدان اى معتدة طلاق وموت في بيت وجبت فيه الخ۔(۲)

سن ایاس کے پہلے حیض سے عدت ہوتی ہے

(سوال ۱۰٦٥) ایک عورت جس کی حالت یہ ہے کہ بلوغ کے وقت کچھ زمانہ حیض بند رہا پھر کسی علاج کرنے سے شروع ہو کر اپنی عادت لگاتار آتا رہا، ولادت بچہ کے بعد دوبارہ پھر نہیں آیا بندش کی حالت میں ہی اس کو طلاق ملی ہے تو تین ماہ پورے ہو گئے ایک دفعہ بھی نہیں آیا، کیا وہ کسی دوسرے شخص کے ساتھ نکاح کر سکتی ہے یا تین حیض پورے کرے، اب اس کی عمر بیس پچیس برس کے درمیان ہو گی۔

(الجواب) جب تک سن ایاس کو اس کی عمر نہ پہنچے اس وقت تک عدت تین حیض سے لی جاوے گی مہینوں سے عدت معتبر نہ ہو گی، البتہ یہ ممکن ہے کہ بذریعہ دواء وغیرہ استخراج دم کرالیا جاوے۔ در مختار۔(۳)

شوہر کی موت کی خبر کے بعد جو نکاح بعد عدت کیا تھا صحیح تھا
مگر جب شوہر آگیا تو اب وہ عورت اسی کو ملے گی

(سوال ۱۰٦٦) عظیم گھر سے چلا گیا، چھ ماہ بعد اس کے وارثان کو اس کے ایک بھائی کی طرف سے جو اس کے ہمراہ تھا موت کی اطلاع بذریعہ خط پہنچی بعد ڈیڑھ سال کے اس کی عورت نے نکاح ثانی کر لیا، کچھ عرصہ بعد عظیم واپس آگیا، اس نے دعویٰ کیا کہ میری زوجہ ہے، کیا شرعاً زوجہ مذکورہ عظیم ہی کے عقد میں رہی یا کیا، پھر راضی ...کے عدت عورت پر لازم ہے یا نہیں۔ اور نکاح ثانی کی ضرورت ہے

اور شوہر ثانی سے جو لڑکا ہوا۔ وہ کس کا ہوگا؟

... لو عاد حيا بعد الحكم بموت اقرانه قال الطحطاوى الظاهر انه
... في يدو رثته له ولا يطالب بما ذهب قال ثم بعد رقمه رأيت
و نقل ان زوجته له والا ولا دللثاني تامل ج ۳ ص ۳۳۲

.....

العدة من وقت الكتابة رد المحتار كتاب الطلاق ج ۲ ص

الحداد ج ۲ ص ۸٥٤. ط.س. ج۳ص٥۳٦. ظفير.
... ان حاضت ثم امتد طهرها فتعتد بالحيض الى ان تبلغ سن الاياس (الدر
... ۸۲۸. ط.س. ج۳ص٥۰۸) ظفير.

رد المحتار۔(۱) اس کا حاصل یہ ہے کہ جب شوہر اول آگیا وہ زوجہ اسی کی ہے، اور اولاد جو دوسرے شوہر سے ہوئی وہ دوسرے شوہر کی ہے، اور اگر شوہر اول طلاق دیوے تو عدت کے بعد وہ مطلقہ دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہے، اور خبر موت شوہر اول کے بعد جو اس عورت نے بعد انقضائے عدت وفات دوسرا نکاح کیا تھا وہ صحیح ہو گیا تھا، مگر شوہر اول کے آنے کے بعد وہ فسخ ہو گیا کما ظهر من عبارة الشامي۔

عدت کے اندر عورت کو دھوکہ دے کر کسی خاص سے شادی پر مجبور کرنا معصیت ہے

(سوال ۱۰۶۷) عمر نے ایک عورت کے خاوند کے فوت ہونے کے چالیس روز بعد متوفی کے برادر حقیقی کے لینے سے رجسٹر نکاح میں سفید ورق رکھ کر انگوٹھے لگوا لئے کہ عورت معتدہ کو معلوم ہو جائے کہ رجسٹر نکاح میں انگوٹھے لگنے سے اب میں بعد عدت کے دوسرے سے نکاح نہیں کر سکتی، اور عمر نے اس کو باور کرا دیا کہ اب تمہارا نکاح ہو گیا، زید نے عمر کو چند مردمان میں کہا کہ ایسا کرانا دھوکہ اور معصیت ہے، آیا ایسا کرنے سے عمر گنہگار ہوا یا نہیں۔

(الجواب) یہ بے شک دھوکہ دہی اور اخفاء حکم شرعی ہے، عورت کو تو یہ مسئلہ بتلانا چاہئے کہ اس کو اختیار ہے کہ بعد ختم عدت جس سے چاہے نکاح کرے، اور یہ کہ عدت نکاح اور وعدہ نکاح صراحۃً درست نہیں ہے نہ یہ کہ اس کو مقید اور پابند کر لیا جائے، الغرض یہ فعل مذموم ہے اور معصیۃ کبیرہ ہے۔(۲)

مدخولہ پر شوہر سے دو سال الگ رہنے کے باوجود بعد طلاق عدت لازم ہے

(سوال ۱۰۶۸) ایک منکوحہ عورت اپنے خاوند کے پاس چند عرصہ تک یکجا ہم بستر رہے بعد کو بوجہ رنجش دو سال تک خاوند سے علیحدہ رہی، پھر خاوند نے طلاق دے دی عدت واجب ہے یا نہ، اگر بلا گذرے عدت کے عورت دوسرے مرد سے نکاح کر لیوے تو یہ نکاح جائز ہے یا نہ۔

(الجواب) عدت اس پر واجب ہے، اور بدون گذرنے عدت کے دوسرا نکاح دوسرے شخص سے کرنا باطل ہے اور حرام ہے، کما قال الله تعالىٰ و لا تعزموا عقدة النكاح حتىٰ يبلغ الكتاب اجله الآية(۳)

عدت میں نکاح حرام ہے

(سوال ۱۰۶۹) مطلقا عدت غیر میں نکاح کرنا باطل ہے یا فاسد۔

(الجواب) معتدہ سے عدت میں نکاح کرنا حرام ہے، کما قال الله تعالىٰ و لا تعزموا عقدة النكاح حتىٰ يبلغ الكتاب اجله۔(۴) باقی یہ کہ عدت میں نکاح کرنا فاسد ہے یا باطل، اس میں دونوں قول ہیں اور محقق ابن ہمامؒ فرماتے ہیں کہ باب النکاح میں باطل اور فاسد میں کچھ فرق نہیں ہے، بعض فقہا نے یہ فرق کیا ہے کہ اگر ناکح کو معلوم ہے کہ یہ معتدہ ہے تو نکاح باطل ہے ورنہ فاسد ہے اور باطل میں عدت لازم نہ ہوگی اور دخول اس میں زنا محض

---

(۱) رد المحتار كتاب المفقود ج ۳ ص ۴۵۸. ط س. ج ۴ ص ۲۹۷. ظفير.

(۲) والمعتدة تحرم خطبتها وصح تعريضا لو معتدة الوفاة (الدر المختار على هامش رد المحتار فصل في الحداد ج ۲ ص ۸۵۲. ط س. ج ۳ ص ۵۳۴) ظفير

(۳) سورة البقرة. ۳۰ ظفير. (۴) ايضا. ظفير.

ہوگا، اور فاسد میں دخول کے بعد عدت لازم ہے والتفصیل فی کتب الفقہ۔

بعد خلوت صحیحہ عدت ضروری ہے

(سوال ۱۰۷۰) عمر ہندہ بہن بھائی ہیں اور زید و زینب بہن بھائی ہیں، آپس میں زید کا نکاح ہندہ سے اور عمر کا نکاح زینب سے ہوا، زید و ہندہ دونوں بالغ تھے، اور عمر و زینب نابالغ، تین ماہ بعد زید نے ہندہ کو طلاق دے دے، اس واقعہ کو عرصہ تین سال کا گذر چکا ہے۔ اب دونوں بالغ ہیں، اگر عمر زینب کو طلاق دے تو اس کے واسطے عدت کا کیا حکم ہے۔

(الجواب) اگر عمر نے زینب کے ساتھ وطی یا خلوت کی ہے اور بعد خلوت کے عمر زینب کو طلاق دے دے گا تو زینب پر عدت لازم ہوگی۔ کما قال اللہ تعالیٰ والمطلقات یتربصن بانفسھن ثلاثۃ قروء(۱) وفی الدر المختار باب عدت میں ہے تربص یلزم المرء ۃ عند زوال النکاح الخ وسبب وجوبھا عقد النکاح المتاکد بالتسلیم وما جری مجراہ من موت او خلوۃ الخ(۲) اور شامی باب المہر میں ہے وتجب العدۃ بخلوتہ وان کانت فاسدۃ لا ن تصریحھم بو جوبھا بالخلوۃ الفاسدۃ شامل لخلوۃ الصبی کذافی البحر من باب العدۃ الخ(۳) ج ۲ ص ۴۳۹ شامی۔

مطلقہ ممتدۃ الطہر کے عدت کیا ہوگی

(سوال ۱۰۷۱) عورت مطلقہ ممتد الطہر کی عدت کیا ہے اور اس کی عادت یہ ہے کہ ولادت کے بعد اس کو دو سال بعد حیض آتا ہے اس تین چار ماہ ہوئے کہ اس کو بچہ پیدا ہوا ہے، اس کے بعد طلاق ہوئی، اس کو حیض آتا ہے۔

(الجواب) قال الزاھدی وقد کان بعض اصحابنا یفتون بقول مالکؒ فی ھذہ المسئلۃ للضرورۃ الخ شامی ۔(۴) پس اس فتویٰ کے مطابق عدت اس کی یعنی ممتدۃ الطہر کی نوماہ میں ختم ہو جائے گی۔ فقط واللہ تعالیٰ اعلم۔

رتقاء پر بھی بعد خلوت عدت ہوگی

(سوال ۱۰۷۲) زید کا نکاح ہندہ کے ساتھ ہوا، بعد خلوت کے معلوم ہوا کہ ہندہ رتقاء ہے، جماع کے لائق نہیں ہے، اب اگر زید اس کو طلاق دے دے تو ہندہ کو عدت پوری کرنی چاہئے یا نہیں؟ در مختار میں فلا عدۃ بخلوۃ الرتقاء لکھا ہے۔

(الجواب) شامی میں لکھا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ خلوت فاسدہ میں بھی عدت لازم ہے وتجب العدۃ بخلوتہ وان کانت فاسدۃ لان تصریحھم بوجوبھا بالخلوۃ الفاسدۃ شامل لخلوۃ الصبی۔(۵) اور در مختار کا یہ قول فلا عدۃ بخلوۃ الرتقاء(۶) قدوری کی اس تفصیل پر مبنی ہے کہ مانع شرعی ہو تو عدت واجب ہے اور مانع حسی ہو تو

(۱) سورۃ البقرہ ۲۲۸ ظفیر۔
(۲) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۲۴ ط.س. ج۳ص۵۰۳. ظفیر۔
(۳) رد المحتار للشامی باب المھر ج ۲ ص ۴۶۶ .ط.س. ج۳ص۱۱۴ . ظفیر۔
(۴) ایضاً باب العدۃ ج ۲ص ۸۲۹ .ط.س. ج۳ص۵۰۹. ظفیر۔
(۵) رد المحتار باب المھر ج ۲ ص ۴۶۶ . ظفیر
(۶) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۲۵ .ط.س. ج۳ص۵۰۴. ظفیر۔

واجب نہیں مگر باب المہر میں صاحب در مختار نے اس قول قدوری کو نقل فرماکر فرمایا ہے والمذهب الاول ، والاول هو قوله وتجب العدة في الكل۔(۱) پس صورت مسئولہ میں ہندہ مطلقہ کی عدت پوری کر کے اس کی بہن سے نکاح ہو سکتا ہے نہ قبل عدت کے۔ فقط۔

نو مسلمہ کی عدت جس کا شوہر مر گیا

(سوال ۱۰۷۳) ایک کافرہ مسلمان ہوئی، اس کا خاوند کفر کی حالت میں انتقال کر گیا تھا، جس دن مسلمان ہوئی اس دن اس کے خاوند کی وفات کو تقریباً تین ماہ کا عرصہ ہوا تھا، آیا مسماۃ مذکور مسلمان ہونے کے دن نکاح کر سکتی ہے یا دس دن چار ماہ کا انتظار کرنا پڑے گا۔

(الجواب) در مختار میں ہے ذمية غير حامل طلقها ذمي او مات عنها لم تعتد عند ابي حنيفة اذا اعتقد وا ذلك الخ وفي الشامي قوله لم تعتد عند ابي حنيفة فلو تزو جها مسلم او ذمي في فور طلاقها جاز الخ (۲) اس سے معلوم ہوا کہ کفار کے اعتقاد میں اگر عدت واجب نہیں ہے تو اس عورت نو مسلمہ سے فوراً نکاح درست ہے۔

عدت والی عورت کا کسی کی غمی شادی میں جانا درست نہیں

(سوال ۱۰۷٤) ایک عورت عدت میں ہے۔ اس کے بھائی یا قریب رشتہ دار کے موت ہو گئی تو اس کو وہاں جانا چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) عورت کو عدت میں بلا ضرورت مکان عدت سے نکلنا اور کسی کی شادی غمی میں شریک ہونا درست نہیں ہے۔(۳)

ایک جواب پر اشکال کا جواب

(سوال ۱۰۷۵) الرشید نمبر ۸ جلد ۴ ماہ صفر سن ۱۳۳٦ھ صفحہ نمبر ۲۹ میں درج ہے کہ جب کہ دو مرد عادل گواہی تین طلاق دیتے ہیں تو طلاق واقع ہو گئی، اور عدت وقت طلاق سے واقع ہو گی وغیرہ وغیرہ۔

اس جواب کو احقر کو سمجھنے میں کچھ دقت پیش آئی، جس کے خلاصہ کرنے کے لئے مجبور ہوں، جس کی وجہ وجوہات ذیل سے پیچیدگی پیدا کرتی ہے یعنی بہشتی زیور ص ۴٦ حصہ چوتھا پر تحریر ہے کہ طلاق بائن دینے کے بعد پھر دھوکہ سے عدت کے اندر مطلقہ سے صحبت کر لی تو اب اس دھوکہ کی صحبت کی وجہ سے ایک عدت اور واجب ہو گئی، اب تین حیض اور پورے کرے، جب تین حیض اور گذر جاویں گے تو دونوں عدتیں ختم ہو جاویں گی۔

اب صفائی اس امر کی ضروری ہے کہ اگر مطلقہ سے دھوکہ سے صحبت کی جاوے تب بھی دوسری عدت

---

(۱) ایضا باب المهر ج ۲ ص ٤٧٣ ط.س. ج۳ص ۱۲۲. ظفير

(۲) رد المحتار باب العدة مع هامشه ج ۲ ص ۸٤٥ ط.س. ج۳ص۵۲٦-۱۲ ظفير.

(۳) ولا تخرج معتدة رجعي وبائن باى فرقة كانت على مافى الظهيريه الخ فيلزمها ان تكترى بيت الزوج لو حرة الخ مكلفة من بيتها اصلا لا ليلا ولا نهارا ولا الى صحن دار فيها منازل لغيره ولو باذنه لا نه حق الله تعالى (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة فصل في الحداد ج ۲ ص ۸۵۳ ط.س. ج۳ص ۵۳۵) ظفير.

کی ضرورت ہے، کیا قصداً کرے تو اس حالت میں دوسری عدت کی ضرورت نہیں؟ جیسا کہ الرشید کے جواب مسئلہ سے مراد حاصل ہوتی ہے، کیونکہ طلاق کے بعد تعلقات واختلاط زن وشوئی قصداً جاری تھے۔ اس لئے شمار عدت وقت طلاق سے شروع ہوگی نہ کہ اخیر مرتبہ صحبت کرنے کی تاریخ سے۔

(الجواب) در مختار میں ہے واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى الخ۔(۱) اس کا حاصل یہ ہے کہ اگر طلاق دینے والا عدت میں اپنی مطلقہ سے دھوکہ اور شبہ سے وطی کرے تو دوسری عدت لازم ہے جیسا کہ آپ نے یہ مسئلہ بہشتی زیور سے بھی نقل کیا ہے اور علامہ شامی نے اس پر یہ لکھا ہے کہ شبہ اور دھوکہ سے وطی کی صورت یہ ہے کہ شوہر نے یہ سمجھا کہ مجھ کو وطی حلال ہے یا تین طلاق کے بعد بلا حلالہ کے نکاح کر کے وطی کرے،(۲) اور اگر جانتا ہے کہ یہ مطلقہ مجھ پر حرام ہے اور پھر وطی کرے تو وہ موطوءہ بالشبہ نہیں ہے۔ اور دوسری عدت لازم نہیں ہے ومفاده انه لو وطئها بعد الثلث فى العدة بلا نكاح عالماً بحرمتها لا تجب عدة اخرى لانه زنا الخ۔(۳) ص ۲۰۹۔

غیر مدخولہ مطلقہ پر عدت نہیں لیکن جس کا شوہر مر جائے اس پر ہر حال میں عدت ہے مدخولہ ہو یا نہ ہو

(سوال ۱۰۷۶) ہر ایک امام مسجد کو سرکار کی طرف سے ایک رجسٹر برائے اندراج نکاح ملا ہوا ہے، جس کے سرورق پر یہ مسائل ہیں، متوفی الزوج غیر مدخولہ کو عدت، بعد از طلاق زوجہ سالی سے قبل گزرنے عدت کے نکاح کا عدم جواز ہے، آیا فی الواقع یہ مسائل صحیح اور قابل عمل ہیں یا نہیں۔

(الجواب) یہ ہر دو مسئلہ صحیح ہیں، مطلقہ اگر غیر مدخولہ اور غیر خلوت شدہ ہو تو اس پر عدت نہیں ہے، کما قال الله تعالىٰ ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها الآيه،(۴) لیکن متوفی عنہا زوجہا پر ہر حال میں عدت لازم ہے، خواہ وہ مدخولہ ہو یا نہ ہو، کیونکہ اس کے لئے مطلقاً عدت کا حکم آیت والذين يتوفون منكم الآيه(۵) سے ثابت ہوتا ہے۔

مطلقہ اور متوفی عنہا زوجہا کی عدت میں فرق

(سوال ۱۰۷۷) جو عورت ناقابل حمل عقیمہ یا نابالغہ ہونے کے سبب سے ہو مگر اس کا شوہر قابل وطی ہے، یا جو مرد عنین یا نابالغ ہو مگر اس کی زوجہ قابل حمل ہے، تو ہر دو صورت میں عورت کا حاملہ نہ ہونا مسلم ہے۔ تو جب ایسی عورت بیوہ یا مطلقہ ہو تو اس پر عدت لازم ہوگی یا نہیں، اور اگر عدت ہوگی تو کتنے ایام کی ہوگی، اور صورت اول میں دخول ناممکن حمل کے بعد عورت مطلقہ ہوگئی اور صورت ثانی میں بلا دخول، کیونکہ بوجہ شوہر کے عنین یا نابالغ

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة مطلب فى وطؤ المعتدة بشبهة ج ۲ ص ۸۳۷ و ج ۲ ص ۸۳۸. ط.س. ج۳ ص۵۱۸ ظفير (۲) وذلك كالموطوءة للزوج فى العدة بعد الثلاث بنكاح وكذا بدونه اذا قال ظننت انها تحل لى او بعد ما ابانها بالفاظ الكناية (رد المحتار باب ايضاً ج ۲ ص ۸۳۷. ط.س. ج۳ ص۵۱۸. ظفير.
(۳) رد المحتار باب العدة مطلب فى وطؤ المعتدة بشبهة ج ۲ ص ۸۳۷.. ط.س. ج۳ ص۵۱۸. ۱۲ ظفير.
(۴) سورة الاحزاب ركوع ۶. ۱۲ ظفير.
(۵) سورة البقره ركوع ۳۱. ۱۲ ظفير.

ہونے کے دخول کا احتمال ہی نہیں، مگر بلا دخول عورت کو مطلقہ کر دیا تو ہر دو صورت میں کتنا مہر دینا ہوگا۔

(الجواب) شوہر کے مرنے کی صورت میں عورت پر پوری عدت وفات دس دن چار ماہ لازم ہے، خواہ دخول و خلوت ہوئی یا نہ ہوئی ہو، اور مہر پورا لازم ہے،(۱) اور طلاق کی صورت میں اگر طلاق قبل دخول و قبل خلوت صحیحہ ہو تو عورت پر عدت لازم نہیں اور مہر نصف لازم ہے قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتمو ھن من قبل ان تمسوھن فما لکم علیھن من عدۃ تعتدو نھا الآیہ۔(۲)

خوف خرابی صحت کی وجہ سے عدت میں نقل مکانی جائز ہے

(سوال ۱۰۷۸) زید نے وفات پائی، اہلیہ زید کے ایام عدت کے ایک ماہ ۱۸ یوم گذر چکے ہیں، جس جگہ قیام ہے وہاں بوجہ خرابی آب و ہوا بیماری بکثرت ہے جس کی وجہ سے سخت پریشانی لاحق ہے، اس وجہ سے اہلیہ زید نقل مکان پر محض اس خیال سے کہ تبدیل آب و ہوا ہو جاوے اور جو تفکرات لاحق ہیں وہ دور ہو جاویں آمادہ ہے۔ آیا ایام عدت میں نقل مکان جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) رد المحتار میں اعذار خروج معتدہ میں سے یہ بھی لکھا ہے۔ قولہ ونحو ذلک منہ ما فی الظھیریۃ لو خافت باللیل من امر المیت والموت ولا احد معھا التحول لو الخوف شدیداً والا فلا الخ ۔(۳) پس شدت خوف کو عذر جواز خروج قرار دیا ہے، لہٰذا بصورت مسئولہ دوسرے مکان میں بغرض تبدیل آب و ہوا اور زوال افکار و ہموم بصحت عقیدہ منتقل ہونا درست ہے۔

---

(۱) والمھر یتاکد باحد معان ثلثۃ الدخول والخلوۃ الصحیحۃ وموت احد الزوجین سواء کان مسمی او مھر المثل حتی لا یسقط شئی بعد ذلک (عالمگیری مصری الباب السابع فی المھر فصل ثانی ج ۱ ص ۲۸۴ ط.س ج۳ص ۳۰۳) ظفیر

(۲) سورۃ الاحزاب رکوع ۶ ۔ ۱۲ ظفیر

(۳) رد المحتار باب العدۃ فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط.س ج۳ص۵۳۶ ۔ ۱۲ ظفیر

زانیہ اگر شوہر رکھتی ہے تو طلاق کے بعد اس پر عدت ضروری ہے

(سوال ۱۰۷۹)ایک شخص کی زوجہ زانیہ ہے شوہر نے اس کو بد چلن دیکھ کر ایک ماہ ہوا طلاق دے دی اور قبل طلاق کے تین ماہ سے حاملہ ہے اور کبھی اپنے شوہر کے نزدیک نہیں گئی اور جس شخص کا حمل ہے اس سے شوہر نے ۲۵ روپیہ لے کر طلاق دی ہے ایسی حالت میں زانی سے ایام عدت کے اندر نکاح اس عورت کا درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت اس عورت کی جو بوقت طلاق حاملہ ہے وضع حمل ہے جس وقت بچہ پیدا ہو جاوے گا اس وقت عدت اس کی پوری ہوگی، اور وہ بچہ شوہر اول کا ہی شرعاً قرار دیا جائے گا کذا فی کتب الفقہ، بچہ پیدا ہونے سے پہلے اس عورت کا دوسرا نکاح درست نہیں ہے بالکل حرام قطعی ہے **كما قال الله تعالى ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتب اجله الآية**(۱) ترجمہ اور نہ قصد کرو تم عقد نکاح کا یہاں تک کہ عدت پوری ہو، **وقال الله تعالىٰ واولات الاحمال اجلهن ان يضعن حملهن الآية**۔(۲)(ترجمہ)اور حمل والی عورتوں کی عدت یہ ہے کہ وہ بچہ جنیں۔

عدت میں نکاح جائز نہیں ہوا

(سوال ۱۰۸۰)ایک عورت جس کا خاوند عرصہ دو سال سے مفقود الخبر رہا اور خبر گیراں نان پارچہ کے علاوہ دوسرے ملک میں جا کر خط و کتابت سے بھی واسطہ نہ رکھا، اب معلوم ہوا کہ اس کا خاوند گوزگانوہ میں آ گیا، مسماۃ نے طلاق نامہ لکھوایا ۴ / مئی کو اور ۲۰ مئی کو دوسرا نکاح کر لیا، یہ نکاح ہو گیا یا نہیں مہر اور خرچ عدت وغیرہ کا بھی فیصلہ ہو گیا ہے۔

(الجواب)اگر عورت مدخولہ ہے یا خلوت صحیحہ ہو چکی ہے تو عدت طلاق تین حیض پورا کرنا یا اگر حیض نہ آتا ہو تو تین ماہ عدت کے پورا کرنا لازم ہے، عدت کے اندر نکاح حرام اور باطل ہے، یہ حکم شرعی ہے کہ عدت کے اندر نکاح نہ ہونا چاہئے کسی کے دعویٰ وغیرہ پر مبنی نہیں ہے **قال الله تعالىٰ ولا تعزموا عقدة النكاح حتى يبلغ الكتب اجله الآية**۔(۳)

مرتدہ بعد اسلام دوسرے مرد سے شادی کر سکتی ہے یا نہیں

(سوال ۱۰۸۱)ایک مرتدہ کو حالت ارتداد میں ایک سال یا زیادہ گذر گیا، اب اگر یہ مرتدہ بعد اسلام لانے کے دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو کر سکتی ہے یا نہیں کیونکہ اس مرتدہ کو اس زمانہ میں حسب موجب شرع شریف شوہر اول کے واسطے مجبور نہیں کر سکتے، اور اگر شوہر اول اس مرتدہ کو حالت ارتداد میں یا قبل ارتداد کے طلاق ثلثہ

---

(۱)سورۃ البقرہ رکوع ۳۰ ۱۲ ظفیر
(۲)سورۃ الطلاق رکوع ۱ ۱۲ ظفیر
(۳)سورۃ البقرہ رکوع ۳۰ ۱۲ ظفیر

دے دے تو ہر سہ حالت میں بعد اسلام لانے کے عدت گذارنا ہوگا یا نہیں کیونکہ حالت ارتداد میں ایک سال گذر گیا، صورت اول میں صرف ارتداد ہے اور ثانی وثالث میں طلاق ہے ۔اگر صورت ثانی وثالث میں کسی مشرک سے نکاح کرے تو یہ حلالہ کے لئے معتبر ہوگا یانہ۔

(الجواب) مرتدہ کو اسلام لانے اور شوہر اول سے نکاح کرنے پر مجبور کرنے کا فتویٰ در مختار میں نقل کیا ہے **وتجبر علی الا سلام وعلیٰ تجدید النکاح الخ زجراً لها بمهر یسیر الخ وعلیه الفتوی**[۱] **وفی الشامی ویقع طلاق زوج المرتدة علیها ما دامت فی العدة لان الحرمة بالردة غیر متابدة فانها ترتفع بالا سلام فیقع طلاقه علیها فی العدة مستتبعا فائدته من حرمتها علیه بعد الثلث حرمة مغیاة بوطی زوج آخر الخ**[۲] **وفی الدر المختار ایضاً او ذمیا لذمیة ای ولو کان التحلیل لاجل زوجها المسلم کما فی البحر شامی**[۳] اس اخیر عبارت سے معلوم ہوا کہ مشرک سے شادی کرنے سے اور وطی سے تحلیل ہو جاوے گی اور عبارت سابقہ سے معلوم ہوا کہ عدت حالت ارتداد میں واجب ہوتی ہے، پس بعد اسلام کے عدت جدید کی ضرورت نہیں ہے۔

غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائن ہو جاتی ہے اس پر عدت نہیں

(سوال ۱۰۸۲) ایک شخص بالغ عاقل نے اپنی منکوحہ غیر مدخولہ کو طلاق ثلاثہ دے دی، پھر اس عورت غیر مدخولہ کا نکاح دوسرے شخص سے کیا گیا مگر پھر بھی وہی غیر مدخولہ رہی اور اسی حالت میں شوہر دوم نے بھی طلاق ثلاثہ دے دی اور عورت کنواری رہی، زمانہ طلاق دیگر میں عورت بالغہ ہوگئی ہے، کیا یہ عورت شوہر اول کے ساتھ شرعاً نکاح کر سکتی ہے یا نہیں۔ اور اس صورت میں اس کو عدت گذارنی ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) غیر مدخولہ کو طلاق دینے میں عدت لازم نہیں ہوتی اور غیر مدخولہ کو اگر متفرق طور سے تین طلاق دی جاویں تو تین طلاق اس پر واقع نہیں ہوتی البتہ اگر دفعۃً ایک لفظ سے تین طلاق دی جاویں مثلاً یہ کہا جاوے کہ تجھ پر تین طلاق ہیں تو تینوں واقع ہو جاتی ہیں، اور تین طلاق میں حلالہ کی ضرورت ہے اور حلالہ میں شوہر ثانی کی وطی ضروری ہے، پس اگر شوہر اول نے تین طلاق ایک دفعہ ایک لفظ کے ساتھ دی تھی جیسا کہ اوپر گذرا تو بلا وطی شوہر ثانی کے شوہر اول اس سے نکاح نہیں کر سکتا اور اگر تین طلاق متفرق دی تھی تو غیر مدخولہ ایک طلاق سے بائنہ ہوگئی باقی دو طلاق اس پر واقع نہیں ہوئی۔ اس صورت میں بلا حلالہ کے شوہر اول اس سے دوبارہ نکاح کر سکتا ہے۔[۴]

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب النکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط.س ج۳ص ۱۹۴ ۱۲ ظفیر
(۲) رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س ج۳ص ۱۹۳ ۱۲ ظفیر
(۳)
(۴) قال لزوجته غیر المدخول بها انت طالق الخ ثلاثا الخ وقعن لما تقرر انه متی ذکر العدد کان الوقوع به الخ وان فرق الخ بانت بالا ولیٰ لا الی عدة ولذا لم تقع الثانیة (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب طلاق غیر المدخول بها ج ۲ ص ۶۲۴ ط.س ج۳ص ۲۸۴، ۲۸۶) ظفیر

بیوی کے رہتے ہوئے سالی سے نکاح کیا خلوت سے پہلے علیحدہ کرائی گئی تو اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۰۸۳) مسمی رمضان نے اپنی سالی مسماۃ مہنی سے باوجود ممانعت نکاح کر لیا، بلحاظ حرمت جمع بین الاختین اس کو برادری سے خارج کر دیا نکاح کے آٹھ دس روز بعد تفریق کرائی گئی، علیحدگی سے تیسرے یا چوتھے روز اس کا نکاح ایک دوسرے مرد سے کر دیا گیا، شرکاء نکاح کا یہ بیان ہے کہ مسمی رمضان اور مسماۃ مہنی دونوں حلف سے بیان کرتے ہیں کہ خلوت صحیحہ نہیں ہوئی، اس صورت میں ان دونوں کا قول اس بارے میں صحیح اور معتبر ہوگا یا نہیں اور عدت کی ضرورت ہوگی یا نہیں، تیسرے چوتھے روز تفریق سے جو نکاح ہوا وہ صحیح ہوا یا نہ۔

(الجواب) اس میں عدت کی ضرورت نہیں ہے اور قول ان دونوں کا دربارہ عدم وطی معتبر ہے قال فی الشامی وتقدم فی باب المهر ان الدخول فی النکاح الفاسد موجب للعدة(۱) پس نکاح اس غیر مدخولہ کا جب کہ تفریق کے بعد تیسرے یا چوتھے روز ہوا صحیح ہوا۔

خلوت صحیحہ نہیں ہوئی ہو تو مطلقہ پر عدت نہیں

(سوال ۱۰۸٤) زید کا نکاح ہندہ سے بحالت صغر سنی ان کے ورثاء نے کر دیا تھا، بالغ ہونے کے بعد بوجہ رنجش باہمی زید و ہندہ میں خلوت صحیحہ بھی نہیں ہوئی، نکاح کے گیارہ سال بعد اب زید نے مجمع عام میں تین طلاق دی کر طلاق نامہ تحریر کر دیا ہے تو ہندہ پر عدت لازم ہے یا بغیر عدت کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔

(الجواب) ہندہ کو اس صورت میں عدت کرنے کی ضرورت نہیں ہے بدون عدت کے پورا کرنے کے دوسرا نکاح کر سکتی ہے۔ قال الله تعالیٰ ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدو نها الآیۃ۔(۲)

عدت میں کسی بھی مصلحت سے نکاح جائز نہیں

(سوال ۱۰۸۵) ایک عورت نے چار پانچ یوم ہوئے اپنا عقد اپنے دیور کے ساتھ کیا، صحبت نہیں ہوئی۔ وہ عورت اس سے ناخوش ہے اور اپنا نکاح دوسرے شخص سے کرنا چاہتی ہے، اگر اس شخص سے طلاق دلا کر فوراً نکاح کرا دیا جاوے اور صحبت بعد گزرنے عدت کے کی جاوے تو اس طرح کا عقد کرنا جائز ہے یا نہیں، یہ عقد مصلحتاً کیا جاتا ہے۔

---

(۱) رد المحتار باب العدة مطلب فی النکاح الفاسد والباطل ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ص ۵۱٦ ۱۲ ظفیر.
(۲) الاحزاب ۔٦. ظفیر

(الجواب) عدت کے اندر نکاح کسی طرح اور کسی مصلحت درست نہیں ہے، ایسا نکاح قطعی حرام اور باطل ہے، ہرگز کسی مصلحت دنیاوی کی وجہ سے ایسی گناہ کبیرہ کا قصد نہ کیا جاوے،(۱) لیکن عدت مدخولہ پر واجب ہوتی ہے پس اگر قبل دخول و قبل خلوت اس سے طلاق لی جاوے اور وہ طلاق دے دے تو فوراً دوسرا نکاح عورت مطلقہ غیر مدخولہ کر سکتی ہے کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتمو هن من قبل ان تمسوهن فما لكم عليهن من عدة تعتدونها الآیہ۔(۲)

غیر مدخولہ پر عدت نہیں ہے مگر مدخولہ پر عدت ہے

(سوال ۱۰۸۶) ایک شخص نے اپنی زوجہ کو بایں طور طلاق دی کہ جلسہ اول میں ایک طلاق معافی مہر ایک دفعہ۔ جلسہ دویم میں ایک طلاق بعد معافی مہر۔ جلسہ سویم میں ایک طلاق بلا معافی مہر۔ اس صورت میں مہر معاف ہوا اور طلاق واقع ہوئی یا نہیں، اور عدت لازم ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) اس صورت میں تین طلاق اس عورت پر واقع ہوگئی اور مہر ساقط ہو گیا، اور عورت اگر مدخولہ تھی تو عدت اس پر لازم ہے اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں اور جس کو حیض نہ آتا ہو اس کی عدت تین ماہ ہیں۔(۳)

بعد خلوت عدت ہوگی خواہ سال بھی علیحدہ رہنے کے بعد طلاق دی ہو

(سوال ۱۰۸۷) جس عورت کو شوہر کے یہاں سے آئے ہوئے اپنے ماں باپ کے یہاں ایک سال ہوا ہے، اور اب اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے دی، تو اس صورت میں اس عورت پر عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر خلوت یا صحبت ہو چکی ہے تو عدت لازم ہے۔(۴)

مندرجہ ذیل صورتوں میں عدت

(سوال ۱۰۸۸)(۱) جس عورت کے بچہ پیدا ہوا، چار روز بعد اس کا شوہر مر گیا، اس کی عدت کیا ہے۔ (۲) ایک عورت اور مرد میں جدائی ہوگئی کہ عورت باپ کے گھر چلی گئی، ایک سال بعد شوہر مر گیا، اس عرصہ میں وہ شوہر ان کے گھر نہیں گیا تو اس عورت پر عدت ہے یا نہیں۔ (۳) نابالغ عورت کا خاوند مر گیا ہو تو عدت آتی ہے یا نہیں۔ (۴) ایک عورت شوہر سے لڑ کر باپ کے گھر چلی آئی پانچ سال گذرنے پر طلاق دے دی، اس پر عدت ہے یا نہیں۔

(الجواب)(۱، ۲) پہلی دو صورتوں میں عدت اس عورت کی چار ماہ دس یوم ہیں۔(۵)(۳) اور تیسری صورت میں

---

(۱) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (شامی باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط.س. ج۳ص۵۱۶) ظفیر

(۲) سورة الاحزاب . ۳٦ ۱۲ ظفیر

(۳) تحيض لطلاق الخ بعد الدخلول حقيقة اوحكما الخ ثلاث حيض كو امل الخ والعدة فی من لم تحض لصغر اوكبر او بلغت بالسن لم تحض الخ ثلاثة اشهر بالا هلة لو فی الغرة والا فبا لا يام (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ .ط.س. ج۳ص ۵۰٤) ظفیر.

(٤) وسبب وجوبها عقد النكاح المتاكدبا لتسليم وما جرى مجراه من موت اوخلوة ای صحيحة (ايضاً ج ۲ ص ۸۲٤ ط س. ج۳ص٥٠٤ ظفیر.

(٥) والعدة للموت اربعة اشهر بالا هلة لو فی الغرة كما مر وعشر من الا يام بشرط بقاء النكاح صحيحا الى الموت مطلقا وطئت اولا ولو صغيرة (الدرا لمختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ ط.س. ج۳ص ۵۱۰. ظفیر.

بھی عدت چھ ماہ دس یوم ہیں۔(۱) (۴) چوتھی صورت میں اگر وہ عورت مدخولہ تھی یا خلوت ہو چکی تھی تو عدت اس کی تین حیض ہیں اگر حیض آتا ہو، ورنہ تین ماہ ہیں۔(۲)

نامرد کی مطلقہ پر عدت ہے

(سوال ۱۰۸۹) زید نامرد ہے وہ چاہتا ہے کہ اپنی زوجہ ہندہ کو طلاق دے دے اور ہندہ بھی طلاق لینا چاہتی ہے، بعد طلاق ہندہ کو عدت کی ضرورت عقد ثانی کے لئے ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر خلوت ہو چکی ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی ہو تو ہندہ پر بعد طلاق کے عدت لازم ہے اور عدت طلاق کی اس عورت کے لئے جس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں، پس ہندہ طلاق کے بعد عدت گذار کر دوسرا نکاح کر سکتی ہے کما فی الدرالمختار باب المهر والخلوة الخ كالوطی الخ ولوكان الزوج مجبوباً او عنينا او خصياً الخ۔(۳)

عدت میں عورت کے لئے زیب و زینت درست نہیں

(سوال ۱۰۹۰) ایک بیوہ عدت کی حالت میں زینت کرنے بلکہ سفاح تک سے باز نہیں آئی، اور بر ملا کہیں کی کہیں چلی جاتی ہے، کیا ایسی عورت کا نکاح عدت سے پہلے ہو سکتا ہے۔

(الجواب) عدت کے اندر نکاح کرنا باطل ہے اور بیوہ کو ایام عدت میں جو کہ چار مہینہ اور دس روز ہے،(۴) زیب و زینت کرنا اور رنگے ہوئے کپڑے پہننا مثل سرخ و زرد کی اور زیور اور ریشمی کپڑا و خوشبو وغیرہ استعمال کرنا جائز نہیں، عالمگیری میں ہے۔ على المبتوتة والمتوفى عنها زوجها اذا كانت بالغة مسلمة الحداد فی عدتها(۵) اور حدیث حضرت عائشہؓ سے روایت ہے ان النبی صلی الله علیه وسلم قال لا يحل لامرأة تؤمن بالله واليوم الاخر ان تحد على ميت فوق ثلث الا على زوج اربعة اشهر و عشرا۔(۶) اور اس کو عدت کے مکان ہی میں رہنا لازم ہے اور اگر کسی امر ضروری کے لئے مکان سے باہر جانے کی ضرورت ہو تو دن میں یا بعض حصہ رات میں نکلنا درست ہے، عالمگیری میں ہے المتوفى عنها زوجها تخرج نهاراً وبعض الليل ولا تبيت فی غير منزلها(۷) اور عدت کے اندر نکاح کرنا صحیح نہیں ہے۔

پانچ سال علیحدہ رہنے کے باوجود بعد خلوت عدت ہوگی

(سوال ۱۰۹۱) ایک لڑکی جس کی عمر آٹھ سال کی تھی، اس کے والد نے برضائے خود ایک شخص سے اس کا نکاح کر دیا تھا، اس کے بعد وہ ایک سال سے کچھ کم اپنی سسرال رہی پھر کسی وجہ سے والدین کے یہاں چلی آئی، اب

---

(۱) والعدة للموت اربعة اشهر الخ وعشر الخ ولو صغيرة (ايضا. ط.س ج۳ص ۵۱۰) ظفير۔
(۲) وسبب وجوبها عقدة النكاح المتاكد بالتسليم وما جرى مجراه من موت اوخلوة الخ (ايضا ج ۲ ص ۸۲۴. ط.س ج۳ص ۵۰۴) ظفير۔
(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۸. ط.س ج۳ص ۱۱۴. ۱۲ ظفير۔
(۴) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب العدة مطلب فی النكاح الفاسد و الباطل ج۲ ص ۸۳۵. ط.س ج۳ص۵۱۶) ظفير (۵) عالمگیری مصری الباب الرابع عشر فی الحداد ج ۴۷۶ ط. ماجدیه ج۳ص۵۳۳. ۱۲ ظفير (۶) مشكوة عن البخاری و مسلم باب العدة ص ۲۸۸. ۱۲ ظفير
(۷) عالمگیری الباب الرابع عشر فی الحداد ج۲ ص ۴۷۷. ۱۲ ظفير. م ج ۱ ص ۵۳۴

عرصہ پانچ سال کا گذر گیا وہ واپس سسرال نہیں گئی، پس اب باہمی مخالفت زوجین کی وجہ سے اس کے شوہر نے اس کو طلاق دے کر اپنے سے جدا کر دیا ہے، کیا اس لڑکی مطلقہ کو شرعاً نکاح ثانی کے لئے عدۃ ہے یا نہیں اگر ہے تو کتنی۔

(الجواب) اگر شوہر نے اس سے وطی یا خلوت کی ہے تو عدت اس پر لازم ہے اگر اس کو حیض آنے لگا ہے تو عدۃ اس کی تین حیض ہیں، اور اگر ابھی اس کو حیض نہیں آیا تو عدت اس کی تین ماہ ہیں،(۱) اور اگر وطی اور خلوت اس سے نہیں ہوئی تو کچھ عدت لازم نہیں ہے **کما قال اللہ تعالیٰ ثم طلقتمو ھن من قبل ان تمسو ھن فما لکم علیھن من عدة تعتدو نھا فمتعو ھن و سر حو ھن سر احاً جمیلاً الآیۃ۔**(۲)

ایام عدت میں جو زنا سے حاملہ ہو گئی اس کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۰۹۲) ایک عورت نے عدت طلاق کے اندر ایک شخص سے زنا کیا جس سے وہ عدت گذارنے کے بعد نکاح کرنا چاہتی تھی، مگر زنا سے اس کو حمل رہ گیا، عورت و مرد دونوں اس امر کے مقرر اور یقین کرنے اور دلا نیوالے ہیں کہ حمل طلاق دہندہ کا نہیں بلکہ ہم دونوں کے فعل سے نطفہ قرار پایا ہے، اب عورت کو طلاق کی عدت گذار کر اس مرد سے نکاح کرنا چاہئے یا بعد وضع حمل کے، اور بچہ کس کے نسب سے شرعاً سمجھا جاوے گا اور یہ بخوبی ظاہر ہے اور معلوم کہ عورت کا طلاق دہندہ شوہر قوت مردمی سے بیکار تھا جس کے باعث مجبوراً عورت کو اس نے طلاق دی ہے اور اس بنا پر عورت چاہتی ہے کہ اگر وضع حمل سے قبل کوئی صورت نکاح کی ہو تو میری پردہ پوشی ہو جاوے، جواب اس کا جلد مرحمت ہو۔

(الجواب) عدت اس مطلقہ کی اس صورت میں وضع حمل ہے بعد وضع حمل کے دوسرے مردسے نکاح صحیح ہوگا قبل وضع حمل کے نکاح ثانی درست نہیں ہے اور وقت طلاق سے دو برس کے اندر اگر بچہ پیدا ہو تو اگر چہ طلاق بائنہ یا طلاق ثلثہ ہو نسب اس بچہ کا شوہر اول سے ثابت ہوگا بدوں دعویٰ کے **کما یثبت بلا دعوۃ احتیاطاً فی مبتوتۃ جاءت بہ لا قل منھا من وقت الطلاق الخ ولم تقر بمضی عدۃ الخ در مختار ملخصاً۔**(۳)

جب سے طلاق دی تھی اس وقت سے عدت ہوگی پہلے لکھ دینے سے عدت نہیں ہوگی

(سوال ۱۰۹۳) زید نے ایسی عورت سے نکاح کیا۔ جس کا خاوند ایک اور پہلا موجود تھا، نکاح ہونے کے بعد پہلا خاوند دعویدار ہوا، منکوحہ پہلے خاوند کے یہاں جانے سے گریز کرتی رہی، ایسی حالت میں جب ہر دو خاوند میں تکرار شروع ہوا تو اہل بستی یا اہل برادری کے مجبور کرنے یا باہم تکرار رفع کرنے کو پہلے خاوند سے طلاق دلوادی اور طلاقنامہ میں مضمون مندرجہ مع چند گواہوں کے ایک اسٹامپ پر تحریر کر دیا گیا ہے، مضمون یہ ہے (میں اپنی عورت کو طلاق دے چکا ہوں جس کو عرصہ چھ ماہ کا گذرا۔ اب میں لادعویٰ ہوں مورخہ ۱۵ / فروری سن ۱۹۱۹ء)

---

(۱) رجل تزوج امرأۃ نکاحاجائزا فطلقھا بعد الدخول او بعد الخلوۃ الصحیحۃ کان علیھا العدۃ کذا فی فتاوی قاضی خان الخ فمن تحیض فعد تھا ثلثۃ اقراء الخ والعدۃ لمن لم تحض لصغر او کبر او بلغت بالسن ولم تحض ثلثۃ اشھر کذا فی النقایہ (عالمگیری کشوری باب العدۃ ج۲ ص ۵۴۲ و ج ۲ ص ۵۴۳. ط. ماجدیۃ ج۱ ص ۵۲٦) ظفیر۔

(۲) سورۃ الاحزاب ٦. ظفیر. (۳) الدر المختار علی ھامش رد المحتار فصل فی ثبوت النسب ج۲ ص ۸۵۸. ط.س. ج۳ ص ۱۲.۵٤۱ ظفیر۔

واقعہ یہ ہے کہ دراصل طلاق نامہ ٦ ماہ قبل جیسا کہ اسٹامپ کاغذ پر ظاہر کیا نہیں دیا گیا ہوگا، اب طلاق دینے کے بعد عورت کو ایام عدت پورے کرنے چاہئے یا نہیں، اور وہ پہلا نکاح ثانی کہ طلاق نامہ تحریر کرنے کے چند روز پیشتر ہوا ہے جائز قرار پا سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) طلاق اس وقت واقع ہوئی جب کہ شوہر نے طلاق دی پس اگر ٦ ماہ قبل طلاق نہ دی تھی اور یہ غلط لکھوایا ہے تو اب طلاق واقع ہوئی اور عدت اس کی بعد تین حیض گذارنا چاہئے، اس کے بعد نکاح ثانی کیا جاوے، قبل طلاق و قبل عدت کے جو نکاح ہوا وہ صحیح نہیں ہوا۔(١)

عدت میں دنوں کا شمار قمری ہوگا یا کیا

(سوال ١٠٩٤) بہشتی زیور اور غایۃ الاوطار میں ہے کہ صغیرہ اور آئسہ اور بالغہ غیر حائضہ کی عدت طلاق و موت کا شمار اگر طلاق یا موت پہلی تاریخ کو واقع ہوئی تو حساب ہر مہینے کا ہلال سے ہوگا اگر درمیان مہینے کے واقع ہوئی تو حساب ہر مہینے کا تیس دن کا انتہی، یہ شمار صحیح ہے۔

(الجواب) اس پر عمل کرنا چاہئے قال فی رد المحتار فی المحیط اذا اتفق عدۃ الطلاق والموت فی غرۃ الشھر اعتبرت الشھور بالا ھلۃ وان نقصت عن العدد وان اتفق فی وسط الشھر فعند الا مام اعتبر بالا یام فتعتد فی الطلاق بتسعین یوما۔(٢)

خلع کی عدت

(سوال ١٠٩٥) عدت خلع کی عند الحنفیہ کیا ہے (٢) عدت طلاق کے اندر اگر جان بوجھ کر نکاح کیا جاوے تو ولی اور قاضی و شاہد و حاضرین کے نکاح میں فتور آئے گا اور تجدید نکاح کی ضرورت ہوگی یا نہیں (٣) اگر کوئی ایسے نکاح سے مانع ہو اور خلاف شرع سمجھ کر اس مجلس سے چلا وے تو اس کو اجر عند اللہ ملے گا یا نہیں۔

(الجواب) خلع عند الحنفیہ طلاق بائن ہے، پس عدت اس کی مانند عدت طلاق کے تین حیض ہیں حائضہ کے لئے اور تین ماہ ہیں غیر حائضہ کے لئے در مختار میں ہے وحکمہ ان الواقع بہ الخ طلاق بائن الخ۔(٣) (٢) عدت کے اندر دوسرے شخص سے نکاح کرنا باطل ہے (٤) اور نکاح کرنے والی اور اس کے معین سب فاسق و عاصی ہیں توبہ کریں، لیکن ان کے نکاح میں کچھ فتور اور خلل نہیں آیا۔ کیونکہ نکاح کا ٹوٹنا ان کے مرتد ہونے پر مرتب ہے اور یہ ارتداد نہیں ہے (٣) وہ شخص مثاب و ماجور ہے لا نکارہ المنکر۔

نامرد کی مطلقہ پر عدت

(سوال ١٠٩٦) ایک عورت کا شوہر بعد نکاح کے سات برس ہوئے چھوڑ کر چلا گیا اور بے خبر تھا، اب شوہر کا اجمیر میں پتہ لگا، اس کو جے پور میں لائے، دریافت کرنے پر جواب دیا کہ میں عورت کے قابل نہیں ہوں، اور یہ بھی عورت سے معلوم ہوا کہ کبھی صحبت نہیں ہوئی، شوہر مذکور نے عورت کے روبرو چار گواہ کے طلاق دے دی،

---

(١) واما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ج ٢ ص ٨٣٥. ط.س. ج٣ص٥١٦) ظفیر

(٢) ایضا ج ٢ ص ٨٢٩. ط.س. ج٣ص٥٠٩. ١٢ ظفیر

(٣) الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب الخلع ج ٢ ص ٧٧٠. ط.س. ج٣ص٤٤٤. ١٢ ظفیر

(٤) اما نکاح منکوحۃ الغیر ومعتدۃ الخ فلم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ج ٢ ص ٨٣٥. ط.س. ج٣ص٥١٦) ظفیر

زانی سے معلوم ہوا کہ عورت حاملہ نہیں ہے۔ طلاق سے ایک ماہ بعد عورت مذکور کا نکاح ایک دیگر شخص سے کرایا گیا ایام حیض بدستور جاری ہیں، نکاح ثانی جو عورت مذکور کا کیا گیا یہ شرعاً جائز ہوا یانہ۔ اور اب عورت مذکور کو عدت کے ایام پورے کرنے چاہئے یا نہیں۔

(الجواب) نکاح مذکور جو طلاق سے ایک ماہ بعد ہوا وہ ناجائز اور باطل ہوا، عدت کے بعد نکاح صحیح ہوگا، اور عدت طلاق کی تین حیض ہیں، اس عورت کو شوہر ثانی سے علیحدہ کر کے تین حیض پورے کرا کر پھر نکاح کیا جاوے۔(۱)

جو منکوحہ زانی کے ساتھ کئی سال سے ہے بعد طلاق اس پر عدت ہوگی یا نہیں

(سوال ۱۰۹۷) ایک عورت منکوحہ اپنے زوج کو چھوڑ کر غیر کے ساتھ بطریار ال چلی گئی۔ اس یار نے اس کو تین چار برس اپنے پاس رکھا اور اسی کوشش میں تھا کہ خاوند اس کو طلاق دے دیوے تاکہ میں اس عورت سے نکاح کر لوں آخر کار خاوند نے اس کو طلاق دے دی تو کیا یہ عورت مطلقہ عدت گذارے گی یا نہیں اور بوقت گذار نے عدت کے یہ شبہ ہوتا ہے کہ یہ عورت اپنے خاوند سے تین چار سال علیحدہ رہی ہے، اور اس مدت میں خاوند نے اس سے وطی نہیں کی، اور عدت شرعاً استبراء رحم کے لئے مقرر ہے اور اس صورت میں استبراء حاصل ہے۔

(الجواب) وہ عورت جب کہ اپنے شوہر کی مدخولہ ہے یا خلوت ہو چکی ہے تو عدت اس پر لازم ہے، کیونکہ عدت دراصل فوت نعمت نکاح کی وجہ سے ہے اور سوگ نکاح کے جانے کا ہے، یہی وجہ ہے کہ مجرد خلوت سے بھی عدت لازم ہو جاتی ہے۔(۲) کہ وہاں بعض اوقات سوائے فوت حرمت نکاح کے اور کچھ نہیں ہے۔ فقط۔

بیوہ حاملہ کا نکاح وضع حمل سے پہلے جائز نہیں

(سوال ۱۰۹۸) بیوہ عورت کو دو ماہ کا حمل ہے نکاح درست ہے یا نہیں یا کہ بعد وضع حمل کے نکاح کرنا درست ہے۔

(الجواب) نکاح اس کا قبل وضع حمل کے درست نہیں ہے، بعد وضع حمل کے نکاح کرنا چاہئے۔(۳)

عدت میں تھامے رکھنے کی نیت سے بھی نکاح جائز نہیں

(سوال ۱۰۹۹) اگر کسی بیوہ کا نکاح عدت کے اندر بایں اندیشہ کر دیا جاوے کہ عدت تک اس کو کوئی بھکا دیوے اور دوسرا نکاح پڑھوا لے اور صحبت نہ کی جاوے تو یہ نکاح درست ہے یا نہیں۔

(الجواب) عدت کے اندر کسی طرح اور کسی خیال سے نکاح درست نہیں ہوتا، وہ نکاح بالکل باطل ہے، اور ایسا کرنے والے فاسق و عاصی ہیں۔(۴)

(۱) وخلوة المجبوب خلوة صحيحة عند ابى حنيفة و خلوة العنين والخصى خلوة صحيحة كذا فى الذخيرة (عالمگيرى كشورى باب المهر فصل ثانى ج ۲ ص ۳۱۵ ط. ماجدية ج۱ ص ۳۰۵) واما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س. ج۳ ص ۵۱۶) ظفير

(۲) وسبب وجوبها عقد النكاح المتأ كد بالتسليم وما جرى مجراه من موت او خلوة اى صحيحة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲٤ ط.س. ج۳ ص ۵۰٤) ظفير

(۳) وليس للمعتدة بالحمل مدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بيوم اواقل الخ وشرط انقضاء هذه العدة ان يكون ما وضعت قد استبان خلقه (عالمگيرى كشورى باب العدة ج ۲ ص ۵٤۵ ط. ماجدية ج۱ ص ۵۲۸) ظفير

(٤) اما نكاح منكوحة الغير و معتدته الخ فلم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ٤۸۲ ط.س. ج۳ ص ۱۳۲) ظفير

عورت جہاں رہتی تھی گو وہ اس کے شوہر کا گھر نہ ہو وہیں عدت گذارے

(سوال ۱۱۰۰) جو عورت اپنے باپ یا کسی دوسرے کے گھر میں رہتی ہے مع الزوج یا بلا زوج اور مع رضاء الزوج یا بلا رضاء اس کا جب شوہر مرے تو اس کو وہیں عدت پوری کرنی چاہئے جہاں رہتی ہے یا شوہر کے گھر جا کر، اور اگر دفن سے قبل یا بعد شوہر کے گھر چلی جائے تو وہ عدت کہاں پوری کرے آیا شوہر کے گھر یا جہاں رہا کرتی تھی۔

(الجواب) در مختار میں ہے وتعتدان ای معتدة طلاق و موت فی بیت وجبت فیه الخ (در مختار) هو ما یضاف الیهما بالسکنی قبل الفرقة ولو غیر بیت الزوج الخ۔(۱) شامی اس کا حاصل یہ ہے کہ جس گھر میں عورت پہلے سے رہتی ہو اگرچہ وہ شوہر کا گھر نہ ہو عدت اسی گھر میں پوری کرے، یعنی اگرچہ شوہر وہاں نہ ہو جیسا کہ من بیتها کی شرح میں شامی میں ہے قوله من بیتها متعلق بقوله ولا تخرج والمراد به ما یضاف الیها بالسکنی حال وقوع الفرقة والموت بدایه سواء کان مملوکاً للزوج او غیره حتی لو کان غائبا وهی فی دار باجرة قادر علی دفعها فلیس لها ان تخرج الخ۔(۲)

نابالغہ مطلقہ پر بھی بعد خلوت عدت ہے

(سوال ۱۱۰۱) زید بالغ نے رخصتی سے پہلے ہندہ نابالغہ کو طلاق دے دی، اس صورت میں ہندہ نابالغہ پر طلاق کی عدت واجب ہے یا نہیں۔

(۲) اگر ہندہ نابالغہ شوہر کے ساتھ رہی ہو لیکن ہندہ قابل صحبت نہ ہو تو اس صورت میں عدت طلاق کی ہوگی یا نہیں۔

(الجواب) شوہر بالغ نے اگر اپنی زوجہ نابالغہ کو قبل خلوت طلاق دے دی تو نابالغہ پر عدت لازم نہیں ہے۔ قال الله تعالی ثم طلقتموهن من قبل ان تمسوهن فما لکم علیهن من عدة تعتدونها الآیة(۳)

(۲) خلوت ہو جانے سے عدت لازم ہو جاتی ہے اگرچہ صحبت نہ ہوئی کذا صرح به فی الشامی۔(۴)

شوہر اقرار کرے چھ ماہ پہلے طلاق دی تھی تو عدت اسی وقت سے شمار ہوگی

(سوال ۱۱۰۲) اگر شخصی اقرار حضور جماعت کند کہ طلاق از مدت شش ماہ خود دادہ ام است اندریں صورت عدت از وقت اقرار محسوب خواہد شد یا از شش ماہ مجری است۔

(الجواب) اگر او در حقیقت شش ماہ قبل از تکلم طلاق ندادہ بود آں کس دریں اقرار کاذب بود طلاق فی الحال واقع خواہد شد و عدت ہم ازیں وقت وقوع طلاق شمار کردہ خواہد شد لان الا نشاء فی الماضی انشاء فی الحال در مختار ولا یمکن تصحیحه اخبارا لکذبه الخ شامی۔(۵) و اگر فی الواقع شوہر قبل ازیں بہ شش ماہ طلاق دادہ

(۱) رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط س ج۳ ص ۵۳٦ ۱۲ ظفیر
(۲) رد المحتار فصل فی الحداد ج ۲ ص ۸۵۳ ط س ج۳ ص ۵۳٦ ۱۲ ظفیر
(۳) سورة الاحزاب ٦ ظفیر
(۴) وسبب وجوبها عقد النکاح المتاکد بالتسلیم وما جری مجراه من موت او خلوة۔ الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۴ ط س ج۳ ص ۵۰۴ و الخلوة کالوطی فیما یجئ ای من الاحکام ایضا باب المهر ج ۲ ص ٤٦٥ ط س ج۳ ص ۱۱٤ ظفیر (۵) رد المحتار

بود عدت ازاں وقت شمار کردہ خواہد شد۔ الغرض عدت بعد از وقوع طلاق شماری شود(۱)

کیا کرایہ والے مکان میں عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۰۳)ایک عورت متوفی عنہا زوجہا عدت کے اپنے والدین کے گھر جا سکتی ہے، کیونکہ اس کا شوہر کرایہ کے مکان میں رہتا تھا، عورت مفلس ہے کھانے پینے کو بھی نہیں۔

(الجواب)اگر عورت کو اس مکان کا کرایہ دینا پڑتا ہے اور اس کو اس کی قدرت و طاقت ہے، تو عدت میں دوسرے مکان میں جانا درست نہیں ہے۔(اور اگر اس کی طاقت نہیں ہے تو دوسرے مکان میں جا سکتی ہے۔(۲)ظفیر)

عدت میں اگر عورت زنا سے حاملہ ہو جائے تو اس کی عدت وضع حمل ہوگی

(سوال ۱۱۰۴)ایک شخص نے اپنی بیوی مسماۃ حسنو کو طلاق دی، جس وقت طلاق دی تھی اس وقت وہ حاملہ نہ تھی، زمانہ عدت میں اس نے زنا کیا اور اس زنا سے حاملہ ہو گئی، تو اب اس کی عدت کس طرح ہوگی؟ اور مسماۃ حسنو اب ایک اور شخص قاسم کے ساتھ نکاح کرنا چاہتی ہے، جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب)درمختار اور شامی میں ہے کہ اگر عدت میں مطلقہ حاملہ عن الزنا ہو جاوے تو عدۃ اس کی وضع حمل ہے۔ (۳)واعلم ان المعتدة لو حملت في عدتها ذكر الكرخي ان عدتها وضع الحمل ويفصل والذى ذكر محمد ان هذا في عدة الطلاق الخ شامي.(۴)پس نکاح قاسم کے ساتھ بعد بچہ پیدا ہونے کے جائز ہوگا، اس سے پہلے جائز نہیں ہے۔

مطلقہ عدت گذرنے کے بعد نکاح کر سکتی ہے

(سوال ۱۱۰۵)ایک عورت کو اس کے شوہر نے عرصہ ۱۴سال کا ہوا طلاق دے دی تھی، اب عورت نکاح کرنا چاہتی ہے جائز ہے یا نہ؟

(الجواب)اب نکاح اس کا درست ہے، ضرور کر لے یہ بہت اچھا ہے

زمانہ عدت کا نکاح باطل ہے اور بعد عدت والا درست ہے

(سوال ۱۱۰۶)زید مر گیا، عدت وفات گذرنے سے پہلے اس کی عورت نے دوسرا نکاح کر لیا، جب زید کی عدت گذر گئی، اس وقت اس عورت نے تیسرا نکاح کر لیا، متوخر الذکر نکاح صحیح ہوا یا نہیں؟

(الجواب)جو نکاح عدت میں ہوا تھا وہ باطل ہوا،(۵)پس متوخر الذکر نکاح صحیح ہے۔

---

(۱)ابتداء العدة في الطلاق عقب الطلاق (عالمگیری کشوری باب العدة ج ۲ ص ۵۴۸ .ط. ماجدية ج۱ ص ۵۳۱) ظفير

(۲)وتعتد ان معتدة طلاق وموت في بيت وجبت فيه الخ الا ان تخرج وينهدم المنزل الخ اولا تجد كراء البيت ونحو ذلك من الضرورات فتخرج لا قرب موضع اليه (در مختار)قوله لا تجد الخ افاد انها لو قدرت عليه لزمها مالها (رد المحتار باب الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ .ط.س. ج۳ص ۵۳۶) ظفير

(۳)فاذا حبلت في العدة تنقضي بوضعه سواء كان من المطلق او من زنا او من نكاح فاسد اذا ولدته بعد المتاركة لا قبلها كما قد مناه (ردالمحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۹ .ط.س. ج۳ص۵۱۹) ظفير

(۴)ايضا ج۲ ص ۸۳۱ .ط.س. ج۳ص ۵۱۱ ۱۲ ظفير

(۵)اما نكاح منكوحة الغير و معتدته (الى قوله) لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلا (رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ .ط.س. ج۳ص ۱۳۲)ظفير

مطلقہ ثلثہ کی عدت

(سوال ۱۱۰۷) جس عورت کو ایک مجلس میں اس کے خاوند تین طلاقیں دے دیں تو اس مطلقہ کی عدت کتنی مدت ہوگی۔

(الجواب) تین حیض۔(۱) فقط۔

نامرد کی بیوی پر خلوت کے بعد عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۰۸) ایک عورت کے خاوند نے جو کہ نامرد ہے، اپنی زوجہ کو طلاق دے دی، عورت دوسرا نکاح کرنا چاہتی ہے، اس صورت میں اس عورت پر عدت لازم ہے یا نہیں۔

(الجواب) اگر شوہر نامرد سے خلوت ہو چکی ہو، اور اس کے بعد طلاق دی ہو تو عدت لازم ہے، عدت کے اندر نکاح دوسرے مرد سے صحیح نہیں ہے قال فی الدر المختار والخلوة الخ کالوطی الخ ولو کان الزوج مجبوبا او عنینا الخ۔(۲)

معتدہ کا شادی میں نکلنا درست نہیں ہے

(سوال ۱۱۰۹) متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر اپنے بھائی یا والدین کے یہاں کسی شادی وغیرہ میں دن دن یا کچھ حصہ رات کو جانا اور پھر رات کو اپنے گھر واپس آجانا جائز ہے یا نہیں۔

(الجواب) متوفی عنہا زوجہا کو عدت کے اندر جو فقہاء نے دن کو یا بعض حصہ رات میں باہر جانے کی اجازت دی ہے، اس کی وجہ نفقہ وغیرہ کی ضرورت ہے اگر یہ ضرورت نہ ہو تو پھر وہ مثل مطلقہ کے ہے کہ عدت میں نکلنا اور کہیں جانا اس کو درست نہیں ہے، چنانچہ در مختار میں ہے حتیٰ لو کان عندھا کفا یتھا صارت کالمطلقة فلا یحل لها الخروج۔(۳) فتح اور ایسا ہی شامی میں فتح القدیر سے منقول ہے، پس متوفی عنہا زوجہا کو بھائی یا والدین کے گھر شادی وغیرہ میں دن کو بھی جانا درست نہیں ہے۔

شوہر پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۱۱۰) میری اہلیہ کے انتقال کے ۳ سہ روز بعد میرے سالہ نے اپنی لڑکی سے میرا نکاح کر دیا، آیا مجھ کو مثل عورت کے عدت گذارنے کے کچھ تامل کرنا چاہیے تھا یا کیا۔

(الجواب) مرد پر کچھ عدت نہیں ہے بعد مرنے زوجہ کے اس کی بھتیجی سے فورا نکاح درست ہے۔(۴)

دودھ پلانے والی عورت کی عدت بھی تین حیض ہی ہے

(سوال ۱۱۱۱) ایک عورت کو اس کے شوہر نے طلاق دے دی، عورت کی گود میں چونکہ بچہ شیر خوار موجود ہے اور وہ دودھ اس کا پیتا ہے، اس وجہ سے اس عورت کا ایام شیر خوارگی میں حیض نہیں آتا بلکہ دو سال کے بعد جب بچہ کا دودھ چھڑاتی ہے، اس وقت حیض آتا ہے۔ اس وقت عورت نہ حاملہ ہے نہ آئسہ ہے، پس اس صورت میں

(۱) وهی (ای العدة) فی حق حرة تحیض لطلاق او فسخ بعد الدخول حقیقة او حکما ثلاث حیض کوامل (الدر المختار علی هامش رد المحتار ج ۲ ص ۸۲۵ باب العدة، ط س ج ۳ ص ۵۰٤) ظفیر

(۲) الدر المختار علی هامش الطحطاوی باب المهر ج ۲ ص ۵۳ و ج ۲ ص ٥٤ ظفیر

(۳) الدر المختار علی هامش الطحطاوی فصل فی الحداد ج ۲ ص ۲۳۰ ۱۲ ظفیر

(٤) واصطلاحا تربص یلزم المرأة (ایضا ج ۲ ص ۲۱٤ باب العدة) ظفیر

عدت اس عورت کی باقی ہو گی یا پوری ہو گئی، اور نکاح سب درست ہوگا۔

(الجواب) قال في الدر المختار وهي في حق حرة تحيض الخ ثلثة حيض كوامل الخ ۔(۱) پس معلوم ہوا کہ اس صورت میں عدت مسماۃ مذکورہ مطلقہ کی تین حیض ہیں، جب تک تین حیض پورے نہ ہوں گے، نکاح اس کا درست نہیں ہے۔

جس کی عدت وضع حمل ہو، اگر دوا سے حمل گرا دے تو عدت پوری ہو گی یا نہیں

(سوال ۱۱۱۲) عورت مطلقہ جس کی عدت وضع حمل ہو، وہ اپنی مدت حمل پوری ہونے سے پہلے اگر اپنے حمل کو کسی دوا وغیرہ سے ساقط کر دیوے تو اس کی عدت پوری ہو جاوے گی یا نہ۔

(الجواب) اگر مطلقہ حاملہ کسی حیلہ و تدبیر سے حمل کو ساقط کرا دے تو اگر اس حمل کے بعض اعضاء ظاہر ہو گئے تھے مثل ہاتھ پیر وغیرہ کے تو عدت اس کی پوری ہو جاتی ہے۔(۲) وسقط ظهر بعض خلقه كيد اورجل الخ ولد الخ وتنقضي به العدة الخ در مختار۔(۳)

عدت طلاق میں جو زنا سے حاملہ ہو جائے اس کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۱۱۳) جو عورت عدت طلاق کے اندر زنا سے حاملہ ہو جاوے اس کی عدت کیا ہو گی، اور زانی سے جو نکاح قبل وضع حمل ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) جو عورت عدت کے اندر زنا سے حاملہ ہو جاوے اس کی عدت وضع حمل سے پوری ہوتی ہے في رد المحتار عن الحاوی الزاهدی اذا حبلت المعتدة وولدت تنقضي به العدة سواء كان من المطلق او من زنا الخ۔(۴) اس زانی نے جو نکاح کیا قبل وضع حمل، کیا وہ باطل اور ناجائز ہوا کیونکہ وہ نکاح عدت میں ہوا، اور نکاح عدت کے اندر باطل ہے۔

شوہر کے عیسائی ہوتے ہی عورت نکاح سے خارج ہو گئی لیکن اس پر عورت لازم ہے

(سوال ۱۱۱٤) زید نے مذہب عیسائی اختیار کر لیا، اب اس کا نکاح ہندہ مسلمہ کے ساتھ باقی رہا یا نہیں، اور ہندہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے یا نہیں، اور ہندہ پر عدت ہے یا نہیں، اگر ہے تو کب سے عدت شمار ہو گی، آیا وقت ارتداد زید سے یا وقت فسخ نکاح سے۔

(الجواب) قال في الدر المختار وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ وفيه وعليه نفقة العدة الخ وفيه ايضا وهي في حق حرة ولو كتابية تحت مسلم تحيض لطلاق الخ ولو رجعيا او فسخ بجميع اسبابه الخ ثلث حيض كوامل الخ قوله بجميع اسباب مثل الانفساخ بخيار البلوغ والعتق وعدم الكفاءة وملك احد الزوجين الآخر والردة في بعض الصور الخ (شامی(۱) جلد ثانی)

پس معلوم ہوا کہ صورت مسئولہ میں ہندہ زید کے نکاح سے خارج ہو گئی، اور عدت ہندہ پر لازم ہے، بعد

(۱) الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۵ ط س ج۳ ص ٥٠٤ ۱۲ ظفير
(۲) واذا اسقطت سقطا ان استبان بعض خلقه انقضت به العدة لانه ولد والا فلا (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط س ج۳ ص ۵۱۲) ظفير
(۳) الدر المختار على هامش رد المحتار ط س ج۳ ص ۵۱۲
(٤) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط س ج۳ ص ۵۱۱ ۱۲ ظفير

عدت وہ دوسرا نکاح کر سکتی ہے، اور زمانہ عدت وقت ارتداد شوہر سے شمار ہوگا۔

مرتدہ پر عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۱۵) اگر بصورت ترک اسلام اس کی منکوحہ اس پر حرام ہے اور نکاح اس کا فسخ ہو تو ایسی عورت کے لئے عدت شرعی ہے؟

(الجواب) عدت واجب ہے۔(۲)

عدت والی عورت کا نکاح باطل ہے

(سوال ۱۱۱۶) ایک شخص کا انتقال ہو گیا، اس کی بیوی سے عدت کے اندر اس کے خسر نے نکاح ثانی کرا دیا، نکاح پڑھنے والے کو معلوم نہیں کہ عدت پوری ہوئی یا نہیں، دوسرے اس مجمع میں بر اکابر موجود تھے بعض عالم بھی تھے کہ اس کی عدت پوری نہیں ہوئی، انہوں نے اس وقت کچھ تذکرہ نہیں کیا، اگلے روز کہا کہ عدت کے اندر نکاح پڑھا دیا، اب ان کا نکاح ہوا یا نہ۔ اہل مجلس گنہگار ہوئے یا نہیں، نیز اہل مجلس کا نکاح باقی رہا یا نہ۔

(الجواب) جب کہ واقعی عدت اس کی پوری نہیں ہوئی تھی تو وہ نکاح باطل اور ناجائز ہے،(۳) اور اہل مجلس عقد میں سے جن کو علم تھا کہ عدت پوری نہیں ہوئی اور پھر کچھ نہ بولے گناہگار فاسق ہوئے توبہ کریں اور جن کو علم نہ تھا وہ گنہگار نہیں ہوئے، اور ان میں سے نکاح کسی کا نہیں ٹوٹا، کیونکہ نکاح کا فرو مرتد ہونے سے ٹوٹتا ہے، اور یہ فعل گناہ ہے کفر و ارتداد نہیں۔

مجذوم کی بیوی جو کئی برس شوہر سے علٰحدہ رہی طلاق کے بعد اس پر بھی عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۱۷) ایک شخص مجذوم اپنی عورت کو طلاق دینے پر آمادہ ہے اور وہ پندرہ سولہ سال سے جذام میں مبتلا ہے، صاحب فراش ہے، کیا ایسی حالت میں بھی اس کی عورت کو عدت کی ضرورت ہوگی۔

(الجواب) جب کہ وہ عورت مدخولہ ہے یا اس سے خلوت ہو چکی ہے، یعنی اگر کسی وقت بھی خلوت یا صحبت ہو چکی ہو تو عدت بعد طلاق کے اس پر لازم ہے، اور عدت مطلقہ کی اگر اس کو حیض آتا ہو تین حیض ہیں، پس عدت گذرنے سے پہلے دوسرا نکاح صحیح نہ ہوگا۔(۴)

مرنے والے شوہر نے وطی نہ کی ہو تو بھی عدت وفات ضروری ہے

(سوال ۱۱۱۸) ایک شخص فوت ہوا، اس کی عورت عمر تیس سال ہے، اس کے والدین نے ۳۵ء میں اس کا نکاح ایک اور شخص سے کر دیا، لیکن عورت نکاح ثانی جب یہ ہو جانا اور چشمہ خاوند سے وطی ہو جانا بیان نہیں کرتی ہے یعنی وطی کر کے نہیں مرا، تو یہ نکاح ثانی جائز ہوا یا نہ، اگر بالغہ عورت کا خاوند بغیر وطی مر جاوے تو بھی عدت ضروری ہے یا نہیں۔

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۲۵ ط.س ج۳ص ۱۲.۵، ظفیر.

(۲) وارتداد احدھما فسخ عاجل فللموطوءۃ کل مھرھا ولغیرھا نصفہ لو ارتدوعلیہ نفقۃ العدۃ (در مختار) قولہ وعلیہ نفقۃ العدۃ ای لو مدخولا بھا اذا غیرھا لا عدۃ علیھا وافادوجوب العدۃ سواء ارتداوارتدت بالحیض او بالا شھر لو صغیرۃ او آئسۃ او بوضع الحمل کما فی البحر (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س ج۳ص ۱۹۳) ظفیر

(۳) اما نکاح منکوحۃ الغیر و معتدتہ (الی قولہ) لم یقل احد بجوازہ فلم ینعقد اصلا (رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۵ ط.س ج۳ص ۵۱۶) ظفیر (۴) وتجب العدۃ فی الکل ای کل انواع الخلوۃ احتیاطاً (الدر المختار علی ھامش رد المحتار باب المھر ج ۲ ص ۴۷۳ ط.س ج۳ص ۱۲۲) ظفیر

(الجواب) جس عورت کا شوہر مر جاوے اگرچہ اس سے وطی نہ کی ہو، تب بھی عدت اس عورت پر چار ماہ دس یوم کی واجب ہے، جیسا کہ فرمایا اللہ تعالیٰ نے والذین یتوفون منکم ویذرون ازواجا یتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا الآیة (۲)۔ پس یہ آیت علی الاطلاق متوفی عنہا زوجہا کی عدت مدت مذکورہ کے ساتھ واجب کرتی ہے، خواہ وہ عورت موطوءۃ ہو یا نہ ہو کذا فی کتب الفقہ (۳) لہذا نکاح اس عورت کا جو قبل از اختتام عدت ہوا باطل اور حرام و ناجائز ہے۔

خوف ہو تو عدت شوہر کے گھر سے جائے والدین کے یہاں گذارنا درست ہے

(سوال ۱۱۱۹) ایک لڑکی ۲۰ جنوری سن ۱۹۲۰ء کو بیوہ ہوگئی ہے جو اپنے شوہر کے مکان پر سکونت پذیر ہے، بیوہ مذکورہ کو کھانے پینے کی سخت تکلیف ہے اور اس کی سسرال والے طرح طرح کی سختی اور تشدد کرتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ وہ لوگ یہ چاہتے ہیں کہ بعد عدت فوراً اپنی مرضی کے موافق بیوہ کا عقد ثانی کر دیں، اور بیوہ یہ چاہتی ہے کہ اپنے والدین کی رضاء سے عقد کرے، بحالات مذکورہ اگر اندر ایام عدت بیوہ مذکورہ والدین کے مکان پر آ کر عدت پوری کرے تو کر سکتی ہے یا نہیں، کیونکہ وہاں پر علاوہ معاملات مذکورہ کے یہ بھی اندیشہ ہے کہ اگر بیوہ نے ان کی رضامندی کے موافق نکاح سے انکار کیا تو وہ ضرور مار پیٹ کریں گے جس سے اندیشہ جان کا بھی ہے یا بیوہ خودکشی پر آمادہ ہو جاوے۔

(الجواب) ایسے اندیشہ اور خوف کی حالت میں وہ بیوہ اپنے والدین کے گھر آ کر عدت پوری کر سکتی ہے۔ (۱)

کافر عورت مسلمان ہوئی اس کا شوہر مسلمان نہیں ہوا اس پر عدت لازم ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۲۰) ایک کافرہ عورت داخل اسلام ہوئی اور اس کا خاوند جو کافر ہے مسلمان نہیں ہوتا تو کیا ان دونوں میں شرعاً تفریق ہو جائے گی، اور عورت پر عدت لازم آئے گی یا نہ۔ اگر اس عورت نے مسلمان ہونے کے بعد فوراً کسی مسلمان سے نکاح کر لیا تو یہ نکاح صحیح ہو گیا یا نہ۔

(الجواب) در مختار میں ہے ولو اسلم احدهما ثمه ای دار الحرب ویلحق بها الخ لم تبن حتی تحیض ثلثا او تمضی ثلثة اشهر قبل اسلام الآخر اقامة لشرط الفرقة مقام السبب الخ (۲) اس عبارت سے واضح ہوا کہ اس ملک میں اگر کوئی عورت شوہر والی اسلام قبول کرے اور اس کا شوہر اسلام نہ لاوے تو تین حیض یا تین ماہ کے بعد وہ اپنے شوہر سے بائنہ اور مطلقہ ہوگی، اور آگے یہ کہا ہے ولیست بعدة الخ۔ (۳) یعنی یہ تین حیض عدت کے نہیں ہیں بلکہ یہ مدت قائم مقام انکار شوہر کے ہیں اسلام لانے سے پھر اس میں اختلاف ہوا ہے کہ ما بعد ان تین حیض کے اور عدت عورت پر لازم ہوگی یا نہیں، امام صاحب کے قاعدہ کے موافق اس پر عدت لازم نہ ہوگی اور تین حیض مذکورہ گذرنے کے بعد نکاح ثانی اس کو حلال ہے، اور قبل اس مدت کے نکاح صحیح نہ ہوگا۔

(۲) سورۃ البقرہ ۲۳۰. ظفیر.

(۳) والعدۃ للموت اربعة اشهر وعشر من الایام بشرط بقاء النکاح صحیحا الی الموت مطلقا و طئت اولا ولو صغیرۃ الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۰. ط. س. ج۳ص ۵۱۰) ظفیر

(۱) وتعتد ای معتدۃ طلاق وموت فی بیت وجبت فیه الخ الا ان تخرج او ینهدم المنزل او تخاف الخ ونحو ذلک من الضرورات فتخرج لا قرب موضع الیه (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۵۴ ط. س. ج۳ص ۵۳۶) ظفیر (۲) ایضا باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۶ وج ۲ ص ۵۳۷. ط. س. ج۳ص ۱۹۳. ۱۲. ظفیر (۳) ایضا وهل تجب العدۃ بعد مضی هذه المدۃ فان کانت المرأۃ حربیة فلا لانه لا عدۃ علی الحربیة (رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۷ ط. س. ج۳ص ۱۹۴) ظفیر.

مسلمان عورت مرتد ہو جائے اور پھر اسلام لے آئے تو اس پر عدت ہے یا نہیں

(سوال ۱۱۲۱) ہندہ زوجہ زید مرتد ہو گئی تو اس پر عدت آوے گی یا نہ۔ اور نکاح اس صورت میں فسخ ہو گا یا نہ، دوسرا شخص اس سے نکاح کر سکتا ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے وارتداد احدهما فسخ عاجل الخ (۱) وفی رد المحتار وافادوجوب العدة سواء ارتدا وارتدت (۲) الخ پھر در مختار میں یہ لکھا ہے وتجبر علی الاسلام وعلی تجدید النکاح زجرا لها بمهر یسیر کدینار (وعلیه الفتویٰ ولو الجیه وافتی مشائخ بلخ بعدم الفرقة بردتها زجراً و تیسراً الخ) ان عبارات سے یہ مطالب واضح ہوئے اولاً یہ کہ مرتد ہونے سے احد الزوجین کے نکاح فسخ ہو جاتا ہے اور عدت عورت پر لازم ہوتی ہے، اور دوسری روایت در مختار سے یہ معلوم ہوا کہ عورت اگر مرتدہ ہو جاوے والعیاذ باللہ تو اس کو مجبور کیا جاوے گا اسلام لانے پر۔ اور شوہر اول سے تھوڑے سے مہر پر تجدید نکاح کرنے پر، اور مشائخ بلخ کے فتویٰ سے معلوم ہوا کہ عورت کے مرتد ہو جانے سے نکاح کے فسخ ہونے کا حکم نہ کیا جاوے گا۔ زجراً۔ فقط۔

بیوہ کی عدت چار ماہ دس دن ہے

(سوال ۱۱۲۲) ایک عورت پندرہ تاریخ کو بیوہ ہوئی۔ اس نے پندرہ پندرہ تاریخ کے حساب سے چار مہینہ دس روز پورے کر کے اپنا نکاح ثانی کر لیا، دو چار آدمیوں نے عدت کے اندر دو چار روز کی کمی نکال دی یہ صحیح ہے یا نہ۔

(الجواب) بے شک بموجب روایت امام اعظم اس صورت میں عدت میں کچھ کمی رہتی ہے، کیونکہ امام صاحب کے نزدیک ایسی صورت میں کہ وسط شہر میں بیوہ ہو، دنوں کی گنتی کا اعتبار ہے، یعنی ہر ایک مہینہ تیس تیس دن لیا جاوے گا، اور دس دن چار ماہ کے ایک سو تیس دن ہوں گے، (۴) پس اگر ایک سو تیس دن سے کم میں اس بیوہ نے اپنا نکاح کر لیا تو وہ نکاح صحیح نہیں ہوا، پھر نکاح کرے۔

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے

(سوال ۱۱۲۳) ایک عورت بیوہ کو دو سال سے زائد گذر چکے اس کو حمل یا یقین ہے، جنین خشک ہو گیا ہے۔ کبھی پھول جاتا ہے کبھی پھر خشک ہو جاتا ہے، عدت اس عورت کی کیا ہو گی۔

(الجواب) عدت اس کی وضع حمل ہے۔ (۵)

---

(۱) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۳۹ ط.س ج۳ص ۱۹۳ ۱۲ ظفیر (۲) رد المحتار باب ایضاح ۲ ج ص ۵۳۹ ط س ج۳ص ۱۹۳، ۱۹۴ ۱۲ ظفیر (۳) الدر المختار علی هامش رد المحتار باب نکاح الکافر ج ۲ ص ۵۴۰ ط س ج۳ص ۱۹۴ ۱۲ ظفیر

(۴) والعدة للموت اربعة اشهر بالا هلة لو بالغرة کمامر وعشر من الایام (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۰ ط.س ج۳ص ۵۱۰ وقبله بالا هلة لو فی الغرة والا فبالایام بحر وغیره (در مختار) فی المحیط اذا اتفق عدة الطلاق والموت فی غرة الشهر اعتبرت الشهور بالا هلة وان نقصت عن العدد وان اتفق فی وسط الشهر فعند الا مام یعتبر بالا یام فتعتد فی الطلاق بتسعین یوما وفی الو فاة بمائة وثلاثین وعندهما یکمل الاول من الا خر وما بینهما بالا هلة الخ (رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۲۹ ط.س ج۳ص ۵۱۰) ظفیر

(۵) وفی حق الحامل الخ وضع جمیع حملها (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط.س ج۳ص ۵۱۱) ظفیر

ممتد الطہر کی عدت

(سوال ۱۱۲۴) ایک عورت کی عمر تقریباً ۲۵ سال ہے لیکن آثار بلوغت اب تک پیدا نہیں ہوئے، نہ حیض آیا نہ چھاتیوں کا ابھار ہوا اس کا خاوند کہتا ہے کہ یہ مرد کے قابل نہیں ہوسکتی، اب کسی طرح عورت مذکورہ کی دوسری بہن اس کی شوہر کے نکاح میں آسکتی ہے یا نہ، اگر اس کو طلاق دی جائے تو اس کی عدت تین ماہ ہوگی یا کیا؟۔

(الجواب) اس عورت کو طلاق دے کر عدت گذرنے کے بعد اس کی بہن سے نکاح کر سکتا ہے اور عدت اس کی جب تک سن ایاس کو نہ پہنچے تین حیض ہیں، اور بعض فقہاء نے امام مالکؒ کے مذہب پر بضرورۃ فتویٰ دیا ہے، ان کے نزدیک عدت ممتد الطہر نو ماہ میں منقضی ہوتی ہے اور شامی میں نحرو غیرہ سے نقل کیا ہے کہ پورے ایک سال میں عدت ختم ہوتی ہے۔ در مختار میں ہے والعدة فی حق من لم تحض لصغر او کبرا وبلغت بالسن الخ ولم تحض الخ الشابة الممتدة بالطہربان حاضت ثم امتد طہرھا فتعتد بالحیض الی ان تبلغ سن الایاس (۱) وفی الشامی قال الزاهدی وقد کان بعض اصحابنا یفتون بقول مالك فی هذه المسئلة للضرورة الخ۔(۲)

نو مسلمہ جس کا کافر شوہر مر چکا ہے اس پر عدت نہیں ہے

(سوال ۱۱۲۵) ایک عورت مسلمان ہوئی، اس کا بیان ہے کہ میرا خاوند مر چکا ہے جو کہ کافر تھا، اس کو مسلمان ہوئے ایک ہفتہ ہوا، اس کا نکاح کسی مسلمان سے درست ہو سکتا ہے یا تین حیض کا انتظار کرنا پڑے گا۔

(الجواب) اس نو مسلمہ کا نکاح بعد اسلام کے فوراً کسی مسلمان سے درست ہے۔

بے پردہ کو بھی عدت میں پردہ کرنا چاہئے

(سوال ۱۱۲۶) بیوہ عورتوں کو جو کہ اپنے خاوند کے وقت میں بے پردہ رہتی تھی، کیا عدت میں ان پر پردہ واجب ہے۔

(الجواب) ان کو پردہ کرنا چاہئے اور پردہ میں رہنا چاہئے، اور بیوہ عورت کسی کار ضروری کی وجہ سے دوسرے گاؤں میں یا دوسرے محلہ میں اگر دن دن کو جاوے تو درست ہے، رات کو گھر واپس آجاوے۔(۱)

طلاق کا انکار کرنے کے بعد اقرار کرے تو اس کی عدت کب سے ہوگی

(سوال ۱۱۲۷) زید کی بیوی کہتی ہے کہ مجھے زبانی طلاق دی ہے، مگر وہ اقرار نہیں کرتا جب اس کو مبلغات کی طمع دی گئی تو وہ تحریری طلاق میں لکھواتا ہے کہ میں اس کو چھ ماہ پہلے طلاق دے چکا ہوں، اس کی عدت تحریر تاریخ سے شروع یا چھ ماہ پہلے سے۔

(الجواب) در مختار میں ہے بخلاف مالو اقربطلاقها منذزمان ماض فان الفتویٰ علی انها من وقت الا قرار الخ(۲) پس معلوم ہوا کہ مفتی بہ اس صورت میں یہ ہے کہ وقت اقرار و تحریر سے عدت شمار ہوگی احتیاطاً۔

(۱) ایضاً ج ۲ ص ۸۲۷ و ج ۲ ص ۸۲۸ ط۔س۔ ج۳ ص ۵۰۷۔ ۱۲ ظفیر (۲) رد المحتار للشامی باب العدة ج ۲ ص ۸۲۹ ط۔س۔ ج۳ ص ۵۰۸۔ ۱۲ ظفیر (۱) لاتخرج معتدة رجعی وبائن بای فرقة کانت الخ لو حرة من بیتها الخ وتبیت اکثر اللیل فی منزلها الخ (الدر المختار علی هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۵۳۔ ط۔س۔ ج۳ ص ۵۱۸) ظفیر
(۲) ایضاً ج ۲ ص ۸۳۹ ط۔س۔ ج۳ ص ۵۲۰ ۱۲ ظفیر

عدت وفات میں نکاح کر لیا تھا چھ ماہ بعد علیحدگی اختیار کی پھر اسی سے نکاح کر لیا اب عدت کیا ہوگی۔

(سوال ۱۱۲۸) ایک عورت کی عدت وفات میں صرف ایک مہینہ گذرا تھا کہ ایک مرد نے اس سے نکاح کیا۔ بسبب عدم علم و جہالت زن و مرد کے چھ مہینہ تک اس کے ساتھ رہا، پھر چند اشخاص کو خبر ہوئی۔ انہوں نے تفریق کرادی، اور مرد کو عورت کے مکان سے نکال دیا۔ پھر تین روز بعد مرد ایک مولوی کو لے کر آیا اور عورت راضی ہوگئی اور مولوی صاحب نے ان کا نکاح پڑھادیا۔ یہاں مولویوں کے دو فریق ہیں، ایک فریق کہتا ہے کہ عدت وفات گذر گئی اب اس کا نکاح درست ہوگیا، دوسرا فریق کہتا ہے کہ تفریق کے بعد جب تک باقی عدت پوری نہ ہوجائے نکاح درست نہیں، اگر عدت کے اندر نکاح ہوا اور ایک مدت دراز تک زن و شوئی تم بستر رہیں، خواہ وہ عدت اشہر سے ہو یا حیض سے تو اس عرصہ میں پہلی عدت تمام ہوسکتی ہے یا نہیں۔

(الجواب) در مختار میں ہے واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى لتجدد السبب وتداخلتا والمرئى من الحيض وعليها ان تتم العدة الثانية ان تمت الا ولى الخ وفي الشامي اعلم ان المرء ة اذا وجبت عليها عدتان فاما ان يكون من رجلين او من واحد ففي الثاني لا شك ان العدتين تداخلتا وفي الاول ان كانتا من جنسين كالمتوفى عنها زوجها اذا وطئت بشبهة او من جنس واحد كالمطلقة اذا تزوجت في عدتها فوطئها الثاني وفرق بينهما تداخلتا عندنا و يكون ما تراه من الحيض محتسبا منهما جميعا واذا نقضت العدة الا ولى ولم تكمل الثانيه فعليها اتمام الثانية الخ شامی(۱) ج ۲ ص ۶۰۹۔ اس عبارت سے واضح ہے کہ صورت مسئولہ میں دونوں عدتیں متداخل ہوں گی، اور عدت وفات پوری کر کے اگر عدت ثانیہ پوری نہ ہوئی ہو اس کو پورا کرنا چاہئے۔

صورت ذیل میں عدت کب سے ہوگی

(سوال ۱۱۲۹) عبدالرحیم ہجرت کر کے کابل چلا گیا ہے، اور ایک تحریر مورخہ ۲ جولائی ۱۱ جولائی سن ۱۹۲۰ء کو ہم کو ملی جس کا خلاصہ یہ ہے کہ اگر آج کی تاریخ سے تین ماہ تک میری طرف سے کوئی خط نہ آیا تو میری زوجہ مطلقہ ہے اور اس کا نکاح ثانی کا اختیار ہے، اس صورت میں اگر زوجہ عبدالرحیم پر طلاق عائد ہوئی تو اس کی عدت کب سے شمار ہوگی۔

(الجواب) اس صورت میں تیسری جولائی یعنی روز تحریر خط سے جس وقت تین ماہ پورے ہو جاویں گے یعنی تین اکتوبر سن ۱۹۲۰ء کو بشرطیکہ اس وقت تک اور کوئی تحریر اس کی دوسرے مضمون کی نہ آوے تو موافق شرط کے ۳ اکتوبر کو اس کی زوجہ مطلقہ ہو جاوے گی، اور اس وقت سے عدت طلاق تین حیض اس کو پورے کرنے ہوں گے اگر اس کو حیض آتا ہو۔

زانیہ زانی سے فوراً نکاح کر سکتی ہے عدت نہیں

(سوال ۱۱۳۰) زید نے ہندہ سے نکاح کیا کچھ عرصہ بعد ہندہ کی ہمشیرہ کو بھی اپنے برف میں رکھا، پھر ہندہ کی

(۱) دیکھئے رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۷ و ج ۲ ص ۸۳۸ ط.س. ج۳ص۵۱۸ مطلب في وطوالمعتدة بشبهة ۱۲ ظفیر

ہمشیرہ کو زید نے طلاق دے کر آزاد کر دیا تو اب ہمشیرہ ہندہ دوسرا نکاح بعد عدت کے کرے گی یا اس پر عدت لازم نہیں۔

(الجواب) ہمشیرہ ہندہ سے جب کہ زید نے نکاح نہ کیا تھا اور بلا نکاح اس سے تعلق ناجائز رکھا اور زنا کیا تو زید کے گھر سے علیحدہ ہونے پر وہ فوراً اپنا نکاح کر سکتی ہے، عدت اس پر کچھ نہیں ہے۔(۱)

معتدہ کے ساتھ زنا کرنے سے اس پر نئی عدت نہیں آتی

(سوال ۱۱۳۱) ایک شخص نے بے علمی کے سبب سے ایک عورت کو اس کے شوہر کے مرنے کے ایک ماہ بعد نکاح کیا، چھ ماہ تک ہم بستر رہا، پھر لوگوں نے زوجین میں تفریق کرادی اور مرد کو عورت کے مکان سے نکال دیا، پھر ایک مولوی نے تین چار روز بعد دونوں کا نکاح پڑھا دیا، یہ نکاح جائز و نافذ ہوا یا نہیں، اگر مدت دراز کے بعد تفریق واقع ہو نکاح فاسد وغیرہ میں تو بقیہ عدت اول زوجین کے باہم مشغولی کے زمانہ کے اندر تمام ہو سکتی ہے یا بعد تفریق کے متداخل ہو کر تمام ہوگی۔

(الجواب) شامی ج ۲ ص ۳۵ باب المهر و ذکر في البحرهناك عن المجتبیٰ ان کل نکاح اختلف العلماء في جوازه کالنکاح بلا شهود فالدخول فيه موجب للعدة اما نکاح منکوحة الغير و معتدته فالدخول فيه لا يوجب العدة ان علم انها للغير لانه لم يقل احد بجوازه فلم ينعقد اصلاً الخ۔(۲) اس سے معلوم ہوا کہ معتدہ غیر سے باوجود علم اس امر کے کہ یہ معتدہ ہے نکاح کر کے دخول کرنے سے عدت لازم نہیں آتی، اور ظاہر یہ ہے کہ اس کی عدت زنا کے زمانہ میں پوری ہو جاوے گی، مثلاً اگر کوئی معتدہ بیوہ عدت کے اندر زنا کرے تو ظاہر ہے کہ زمانہ عدت میں ہی شمار ہوگی۔

مطلقہ پر عدت ضروری ہے

(سوال ۱۱۳۲) ابتداءً زید کا نکاح ہندہ سے ہوا کچھ عرصہ کے بعد زید نے بزمانہ حیات ہندہ اس کی حقیقی بہن سے نکاح کر لیا، پھر زید نے ہندہ کو طلاق دے دی، اب ہندہ کو دوسرے شخص سے نکاح کرنے کے واسطے ایام عدت پورے کرنے ہوں گے یا نہیں۔

(الجواب) عدت لازم ہوگی۔ فقط۔

شوہر والی جو زنا سے حاملہ ہوئی ہے اس پر عدت لازم ہے

(سوال ۱۱۳۳) زید کی منکوحہ زبیدہ سے عمر نے زنا کیا اور زبیدہ حاملہ ہو گئی، بحالت حمل زید نے اس کو طلاق دے کر علیحدہ کر دی، آیا زبیدہ کو عمر سے نکاح کرنے کے لئے عدت پوری کرنی شرط ہے یا نہ۔

(الجواب) چونکہ بحکم الولد للفراش وللعاهر الحجر(۳) وہ حمل زنا کا ہونا شرعاً مسلم نہیں ہے، اس لئے عمر

---

(۱) لو نکحها الزاني حل له وطوها اتفاقا والولد له ولزمه النفقة (الدر المختار علی هامش رد المحتار فصل في المحرمات ج ۲ ص ۴۰۱ ط.س ج۳ ص۴۹) ظفیر

(۲) رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۸۲ ط.س ج۳ ص ۱۳۲ مطلب في النکاح الفاسد. ۱۲ ظفیر

(۳) ترمذی باب ماجاء ان الولد للفراش ج ۱ ص ۱۸۶ ظفیر

کو اس مطلقہ حاملہ سے بدون وضع حمل کے نکاح جائز نہ ہوگا، کیونکہ حاملہ کی عدت وضع حمل ہے کما قال اللہ تعالی واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن الایہ (۱)

عدت سے متعلق چند سوالات

(سوال ۱۱۳۴) اگر طالق و مطلقہ دونوں کہتے ہیں کہ نہ ایک جگہ ہم تنہائی میں بیٹھے ہیں اور نہ وطی ہے، اب ان کے قول پر بحلف اعتبار کیا جاوے یا بغیر حلف اعتبار کر کے بغیر عدت کے نکاح کیا جاوے۔
(۲) اگر بعد اس نکاح کے ایک مہینہ کے اندر وہ عورت کسی اور مرد کے ساتھ چلی جاوے اور اپنے قول مذکورہ بالا سے منکر ہو جاوے تو اس کے قول پر اعتبار کیا جاوے یا نہیں۔
(۳) اگر طلاق کے بعد عورت کہے کہ میں غیر مدخولہ ہوں تو بغیر عدت کے دوسرے مرد سے نکاح اس کا جائز ہے یا نہیں۔
(۴) خلوت صحیحہ گواہان سے ثابت ہوتی ہے یا طالق و مطلقہ کے قول سے۔
(الجواب) جب کہ دونوں متفق ہیں عدم خلوت و صحبت پر تو حلف کی ضرورت نہیں ہے۔
(۲) انکار بلعد کا اعتبار نہیں ہے۔
(۳) اگر گمان اس کے قول کے صدق کا ہو تو اس پر اعتماد کر کے نکاح اس کے ساتھ بغیر عدت کے جائز ہے
(۴) اگر دونوں متفق ہیں کسی ایک امر پر تو ضرورت شہود کی نہیں ہے اور اگر باہم اختلاف ہے تو مدعی پر بینہ ہیں او منکر پر یمین۔

حمل والی کی عدت وضع حمل ہے اگر وہ خشک ہو گیا ہو تو اس کا دواء وغیرہ سے گروانا جائز ہے۔

(سوال ۱۱۳۵) جس کے پیٹ میں حمل ہو اور خاوند مر گیا ہو، اور بچہ پیٹ میں سوکھ گیا ہو، اس عورت کا نکاح کرنا قبل از اسقاط حمل جائز ہے یا نہیں یا اس حمل کو کسی طرح گروانا جائز ہوگا۔
(الجواب) حاملہ متوفی عنہا زوجہا کی عدت وضع حمل ہے کما قال اللہ تعالی واولات الاحمال اجلھن ان یضعن حملھن (۲) الآیۃ پس جب تک وضع حمل نہ ہو جس طرح بھی ہو اس وقت تک وہ عورت دوسرا نکاح نہیں کر سکتی، اور جب کہ بوجہ خشک ہو جانے حمل کے ولادت کی کوئی صورت نہ ہو سکے تو اسقاط حمل دوا وغیرہ کے ذریعہ سے درست ہے۔

طلاق ثلثہ کے بعد اگر شوہر زنا کرتا رہا ہے تو اس کی عدت علیحدگی کے بعد شروع ہوگی

(سوال ۱۱۳۶) ایک شخص نے اپنی بیوی کو بحالت غصہ تین طلاق دے دی، اور اس بات کو عرصہ چار پانچ ماہ گذر گیا ہے، مرد، عورت دونوں بدستور صحبت کرتے رہتے ہیں، یہ عورت اسی شوہر کے گھر میں رہ سکتی ہے یا نہیں، اگر عورت دوسرے مرد سے نکاح کرنا چاہے تو عدت از سر نو کرنی پڑے گی یا وہ چار پانچ مہینہ شوہر کے گھر رہنے وہ عدت میں شمار ہوں گے، اور ان سے عدت پوری ہو جاوے گی۔
(الجواب) اس عورت پر تین طلاق واقع ہو گئی، بدون حلالہ کے وہ شوہر اول سے نکاح نہیں کر سکتی، اور شوہر اول کو اس سے برابر وطی کرتے رہنا حرام اور زنا ہے اور دوسرا نکاح اس کو دوسرے شخص سے عدت گذارنے کے بعد کرنا

(۲) سورۃ الطلاق ۱ وفی حق الحامل مطلقا وضع جمیع حملھا (الدر المختار علی ہامش رد المحتار باب العدۃ ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س. ج ۳ ص ۵۱۱) ظفیر (۱) سورۃ الطلاق ۶ ظفیر۔

چاہئے، اور عدت اس وقت سے شروع ہوگی کہ وہ شوہر اول سے علیحدہ ہو جاوے اور اس کے قریب نہ جاوے۔(۱)

دوبارہ لاکر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہوگی

(سوال ۱۱۳۷) ایک شخص نے زوجہ کو تین طلاق بائن دے کر علیحدہ کر دیا، پھر عدت کے اندر اس کو اپنے گھر لایا یہاں تک کہ عدت گذر کر چند روز ہو گئے، بعدہ اہل محلہ نے ان کے درمیان تفریق کرا دیا، اور دریافت کرنے پر طلاق نے جواب دیا کہ مجھے طلاق یاد نہ تھا، تو دوبارہ لا کر جماع کرنے سے عدت ثانیہ واجب ہوگی یا نہیں، اور یہ وطی بالشبہ ہے یا زنا۔

(الجواب) یہ وطی بالشبہ ہے اور عدت دوسری واجب ہے اور تداخل عدتین میں ہو جاوے گا، اور بدون گذرنے عدت ثانیہ کے نکاح تحلیل درست نہیں ہے کذا فی الدر المختار و الشامی۔(۲)

جو عورت قابل مجامعت نہ ہو، اس پر بھی عدت ہے

(سوال ۱۱۳۸) ایک شخص نے ایک عورت سے شادی کی بعد کو معلوم ہوا کہ وہ عورت قابل مجامعت نہیں ہے، سوائے سوراخ پیشاب کے کچھ نہیں ہے، تب اس نے طلاق دے دی تو اس پر عدت واجب ہے یا نہیں، اور شوہر پر نفقہ عدت کا واجب ہے یا نہیں، اور مہر کس قدر لازم ہے۔

(الجواب) عدت احتیاطاً اس پر واجب ہے،(۳) اور نفقہ عدت بھی لازم ہے، کیونکہ نفقہ تابع عدت کے ہے کذا فی الشامی اور مہر نصف لازم ہے بوجہ نہ ہونے دخول کے اور نہ ہونے خلوت صحیحہ کے، کیونکہ اس عورت کے ساتھ جو خلوت ہوئی وہ خلوت صحیحہ نہیں ہے کذا فی الدر المختار۔(۴)

حاملہ کی عدت وضع حمل ہے خواہ شوہر کے انتقال کے آدھ گھنٹہ کے بعد ہی وضع حمل ہوا ہو

(سوال ۱۱۳۹) حاملہ کی عدت وضع حمل ہے، اگر اس کے شوہر کی وفات اور وضع حمل آن واحد میں ہو تو عدت کیا ہوگی، اگر وضع حمل انتقال شوہر سے آدھ گھنٹہ مقدم یا متوخر ہو تو کیا حکم ہے۔

(الجواب) حاملہ کی عدت مطلقاً وضع حمل ہے، اگر شوہر کی وفات سے گھنٹہ آدھ گھنٹہ کے بعد بھی وضع حمل ہوا تو عدت پوری ہو گئی، اور اگر وفات سے کچھ پہلے وضع حمل ہو تو پھر عدت دس یوم چار ماہ ہے، شامی میں ہے قوله وضع جميع حملها اى بلا تقدير بمدة سواء ولدت بعد الطلاق او الموت بيوم او اقل الخ ۔(۵)

ختم عدت پر معلوم ہوا کہ حمل ہے تو عدت کا کیا ہوگا

(سوال ۱۱۴۰) ایک عورت عرصہ ایک سال سے بوجہ نا اتفاقی اپنے خاوند سے علیحدہ ہے، اور اس کو اس کے شوہر نے ۲۸/ مارچ کو طلاق دی، اور ۲۸/ جون کو تین ماہ عدت ختم ہوئی، اس وقت اس کو حمل دو ماہ دس روز کا تھا،

---

(۱) ومبداءها اى العدة فى النكاح الفاسد بعد التفريق من القاضى بينهما ثم لو وطئها حد او المتاركة اى اظهار العزم من الزوج على ترك وطئها. (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۴۱) ظفير. ط. س. ج ۳ ص ۵۲۱

(۲) واذا وطئت المعتدة بشبهة ولو من المطلق وجبت عدة اخرى لتجدد السبب وتداخلتا الخ (ايضا ج ۲ ص ۸۳۷. ط. س. ج ۳ ص ۵۱۸ مطلب وطء المعتدة بشبهة) ظفير.

(۳) ان المذهب وجوب العدة للخلوة صحيحة او فاسدة (رد المحتار ج ۲ ص ۸۲۵ ط. س ج ۳ ص ۵۰۴) وتجب العدة بخلوته وان كانت فاسدة لا ن تصريحهم بوجوبها با لخلوة الفاسدة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۴۶۶ ط. س. ج ۳ ص ۵۰۴) (۴) والخلوة بلا مانع حسى وطبعى وشرعى ومن الحسى رتق وقرن عفل (الدر المختار على هامش رد المحتار باب المهر ج ۲ ص ۴۶۶ ط. س. ج ۳ ص ۱۱۴) ظفير.

(۵) دیکھئے رد المحتار بحث العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط. س ج ۳ ص ۵۱۱ ۔ ۱۲ ظفير.

اس عورت کا نکاح ثانی حمل کی حالت میں دوسرے شخص سے جائز ہے یا نہیں، اور حمل موجودہ کا بچہ کس کا تصور ہوگا، پہلے شوہر کا یا شوہر ثانی کا۔

(الجواب) اس عورت کو چونکہ عدت کے اندر حمل معلوم ہوا تو اس کی عدت وضع حمل ہے۔(۱) یعنی جس وقت بچہ پیدا ہوگا، اس وقت عدت اس کی پوری ہوگی، اور اگر طلاق رجعی دی گئی تھی یعنی ایک یا دو طلاق صریح لفظوں میں دی تھی تو عدت میں حاملہ ہونا اس کا رجعت سمجھی جاویگی شوہر اول سے اور نسب بچہ کا شوہر اول سے ہی ثابت ہوگا، اور دوسرے شخص سے نکاح اس کا درست نہ ہوگا، کیونکہ پہلی طلاق سے رجوع ہو چکا تو وہ عورت زوجہ شوہر اول کی ہوگئی، اور اگر طلاق بائنہ یا مغلظہ تھی اور عدت میں حمل ظاہر ہوا تو اگر بچہ چھ ماہ سے زائد میں پیدا ہوا تو نسب بچہ کا شوہر سے ثابت نہ ہوگا، لیکن جب کہ شوہر دعویٰ کرے کہ بچہ میرا ہے اور عدت پھر بھی وضع سے پوری ہوگئی، اور اس صورت میں بعد وضع حمل دوسرے مرد سے نکاح صحیح ہے، اور بچہ کا نسب کسی سے ثابت نہ ہوگا بلکہ وہ ولد الزنا ہے اگر شوہر نے دعویٰ نہ کیا ہو۔

عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے

(سوال ۱۱۴۱) زید نے اپنی زوجہ حاملہ کو طلاق دے کر گھر سے نکال دیا، آیا شرعاً عورت مذکورہ کو خرچہ وضع حمل تک و مہر اور بعد میں پرورش بچہ کے لئے کچھ مل سکتا ہے۔

(الجواب) اس صورت میں عورت کا مہر اور عدت کا نفقہ بذمہ شوہر واجب ہے اور بچہ کی پرورش کا خرچ بھی بذمہ شوہر ہے کذا فی کتب الفقہ۔(۲)

معتدہ وفات تعزیت میں کہیں نہیں جاسکتی ہے

(سوال ۱۱۴۲) معتدہ وفات کو تعزیت میں کسی رشتہ دار کے یہاں جانا کیسا ہے

(الجواب) ناجائز ہے کما فی الشامی عن الفتح والحاصل ان مدار خروجها بسبب قيام شغل المعيشة فيتقدر بقدره الخ ج ۲ ص ۶۷۳۔(۳)

دو سال علیحدہ رہنے کے بعد بھی شوہر طلاق دے تو بھی عدت لازم ہوگی

(سوال ۱۱۴۳) اگر واقعی یہ معلوم ہو جائے کہ زوج اپنی زوجہ سے دو سال سے بالکل علیحدہ ہے اور دوسری جگہ رہتا ہے، اگر اس حالت میں دو برس کے بعد شوہر اپنی زوجہ کو طلاق دے تو کیا اس صورت میں بھی عورت پر عدت گذارنی لازم ہوگی یا نہیں، کیونکہ علت جو کہ استبراء رحم ہے وہ پہلے سے حاصل ہے۔

(الجواب) جب کہ اس عورت سے دخول یا خلوت ہو چکی ہے، تو عدت اس پر لازم ہے لا طلاق قوله تعالى والمطلقات يتربصن بانفسهن ثلثة قروء۔(۴) کیونکہ اصل سبب عدت کے وجوب کا فرمان حق تعالیٰ ہے اور یہ علل جو فقہاء منصوصات میں تحریر فرماتے ہیں یہ از قبیل نکات بعد الوقوع ہے ان پر مدار حکم کا موجود گی نص صریح نہیں ہوتا۔

---

(۱) اعلم ان المعتدة لو حملت في عدتها ذكر الكرخي ان عدتها وضع الحمل (ايضا) ط. س ج ۳ ص ۵۱۱ ظفير

(۲) وتجب لمطلقة الرجعي والبائن والفرقة بلا معصية كخيار عتق النفقة والسكنى والكسوة ان طالت المدة (الدر المختار على هامش رد المحتار باب النفقة ج ۲ ص ۹۲۱. ط. س ج ۳ ص ۶۰۹ مطلب في نفقة المطلقة) ظفير

(۳) رد المحتار فصل في الحداد ج ۲ ص ۸۵۴ ط. س ج ۳ ص ۵۳۶ ۱۲ ظفير (۴) سورة البقرة ۲۲۸. ظفير

عدت وفات میں جس نے شادی کرلی اس کی عدت کا بیان

(سوال ۱۱۴۴) زید متوفی کی بیوی سے عدت وفات کے اندر عمر نکاح کر کے وطی کرتا رہا اور نکاح کے بعد ان دونوں میں تفریق نہ ہوئی اور نہ اس عورت کی ماقبل عدت پوری ہوئی، چھ ماہ بعد عمر نے پھر اس عورت سے نکاح کر لیا، فتاویٰ عالمگیری باب العدۃ میں ہے ولو تزوجت فی عدة الو فاة فدخل بها الثانی ففر ق بينهما فعليها بقية عدتها من الاول تمام اربعة اشهر و عشرو عليها ثلث حيض من الآخر ويحتسب بها حاضت بعد التفريق من عدة الو فاة كذا فی معراج الدرايه وهكذا فی المبسوط وايضاً فيه المطلقة اذا حاضت حيضة ثم تزوجت بزوج آخر ووطئها الثانی وفرق بينهما وحاضت حيضين بعد التفريق كان لهذا الزوج الثانی ان يتزوجها لا نقضاء عدة الاول الخ اس صورت میں عمر کا نکاح جو بعد چھ ماہ کے زید متوفی کی زوجہ سے ہوا وہ صحیح ہے یا نہیں۔

(الجواب) اتمام عدت اولیٰ بعد تفریق یا متارکت زوج ثانی کے واجب ہے، پس جب کہ عمر سے علیحدگی نہ ہوئی تو وہ عدت اتمام عدت اولیٰ کے لئے کافی نہیں ہے بلکہ بعد تفریق یا متارکت شوہر ثانی کے اتمام عدت اولیٰ لازم ہے۔ اور دوسری عدت بالاقراء یا بالاشہر لازم ہے، لیکن شوہر ثانی یعنی عمر اگر اس سے نکاح کرنا چاہے تو بعد گذرنے عدت اولیٰ کے دوسری عدت میں نکاح کر سکتا ہے، کیونکہ وہی اس صورت میں صاحب عدت ہے کما نقل عن الا مام ابی حنيفة انه يدخل عليها للحال لانه صاحب العدة ـ(۱) شامی وهكذا يفهم من العبارة المنقولة فی السوال من العالمگيريه كان لهذا الزوج الثانی ان يتزوجها لا نقضاء العدة الا ولیٰ ای بلا انتظار انقضاء العدة الثانيه ـ(۲) اس سے معلوم ہوا کہ دوسری عدت کا پورا ہونا اس سے نکاح کرنے میں ضروری نہیں ہے، البتہ اگر کسی دوسرے شخص سے نکاح کرنا چاہے تو پھر دوسری عدت کا پورا کرنا بھی لازم ہے، اور ان دونوں عدتوں میں تداخل ہو جاتا ہے کما فی الشامی فی شرح قوله وجبت عدة اخری الخ وفی الدر (اعلم ان المرأة اذا وجبت عليها عد تان فاما ان يكون من رجلين او من واحد ففی الثانی لا شك ان العدتين تداخلتا وفی الا ول كانتا من جنسين كا لمتوفی عنهازوجها اذا وطئت بشبهة او من جنس واحد كا لمطلقة اذا تزوجت فی عدتها فوطئها الثانی وفرق بينهما تداخلتا عندنا ويكون ما تراه من الحيض محتسباً منهما جميعاً واذا انقضت العدة الا ولیٰ ولم تكمل الثانية فعليها اتمام الثانية الخ (۳)۔

عدت میں ایک حیض کے بعد حمل ہو گیا عدت کیسے گذارے

(سوال ۱۱۴۵) مطلقہ کو ایک حیض آیا، پھر اس کو زنا سے حمل رہ گیا، اب یہ مطلقہ زانی سے نکاح کرنا چاہتی ہے۔ کب کرے۔

(الجواب) بعد وضع حمل کے نکاح کرے قبل وضع حمل اس کو نکاح کرنا جائز نہیں، کیونکہ عدت اس کی وضع

(۱) عالمگیری باب العدة ج۱ ص ۵۳۶ ماجدية ظفير۔
(۲) عالمگیری کشوری ج۳ ص ۵۳۲
(۳) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۸ ط س ج۳ ص ۵۱۹ مطلب فی وطء المعتدة بشبهة ۱۲ ظفير

حمل ہے کمافی رد المحتار للشامی ومثله مالو كان الحمل فی العدة الخ وفی الحاوی اذا حبلت المعتدة وولدت تنقضی به العدة الخ فالمراد بقوله اذا حبلت المعتدة معتدة الطلاق بقرينة ما بعده الخ .واعلم ان المعتدة لو حبلت فی عدتها ذكر الكرخی ان عدتها وضع الحمل الخ۔(۱)

حاملہ کا حمل خشک ہو جائے تو عدت کیسے پوری کرے

(سوال ۱۱۴۶) عورت متوفی عنہا زوجہا حاملہ کی عدت وضع حمل ہے ،اگر حمل پیٹ میں خشک ہو جاوے تو عدت کیسے منقضی ہوگی۔

(الجواب) جب کہ حمل پیٹ میں خشک ہو گیا تو شریعت میں وہ حاملہ متصور نہ ہوگی اور عدت اس کی چار ماہ دس دن ہوگی مثل غیر حاملہ کے کما قال الله تعالیٰ والذين يتوفون منكم ويذرون ازواجاً يتربصن بانفسهن اربعة اشهر وعشرا(۲)الاية. وفی الدر المختار والعدة للموت اربعة اشهر و عشر مطلقا الخ فلم يخرج عنها الا الحامل قوله فلم يخرج عنها الا الحامل فان عدتها للموت وضع الحمل كما فی البحر وهذا اذا مات عنها وهی حامل اما لو حبلت فی العدة بعد موته فلا تتغير فی الصحيح كما ياتی قريبا (۳) پس مراد حاملہ سے وہ ہے کہ حمل اس کا متحقق ہو ،اور جب کہ خشک ہو گیا تو حاملہ ہونا اس کا متحقق نہ رہا۔

قد تم الجزء العاشر بتوفيقه تعالیٰ علیٰ يد محمد ظفير الدين غفر الله ذنوبه
ويليه الجزء الحادی عشر انشاء الله تعالیٰ.

---

(۱) رد المحتار باب العدة ج ۲ ص ۸۳۱ ط س ج۳ ص ۵۱۱ ۱۲ ظفیر
(۲) سورة البقرة ۳۰ . ظفیر
(۳) رد المحتار باب العدة ص ۸۳۰ ۱۲ ظفیر